

وَمَا ارْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ



النجيب  
در مطبع واقع مدراس مطبوع کرد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سب تعریف اللہ ہی کو ہی جو صاحب ہی تمام عالم کا اور درود و سلام محمد پر جو سر پر ہیں تمام  
پیغمبروں کے اور انکی آل پر جو وسیلے ہیں عاصیوں کی نجات کے اور انکے اصحاب جو رہیں  
رج ہدایت کے بعد حمد و صلوة کے کہتا ہی بندہ گنہ گار صبغة اللہ بن محمد غوث کا اللہ ہما  
ولا سلام فہما کہ نواب عالیجناب فلک رکاب عدل پرورداد گستر مسند آرا و زیات و کامرانی  
حامل لواذ عظمت و جہانبانی خلاصہ خاندان انوریہ زبدہ سلسلہ فاروقیہ حاتم زمان ردا و عبا و مسکن  
عمدہ دولت و دنیا و دین مدار ملک و ملت و مسلمین فخر امر تاج رؤسا نواب محمد منور خان اعظم جا  
سقی اللہ شراہ و جل الخبتہ میثواہ اس عاصی کو زبان فیض ترجمان سے ارشاد فرمائے کہ ایک کتاب سیر  
احوال بن اشرف موجودات خلاصہ کائنات سید انبیا سرور صفیا شفیع المغنین رحمۃ للعالمین  
محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے فارسی زبان میں ترجمہ کرے اور اس میں کے تین جلد افسرام کو پہنچائے  
و امبالہ کے پہر بیچہ عاصی ایک سالہ مختصر فارسی زبان میں تالیف کیا از سبکہ نواب صاحب مغفور نے کمال محبت و عقیدت  
رسول مختار صلی اللہ علیہ وسلم کے جناب میں کہتے تھے نہایت اہل حق ہر جزو جو تیار ہوا کرتا تو اس کو

مرزبان بچہ کے مطالعہ فرماتے اور اسکو اپنے وظایف کے ساتھ رکھ کے ہر روز اسکو بطریقِ ورد  
 کے پڑھا کرتے کتاب جب ختم ہو گئی تو مختصر رہنے کے سبب خواہشمند ہو گئے کہ اس میں اور بھی مطالب  
 اور معجزے داخل کر کے بطور سبط کے لکھنا اور ازراہ کمال عنایت و شفقت کے جو حال پر اس عاصی کے  
 رکھتے تھے بہت سی محنت کے کلمے فرمائے عاصی اس کتاب کو مہبوط لکھنے کے درپے تھا کہ اس  
 عرصے میں وہ یگانہ آفاق دار فانی سے ملک جاودانی کے طرف کوچ کئے انکی حلیت سے بہت نظر  
 میں جہان باریک بینی اور راسخ جاچکی بھر عاصی کا وہ ارادہ ہی ملتوی رہ گیا لیکن چونکہ اللہ سبحانہ اپنے  
 فضل و عنایت سے اس خداوند نعمت کے فرزند جگر بند یعنی آفتاب ملک غرت و جلال مطلع بدر اقبال  
 مدار ملک ملت مرکز دایرہ دولت و غرت نواب لاجہ محمد غوث خان بہادر دام اقبالہ و مجددہ کو ایام  
 طفلی میں مسند موروئی پر بٹھایا اور اس فریتم کے تین ریاست اور حکمرانی کے سر کا طرہ کیا دل کا  
 بہول جو پڑ مردہ ہوا تھا نئے سر سے کہلا اور باغ خوشی و خورمی کا سرسبز موالا اللہ تعالیٰ اس رئیس نامدار کو  
 بحرِ وجود و کرم کی اور منبعِ احسان و حسن شیم کا گردانے اور نصفت و عدالت کی توفیق دیکر اپنی راہ  
 مستقیم دکھاؤ اور جہان کو اسکے سایے میں سکھ چین رکھے امین پھل چاہا کہ خواہش اس عتیق  
 رحمت رسالے کو سبط کروں لیکن دیکھا کہ بازارِ علم کا بہت کاسد ہو گیا ہی اور علم جاننے والے دنیا سے  
 گزر گئے اب کی کتاب بایں عربی یا فارسی میں تصنیف کئے تو کچھ فائدہ اسپر مرتب نہیں جھکوان زبانوں کی معرفت  
 حاصل ہونے لگے بہت سی کتب موجود ہیں اور سیکو خواہشمند ہیں پائین بایں ہندی میں یہ  
 کتاب لکھنا شروع کیا تاہم مومنوں کو اس سے فائدہ حاصل ہوئے اور اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم  
 کے احوال سے واقف ہو کر انکی پیروی خوبی کے ساتھ کریں اور اسکی تالیف کا سبب حقیقت میں  
 نواب مغفور رہتے تو اللہ تعالیٰ انکے روح کو بھی اسکا اجر پہنچاؤے پھر معتبر کتابوں میں عیون  
 تالیف ابن سید الناس کی اور زاد المعاد تصنیف شیخ ابن القیم کی اور فتح الباری تصنیف حافظ العصر

شیخ الاسلام ابن حجر عسقلانی کی اور خصائص الکبریٰ تالیف خاتمہ المحدثین شیخ جلال الدین سیوطی کی اور  
سوانح اللہ نیۃ تالیف شیخ قسطلانی کی اور مدارج النبوة تالیف شیخ عبدالحق دہلوی کی اور اسکے سوا  
اور یہی معتبر کتابوں سے اسکو جمع کیا اور اسکا نام فوائد بدریہ رکھا اور اسکے مطاب کو چار بابیں جسکی  
پچھلا باب بیان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سے وفات تک دوسرا باب  
حضرت کی صورت باجمال اور سیر باکمال کے بیان میں تیسرا باب حضرت کی نبوت کے دلائل اور  
معجزات میں چوتھا باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ادب و حقوق وغیرہ میں چھٹا  
پر لازم ہیں۔ پچھلا باب بیان میں حضرت کی پیدائش سے وفات تک اسباب  
دو فصل میں پہلا فصل حضرت کے ابتدا و خلقت سے ہجرت تک صحیح احادیثوں میں آیا ہے  
اول جو اللہ سبحانہ پیدا کیا سو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نور تھا پہر اسی نور سے لوح اقدس اور عرش  
اور کرسی و برست اور دوزخ اور فرشتے اور جن اور انسان اور آسمان و زمین اور سایر مخلوقات پیدا کیا اور  
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نور پیدا کئی اجداد و قلم کو پیدا کیا پہر لوح کو صحیح مسلم میں عبد اللہ بن عمرو  
بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما نے اللہ تعالیٰ خلق کے  
تقدیر دن کو آسمان و زمین کی پیدائش کے پچاس ہزار برس آگے لکھ چکا اور عرش کا اسٹوپانی پڑھا ازاں  
ام الکتاب یعنی لوح محفوظ میں جو لکھا سو پہنچا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء خاتم الانبیاء کا معنی  
سب پیغمبروں کا مہر سو محمد صلی اللہ علیہ وسلم سب پیغمبروں کے مہر ہیں انکے بعد کوئی پیغمبر نہیں آسکتا  
میں امام احمد کے عباس بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما نے  
میں اللہ کے یہاں خاتم النبیین تھا اور آدم ہنوز اپنی مٹی میں پڑا ہوا تھا یعنی اسکے جسد میں روح نہیں  
پہری تھی اور اما محمد باقر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ بنی آدم کے صلبوں انکی اولاد  
نکالا اور انسے اقوام کر دیا انکے جانوں پر کہ کیا میں نہیں ہوں تمہارا رب تو سب ابوالبشر ہم قایل ہیں اور

ان سہون میں اول جواقرار کئی سو محمد صلی اللہ علیہ وسلم تھے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کو حکم کیا کہ دوسرا بنیا کے نور دن کو دیکھے تو حضرت کا نور انکو دانا بنیائے رکھے  
 ای ب یہ کہ نور ہی جو ہو گا کہیر لیا اللہ تعالیٰ کہا یہ نور محمد بن عبد اللہ کا ہی اگر تم اس پر ایمان لاؤ گے تو میں  
 تمکو پیغمبری دیو گا سب کے ہم امن ہو اور اسکی پیغمبری پر ایمان لائے اور اس آیت میں اسی طرف اشارہ ہے  
 وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ لَمَا آتَيْنَاكُمْ مِنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ  
 مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ قَالَ أَأَقْرَضُكُمْ وَآخِذْتُكُمْ عَلَى  
 ذَلِكَ إِنْ أصرِرْتُمْ قَالُوا أَقْرَضْنَا قَالَ فَاشْهَدُوا وَأَنَا مَعَكُمْ مِنَ الشَّاهِدِينَ  
 یعنی جب اللہ نے لیا اقرار پیغمبر کا کہ جو کچھ میں نے تمکو دیا کتاب و حکمت بھراؤے تم یا اسکی رسول  
 کہ سچ بتاؤ تمہارے پاس دالی کو تو اس پر ایمان لاؤ گے اور اسکی مدد کرو گے فرمایا کہ تم نے اقرار کیا  
 اور اس شرط پر لیا میرا ذمہ کہ جو تم نے اقرار کیا فرمایا تو اب ہر ہوا در میں بھی تمہارا ساتھ شاہد ہوں  
 اور علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کے  
 یہاں نور تھا آدم پیدا ہونیکے چودھ ہزار برس کے قبل انتہی اور اللہ تعالیٰ جب آدم کو پیدا کیا انکی کنیت  
 ابو محمد رکھا آدم علیہ السلام پوچھے ای پردہ گار میری کنیت ابو محمد کر کر سوا رکھا اللہ تعالیٰ فرمایا  
 اسی آدم تو اپنا سر تھا کہ دیکھ سو دیکھے ایک فرد عرش کے سر پر وہیں ہی آدم کہے ای رب یہ کیا  
 نور ہے اللہ تعالیٰ کہا یہ نور ایک پیغمبر کا ہی تیری اولاد میں اسکا نام محمد اگر وہ نہوتا تو میں  
 تجھے پیدا کرتا اور نہ آسمان کو اور نہ زمین کو بچھ اللہ سبحانہ اس نور کو آدم کی پشت میں رکھا اور  
 نور آدم علیہ السلام کی پیشانی پر چمکتا تھا پھر اللہ تعالیٰ ملائکہ کو حکم کیا آدم کو تخت کا سجدہ کرو سب  
 فرشتے حکم بجالائے مگر ابلیس سجدہ نہ کیا سو اللہ تعالیٰ اسکو رسوا کر دیا اور اللہ تعالیٰ آدم کو بہشت  
 میں داخل کیا آدم علیہ السلام کو خواہش ہوئی کہ اپنا کوئی رفیق ہو اللہ تعالیٰ آدم کے ساتھ پرانکی بائیں پہلی

ہے حوا کو پیدا کیا آدم نیند سے ہوشیار ہوا اور حوا کو دیکھ کر چاہے اُس پر تڑپا کرنا تو فرشتے  
 کہنے ان خبردار آدم علیہ السلام کہے کہ تم مجھے منع کرتے ہو اللہ تعالیٰ تو اسکو میری واسطے پیدا  
 کیا فرشتے کہے تو اسکا مہر ادا کرے تک اس سے قرب نہ کرنا آدم علیہ السلام کہے مہر کیا ہی کہے  
 اللہ کے حبیب محمد بن عبد اللہ پر بس بارود پہنچا غرض اللہ تعالیٰ ان دونوں پر بہشت کے میوے  
 سب حلال کیا مگر تاکید کیا گیہون کے چہار باس مت جاؤ پھر بہشت میں خوشی سے پہرنے لگے ابلیس کو  
 انہوں کا حال دیکھ کے حسد ہوا سو مکرو فریب سے بہشت میں داخل ہوا اور ایک کو نہیں بچھہ کے پلانا شروع  
 کیا آدم اور حوا اسکا رونا پلانا سنے پوچھے تو کیا واسطے رونا ہی کہا میں تمہارے لئے رونا ہوں  
 کہ تم مر جاؤ گے اور یہ سب نعمتیں تم سے چھوٹ جائیگی مگر ایک درخت بتا ہوں اگر اسکو کھاؤ نیلے تو  
 ہمیشہ جیتے رہینگے اور جو قسمان کہانے لگا کہ میں تمہارے بھائی کی واسطے کہتا ہوں غرض ہوں  
 بہاند کے اول حوا کو کہلایا حوا آپ کہا کہ آدم کو یہی کہلانے سوا اللہ تعالیٰ غصہ ہو کے کہا اتنے  
 نعمتیں تمکو کفایت نہیں کرتے تھے سوا اس چہار کا دانہ کہانے آدم کبھی سچ ہی لیکن مجھے گمان تھا کہ میرے  
 نام سے کوئی جو تہہ قسم کھاوے اللہ تعالیٰ کہا میری عزت اور حلال کی سون تجھے زمین پر تارو لگا  
 اور تجھے عیش حاصل نہوگا مگر محنت سے اور حوا کو کہا تجھے حمل نہ ٹھہرے گا مگر سختی سے اور نہ جنگلی مگر  
 سختی سے غرض دونوں کو بہشت سے باہر کیا آدم سر نہیپ میں پرے اور حوا جدے میں آدم  
 علیہ السلام شہمانی سے تین جو برس تک روئے تھے انکے اشک نہیں سکے بعد اللہ تعالیٰ آدم کو  
 چند کلموں کا الہام کیا اسکے کہنے سے انکی تقصیر معاف ہوئی یہی عمر من الخطاب فی اللہ غنہ سے  
 روایت کیے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے آدم تقصیر کئے بعد کہ ای پروردگار  
 میں تجھ سے سوال کرتا ہوں محمد کی واسطے تو میری تقصیر معاف کر اللہ تعالیٰ فرمایا آدم میں محمد کو تو  
 پیدا نہیں سو تو اسکو کیا جانا آدم کہے ای رب جب تو مجھے اپنی قدرت سے پیدا کیا اور اپنا روح

میر میں پہو کا میں سرائٹھا کے دیکھا تو عرش کے پایوں پر لکھا ہوا ہی لا الہ الا اللہ محمد  
رسول اللہ بن جانا تو اپنے نام باس نہیں لکھا مگر اسکو جو دو ترین خلق ہی میر باس اللہ تعالیٰ  
فرمایا اے آدم تو سچ بولا محمد میر باس بہت دوست ہی اب تو اسکے وسیلے سے سوال کیا تو تیری  
تقصیر معاف کیا اگر محمد نہ ہوتا تو میں تجھے نہ پیدا کرتا پھر اللہ تعالیٰ آدم اور حوا کی تقصیر معاف کر کر  
عرفات کے جنگل میں ملایا حوا کو آدم سے پسینا چل ہوا سو اس میں بچے چالیں ہو اور شہیت  
کو تنہا جی شہیت آدم علیہ السلام کے دھی اور ولید ہو اور بنی صلی اللہ علیہ وسلم کا نور آدم  
کے شہیت کی طرف نقل کیا آدم شہیت کو وصیت کئے کہ اس نور کو بچرنا کہ عورت کے کہیں نہ کہے اور شہیت اپنے فرزند  
انوش کو بھی ساتھی وصیت کئے اسطور سے یہ وصیت جاری تھی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس نور کو عبد المطلب میں  
انکے بعد انکے فرزند عبد اللہ میں لایا اور اس نسب شریف کو اللہ تعالیٰ جاہلیت حرام کرنے سے محفوظ رکھا طہرانی  
حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا آدم سے میری ماچھی جی تک سب  
نکاح پیدا ہوا اور حرام کو پیدا ہوا اور سلم نے دائیہ بن الاسقع رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے اللہ تعالیٰ اسمعیل علیہ السلام کی اولاد میں کنانہ کو اور کنانہ  
کی اولاد میں قریش کو اور قریش کی اولاد میں بنی ہاشم کو اور بنی ہاشم سے مجھے پسند کیا ہے  
نسب کا سلسلہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب  
بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لؤی بن غالب  
بن محضر بن مالک بن النضر بن کنانہ بن خضریمہ بن مددہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن  
معد بن عدنان یہاں تک سلسلہ مضبوطی کے بعد اسمعیل علیہ السلام تک کے سلسلہ میں اختلاف  
ہی غرض اسمعیل کی فرزند جو قیدار تھے انکے اولاد میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جب نزار  
پیدا ہوا تو اسکا باپ دیکھا کہ اسکے پیشانی پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نور چمکا

بہت خوش ہو کے فقر کو کہانا کھلایا اور مضر بہت خوش آواز تھا اور سینے اوپر  
کو چلاتے وقت راگ گانا نکالا اور مومن تھا ابراہیم علیہ السلام کے ملت پر  
اور الیاس کے پیت سے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم حج کا تلبیہ پڑھتے سو  
آواز آتا تھا اور کعبہ کو ہدی پہنچا اسی نے شروع کیا اور مد رکہ کا نام عامر تھا یا عمر تھا ایک روز گوس  
بیچھے دور کے اسکو پکرا سوا کا باب اسکو مد رکہ کر کر لقب کیا اور فہر کا لقب قریش کر بعضی  
تاریخ والوں نے لکھا ہی اُنکے قول سے فہر کے اولاد میں جو ہو سوا اسکو قریشی نہ کیسکے کہانی بولنے اکثر  
تاریخ والے اور اہل سیر کہتے ہیں قریش لقب فہر کا ہی ضرر کے اولاد میں جو ہو سوا اسکو قریشی کیسکے اور قریش  
کو جمعہ کے روز جمع کر کر خطبہ پڑھتا تھا اور انکو نپوند نصحت کرتا اور اپنے اولاد میں پیغمبر آخر الزمان  
ہوگا کر خبر دیتا اور اسکی پیروی کرو کر کر تاکید کرتا اور عبد المطلب کا نام شیبۃ الحمد تھا اسکو عبد المطلب  
اسلئے کہتے ہیں اُننے اپنی والدہ کے ساتھ جا کے مدینہ میں چند روز اپنے ماموں پارس یا انکا بابا نام  
اپنے مرتے وقت اپنے بھائی مطلب کو کہا تیرا عبد یعنی غلام شرب میں ہی اسکو اپنے پاس لے آ سو  
شیبۃ الحمد کو عبد المطلب کہنے لگے بعض کہتے ہیں مطلب نے کو جا کے اسکو ساتھ لے آیا اسکو لباس  
درست تھا سوراہ میں کوی پوچھا یہ کون لڑکا ہی تو کہتا ھو عبدی یعنی وہ میرا غلام  
جب کہ میں لایا اسکو لباس فاخرہ پہنا کے ظاہر کیا کہ یہ میری بہانی کا بیٹا ہی لیکن اول جو کہا تھا  
وہی لقب اس پر جاری ہو گیا مطلب کے وفات کے بعد کعبہ کی حجاب اور ستائیت عبد المطلب پر قرار  
پائی اور اسکا نام اطراف و کناف میں شہور ہوا اور قریش اس کے مطیع و منقاد تھے بہت تعظیم  
و توقیر کیا کرتے تھے اسکو اپنا مقتدا سمجھتے تھے اسکے بدن سے مشک کی بو آیا کرتی تھی اور اسکے  
پیشانی پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھکنا تھا قریش کو جب ی مہم درپیش ہوتی تو عبد المطلب کو تنبیر  
پہا پر لیجا کے ان اسکو وید گردانے اللہ تعالیٰ اس نور کی برکت سے وہ مہم آسان کرتا

اور اسی وقت ابرہہ بن کا حکم حبش کے بادشاہ نجاشی کی طرف سے کعبہ کو خراب کرنے آیا اسکے  
آنے کا باعث یہ ہوا کہ ابرہہ دیکھا حج کے موسم میں بہت لوگ کعبہ کے زیارت واسطے آتے ہیں اسنے  
نصرانی تھا سو خدا سے ایک گر جاسوعا میں بنایا اسکے درو دیوار میں سونا رو پا لگایا اور بوقتِ حویر کا اسکو  
جراؤ کر دیا اور جبر سے لوگوں کو اس گھر کی زیارت واسطے بلوایا کہ لوگوں سے ایک شخص دمان  
جا کے دیول کی خدمت شروع کیا اور اپنا اعتبار انہوں میں بڑھایا آخر ایک روز قابو پا کے اسہیں پانچاں بھرا  
اور اسکے دیوار دن کو نجاست لگا کے خراب کیا اور آپ دمان سے بھاگ گیا ابرہہ کو اس حرکت  
سے بہت غصہ آیا حبشیوں کی فوج لیکے کعبہ کو توڑنے لگا اسکے ساتھ ایک سفید ماتی تھا اسکا  
نام محمود اور بھی بہت سے مائیان تھے چنانچہ بعضے کہتے ہیں آٹھ تھے اور بعضے کہتے ہیں بارہ اور بعضے  
کہتے ہیں بارہ ہزار اور راہ میں عرب کے چند حاکمان اسکے مقابلہ کو آئے سو انکو شکست دیا اور مکے کے  
نزدیک جا آئے اور قریش کے تمام بکریوں اور اونٹوں کو لوٹ لیا اسہیں عبد المطلب کے بھی چار سو اونٹ  
پکڑے گئے تب عبد المطلب قریش کو لیکے بئیر بہار پر گئے انکے پیشانی پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کے نور کا دائرہ چاند کے مثال چمکا اور اسکا شعاع بیت اللہ پر چراغ سا پڑنے لگا عبد المطلب یہ  
دیکھ کے کہ ای قریش اب چلو یہ نور میرے سے جب پڑتا ہی تو ہمکو فتح ہوتی ہی پھر سب دمان سے  
بھرے اور عبد المطلب کو ابرہہ کے بعضے عہدگوں سے معرفت تھی سو انکے واسطے ابرہہ کی ملاقات کے  
ابرہہ دیکھ کر انکی بہت تعظیم و توقیر کیا عبد المطلب اپنے اونٹوں کو اس سے مانگے ابرہہ کہا تجھ سے بہت  
تعجب ہی کرتا تھا راجعاً دت گا جس سے تلو عزت ہی اسکے ویران کرنے آیا ہوں سو تو اسکے لئے کچھ  
نہ کہا اور اپنے اونٹوں کو مانگتا ہی عبد المطلب جواب دے میں اونٹوں کا مالک ہوں اس لئے اپنے  
اونٹ مانگتا ہوں اس گھر کا مالک خداوند تعالیٰ ہی وہی ہے گھر کی محافظت کر لیتا تب ابرہہ نے  
اونکے اونٹوں کو دلوادیا کہتے ہیں عبد المطلب جب ابرہہ کے پاس گئے اسکا سفید ماتی انکو دیکھتے ہی

سجدہ کیا حالانکہ وہ ذاتی دوسرے مائتوں کے سا برہ کو سلام ہی کہہ ہی نہیں کیا تھا غرض عبد  
 اپنے اونٹوں کو لیکے لکے کو آئے دوسرے دن ابرہہ فوج لیکے لکے کی طرف چلا جب حرم کے پاس پہنچا وہ ذاتی  
 بیٹھ گیا بہت سے انگسار کے اٹھانا چاہے پر نہیں اٹھا جب میں کا قصد کرتے ہی ذاتی اٹھ کے چلے یا اس  
 عرصے میں اللہ تعالیٰ ایک پرندوں کی جماعت دریا طرف سے پہنچا سو ہر ایک پرندے پاس تین تین پتھر  
 تھے سور کے دال کے دانے برابر دو پتھر انکے دونوں پنجوں میں اور ایک پتھر انکی چونچھ میں اور ان پتھروں  
 کو لشکر والوں پر ڈالنے لگے جس پر وہ پتھر پڑتا تو وہ مرجاتا پھر تو تمام لشکر تلف ہو گیا مگر ایک شخص بچ  
 کے جس کو بہاگا تو ایک پرندہ اس کے سر پر لگا تھا اُننے اپنے بادشاہ کو یہ قصہ بیان کرتے ہی اس پر پتھر ڈال کے  
 ہلاک کیا اور ابرہہ کو آزار ہوا کے اس کے انگلیاں جھڑھڑ کے مر گیا اس کے بعد عبد المطلب ایک خواب دیکھے  
 اس سے گہرا کر قریش کے کاہنوں کو خواب بیان کئے کاہن بولے اگر تیرا یہ خواب راست ہو تو تیرے  
 پشت میں ایک شخص ہوگا اسپر آسمان و زمین کے لوگ ایمان لا دینگے اور وہ شخص معروف و مشہور  
 ہوگا پھر انہوں نے فاطمہ کو جو مٹی عمرو بن عابد بن عمران بن مخزوم کی تھی نکاح کئے اُنسے عبد اللہ ذبیح  
 والد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدا ہونے صحیح قول یہی کہ یہ خواب پیش از اصحاب  
 فیل کے قصے کے ہوا ہی اور عبد اللہ کو ذبیح اس لئے کہتے ہیں کہ عبد المطلب انکو ذبیح کرنا چاہے تھے  
 اور اسکا سبب یہ تھا کہ جب ابراہیم علیہ السلام کعبے کو بنانے اسکا متولی اسمعیل علیہ السلام کو کئے  
 انکے بعد انکے برے فرزند قیدار قائم مقام ہوئے اور انہیں کے اولاد میں تولیت کعبے کی چلے آتی  
 تھی چند روز کے بعد اسمعیل کے اولاد میں اور انکے نامیال کے لوگ بنی جرہم میں مناقشہ پڑا آخر مصالحت  
 کئے اور بنی جرہم کے پرسلط ہوئے چند مدت کے بعد عمرو بن حارث جو بنی جرہم کا حاکم تھا بہت  
 ظلم اختیار کیا مسافروں کو ایذا دینا اور کئے کو آئے سونڈر نیاز اپنے تصرف میں لانا شروع کیا  
 عرب کے دوسرے قوم والے متفق ہو کے اس سے جنگ کو چلے عمر و نے جنگ کی مقادمت نہ کی

بین طرف بہار کا اور بنی امیہ کے حصے سے جہاں سود کو اور سونے کے دوہرن کینٹین جو اس قدر زیادہ  
 کیجے کو نذر پہنچا تھا اور چند تھیار و غیرہ کو جو کچھ میں تھیں زفرم کے کنوے میں ڈال آیا سوچھ دیا  
 کہ کچھ اسکا نشان باقی نہ رہتا تب پھر بنی امیہ کی خدمت پر معذور ہوئے مگر زفرم کا کنواں اس دور سے بچھ گیا  
 جب حکومت کیجے کی عبدالمطلب کو ہوی ایک روز خواب میں دیکھے کہ ایک شخص کہتا ہے کہ برہ کو کھود پوچھے  
 برہ کیا ہے کہ اس میں خواب سے چونک پڑے دوسرے روز یہی خواب میں کوئی کھا کہ مصونہ کو کھود  
 پوچھے مصونہ کیا ہے کہ پھر ویسے ہی انہیں کہل گئیں تیسرے روز یہی خواب میں کسی نے کہا کہ زفرم  
 کھود کے زفرم کیا ہے بولا کنواں ہی جسکا انت نہیں لگتا اور پانی نہیں سوکتا اور وہ سرخ بتون کے نزدیک  
 خون اور پوٹھے کے درمیان جہاں کو آچو نشیون کے بل کھود گیا وہاں ہی عبدالمطلب خواب سے بیدار ہو کر  
 مسجد حرام میں منظر نشانیوں کے بیٹھے قضا را بازار میں ایک گالی کاٹی ہوئی اٹھ کے بہاگی اور کعبہ کے  
 نزدیک جا کھڑی رہی تو اسکو دمان ہی بچھاڑ کے کاٹے اور گوشت لینگے پوٹھا جو دمان پڑا تھا اسکے پاس  
 کوا کے بیٹھا اور کھکھور کے چونشیون کی بل نکالا عبدالمطلب دمان کھودنا شروع کئے قریش پوچھے یہ کیا  
 کھودتے ہو بولے زفرم کھودتا ہوں تہوڑا کھودے بعد کنوے کی نشان نمود ہوئے قریش کہنے لگے  
 اس کنوے میں ہمارا بھی حصہ ہی عبدالمطلب کے تھوڑے تعلق نہیں مجھ کو اسکے کھودینکا سہنا ہوا ہے  
 غرض ایک دیگر مناقشہ کر کے یہ شہر اٹے شام کے ملک میں بنی سعد بن ہذیم کی کاہنہ پاس جا کر انصاف چکنا  
 پھر عبدالمطلب اور انکے بہاوی بند اور قریش کے ہر قبیلے سے تہوڑے تہوڑے لوگ شام کی طرف نکلے  
 حجاز اور شام کے مابین جہاں ایک بڑا جنگل تھا وہاں پہنچے عبدالمطلب کے پاس کا پانی سر گیا سو قوم سے  
 پانی مانگے تو دے کے ہم کو بھی احتیاج ہوگی اور کچھ نہ دے عبدالمطلب کہے اگر اب ہم سب پیاس سے  
 مر جائیں تو گارہنے والا کون ہی بہتری کہ ہر پر آدمی ایک ایک گڑھا کھود لینا جو مرے سوا سکو اس  
 گڑھے میں دفن کر دینا رکے بعد کا ایک شخص ضایع ہونا بہتری سب ضایع ہونے سے انکے حکم کے موافق

رب گڑھے تیار کئے پھر عبدالمطلب کچھ اس طرح بیٹھنا گویا ہاتھ سے موت کو بلانا ہی بہتر ہے ہی پانی دھو کر  
 چلنا جب دنوٹن کو تیار کر رکھا تھے تب عبدالمطلب کے اونٹ کے پاؤں کے نیچے سے میٹھے پانی کا چشمہ جاری  
 ہوا تو سب پانی پیئے اور برتنوں میں بہر لئے اور مخالفوں کو بھی بلوائے بانی بلائے پھر تو سب کچھ ای  
 عبدالمطلب اب ہلکو تمہارے ساتھ کچھ خصوصیت باقی نہیں جسے نگو ای بن پانی زمین میں پانی دیا نرم  
 ہی تمہیں کو دیا ہی اور سب وہاں سے پہر کے کئے کو آئے اور عبدالمطلب کو بے کو پورا کہو دے تو جتنے  
 چیزیں کہ اس میں ڈالے گئے تھیں سب نکلیں اس وقت عبدالمطلب کو اعانت کے واسطے ایک فرزند  
 حارث نام کے سوا دوسرا نہ تھا اس وقت منت مانے اگر اللہ تعالیٰ مجھے دس فرزند دے گا اور وہ بس  
 بھی جوان ہو کے میرے معین و مددگار ہو گئے تو میں ایک فرزند کہ اللہ کے راہ میں ذبح کر دے گا  
 جب عبدالمطلب کو دس فرزند ہو کے جوان ہوئے تب ایک شب کچھ کے پاس سوئے ہوئے خواب  
 دیکھے کہ کوئی کہتا ہی ای عبدالمطلب تیری منت ادا کر لو پسند سے چونک کر اندیشمند ہوا اور ایک  
 بکر اذبح کر کے فقرا کو تقسیم کئے پھر خواب دیکھے کہ کہتا ہی اس سے بڑے کو ذبح کر تب اٹھکے گالی  
 کاٹے پھر خواب دیکھے کہ اس سے بڑے کو کات تو اونٹ کاٹے پھر خواب دیکھے کہ اس سے بڑے کو  
 کات بوجھے اس سے بڑا کون ہی کہا تیرا فرزند جو تو منت کیا تھا عبدالمطلب بہت غمگین ہو کے اپنے  
 فرزندوں کو جمع لئے اور یہ کیفیت انکو کہے سب فرزند ان کہے تم مختار ہو جب کو چاہو اس کو ذبح کرو  
 ہم راضی ہیں عبدالمطلب خوش ہو کے قرعہ ڈالے قرعہ عبد اللہ کے نام پر اتین بار قرعہ ڈالے تو انکے  
 ہی نام پر عبد اللہ بہت خوبصورت اور بڑے شجاع اور باپ کے بہت پیارے تھے با این عبدالمطلب  
 انکا ہاتھ پکڑ چھری لے ذبح کرنے قرآن گاہ کو چلے قریش اور بنی مخزوم جو عبد اللہ کی مائے قرابت والے  
 تھے سو مانع ہوئے اور کہے کہ حجاز میں ایک گائے کا ہنوں سے عقل و فراست زیادہ رکھتی ہی  
 اسکے یہاں جا کے تجویز کرنا غرض جا کے اسکو اس معاملے سے اطلاع کئے وہ کہی کہ صباں آؤ میں جن سے

پوچھ کے جواب دیو گئی دوسرے روز گئے تو کہی کہ تمہارے یہاں آدمی کا خون بہا کتنے اونٹ دیتے ہیں  
 بولے دس اونٹ کہی دس اونٹ کو اور اسکو مقابلے کر کر قرعہ ڈالو اگر قرعہ اونٹوں کے نام سے نکلے تو بہتر  
 انکو ذبح کرو اگر اس فرزند کے نام سے نکلے تو پھر دس اونٹ افزائش کرو ایسا ہی اونٹوں کو افزائش کرتے جاؤ  
 جبکہ قرعہ اونٹوں کے نام سے پڑے تو جانو اللہ تعالیٰ اونٹوں کے فدیے سے راضی ہوا پھر لوگ مکے کو  
 مراجعت کئے اور دس اونٹ کو عبد اللہ کے مقابلے میں کر کر قرعہ ڈالے قرعہ عبد اللہ کے نام سے پڑا پھر  
 دس اونٹ اضافہ کئے تو بھی قرعہ عبد اللہ کے نام سے پڑا غرض جب پورے سوا اونٹ ہوئے قرعہ اونٹوں  
 کے نام سے پڑا عبد المطلب کو شبہ ہوا سو مکر قرعہ ڈالے تو انہیں اونٹوں کے نام پر پڑا تب سوا اونٹ  
 کو قربان کئے اور آدمی کا خون بہا اُس روز سے سوا اونٹ مقرر کئے اسلام کا جب دورہ آیا تو اُسی سو  
 اونٹ کو بجالا رکھا اور اُس روز سے عبد اللہ کا لقب ذبیح ہوا اسی جہت سے رسول خدا صلی اللہ  
 علیہ وسلم کو ابن الذبیحین کہتے ہیں یعنی فرزند دو ذبیح کا ایک ذبیح اسمعیل علیہ السلام دوسرے ذبیح عبد اللہ  
 مشہور یہی ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کیتن انکے پڑے فرزند اسمعیل کو قربانی کر سکا حکم ہوا تھا مگر یہود کہتے  
 ہیں کہ ذبیح اسحق علیہ السلام تھے اور ہمارے بعض علماء ہی ایسا ہی کہتے ہیں لیکن یہ قول ضعیف ہی اور ابن القیم  
 اپنی کتاب زاد المعاد میں اس قول کو دس وجہ سے رد کئے ہیں غرض جبکہ عبد اللہ کا حسن و جمال مشہور تھا  
 اور اس قصے سے بھی انکا نام زیادہ چمکا قریش کے رند عورتان انکے عاشق جمال اور طالب وصال ہو کر انکی  
 آمد و رفت کی راہ میں کھڑے رہ انکو اپنے طرف بلاتے لیکن اللہ تعالیٰ انکو اپنے پردہ عصمت و عفت میں  
 محفوظ رکھا اور اہل کتاب کو چند علامتوں سے ظاہر ہوا تھا کہ بنی آخر الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام  
 عبد اللہ کے صلب سے ظاہر ہوگا سو اُس سے کمال عداوت رکھا کرتے اور اُسکے ہلاک کے درپے ہوتے  
 چنانچہ ایک روز عبد اللہ شکار کو گئے تھے تو شام کے یہودیہ کنی ایک جماعت تلواران لئے ہوئے  
 انکے مارنے کا قصد کئے یکایک غیب سے چند سوار ظاہر ہوئے یہودیوں کو دفع کئے وہیں بنی مناف

بھی اس روز حاضر تھا سو یہ دیکھ کے اپنی لڑکی بی بی آمنہ کو اسکے نکاح میں دینا مصمم کر کے بعض  
دوستوں کی معرفت سے عبدالمطلب کو ترغیب دے عبدالمطلب کو بھی خواہش تھی کہ کوئی عورت  
حسب نسب میں ممتاز اور عفت و عسمت میں بے مثال نکاح کیا جائے دیکھے کہ وہب کی لڑکی بی بی  
آمنہ میں دس سب صفات موجود ہیں انہیں بیاہ کئے روایت یہی کہ ایک عورت بنی ختم  
کی کہانت کے علم میں خوب مہارت رکھتی تھی اور بڑی مالدار تھی عبد اللہ کو دیکھ کے کہی تجھے سوانح  
دیٹی ہوں آج کی ایک شب میرے پاس آ جا عبد اللہ اس عورت سے احرام کا حیلہ کر کر نکلے اور گھر  
جا کے آمنہ پاس سوئے سو نور محمدی انہیں نکل کر آمنہ میں آیا اور آمنہ حاملہ ہوئے دو سہ روز عبد اللہ  
اس عورت کے یہاں گئے تو انہیں دیکھی کہ وہ نور عبد اللہ کی پیشانی پر نہیں پوچھی کیا تو دوسری عورت  
پاس گیا تھا کہ میری بی بی آمنہ پاس گیا تھا وہ عورت کہی تیری پیشانی پر جو نور تھا سو مجھے ہونا کر چاہی  
تھی پر وہ دوسری کے نصیب ہوا اب تیرے سے کچھ کام نہیں اور عبد اللہ کی عمر نکاح کے وقت  
تیس برس کی تھی اور آمنہ کا نکاح ذی الحجہ کے مہینے ایام تشریق کے وسط میں ہوا اور جمعہ کی شب جب  
کے مہینے میں حمل ٹھہرا اور عبد اللہ تجارت واسطے گئے سوراہ میں بیمار ہوئے اور مدینے میں اپنے  
مامان بنی عدی بن النجار کے پاس ایک مہینہ رہے انتقال کئے **احادیث میں آیا جی شہ**  
**میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم** کا حمل ٹھہرا اللہ تعالیٰ نے کیا کہ عالم کو قدم کے نوروں سے منور  
کر دے اور بہشت کے دروازے کھول دے اور خوشنویوں سے ملک ملکات معطر کر دے اور آسمانوں میں  
اور زمین میں بشارت دیا کہ محمد کا نور اچکی رات آمنہ کے رحم میں قرار پایا اور اس شب کی صبح کو  
روئے زمین کے بتان اوندھے پر گئے اور تمام سلاطینوں کے تخت الٹ گئے اور شیاطین آسمان  
پر چڑھنے سے موقوف ہوئے اور مشرق کے پرندے مغرب کے پرندوں کو اس بات کی بشارت دے  
اور قریش کے تمام جانوران اس شب کو بکا راتھے کہ **رسول اللہ** کا صل ہوا وہ سراغ ہی اپنا

کا اور امام جی لگا اور اس ایام میں قحط تھا سو جاتا رہا اور روئے زمین کے درختان باردار ہوئے  
 اور بی بی آمنہ کو ایک شخص خواب میں آئے کہا تو حاملہ ہوئی بہترین عالم کو اور حمل کے مہینوں میں آسمان  
 وزمین میں آواز ہوتی تھی کہ خوش ہو جو ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کا ظاہر ہونا میں و برکت  
 کے ساتھ قریب ہی اور حمل کے نوں مہینوں تک بی بی آمنہ کو درد وغیرہ شکایتیں جو حاملہ کو ہوتے  
 ہیں سو کچھ عارض نہ ہوئے حمل کے بعد دو مہینوں کے بعد اللہ کا وفات ہوا تو فرشتے عرض کئے ای  
 ہمارے صاحب ای ہمارے الہ تیرا یہ بنی یتیم ہو اللہ تعالیٰ کہا میں اسکا والی ہوں اور  
 لگا بہان سو تم اسکی پیدائش کو میں و برکت جانو بی بی آمنہ کہتے ہیں جب حمل چھ مہینوں کا ہوا  
 ایک شخص خواب میں کہا ای آمنہ تو سید العالمین کو حاملہ ہوئی ہے جب جنگی تو اسکا نام  
 محمد کر رکھ جب درد ذہ شروع ہوا کسی کو خبر نہ ہوئی عبدالمطلب کعبے کے طواف کو گئے تھے  
 اور میں گھر میں اکیلی تھی سو مجھے ایک بڑا آواز کوئی چیز زمین پر گر سکا آیا اور اس سے مجھے خوف  
 ہوا دیکھتی ہوں کہ ایک سفید پرندے کا پر میرے دل پر پھیرے گیا اور رب اندیشے میرے دل  
 چارے اور درد موقوف ہو گیا اور مجھے تشنگی شدت تھی دیکھتی ہوں کہ ایک شخص پانی دو دھ  
 سے بھی زیادہ سفید لیکے آیا میں اسکو لیکے پی ایک نور بہت بلند میرے روشن ہوا اور چند عورتا  
 اونچے اونچے بعد مناف کے بیٹیوں کے مانند مجھے گھیرے ہوئے ہیں مجھے تعجب ہوا کہ انہوں کو میری  
 کیفیت کس طرح معلوم ہوئی وہ بی بیان مجھے کہے ہم اسید فرعون کی عورت اور مریم عمران کی بیٹی  
 ہیں اور یہ حوران ہیں اور میں لکھنؤ خطہ زمین پر کوئی چیز گر سکا آواز سنتی تھی اس عرصے میں  
 دیاج کا کپڑا سفید رنگ آسمان وزمین کے درمیان بچھائے اور ایک شخص کہا وہ پیدا ہوگا تو  
 لوگوں کی انگلیوں سے لیلیو اور چند مرد ہاتھوں میں روپے کے آفتابے لیکر ہوا میں کھڑے ہیں  
 اور بزدلوں کی ایک تکرری جنکی جو بچہ زمرہ کی اور پہنوتے یا قوت کے تھے میرے گود کو ڈھانپنے

اور اللہ تعالیٰ میری انکھوں روشن کیا اور میں زمین کے تمام مشارق اور مغارب کو دیکھی اور تین چہندے  
ایکے مشرق میں اور ایک مغرب میں اور ایک کعبے کے سطح پر کھڑے کئے ہیں پھر مجھے دروزہ ہوا سو محمد کو  
جنی اللہم صل وسلم علیہ جب انکو دیکھی تو سجدے میں ہی اور کلمے کی انگلیاں دونوں  
ہاتھوں کے آسمان طرف اٹھائے ہیں گویا کوئی شخص زاری اور عاجزی مکر تارھے بعد دیکھی کہ ایک  
کافر کا سفید تکرہ آئے انکو ڈانپ لیا اور میری نظر سے غائب ہو گئے اور اسہین سے آواز آیا کہ اسکو  
بھراؤ مشارق اور مغارب میں اور لیجاؤ دریاؤں میں تا اسکا نام و نشان جانیں اور اسکی صورت  
اور او صاف معلوم کریں اور سمجھیں اسکے ناموں سے ایک نام ماحی ہی یعنی مٹانے والا سوائے  
نہر کے نشانہوں کو مٹا لگا تھوڑے وقت کے بعد وہ ابر کا ٹکڑا جاتا رہا اور محمد کو دیکھی صلی اللہ  
علیہ وسلم کہ ایک صوف کے کپڑے میں لپیٹے گئے ہیں اور انکے نیچے ایک سبز بھالی ہی اور ہاتھ میں  
موتی کے تین کبچیاں ہیں اور ایک شخص کہتا ہی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم لئے کبچیاں نصرت کے اور  
کبچیاں بارے کے اور کبچیاں نبوت کے اسکے بعد ابر کا ایک دوسرا ٹکڑا آیا اسہین آواز لھوڑ  
کی سنہنات کا اور پکھوٹوں کی سنہنات کا اور آدمیوں کے بات کا آتا تھا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
کو گھیر لیا اور ایک شخص کہا محمد کو تمام روے زمین پر بھراؤ اور جتنے ذی روح ہیں جنات انسانات  
فرشتے پرندے درندے سمجھوں پر ظاہر کرو اور انکو دیو خلق آدم کا اور معرفت شیث کی اور عیسا  
نوح کی اور خلقت ابراہیم کی اور زبان اسمعیل کی اور رضامندی اسحق کی اور فصاحت صالح کی اور حکمت  
لوط کی اور بشارت یعقوب کی اور جمال یوسف کا اور شدت موسیٰ کی اور صبر ایوب کا اور طاعت  
یونس کی اور جہاد یوشع کا اور آواز داؤد کا اور حب انیال کا اور وقار الیاس کا اور عصمت یحییٰ کی اور  
نزدیکی کا اور اسکو غوطہ دیو پیغمبروں کی اخلاق میں بھروہ ابر جاتا رہا اور دیکھی محمد صلی اللہ علیہ  
وسلم کو ایک صبر کا لپٹا ہوا کپڑا کپڑے ہیں اور اس سے پانی ٹپکتا ہی اور ایک شخص کہتا ہی کہ واہ

محمد تمام دنیا کا قابض ہوا اور اہل دنیا سے کوئی مخلوق باقی نہ رہا سب کے سب کے قبضہ اختیار میں آئے  
 پھر میں انکو دیکھی تو گویا چودہ دین رات کا چاند ہی اور اُسے مشک کی بو آتی ہے اور تین شخص کو دیکھی ایک کے  
 ماتھے میں روپے کا آفتابہ ہی اور ایک کے ماتھے میں زمر کا سبز طشت اور ایک کے ماتھے میں حریر کا سفید  
 کبریا پھر محمد کو اُس آفتابے سے طشت میں ساتھ بارد ہو یا اور مہر نکال کے دونوں شانوں کے درمیان  
 خیر کیا اور اس حریر میں لپٹا اور اٹھا کے ایک ساعت اپنے کچھو توں میں رکھ کر پھر میرے حوالے کیا اور  
 عبدالمطلب سے منقول ہے کہ کہے میں محمد کی ولادت کی شب کہے کے پاس تھا جب اسی رات ہی  
 دیکھا کہ کعبہ مقام ابراہیم طرف جھک کے سجدے میں گیا ہی اور اُس سے یہہ آواز آیا کہ اللہُ اکبر  
 اللہُ اکبر رَبِّ مُحَمَّدٍ الْمُصْطَفٰی اب مجھے پروردگار بتوں کی اور مشرکوں کی بخاست پاک کیا  
 اور غیب سے آواز آیا کہے کی قسم کہ کہے کو پسند کیا اور اسکو قبلہ بنایا اور اسکو مسکن مبارک کیا اور کہے  
 کے گرد جو بتان تھے سو تو ت گئے اور مہل کر کر جو تابت تھا اوندھا گر گیا اور ایک آواز آیا کہ محمد کو  
 آمنہ جی اور سہرا بر حمت اتر ا اور ابن عباس وغیرہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ کہے جب  
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے گھر تمام روشن ہو گیا اور ایک نور چمکا اور آمنہ کو شام کے چولیان  
 نظر آنے اور اکثر اہل سیرات پرہیز کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مختون اور ناف کٹے  
 ہوئے پیدا ہوئے اور یہی روایت کیا ہے کہ حسان بن ثابت کہے کہ میری عمر سا آٹھ برس کی  
 تھی ایک روز صبح کو ایک یہودی پکارا کہ ای یہود آیو تب سب مع ہوم کے بوچھے کیون پکارتا ہی تو  
 کہا احمد پیدا ہوئے سوا سکا ستارہ آج شکو نکلا اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ  
 کہے ایک یہودی نے میں رہتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے سو صبح کو کھا ای قریش  
 تمہارے یہاں شکو کوئی لڑکا پیدا ہوا ہی لوگ کہے معلوم نہیں کہا دریافت کرو کیونکہ آج شکو  
 امت کا بنی پیدا ہوا اور اُس کے دونوں شانوں میں نشانی ہی لوگ دریافت کر کہے کہ عبدالمطلب کے

فرزند عبد اللہ کو لڑکا پیدا ہوا ہی پھر وہ یہودی لوگوں کے ساتھ ان کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور غش کھا کے گر پڑا اور بولا نبوت بنی اسرائیل سے گئی ای قریش اس لڑکے کو ایسی سطوت ہوگی کہ تم سب پر غالب ہوگا اور مشرق سے مغرب تک اس کا اشتہار ہوگا اور بھی ثابت ہوا کہ جس شب کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے کسری کی جیلیوں کو زلزلہ ہوا اور اس کے چودہ کنگرے گر گئے اور ساوے کا تالاب خشک ہو گیا اور ساوے کی ندی ہزار سال سے سوکھی تھی سو جاری ہوئی اور فارس کا آتشکدہ جس کی آگ ہزار سال سے سبلی تھی سو بجھ گئی یہی روایت کہیں کہیں کہ جب کسری کے جیلیوں کو زلزلہ ہوا اس کے چودہ کنگرے گر گئے کسری کو بہت ہول ہوا دل کو مضبوط کر کر ظاہر کیا آخر صبر نہ ہو سکا بھر اپنا تاج پہنا اور تخت پر بیٹھ کے ارکان دولت سے اپنا دل ظاہر کیا اس عرصے میں آتشکدہ بجھا سو سکے بہت ہی مغموم ہوا اور اس کے یہاں کا موبدان یعنی قاضی القضاۃ خواب دیکھا سو کسری سے عرض کیا کہ برے سرکش اوشان عربی گھوڑوں کو کھینچے ہیں اور دجلے سے بارہو کے ملکوں میں پھیل گئے ہیں بادشاہ پوچھا ای موبدان اس خواب کی کیا تعبیر موبدان کہا عرب کے ملک طرف سے ایک حادثہ ہوگا کہ اس سے عجم کو ہزیمت ہوگی کسری نے نعمان بن منذر کو جو عرب کا حاکم تھا لکھا کہ کسی دانا شخص کو میرے پاس بھیج تا میں جو سوال کروں سو اس کا جواب دے سکے نعمان نے عبد المسیح بن عمرو بن حنشان غسانی کو بھیجا کسری اس کو اپنی سرگزشت بیان کیا عبد المسیح کہا اس کا علم میرا موصوفی کا نام سطحی ہے اور علم کہانت میں منبظر اور شام کے سرزمین میں بدتا ہوا اس کو ہوگا کہتے ہیں کہ سطحی کی عجیب و غریب شکل تھی اس کے بدن میں ہدی نہ تھی مگر سرگی ہدی تھی اس کو اٹھنے بیٹھنے کی طاقت نہ تھی اور ناتون کی انگلیاں گوشت کے لندے تھے اس کو کہیں لیجا نا چاہے تو کبرے کو لپیٹے سر کا لپیٹ کر لیجاتے اور اس کا سر سینے پر تھا اور گردن نہ تھی چھ سو برس کی عمر ہوئی تھی کچھ کیفیت پوچھے تو اول اس کو خوب ہلاکت ہو شیار ہو کے خبر دیتا قصہ کو تاہ عبد المسیح کسری کے



اور دودھ پلانے واسطے اسکو مقرر کیا پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعویٰ نبوت کا کئے ابو لہب حضرت کا سخت دشمن ہوا آخر کافر ہی ہوا اور عباس رضی اللہ عنہ ابو لہب کو موئے بعد ایک بار خواب میں دیکھے کہ نیت بد حال ہی ہو چھے تیرا کیا حال ہی کہا میں آتش میں جل رہا ہوں مگر دوشنبے کے شب کو عذاب میں تخفیف ہوتی ہی اور ان دونوں انگلیوں کے درمیان سے پانی چاٹتا ہوں اس لئے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہونے سے جو خبر سنے تو یہ کہ ازاد کیا اور دودھ پلانے مقرر کیا ای مومنو ابو لہب کافر جسکی مذمت میں تمت کا سورہ اتر ہی اسکے عذاب میں جب تخفیف ہوتی ہی تو مسلمان جو حضرت کے امتی ہیں حضرت کی بدائش کی خوشی کریں تو ان پر کس قدر اللہ تعالیٰ کی عنایت ہوگی سو اس پر میں کر لیجئے اور عادت ایسی چلی آئی ہی کہ مسلمانان مول کے مہینے میں کھانا پکاتے اور غراب کو کھلاتے ہیں اور مسکین محتاج کو حضرت کے نام سے خیرات کرتے اور خوشی مناتے اور حضرت کی ولادت کا بیان پڑھتے اللہ تعالیٰ انکو جزائے خیر دیو لیکن ضروری کہ بد بدعتوں اور گناہ کے کاموں سے جو عوام الناس نہ نہیں بگاڑیں باز رہیں جیسا دھول بجانا راگ گانا بلا ضرورت چراغ روشن کرنا وغیرہ کیونکہ ان کاموں سے ثواب تو کھان بلکہ گناہ گار بن جاتے ہیں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو نیک توفیق دیوے اور بدعتوں سے بچا وے

العقہ حضرت سات روز اپنی والدہ کا اور چند روز لوطیہ کا دودھ پئے بعد حلیمہ سعدیہ حضرت کو دودھ پلانے مقرر ہوئے ابن اسحق اور بیہقی وغیرہما حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعت کا احوال جو روایت کئے ہیں سوائے انکا خلاصہ لکھتا ہوں سنئے بنی سعد بن بکر کے قبیلے والی حارث کی بیٹی حلیمہ خدیجہ عورتوں کے ساتھ کئے میں دودھ پلانے آئی ان ایام میں بنی سعد کی زمین میں قحط تھا اور حلیمہ کے ساتھ انکے شوہر حارث بن عبد العزی اور ایک لڑکا تھا اور سواری کو ایک اونٹ اور کدھی تھی اور دودھ نہ ہونیکے باعث وہ لڑکا تمام شب سوئے نہیں دیتا تھا تمام عورتان لوگوں کے بچوں کو دودھ

پلانے لئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتیم ہی سسر کوئی عورت حضرت کو دودھ  
 پلانے قبول نہ کی مگر حلیمہ بنے شوہر سے کہے کہ سب عورتان بچوں کو لیجاتی ہیں اور میں خالی جانا  
 بہت بد معلوم ہوتا ہی بہتری کہ اس ہی یتیم لڑکے کو لینا غرض حلیمہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم کے پاس آئے دیکھے سفید سوف میں لپٹے ہوئے ہیں اور نیچے سبز بھالی ہی اور بدن سے  
 مشک کی بو آتی ہی حلیمہ دیکھ کے بہت خوش ہوئے اور اپنا ماتھے حضرت کے سینے پر رکھے حضرت  
 انکے کھول کے دیکھے اور تبسم کئے اس وقت حضرت کی آنکھ سے ایسا ایک نور نکلا کہ آسمان تک پہنچا  
 پھر حضرت کو گودھ میں لیکے دودھ پلانے سو حضرت ایک طرف کا دودھ پیکے دوسرے  
 طرف منہ نہ لگائے حلیمہ سے منقول ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہی عادت تھی کہ  
 ایک طرف کا دودھ پیتے اور دوسرے طرف کا اپنے دودھ بھائی واسطے چھوڑ دیتے  
 القصہ حلیمہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لیکے اپنے منزل گاہ کو آئے انکے شوہر بھی رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کے بہت خوش ہوئے اور خدا کو شکر کا سجدہ بجالانے اور اپنی  
 اونٹنی پاس جا کے دیکھے تو کا سے دودھ سے بھرے ہیں دودھ پچور کے رب فراغت سے  
 پئے حلیمہ کے شوہر یہ دیکھ کے کہ اسی حلیمہ تو بہت مبارک لڑکا لئی جو ہم رات کو نراغت سے  
 آرام کئے پھر چند روز کے میں رہے ایک بار شب کو حلیمہ دیکھے کہ ایک نور انکو گھیر لیا ہی اور ایک  
 شخص سبز پوشاک پہنکے انکے سرمانے کھڑا ہی حلیمہ پئے شوہر کو بیدار کئے کہ دیکھ یہ کون کھڑا  
 ہی انکے شوہر کہے اسی حلیمہ خاموش رہ اور یہ باتیں ظاہر مت کر جس دن سے یہ لڑکا پیدا ہوا ہی  
 یہود کو کھانا پینا خوش نہیں آتا غرض جب حضرت کو لیکے اپنے گاونوں طرف چلے تو انکی گدھی  
 سب جانوروں سے آگے بہتی انکے ساتھ کے لوگ کہتے حلیمہ کیا یہ وہی گدھی ہی حلیمہ جا  
 دیتے ان وہی ہی تو سب متحیر ہوتے جب بنی سعد کی زمین پر پہنچے تو حالانکہ وہاں جانوروں

کے واسطے کچھ چار انتہا لیکن حلیمہ کے بکریاں چرکے آئے تو پیت بھارتا اور دوسروں کے جانور ان  
 بھوکے آئے تو چروہوں کو کہتے حلیمہ کے جانور جہاں چرتے ہیں وہاں ہی چراؤ دے کہتے کہ ہم  
 وہاں ہی چراتے ہیں برائے جانور دن کا پیت بھرتا ہی اور دوسروں کے جانور دن کو کچھ نہیں  
 اسی طور پر دو برس بہت فراغت سے گزرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت  
 جلد بڑھتے دو برس کے ہوئے تو چار برس کے نظر آنے لگے اور پہلے جو بات کئے سو یہ فرمائیے  
 اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَسُبْحَانَ اللَّهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا  
 اور حلیمہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کبڑوں میں پیشاب پاشنا  
 نہ کئے اور ایک وقت معین پر قضاء حاجت فرماتے اور کسی وقت شرمگاہ ظاہر ہوتی تو بکارتے  
 اور میں جلد جا کے دھانپتی اگر میں دھانپنے میں تاخیر کرتی تو غیب سے دھانپنے جاتی اور جب  
 جلنے لگے برہنہ کو کھیلنے سے منع فرماتے اور آپ بھی نہ کھیلتے اور فرماتے ہم کو کھیلنے پیدا نہیں کئے  
 اور بھی روایت ہے کہ ہر روز دو سفید جانور آنے اور حضرت کے گریبان میں جا کے غیب ہوتے اور پھر  
 نہ نکلتے اور حضرت کی مزاج میں رونا اور بد خلقی نہ تھی جیسا دوسرے بچے کرتے ہیں اور اتنے  
 حسن جنبر پر رکھتے تو بسم اللہ کہتے حلیمہ کہتے ہیں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دور جانے  
 نہیں دیتی ایک روز میں غافل تھی اور میری لڑکی شیما کے ساتھ حضرت دور گئے سو میں دھونے  
 نکلی تو راہ میں مجھے ملے میں شیما کو کہی تو دھوپ میں اتنے دور کیا واسطے لیکن شیما کہی اسکو  
 دھوپ نہیں لگی جہاں کہیں بھرتا تھا وہاں اُسپر اُرسایہ کرتا تھا اور ایک روز حضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم حلیمہ کو کہے مجھے میرے بھائیوں کے ساتھ چراگاہ کو کیوں نہیں بھیجتے ہیں  
 بھی چراؤں پھر حلیمہ حضرت کے سر کے بالوں کو کنگلی کر کے انکھوں میں سرمہ لگا کے ہاک کپڑے  
 پہنا کے گلے میں دفع نظر کے لئے جرع یمانی کا ماردا لے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُس

کو توڑ کے پھینک دئے اور فرمائے میرا پروردگار میرا نگاہ بان ہی اور اپنے رضاعی بھائیوں کے  
 ساتھ جہانیکو گئے دوپہر کے وقت حلیمہ کالز کا ضمہ روتا ہوا اُکے کہا محمد با پس جلد جاؤ کیونکہ  
 ہم کہتے تھے یکایک ایک شخص اُکے اُسکو ہمارے بچھ میں سے اٹھا لیکیا اور بھارت پر جا کے  
 اُسکو سلایا اور اُسکا پیت پیرا تو تب حلیمہ اور انکے شوہر ملے دو تہ گئے دیکھے تو حضرت  
 بھارت پر بیٹھے ہیں اور آسمان طرف دیکھ رہے ہیں پھر ان دونوں کو دیکھ کر تبسم کئے اور فرمائے  
 دو شخص آئے اور میرا پیت چیرے اور اُس میں سے کبہ نکال پھینک دئے پھر جیسا تھا ویسا ہی کئے  
 اور ایک روایت میں آیا ہے کہ تین شخص آئے ایک کے ہاتھ میں روپے کا آفتابہ تھا ایک کے ہاتھ  
 میں زمر کا طشت برف سے بھرا ہوا تھا اور مجھے لیکے بھارت پر گئے اور آہستہ لٹائے اور میرا پیت  
 سینے سے ناف گس جیرے تو میں دیکھا کرتا تھا اُس سے مجھے کچھ درد نہ ہوا اور ایک شخص پیت میں  
 ہاتھ ڈال کے آئین نکالا اور اُس برف سے اُسکو دھویا پھر دوسرا اُکے کہا اللہ تعالیٰ جو فرمایا تھا  
 سو تو بجالایا اب تو سرک جا اور اُننے اُکے اپنا ہاتھ میرے پیت میں ڈال کے میرا دل نکالا اور  
 اُسکو چیر کے اس میں سے ایک سیاہ نقطہ لہو سے بھرا ہوا دور کیا اور کہا ای حبیب اللہ تیرے میں  
 یہ حصہ شیطان کا تھا سو اُسکو دور کئے ہیں اور اُسکے پاس کچھ چیز تھی سو اُس سے دل کو بھر دیا  
 اور اُسکے تھکان پر اُسکو رکھ دیا اور نور کے فہر سے اُسکو مہر کیا اب تک میں اُسکی خنکی اپنے رگوں میں  
 اور مفضلون میں پاتا ہوں تیسرا شخص اُکے اُسکو کھا اللہ تعالیٰ تمکو جو کھا سو تم کر چکے اور اپنا ہاتھ  
 میرے سینے پر بھرا یا سو وہ زخم مل گیا اور کہا اُسکو اُسکے امت کے دس آدمیوں کے ساتھ تو لو سو  
 میں برہ گیا اُننے کہا چھوڑ دیو اگر تمام امت کے ساتھ تو لو گے تو وہ برہہ جا یگا پھر مجھے اٹھا کے  
 کھڑے کئے اور میرے سر کو بوسہ دئے اور کہا ای حبیب اللہ مت ڈر اگر تیرے ساتھ جو  
 خوبان کرنا چاہتے سو جانتا تو تیری آنکھیں تھنڈی ہوتیں پھر وہ سب اُڑھتے آسمان پر

چلا گئے حلیمہ حضرت کو لیکے بنی سعد کے منازل کو آئے لوگ کہے اسکو کاہن پاس لیجاؤ تا کہ نہ دوائے  
**رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم** فرمائے مجھے کچھ آزار نہیں میرا جی بھلا جگہ ہی لوگ کہے اسکو  
 شیطان کا سایہ ہوا ہی غرض حلیمہ نے کاہن پاس لیکے اور ماجرا بیان کئے کاہن کہاتم خاموش  
 رہو میں اس لڑکے کا احوال اسکی زبانی سنتا ہوں کیونکہ وہ اپنے حال سے خوب واقف ہی در  
 حضرت سے کیفیت پوچھا حضرت سب بیان کئے کاہن اچھل کے کھڑے ہوا اور پکار کے  
 کہا ای غریب تمھارے برائی کے دن قریب پہنچے اس لڑکے کو مارو اور اسکے ساتھ مجھے بھی مارو  
 اگر اسکو چھوڑ دو گے اور وہ برا ہوگا تو تمکو احمق ٹھہرا لگا اور تمھارے دینوں کو جھوٹھ کر لگا اور  
 تمکو ایک رب طرف جسکو تم جانتے نہیں بلا لگا حلیمہ یہ بات سنے لڑکے کو اس پاس سے کھینچ  
 لی اور کہے مواتو برا احمق دیوانہ ہی اگر تو ایسا کہیگا سو معلوم ہوتا تو میں اسکو تیرے پاس  
 نہ لاتی ہم محمد کو نہ مارینگے اور تو اپنے مارے جاگ کیو بلوالے اور **رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم**  
 کو اٹھا کے لے آئے اور حلیمہ سے روایت ہی کہ اس روز میں حضرت کو جس مکان میں لیجاتی وہاں  
 اُسے مشک کی بو آتی تھی پھر لوگ حلیمہ کو کہنے لگے اس لڑکے کو اسکے لوگوں پاس دینا بہتر ہی مبادا  
 اسکو کچھ آفت نہ پہنچے پھر حلیمہ حضرت کو لیکے مکے کے قریب پہنچے اور ایک مکان پر بٹھا کے قصا و حیات  
 کو گئی جب فراغت پا کے آئی تو حضرت کو نہ پائی حلیمہ گھبراہٹ سے ادھر ادھر دیکھے تو کہیں نہ پائے آخر  
 نا امید ہو کے اپنے ہاتھ سر پر رکھ پکارنے لگے کہ **وَالْمُحَمَّدَاةُ وَالْكَدَاةُ** یکا یک ایک بودھا  
 ہاتھ میں عصا لیکے حلیمہ پاس آیا اور کہا ای سعد یہ تجھے کیا ہوا ایسا پلاتی ہی حلیمہ کہے عبدالمطلب کا  
 فرزند محمد جسکو میں ایک مدت دودھ بلا کے اُسکے باپ پاس دینے لیجاتی تھی سو گم ہو گیا ہی  
 اُسنے کہا تو روست میں تجھے ایک شخص کے پاس لیجاتا ہوں اگر وہ چاہے تو تجھے اسکو دیکھا حلیمہ بولے  
 میں تیرے صدقے وہ کون ہی سو بتلا اُن نے کہا یہاں ایک ہی جگہ نام نہیں اور بہت عالی قدر

بلند مرتبہ ہی وہ تیرا فرزند کہاں ہے جانتا ہی حلیمہ بو آئی تو سنا نہیں وہ اگر کا پیدا ہوئے  
 ستان اونڈھی ہو چھر حلیمہ کو وہ شخص نہ درہیل پاس لگیا اور اسکے گرد صد ہوا اور انکا قصہ سکو کھنا  
 ہیل اونڈھا گریا اور دوسرے ستان ان کے سرنگون ہوا اور انکے اندر سے آواز آیا کہ ای بود تو ہمارے نزدیک سے  
 جا اور اس کے کا نام یہاں تک کیونکہ تمام ستان اور تیرا اس کے ہاتھ سے ہلاک ہو دیئے سو اسکا خدا  
 اسکا نگاہاں ہی سکو ہلاک کر گیا حلیمہ وہاں سے نکل کے عبدالمطلب سے لے عبدالمطلب کو دیکھ کے کہے ای حلیمہ  
 کیون تو بہت غمگین ہے اور تیرے ساتھ محمد نہیں حلیمہ کہے ای بوالحارث میں محمد کو خوب طرح سے آتی تھی  
 سو کے کے قریب ایک جاگے بیٹھا کے قضاء حیات واسطے لگی تو محمد وہاں گم ہو گیا چند میں تالاش کئی پر نہ  
 پائی عبدالمطلب صغیر پر چڑھ کے پکارا غیاب کی اولاد جلد آوے سب قوم جمع ہوئی عبدالمطلب کے میرا لڑکا محمد گم  
 ہو گیا ہی سب دہونڈھنے لگے آخر نہ پائے عبدالمطلب کے کھجور کا طواف کر کر اللہ تعالیٰ سے مناجات کرنے لگے  
 اتنے سے آواز آیا لوگو غمگین مت ہو محمد کا خدا ہی اسکو نہ چھوڑے گا عبدالمطلب کے بھلا کہہ محمد کہاں  
 ہی آواز آیا تہا مہ کی بیابان میں جھار کے نیچے بیٹھا ہی عبدالمطلب تہا مہ کی بیابان کو گئے اتنا دراہن  
 و رقبہ بن لو فلطی انھوں بھی ساتھ ہو تہا مہ کی بیابان میں آئے دیکھے موز کے درخت کے نیچے بیٹھے کے اسکے پوتے  
 کو چیتے ہیں عبدالمطلب کچھ کے پوچھے تو کون ہی حضرت فرما میں محمد ہو فرزند عبد اللہ بن عبدالمطلب کا  
 پھر عبدالمطلب کے میں تیرا دادا ہوا اور بچے اونٹ پر بیٹھا کے کئے کو لے آئے اور بہت ادنیٰ ستان اور سونا تصدق  
 کئے اور حلیمہ کو بہت سا انعام دیکر روانہ کئے دوسری ایک رات میں آیا ہی حلیمہ آئے وقت وادی سر  
 کو پہنچے تو وہاں حبشیوں کا ایک جماعت انکے ہمراہ ہوئی وے لوگ حضرت کو گھوڑے پر دیکھنے لگے پھر  
 مہربوت کو دیکھے اور انھوں کی سرخی کو دیکھ کے پوچھے یا اسکے انھوں کو کچھ زاری تو حلیمہ کہے کچھ آزار نہیں  
 لیکن یہ سرخی اسکے اکٹھے جاتی نہیں کہے اللہ کی سوگند یہ نبی ہی پھر لوگ چلے گئے اور حلیمہ حضرت  
 کو والدہ پاس کے میں لایا کہ حلیمہ کو حضرت کے قدم کی برکت سے بہت خیر و برکت تھی آئندہ سے کہے اس لئے

کو کئے کی ہوا موافق نہ ہوگی چند روز میرے ملک میں رہتی ہوں پھر آمنہ اجازت دے انہوں حضرت کو لیکے اپنے  
منزل کے آئے ایک روز ذوالحجہ نام ایک بزار تھا وہاں ایک بچہ می رہتا تھا لوگ بچوں کو اس بچہ کی حلیہ بھی حضرت  
کو اس کے پاس لگئے حضرت کو دیکھا اور انھوں کی حسی کو نظر کیا اور پھر بتو کہ گناہ کیا سو بکا رہا اسی عرب  
اس لڑکے کو قتل کر دیکو کہ وہ اگر برا ہوگا تو تمھارے دین والو کو قتل کر لیا اور بتوں کو توڑ لیا اور تم سب  
بر غالب گناہ حلیہ لڑکے کو اس کے پاس سے لے آئے پھر بعد کسکو بتا نہیں تھے ایک بزار ایک بچہ می آیا قوم کے بچوں کو  
اس کے پاس لے گئے اور حلیہ حضرت کو نہ لیکے لیکن کچھ کام میں مشغول ہوئے کہ اس عرصے میں حضرت منہ دیکھے با  
نکلے بچہ می دیکھ حضرت کو بلوایا حضرت اس کے پاس تشریف نہ لگے پھر بچہ می بہت جا حضرت کو بتانا مگر حلیہ  
نہ بتائے آخر بچہ می کہا یہ لڑکا بنی ہی اور بعضی روایات میں آیا ہی کہ حضرت کے سینے کو شوق جو حلیہ دوسرے  
بار لیکے بعد ہوا تھا پھر حلیہ اندیشے سے حضرت کو ان کے والدہ پاس لائے تو عبداللہ کی باندی ام امین  
حضرت کی خدمت کرتی تھی روایت ہی ام امین سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی بھوکھ  
بیاس کی شکایت نہیں کئے صبح ہوتی تو زفرم کا ایک پالہ پیتے پھر شرب کچھ نہ کھاتے اور اکثر صبح کو کھانا کھاؤ  
فرماتے مجھے کھانسی اترتا نہیں جب عمر شریف حضرت کی چھ برس کو پہنچی آمنہ حضرت کو لیکے اپنے دربار  
والوں کو دیکھنے مدینے کو گئے اور بنی سجار جو قرابت والے تھے انھوں کے یہاں ایک سنیار ہی اور ام امین بھی  
حضرت کی خدمت میں تھے جب وہاں سے نکلے مدینے کے قریب ایک موضع جو ابو نام تھا پہنچے تو آمنہ کا  
انتقال ہوا روایت ہی ابن عباس رضی اللہ عنہما کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم  
مدینے طرف ہجرت فرمائے تو لڑکائی کا جو احوال گذرا تھا سو بیان فرماؤ اور ابعد کے گھر کو دیکھ فرمائی  
والدہ لیکے یہاں اتری تھی اور بنی عدی بن النجار کے کنوے میں پیرا اچھا رکھا روایت ہی  
ام امین رضی اللہ عنہا کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لیکے ان کے والدہ مدینے میں اتری ہو حضرت کو  
دیکھ کے کہ یہ لڑکا اس امت کا بنی ہی اور یہ شہر اس کی ہجرت گاہ فائدہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے

والدین کی نجات میں اختلاف ہے بعضی علما کہتے ہیں انہوں کو نجات نہیں اور بعضی توقف کرتے ہیں نجات  
 ہی نہیں سو ہم کہہ نہیں سکتے محققین کا مذہب یہ ہے کہ وہ ناجی ہیں پھر ان کی نجات کس نعت سے ہو انہیں  
 تین قول ہیں ایک تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں کو زندہ کیا سو حضرت پر ایمان لائے چنانچہ  
 اس مضمون میں چند احادیث وارد ہیں اگرچہ وہ احادیث ضعیف ہیں پر سب طریقوں کو جمع کر کے دیکھنے  
 سے معلوم ہوتا ہے کہ اسکا اصل یہی دو سرائے قول انھوں اہل فرت میں ہیں قول نعت کے موافق لوگوں  
 کو شاعرہ یا نجات اس دلیل پر اللہ تعالیٰ کا قول ہے وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّىٰ نَبْعَثَ  
 رَسُولًا یعنی ہم کہہ بلا نہیں دالتے جب تک نہ بھیجیں کوئی رسول تیسرا قول یہ ہے کہ والدین اور جد  
 حضرت یونسؑ کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میں پاک پشتوں پاک رحم والوں  
 آیا تھا اور کافر تو بخیر جا رہے کہ حضرت کے آبا میں کوئی کافر نہ ہونا اگر اعتراض کریں کہ ابراہیم  
 علیہ السلام والد اذر کافر تھے چنانچہ قرآن میں مذکور ہے اسکا جواب یہ ہیں کہ وہ انکا باپ تھا بلکہ چچا  
 تھا چچا کو باپ کہنا عرب کا دستور ہے اور حافظ جلال الدین سیوطی نے تینوں دلیلوں کو خوب قبول اپنے رسالوں  
 میں ہیں اور میں نے اس پر رسالت ضعیف ہے اللہ تعالیٰ انکو خیر دیو غرض امنہ کے وفات کے بعد ہی  
 صلی اللہ علیہ وسلم کو انکے دادا عبد المطلب پاتے تھے اور ابراہیمؑ کو زیادہ چاہتے اور زیادہ تعظیم کرتے  
 تھے اور عبد المطلب سے مسند بچا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انکے اہل شریف رکھتے لوگ  
 اگر منع کریں تو عبد المطلب کہتے میرے لڑکے کو چور دیو کیونکہ وہ انکو بزرگ سمجھتا ہی اور مجھے امیدی کہ وہ  
 ایسے بڑے مرتبہ والا ہو گا کہ عرب کو ہی سیانہوا تھا اور نہوگا اور قیام عبد المطلب کو کہتے تھے کہ  
 اس لڑکے کی بہت عظمت تھا کہ یہ ہم ابراہیمؑ کے قدم سے جو مقام ابراہیمؑ میں ہے اس کے قدم کو مشابہ نہیں دیتے  
 مگر اس کے قدم کو اور عبد المطلب امین کو کہتے ای برکہ تو اس لڑکے سے غافل مت ہو کیونکہ اہل کتاب  
 کہتے ہیں کہ وہ امت کا نبی ہی اور انکیا عرب کے ملکات قحط ہوا سو عبد المطلب انکے اشارے سے

ابو قیس بن زبیرؓ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے کاندھے پر تھا کہ مینہ مانگے سو  
 اللہ تعالیٰ مینہ برسا یا اور غلط دفع کیا جب عمر شریف حضرت کی آٹھ برس کی ہوئی عبدالمطلب کا وفات  
 ہوا اور انکی عمر ایک سو دس برس کی تھی مرتے وقت اپنے فرزند ابوطالب کو جو حضرت کے چچا تھے  
 عبد اللہ بن اور امین بہت الفت ہتی کیفل حضرت کا کئے تو ابوطالب بنی صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت  
 محبت کرتے اور حضرت اُنے بغیر کھانا نہ کھاتے اور بچے سے جدا نہیں کرتے اور انکی رعت کے ملک  
 میں قحط ہوا قریش ابوطالب سے مینہ کی التجا کئے ابوطالب مینہ مانگنے نکلے انکے گرد قریش کے لڑکے تھے  
 اور انہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آفتاب کے سا جک رہتا تھا ابوطالب حضرت کو پشت کی طرف  
 کر کر مینہ مانگنے واسطے اشارہ کئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آسمان طرف اپنی انگلی سے اشارہ  
 کئے تو آسمان پر کچھ ابر نہتا سو یکا یک برکے مکران جمع ہوئے اسقدر مینہ برسا کہ ندیان بے جا بھر گئے اور  
 ابوطالب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں ایک قصیدہ کہے چنانچہ اسمین کی ایک بیت  
 یہی بیت وَاَبْيَضُ لَيْتَسْقِي الْعِمَامُ بَوَّحَجِهِ + شِمَالُ الْيَتَامَى عِصْمَةٌ لِلْأَرَامِلِ +  
 یعنی گورے رنگ والا مینہ مانگے جاتا ہی اسکی ذات سے جو فریاد رس ہی یتیموں کا اور یتیم کا اور یتیم کا اور یتیم کا  
 جب عمر شریف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارہ برس کی ہوئی ابوطالب حضرت کو ایک شام  
 طرف تجارت کو نکلے بصری کے قریب جب پہنچے وہاں ایک راہب تھا جسکا نام بحیر اور زہد و تقوی سے  
 ممتاز و موصوف اور نصاریٰ علماء میں مشہور و معروف تھا اور شہر کے باہر ایک گرجے رہتا تھا قریش کا قافلہ  
 جب ان پہنچا تو دیکھا کہ ابرہہ کا کمرہ ان پر کیا ہی جب حضرت خست پائے تشریف رکھے تو وہ ابرہہ  
 کو کہہ حضرت پر کیا ہی بحیر یہ دیکھ کے کہا یہ رسول رب العالمین کا اسکو بھیجگا اللہ تعالیٰ رحمۃ للعالمین  
 قریش کے بودھے اسکو پوچھے کہ تو کیا سمجھا تو کہا جب تم گھٹا تھے پر چڑھے اُن نے کسی در پر یا پھر پر  
 نہیں گذرے جو اسکو سجدہ نہیں کئے اور یہ حیرین بحیر بنی کے دوسرے کو سجدہ نہیں کرتے اور دیکھو ابرہہ کا کمرہ

مکر اس پر سایہ کیا ہی اور اسکی نبوت کی علامت ایک مہر ہی اسکے شانے پر اور حضرت کو نکلنے لگا اور  
 مہر نبوت کو دیکھا اور ابوطالب کو قسمیں دیا کہ تم اسکو لیکے آگے مت بڑھو کیونکہ رؤیان اگر بسکو  
 دیکھیں تو قتل کرینگے یہی گفتگو تھی کہ نو شخص روم سے آئے بحیران سے پوچھا کہ تم کس واسطے آئے ہو کہنے  
 پادریان کہے ہیں کہ اس مہینے میں بنی نکلنے والا ہی سو ہر طرف لوگ کو روانہ کئے اور ہلکوا سطرف بھجوا  
 بحیرا کہا اللہ تعالیٰ جس چیز کا ارادہ کرے تو کون اسکو پہنچ سکتا ہی اور حضرت کی نبوت بدلائل  
 ان پائے ثابت کیا اور بولتا تو ریت ابھیل رہا اور میں ایک بنی کا آنا ضروری کر کر چوہی وہ یہی تھی  
 اور انکو پھیر دیا اور ابوطالب کو چتا دیا کہ اس لڑکے کو یہود و نصاریٰ کی محافظت کرو کیونکہ مجھ لڑکا  
 پیغمبر آخر الزمان ہوگا اور اسکا دین تمام دینوں کو منسوخ کرینگا اور اسکو شام کے ملک طرف مت  
 لیجاؤ یہود اسکے بہت دشمن ہیں پھر ابوطالب اپنا اسباب بصری میں فروخت کر کے گئے گوانے جب  
 سن شریف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پچیس سال کی ہوئی تجارت واسطے شام طرف روانہ  
 ہوئے سبب انگلی کا یہ ہو کہ خولید کی بیٹی خدیجہ چاہی کہ کسی میں اپنا مال تجارت واسطے لے آئے اور  
 قریش میں کوئی امانت دار زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تھا اور سب حضرت کو  
 محمد الامین کہا کرتے خدیجہ نے حضرت سے منت کرنے لگی کہ تم میرا مال تجارت واسطے لیجاؤ و سب  
 حاصل ہوو تو تم اس سے جھگڑ جاؤ ہو سولیو حضرت قبول فرما کے شام طرف روانہ ہوئے خدیجہ اپنا ایک  
 غلام جسکا نام مثنیرہ اور اپنا ایک قباٹی جسکا نام خزیمہ تھا حضرت کی خدمت میں ہمراہ گئے جب بصری کو  
 پہنچے ایک گیرجے کے قریب درخت کے نیچے بیٹھے وہ درخت خشک در بے برگ تھا بجز حضرت بیٹھنے کے  
 سبز اور بار بار گویا اس گیرجے میں ایک راہب تھا اسکا نام نشطورا یہ حال مشاہدہ کر کے حضرت پاس آیا  
 اور کھا اس درخت کے نیچے بیٹھا سو بنی ہی اور حضرت کولات و عزی کی قسم دیکے پوچھا تیرا نام کیا ہے  
 حضرت خفا ہو فرمایا میرے پاس مت آکر ان تو نکما نام لیا مجھے خوش نہیں لگتا اور حضرت کی انہو کی

سرخی دیکھ کے میسرے پوچھا کیا یہ سرخی کچھ مرض کے سبب ہی میسرہ کہا نہیں بلکہ اسکے پیدائش کے ہی پھر منطور کے ماتھے میں ایک کتاب تھی سو اس میں دیکھتا تھا اور کہتا تھا قسم ہی اسکی جو عیسیٰ پر اُنجل نازل کیا کہ یہ وہی بنی ہی القصبہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تجارت کی جنس بصری میں فروخت کئے تو اس میں بہت سائغ حاصل ہوا جب مکے میں آئے خدیجہ دوپہر کے وقت اپنے بالائے پر عورتوں کے ساتھ بیٹھے تھے سو دیکھے کہ حضرت شریف لائے ہیں اور حضرت کے مبارک پردہ پر دیکھا کہ یہ ہیں اور میسرہ ہی حضرت کے حق عادت اور گرامہ میں مشاہدہ کیا تھا سو خدیجہ کو ظاہر کیا پھر بی بی خدیجہ کو آرزو ہوئی کہ اس شمع شستہ رسالت اپنا گھر روشن ہو اور وہ عزت و شرف کا آفتاب اپنے منزل کو بیت الشرف بناو اور وہ بی بی بہت شہیار تھی اور قریش میں حرب و زب کا مشہور تھا اور مال و متاع بھی بہت سا رکھتی تھی اور قریش کے اکثر اشرف اور مالدار لوگ اسکو نکاح کرنے کے واسطے پیام کئے تو کسکو قبول نہیں کرتی تھی سو کسی عورت کو حضرت کی مرضی درپا کرنے بھیجی وہ عورت آگے حضرت کے استمراج کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے میں شادی واسطے کچھ ساز و سامان نہیں کہتا ہوں وہ عورت کہی اگر کوئی اشرف کی لڑکی مال و جمال میں ممتاز رہے اور شاد بیکار سب مال اپنے طرف سے مہیا کر دیو تو آپ کو قبول ہی حضرت فرمائے ویسی کون ہے وہ عورت کہی خدیجہ خویلد کی بیٹی ہی اگر آپ کی مرضی مبارک ہو تو میں اسکی نسبت مقرر کرواتی ہوں حضرت اسکو اجازت دے اُن نے آگے یہہ جو بخیری بی بی خدیجہ کو پہنچائی خدیجہ اسکو بہت غنیمت جان کے اپنے والیوں کو اطلاع کئے پھر قریش کے تمام اشرف جمع ہوئے اور ابو طالب خطبہ پڑھے اور خدیجہ کا چچا عمرو بنی اسد کا نکاح کر دیا اور مہر میں بیس اونٹ باندھے اسوقت عمر شریف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پچیس برس کی تھی اور خدیجہ کی عمر چالیس برس کی جب عمر شریف پچیس برس کی ہوئی قریش کے کچھ جو ضایع ہوا تھا نے سر سے بنائے اور تمام عمدہ لوگ قریش کے اسکے چھرون کو اٹھاتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اٹھانے میں مشرک ہو قریش اپنے عادت کے موافق کام وقت

جب لنگ کھانڈے پڑا لے تھے ویسا حضرت کو بھی عباس نفوت کی راہ کئے کہ تم بھی لنگ لنگا لو  
 حضرت لنگ لنگانے کا ارادہ کئے کہ اس میں بیہوش ہو کر گئے جب ہوش میں آئے کہنے لگے لنگ لنگ  
 دیو اور فرما لے اپنے کو غیب سے ندا ہوا کہ تیری سنگاہ دھاپ پھر اس کے بعد کبھی سنگاہ حضرت کی  
 ظاہر ہوئی جب تیار ہوا حجر امو در کھنے واسطے قریش جہگڑا شروع کئے شخص جانتا کہ آپ ہی راہ اور  
 قریب تھا کہ آپ میں تلوار چلے آخر رب مقرر کئے کہ حرم دروازے جو پہلے آتا ہی سوا سکو حکم کرنا پھر پہلے  
 جو آئے سور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے رب کہہ کئے لگے امین آیا اور حضرت کے حکم پر راضی  
 ہوئے حضرت اپنی جاد بچھا کے حجر اسود کو اس پر رکھ کے فرما لے کہ ہر قبیلے سے ایک شخص آنا اور اس درکار کا پلو بکر  
 اٹھانا پھر سب سیاہی بکر کے لے آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ سکو اٹھانے کے مقام پر لگا دئے  
 جب نام نبوت کے قرین پہنچے حضرت کو لوگوں کے گوشت اختیار کرنا خوش آیا سو حرا کے پھار پر جو میل نور  
 کر کے اب شہور ہی جا کے عبادت الہی میں مشغول ہو اور اپنے ساتھ توشتہ لیا کثروان رہے اور خواہاں بہت  
 ہی بہتر اور راست حضرت کو پر پہنچے لگے جب عمر شریف چالیس برس کی ہوئی آٹھویں کو ربیع الاول کی دوسرے  
 کے روز حضرت باس فرشتہ یعنی جبریل علیہ السلام آئے اور حضرت کو رسالت کی خوش خبری دئے اور  
 پرھو کر رکھے حضرت فرما میں پرھنے نہیں جانتا جبریل حضرت کو پکر کے دابے اور پرھ حضرت فرما  
 میں پرھنے نہیں جانتا پھر اول سے زیادہ قوت سے دابے اور چوڑے کئے پرھ حضرت فرما میں پرھنے  
 نہیں جانتا پھر اور قوت سے دابے اور رکھے اقرا باسم ربك الذي خلق الانسان  
 من علق اقرا وربك اكرم الذي علم بالقلم علم الانسان  
 ما لم يعلم یعنی پرھ اپنے رب کے نام سے جس نے بتایا آدمی کو کہ پھٹکے سے پرھ اور تیرا رب  
 برا کریم جس نے علم سکھایا قلم سے سکھایا آدمی کو جو نہیں جانتا تھا بعض روایت میں آیا ہے  
 جبریل علیہ السلام ایک کتاب لنگا جو بہشت کے حریر پر لکھی ہوئی تھی اور میں موتی اور باقوت کا کام

کیا ہوا تھا اور حضرت کو کہے پر صبر سو حضرت نے فرمائے میں پرہیز نہیں جانتا پھر جبریل حضرت کو  
 دابے اور پرہائے غرض جبریل پرہائے گئے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دابے اٹھ کے اپنے  
 دولت سرا کا قصد کئے تو راہ میں کسی جا پر یا پتھر پر گزرے تو وہ السلام علیک یا رسول اللہ  
 کہتا تھا اور حضرت کا دل بیت سے دھرتا تھا اور محل میں آگے بی بی خدیجہ کو کہے کہ زملو فی زملو  
 یعنی چھپر کھڑا اڑھاؤ اور حضرت پر کپڑے اڑھائے جب کہین ہوئی بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا سے  
 اپنا احوال بیان فرما کے کہے کہ مجھے اندیشہ ہی کہ میرے جان پر کیا آفت آتی ہی بی بی خدیجہ کہے اندیشہ  
 مت کرو اللہ تعالیٰ تم کو آفت میں نہ ڈالے گا اور اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہجرت کیلئے اور کچھ کرے گا  
 کیونکہ تم صلہ رحم کرتے ہو اور عیال کا بار اٹھاتے ہو اور کرب کرتے ہو اور مہمانوں کی ضیافت کرتے ہو  
 اور حق کے کاموں پر لوگوں کی اعانت کرتے ہو اور یتیم کو گلہ دیتے ہو اور راست بات کہتے ہو اور امانت میں  
 خیانت نہیں کرتے ہو اور عاجز و کمزور کی دستگیری کرتے ہو اور فقیر و دین کے ساتھ نیکی اور لوگوں کے ساتھ  
 خوش خلقی کرتے ہو پھر بی بی خدیجہ حضرت کو اپنے چھپرے بہائی ورقہ بن نوفل پاس لگائے ورقہ  
 جاہلیت کے رسوم ترک کر کر دین نصرانی میں آیا تھا اور انجیل پڑھا کرتا تھا اور سکوعی میں ترجمہ  
 کیا تھا اور بہت بودا تھا سو اس کو کہے تیرے بھتیجے کا احوال سن ورقہ حضرت سے احوال دریافت  
 کیا حضرت اپنا ماجرا بیان فرمائے ورقہ بولا یہ وہ ناموس ہے جو موسیٰ پر نازل ہوئی اور عیسیٰ  
 جو ایک بنی اویکا کر زبشارت دے تھے سو وہ یہی ہے کاش میں زندہ رہتا اس جو تیری قوم  
 تجھے نکال دیگی تو تیری بری تائید کرتا حضرت بوجہ کیا و مجھے نکال دیں گے ورقہ کہا کوئی  
 لایا جو تو لایا مگر اسکے لوگ دشمن ہو اور ایذا پہنچائے یعنی سنت الہی جاری ہے کہ جو پیغمبر  
 ہوتا ہے تو اس کو قوم ایذا دیتے ہیں پھر چند روز کے بعد ورقہ انتقال پایا اور وحی آنے  
 میں فرشتے یعنی تاجیر ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم براس بات کا غم ہوا یہاں تک کہ

کئی بار پہلے پر گئے اور ارادہ کئی اپنے تئیں وہاں سے گرا کر رکھا کر لین لیکن جب ارادہ کرتے تو جبریل ظاہر ہو  
 کہتے یا محمد تو سچہ اللہ کا رسول ہی پھر حضرت کا دل تسکین پاتا اور اللہ کے آیتے۔ اس حق کہتا ہی کہ  
 فترت وحی تین سال تک تھی اسکے بعد دم بدم وحی آنا شروع ہوا روایت کئے ہیں بخاری جابر رضی اللہ عنہ  
 کہ بعد فترت کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز جاتے تھے کہ آسمان طرف سے آواز آیا حضرت سر اٹھا کر  
 دیکھے تو وہی درخت جو حرا میں آیا تھا آسمان وزمین کے درمیان کرسی پر بیٹھا ہی حضرت گہرے گہرے تشریف  
 لائے اور فرمائے زَمَلُونِي زَمَلُونِي تو حضرت پر چادر اتر چھا پھر یہ آیتیں اترے يَا أَيُّهَا الْمَدَنِيُّ قُمْ  
 فَأَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَتُبَّاءَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاصْحِرْ یعنی ای کحاف میں لپٹتے  
 کھڑا ہو پھر در سنا اور اپنے رب کی برائی بول اور اپنے کبرے پاک کر اور گنہگاری کو چھوڑ دے اسکے بعد وحی  
 پی در پی آنا شروع ہوا اور اللہ تعالیٰ حضرت پر نماز فرض کیا صبح کو دو رکعت شام کو دو رکعت پھر جبریل بہت  
 ہی خوش صورت سے آئے حضرت کو کہے یا محمد اللہ تعالیٰ تجھے سلام کھا ہی اور فرمایا ہی کہ تو ہمارا رسول ہے  
 جن وانس طرف سے انکو دعوت کرتا مانے کہ کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے پھر جبریل اپنا پاؤں زمین پر رکھ  
 وہاں بانی کجا جاری ہوا جبریل اس سے وضو کر کر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو سکھاتا اور نماز پڑھنے کے  
 حضرت کو نماز کی تعلیم کئے اور اول حضرت پر ایمان لاسو بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا تھے انکے بعد  
 علی رضی اللہ عنہ جو ہنوز بالغ نہیں ہو تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پرورش  
 پاتے تھے انکے بعد زید بن حارثہ جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ستینی فرزند تھے ایمان لائے انکے بعد  
 ابوبکر صدیق اور انکا غلام بلال اور حضرت صدیق رضی اللہ عنہ اپنا اسلام انکے شمار رکھے اور لوگوں  
 کو اسلام طرف دعوت کرنے لگے چنانچہ انہی کی ترغیب سے عثمان بن عفان اور زبیر بن العوام اور عبد الرحمن  
 بن عوف اور سعد بن ابی وقاص اور طلحہ بن عبید اللہ اسلام لائے انہوں کے بعد عبد اللہ بن مسعود اور ابوعبیدہ  
 بن الجراح اور ارقم بن ابی الارقم اور ابوسلمہ بن عبد اللہ اور عثمان بن مظعون اور انکے دو بیٹے ابی قحافہ اور عبد اللہ

بن مطعون اور عبیدہ بن الحارث اور سعید بن زید اور فاطمہ بنت الخطاب و چند شخص غرض تین سال تک  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مخفی دعوت کرتے تھے بعد چھ ایت نازل ہوئی کہ فَا صَدَّعَ بِمَا تَقَوْمُ  
وَاعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ یعنی پھر لو لکھنا جو تجھ کو حکم ہوا اور وہاں مکرشک والوں کا پھر رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم علانیہ دعوت شروع کئے اور قریش حضرت کے متعرض نہیں ہوتے تھے چوتھے سال نبی صلی اللہ  
علیہ وسلم بتوں کی خدمت اور ان کی عبادت کرنا لوگوں کی حمایت فرمانے لگے قریش یہ سیکے حضرت سے مخالفت شروع  
کئے اور ایہ اکتے درجہ ہوئے اور مسلمانوں کو عذابینا شروع کئے اور ابوطالب حضرت کی حمایت میں آئے تو بنی نضیم  
بنی اور قریش میں عداوت ہو گئی اور بنی نضیم اور بنی مطلب سارے حضرت کے تائید میں تھے مگر ابولہب حضرت کا چچا  
دشمنوں کے ساتھ موافقت کیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگ باہر جا کے کہتے کہ ای لوگو اللہ کی عبادت  
کرو اور کائنات تیرا و تو ابولہب حضرت کے پیچھے پکارتا کہ ای لوگو یہ تم کو اپنے ابا کا دین چھوڑ کر کہتا ہی  
سو اس کے نزدیک مت آؤ اور حضرت کو بعضے تو مجنون اور بعضی کاہن اور بعضی جادوگر ٹھہراتے جب حج کا موسم قریب  
آتا تب قریش جمع کے مشورے کئے کہ اب عرب کے قبائل اطراف سے جمع ہو اور اس شخص کا چرچا لوگوں میں ہو گا تو البتہ  
لوگ اس باس آئیں گے اور اس کا کلام سنا کر البتہ معتقد ہو جائیں سب اتفاق سے اس پر ایک عیب لگا دینا کوئی اس کے  
نزدیک پہنچیں تو بعضے کہے اس کو کاہن ہی بولنا ولید بن مغیرہ جو سب سے بڑی سن والا اور سب عاقل تھا سو  
بولا ہم کا ہنوں کو دیکھے ہیں مگر اس کا کلام کا ہنوں کے سچ و غیرہ سے کچھ نسبت نہیں رکھتا اگر لوگ  
سنے تو تم کو جھوٹے ٹھہرائیں گے اور بعضی کہے اس کو دیوانہ بولنا ولید کہا ہم جانتے ہیں کہ وہ دیوانہ نہیں  
اس کا حال دریا کریم جنوں کے سا کچھ نہیں پاجاتا ہی اور بعضی کہے اس کو سحر کہنا ولید بولا ہم کو سحر کہتے  
قسام معلوم ہیں لیکن اس کا کلام سحر کچھ نہیں سنا سنت نہیں رکھتا اور بعضی کہے اس کو سحر کہنا ولید بولا  
ہاں اس کی باکی و لطافت سحر سے باہر ہے وہ جو کلام لاتا ہے سو اس میں ایک صلاوت اور رونق ہے اور اس  
کلام کو دلون میں ایسی بری تاثیر ہے کہ باب بیٹھے میں اور بہان بہانی میں اور عورت مرد میں جدائی دالتا ہے

اسلے اسکو سارے کہیں تو ممکن ہی نہیں ہو سکتا کہ وہ ساری غرض کفار  
 حضرت کے اور مسلمانوں کے درجے ہو چنانچہ ایک بار عقبہ بن ابی معیط لغتہ اللہ علیہ حضرت کے گلے میں کپڑا  
 ڈال کے گلا دبا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اگے اسکو دفع کئے اور ایک بار اونٹ کا پوتھا لاکے حضرت سجد  
 میں جاتے ہی پیٹھ پر رکھ دئے اور فقر اضعا جو ایمان لائے تھے انکو لوٹے بکتر رہنا کے دھوپ میں ڈالے  
 اور بلال کو دھوپ میں ڈال کر گرم پتھر انکے سینے پر رکھتے اور انکو جانور کے پوتے میں ڈال دے کو تھے او  
 بلال اَحَدٌ اَحَدٌ یعنی اللہ ایک ہی ہے کر کر بکارتے اور عمار اور انکے باپ یا سرور انکی مسمیہ کو  
 اقسام کا عذاب دیتے یہاں تک کہ سمیہ اور یاسر کو جان مارے اور اسی سال کفار حضرت سے شق القمر کا معجزہ  
 طلب کئے سو حضرت اپنی انگلی سے اسکے طرف اشارہ کئے تو چاند توڑ کرے ہو گیا یہ معجزہ اور اسکے سوا  
 دوسرے معجزے معجزوں کے بیان میں انشاء اللہ ہم ذکر کریں گے پانچویں سال بعثت کے ایذا از حد  
 ہوئی اس لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کو حکم کئے کہ حبش طرف ہجرت کریں بموجب حکم کے جب مدینے  
 میں گیا بارہ بارہ مرد اور چار پانچ عورت حبش طرف روانہ ہوئے سب سے اول عثمان بن عفان اپنی بی بی قیسہ  
 کو لیکے روانہ ہو حبش کا بادشاہ مسلمانوں کی بہت عزت کیا چند روز کے بعد حبش میں مشہور ہوا کہ مسلمان  
 میں اور کفار قریش میں صلح ہوئی یہ کیفیت سنکے حبش سے پھر کے کو آئے تو دیکھے کہ وہ خبر غلط تھی پھر  
 دوسرے حبش کو ہجرت کئے تو اور یہی بہت سے مسلمان ہجرت کئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 مدینے کو ہجرت کئے کہ جو مسلمان مکے میں ایذا دیکھتا تو حبش طرف نکل جاتا چھتویں سال بعثت کے  
 حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ چچا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایمان لائے انکی قوت و شجاعت ہو  
 تھی اس لئے قریش کو بہت سی مہبت ہوئی چنانچہ ابو جہل لعین کے سر پر کمان مار کے اسکا سر ہرور بعد تین  
 روز کے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اسلام لائے انکے اسلام لانے سے چالیس مسلمان پور ہوئے اور عمر رضی اللہ  
 عنہ کفر کی حالت میں بھی کئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ ایذا نہیں پہنچا ایک روز ابو جہل کھائی

قریش محمد تمھارے خدایوں کو بد بولتا ہی اور تم کو احمق بنایا ہی اور تمہارے بزرگوں کو دوزخ میں جاوے گئے کہہ رہا ہے  
 جو شخص محمد کو مارے تو میں اس کو سواؤنت اور ہزار اوقیہ دیوں لگایا یہ سسکے عمر تلوار لیکے چلے گئے ایک شخص بنی  
 زہرہ کے قیلے والا راہ میں ملے بولا ای عمر تو کہاں جاتا ہی عمر کو میں محمد کو مار جاتا ہوں وہ کہا پھر تو بنی ہاشم  
 اور بنی زہرہ کے ماتھے سے کیسا بچ گیا عمر کہے تو بھی شاید صابی ہوا ہی اور اپنا دین چھوڑ دیا ہی وہ شخص کہا  
 تیرے بہنوئی اور بہن بھی صابی ہو اور تیرے دین کو ترک کئے عمر غصے سے اپنی بہن کے یہاں چلے گئے راہ میں  
 ایک گانی ذبح کرتے تھے سوا سکو دیکھنے واسطے کھڑے ہو تو اسکے پٹ میں یہ آواز آیا کہ لا الہ  
 الا اللہ محمد رسول اللہ کہو کر کے جو کہتا ہی سو بہتر بات ہی عمر وہاں سے ایک بکریوں کے  
 منڈے پر گزرے ماتف سے آواز آیا کہ اسی حسیم لوگو تم خفیف العقل کیا دھڑلے حکام کو بتوں طرف  
 کیوں گرتے ہو میں دیکھتا ہوں تو تم جانور ہیں کیا میں روبرو دیکھتا ہوں سو تم نہیں دیکھتے دیکھو نور  
 جگہ ٹا ہی اور تاریکی کو دور کر رہا ہی کیا برا پیشوا ہی حج کفر کے بعد سلام اور صلہ رحم کو لایا عمر کہے واللہ  
 مجھی کو ارادہ کیا پھر ضمائر کر کر ایک بت تھا سو وہاں گئے اسکے پٹ میں آواز آیا ستھر ترک  
 الضمائر وکان یعبد وحده بعد الصلوة مع النبی محمد یعنی متروک  
 ضمائر جو وہی معبود بنا تھا بعد از نماز پڑھنے کے نبی محمد کے ساتھ ان الذی ورت النبوة  
 والہدی بعد ابن مریم من قریش مہتدای مقرر وہ جو وارث ہوا نبوت اور  
 ہدایت کا مریم کے بیٹے کے بعد قریش سے ہدایت دینے والا ہی سیمقول مرجع الضمائر  
 ومثله لیت الضمائر ومثله لم یعبد اب کہیگا وہ جو عبادت کرتا تھا ضمائر اور اسکے  
 امثال کو کائنات ضمائر اور اسکے مثل عبادت کئے جاتے فاصبر باحفص فانک امن ویا  
 عزیر عزیر بنی عدی سو تو صبر کرای ابو حفص کیونکہ تو ایمان لائے لا الہ الا علی علی تجکو عز  
 بنی عدی کی عزت کے سوا لا تعجل فاننا صر دینہ حقایقنا باللسان

انسان دین چھوڑ کر  
 دوسرے دین میں جو  
 مالا سکو وہ  
 مایہ کی جگہ پر

اس شخص کی  
 صحبت سے  
 جو خدا کی  
 عبادت میں

وَبِالْيَدِ يَدُ تَوْجِدِ مِتْ كَرِيْمُكَ تَوَاسِكُ دِيْنِ كَوْدُ دُرِّيُوَالَا هِي بَشِيْكَ يَقِيْنًا زَبَانُ سَيِّدِ اَوْرَا تَحْه  
 سَيِّدِ سَمَرْ كَرِيْمُكَ وَالدِّيْرِيْ اَرَادَہِ كِيَا هِي بَحْرَا پَنے ہِيْن كِي يِهَانِ اَنے اِسْكَ گھَرْ مِيْنِ خَبَابِ بَنِ اَلْبَارِ  
 رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ طَهْ كَا سَوْرَه پڑھتے تھے سَوْمَرْ كَا اَوَارِ سِيْكِي چھپ گئے عَمَرْ مِيْنِ اَكے كِي يِهَانِ كِي اَوَارِ  
 اَتَا تَا سَو كِيَا تَتَا كِي يِهَانِ كَرِيْمُكَ تَوَاسِكُ دِيْنِ كَوْدُ دُرِّيُوَالَا هِي بَشِيْكَ يَقِيْنًا زَبَانُ سَيِّدِ اَوْرَا تَحْه  
 تِيْرے دِيْنِ سَوَا حَقِّ اَوْرِيْنِ ہِيُونِ تَوَاسِكُ دِيْنِ كَوْدُ دُرِّيُوَالَا هِي بَشِيْكَ يَقِيْنًا زَبَانُ سَيِّدِ اَوْرَا تَحْه  
 پھوٹ كے خُونِ جَارِي ہُوا اِنہِيُونِ رُو گئے اَوْرِ خُفْگِي سَيِّدِ اَوْرِيْنِ ہِيُونِ تَوَاسِكُ دِيْنِ كَوْدُ دُرِّيُوَالَا هِي بَشِيْكَ يَقِيْنًا زَبَانُ سَيِّدِ اَوْرَا تَحْه  
 پھَرْ عَمَرْ كَا عَصَہ كِي تَسْكِيْنِ پَا پَلَنگِ پَر جَا بِيْتَحْہ دِيْكِي وَ اِنِ اِيْكِي جَرْوَدِ ہِرَا ہُوا ہِي سَكُو لِيْكِي دِيْكِي نَا چَا  
 اَكِي يِهَانِ كِي تَوَاسِكُ دِيْنِ كَوْدُ دُرِّيُوَالَا هِي بَشِيْكَ يَقِيْنًا زَبَانُ سَيِّدِ اَوْرَا تَحْه  
 لَكَا ہُوا تَحْہ سَو پڑھتے تھے جَبِ اَسْرِيْتِ كُو پَنے اِنْتِي اَنَا اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا فَا عْبُدْنِيْ وَ اَقِمِ  
 الصَّلٰوةَ لَدِيْ كَرِيْمُكَ يَعْنِيْ مَقْرِيْنِ اللّٰہِيُونِ كَسِيْ كِي بُدْگِي يِهِيْنِ سَوَا مِيْرِ بُدْگِي كَرِ اَوْرِ نَمَازِ كَرِيْمُكَ  
 مِيْرِ يَادِ كُو تَبْ عَمَرْ كِي كِي مِيْنِ كُو اِيْ دِيْتَا ہِيُونِ كِي سِيْكِي بُدْگِي يِهِيْنِ سَوَا اللّٰہِيُونِ كِي دِيْتَا ہِيُونِ فَيَحْمَدُ  
 بِيْنِ اُسْكَ اَوْرِ رُوْلِ تَعْدِ كِي فَمَرْ كِيَا ہِي حَ مَجْہِيْ تَا وَ خَبَابِ جَو پُو شِيْدَہِ تَجْہِيْ لَكَلِ كِي كِي اِيْ عَمَرْ مِيْنِ تَجْہِيْ سَارِ  
 دِيْتَا ہِيُونِ كِي رَسُوْلِ اللّٰہِي صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّمِ جَنَبِ كِي شَكُو دَعَا مَآ كَرِيْمُكَ يَا اللّٰہِي دِيْنِ كُو تَوَدُّ عَمَرْ مِيْنِ اَلْخَطَابِ  
 سَيِّدِ اَوْرِ بِيْنِ ہِشَامِ سَيِّدِ مِيْنِ سَجْہِيْتَا ہِيُونِ كِي وَہِ دَعَا تِيْرے حَقِّ مِيْنِ مَعْبُوْلِ ہُوِيْ پَر عَمَرْ كُو بِيْ صَلَّی اللّٰہُ  
 عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّمِ كِي خِدْمَتِ مِيْنِ حَاضِرِ كِي عَمْرِيَا اِيْمَانِ ظَاہِرِ كِي اَوْرِ سَلَامَانِ خُوشِيْ سَيِّدِ كِي كَبِيْرِ كِي عَمَرْ دَانِ سَيِّدِ  
 لَكَلِ كِي لَو كُوْنِ كُو كِيْنِيْ لَكَلِ كِي مِيْنِ سَلَامَانِ ہُوا تَو لَو كُو اَنكُو مَارْنِيْ لَكَلِ اِنہِيُونِ ہِي لَو كُوْنِ كُو مَارْتِيْ تَحْہ  
 اَخْرَبِ پَر عَمَرْ غَالِبِ تھے اَوْرِ لَو كُو اَنكَا خِيَانِ جَوْرے سَا لَوِيْنِ سَالِ قَرِيْشِ دِيْكِي كِي حَمْرَہِ اَوْرِ عَمَرْ  
 اِسْلَامِ لَانِيْ سَيِّدِ دِيْنِ كُو قُوْتِ ہُوِيْ سَو حَضْرَتِ كُو قَتْلِ كَرِ نَا چَا ہِي اَبُو طَالِبِ كَا اِيْكِي شَعْبِ يَعْنِيْ دُرَّا  
 تَا سَو اَسِيْنِ رَسُوْلِ اللّٰہِي صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّمِ كُو لِيْجَا چَوْرَا اَوْرِ مَآ كَرِيْمُكَ دِيْنِ مَطْلَبِ كُو حَاجِ كِي

کفار قریش یہہ دیکھہ کے آپس میں ایک عہد نامہ لکھے کہ بنی ہاشم اور بنی مطلب میں کوئی نکلج کرنا اور ان کے ساتھ  
 خرید و فروخت وغیرہ کرنا اور ان سے مصالحت کرنا جب تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارے  
 حوالے کریں اور محرم کے غرے کو یہہ عہد نامہ لکھہ کے کعبے میں لٹکا دے تو دو برس تک نہایت اہونہ پر تکلیف تھی  
 اور ان کو کوئی خیر میسر نہیں ہوتی تھی مگر چوری چہی سے دسویں سال قرابت دار بنی ہاشم اور بنی مطلب کے  
 انکی تنگی دیکھہ کے چاہے کہ وہ عہد نامہ تو دین پر فساد ان اسکو نہ توڑینگے کر کر اصرار کرنے لگے غرض انہیں  
 نزاع ہوا ابو طالب کے محمد مجھے خبر دیا ہی کہ اللہ کے حکم سے اس عہد نامہ میں جو ظلم کے اور قطع رحم کے باتان  
 تھے سو اسکو دیکھ کہا گئی ہی اے اللہ و رسول کے نام کو چھوڑ دئی اگر محمد اس بات میں جہوتا ہی تو اسکو چھو جائے کہ  
 اگر سچا ہی تو اس عہد نامہ کو توڑ دالو پھر اس عہد نامہ کو لے آئے دیکھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جیسا فرمایا  
 ہتے ویسا ہی دیکھ چر گئی تھی قریش شرمندہ ہوئے با این ہی ابو جہل اور اسکے تابعدار عہد نامہ توڑنا کر  
 بہت سی سعی کئے لیکن دوسرے حاتم مہتیار رہا نہ بھکے بنو ہاشم و بنو مطلب کو شہوت سے کٹا اسکے چند  
 روز کے بعد ابو طالب کا وفات اور تین روز کے پیچھے بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا کا وفات ہوا بی  
 صلی اللہ علیہ وسلم کو ان دونوں کے وفات سے برا غم ہوا پھر بعد تھوڑے دنوں کے بی بی سوڈہ رضی  
 اللہ عنہا کی بیٹی کو اور بی بی غایثہ ابی بکر صدیق کی بیٹی کو نکاح کئے بعد تین مہینے کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم زید بن حارثہ کو ہمراہ لیکے طائف کو تشریف لیکے اور ایک مہینہ وہاں رہ کے ثقیف کے قبیلے  
 کو اسلام کی دعوت کئے یہ وہ ایمان نہ لائے اور ان کے نادانان پھرے مار کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کے پاؤں کو زخمی کئے تو حضرت دمان بے نکلے اور راہ میں بطن نکلے کر کر ایک جگہ پہنچے تو وہاں اترے تو  
 نصیبین کے جن انکے ایمان لائے اکیسارھویں سال حج کے ایام میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 عقبے کے پاس کھڑے ہو لوگوں کو دعوت کرتے تھے توجہ شخص خزرج کے قبیلے والے مدینے کے  
 ہاشم حضرت یاسر اے حضرت امکو دعوت کئے اور قرآن پرہ کے سنائے اور فرمائے امدت ملی

جسے رسالت کے لیے بھیجا ہی اگر میری متابعت کرو گے تو تمکو دنیا و آخرت کی سعادت حاصل ہوگی وہ  
لوگ اپنے لیے یہود کے بنا کرتے تھے کہ بنی آخر الزمان کی بعثت کا زمانہ قریب ہی حضرت کا جہاں باکمال <sup>مشاہدہ</sup>  
کر کر قرآن کا طور بشیر کے کلام سے نہیں سمجھ کر بائبل پر مشورہ کئے اور کہے اللہ کی سو گئی یہ وہی مغربی  
جو یہود کہا کرتے تھے بہتری کہ ہم جلد ایمان لانا تا دوسرے ہم پر بقت نکرین سو ایمان کے مشرف ہو کر  
حضرت کی بیعت کئے اور وہیے چھ شخص تھے اسعد بن زرارہ اور عوف بن الحارث اور رافع  
بن مالک اور قطبہ بن عامر اور عقبہ بن عامر اور جابر بن عبد اللہ بن رباب بن بیعت کو بیعت عقبہ اولی کہتے  
ہیں یعنی عقبہ کی پہلی بیعت بارہویں سال ربیع الاول کے مہینے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کو معراج ہوا اسکا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت بیت اللہ میں آرام کرتے تھے جبریل آئے اور حضرت کو ہتھار کر  
شکم چیرے اور دل نکال کر دھونے اور ایمان و حکمت سے بہرہ پہر کے مکان پر رکھ کے شکم کو درست  
کئے اور ایک سفید جانور خچر سے کوتاہ اور کدھ سے بلند اور ایک قدم میں نظر کی دور کی مسافت  
طی کر موالا جسکو براق کہتے ہیں لا کے حضرت کو اسپر مٹھیا کے بیت المقدس کو لینگے اور جس حلقے سے کہ  
انبیاء براق کو باندھا کرتے تھے وہیں باندھے اور مسجد میں جا کر دو رکعت نماز پڑھے بعد جبریل و طرف  
حاضر کئے ایک بن شراب تھی اور ایک بن دودھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دودھ کا  
برتن لیتے تو جبریل کہے تم فطرت یعنی دین کو اختیار کئے اگر شراب لیتے تو تمہاری امت گمراہ ہوتی  
بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلے آسمان طرف لینگے اور دروازہ کھلانا چاہے  
دربان پوچھا تو کون بنی کہ جبریل ہوں پوچھا تیرے ساتھ کون ہی کہے محمد ہی پوچھا کیا  
اکھو بلائے ہیں کہے ہاں تب دروازہ کھولا دیکھے کہ وہاں آدم علیہ السلام ہیں جبریل کہے تمہارا  
باپ آدم ہی ہیں سلام کرو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سلام کئے آدم سلام کا جواب دے  
اور مرتجا کہے اور دعا میں دئے پھر دوسرے آسمان پر لینگے وہاں کے دربان بھی ویسا ہی

سوال و جواب کئے اور ہر اسمان پر جاتے تو دربانوں سے ویسا ہی سوال و جواب ہوتا تھا اور ہر اسمان پر  
وہاں کے مقیم پیغمبر سے ملنے سلام کرتے تو وہ جواب سلام کا دیتے اور جواب کہتے اور عاقلانہ تھے چنانچہ دوسرے  
آسمان پر عیسیٰ مریم کے فرزند اور یحییٰ زکریا کے فرزند علیہم السلام اور دونوں خلیفے بہائیان ہوا ہی  
اور تیسرے آسمان پر یوسف علیہ السلام اور شطرنج یعنی آدم حسن عطا کئے تھے اور چوتھی آسمان  
پر ادریس علیہ السلام اور پانچویں آسمان پر ہارون علیہ السلام اور چھٹویں آسمان پر موسیٰ علیہ السلام جب  
موسیٰ علیہ السلام حضرت کو دیکھے تو رونے لگا اے ای موسیٰ کیا واسطے روتا ہے کہے ای رب اس لئے  
کہ تو میرے بعد بھیجا سو میری امت سے اسکی امت کے لوگ زیادہ بہشت میں جا دیں گے اور ساتویں آسمان  
پر ابراہیم علیہ السلام اپنی بیٹھ بیت المعمور کو لگائے تھے بیت المعمور ایک مسجد ہے جہاں ہر روز ستر ہزار  
فرشتے عبادت و اطاعت میں اور نکلے بعد پہر و نہین جاتے ہوا ہے بنی صلی اللہ علیہ وسلم کو  
سِدْرۃ الْمُنْتَهٰی کے طرف لیکئے وہ بیر کا دخت ہی اسکے پتے ماتی کے کان کے مانند ہیں اسکے پہلے حجر  
کے قیلے کے برابر اور وہاں سے چار ندیاں نکلے ہیں دو بہشت کو جاتیں اور دو دنیا میں بہتے ایک تو نیل  
دوسری فرات اور وہاں بنی صلی اللہ علیہ وسلم کو امر الہی سے وہ چیز دھانپ لئی جسکا بیان  
نہیں ہو سکتا اور جبریل کا مقام اُسی جا پر تمام ہوا بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مقام پر پہنچے  
جو وہاں قلموں سے لکھنے کا آواز آتا تھا اور اللہ تعالیٰ حضرت سے جو جوابات مان و حی کرنا تھا یوں اور حضرت  
پر اور انکی امت پر پچاس نماز رات دن میں فرض کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم وہاں پہرے  
جب موسیٰ علیہ السلام پاس پہنچے موسیٰ حضرت سے سوال کئے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری امت پر کیا فرض کیا حضرت  
فرمائے رات دن میں پچاس نماز موسیٰ علیہ السلام کہ اللہ تعالیٰ پاس جا کے تخفیف چاہو تمہاری امت  
اتنے نمازوں کی طاقت نہ رکھیں گی اور میں بنی اسرائیل سے بہت تجربہ حاصل کیا ہوں رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے گئے اور اللہ تعالیٰ سے تخفیف چاہے تو پانچہ نماز کر لیا جب موسیٰ پاس گئے تو

کہے اور تخفیف چاہو پھر حضرت جاکے تخفیف چاہے تو پہر پانچہ نماز کم کیا پہر موسیٰ پاس آئے تو موسیٰ  
 کہے اور تخفیف چاہو غرض موسیٰ بار بار آتے اور انکے کہے موافق تخفیف چاہتے تھے یہاں تک کہ پانچہ  
 نماز باقی رہ گئے اور اللہ تعالیٰ فرمایا یا محمد ہر روز رات دن میں پانچہ نماز میں ہر نماز کو دس نماز کا ثواب  
 ہی ہے تو اب کے رو سے پچاس نماز ہوئے پہر جب موسیٰ پاس آئے تو موسیٰ علیہ السلام کہے اور تخفیف چاہو  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے میں بہت بار جاکے تخفیف چاہا اب مجھے جائیکو شرم  
 آتی ہے میں ان نمازون پر راضی ہوں اور انکو قبول کیا ہوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کہہ  
 کے چلے تو سنا دی اواز دیا میرے فرض کو جاری کر چکا اور میرے بندوں پر تخفیف کیا جب بنی صلی اللہ  
 علیہ وسلم دوسرا میں تشریف لائے اور صبح ہوئی حضرت بہت متفکر ہوئے کہ یہ کیفیت لوگوں  
 کو کہوں تو جہتہا لینگے اور کنارے جاکے مغموم بیٹھ رہے اس میں ابوہل آیا اور سحری سے بوجھا  
 کیا کہ تازی خبری سو حضرت یہ قصہ بیان کئے وہ مردود بولا شب کو بیت المقدس تک جا کے  
 پہر اب یہاں موجود ہی تب حضرت فرمائے مان وہ بولا تیری قوم کو بلاتا ہوں انکے روبرو تو  
 یہ قصہ کہیگا حضرت فرمائے البتہ کہو لگا اس شقی نے بکا را کہ ای کعب بن لوی کی اولاد جلد  
 او سو جسب مع ہو اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکے روبرو وہ کیفیت بیان فرمائے کوئی  
 تو مسخری سے تہا لیاں بجانے لگا اور کہنے تعجب سے سر پر ہاتھ رکھا اور بعضی بولے وہاں  
 کے مسجد کا نقشہ بیان کر اور اسکو دروازے کتنے بن سو کہہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کو تو گئے سو دروازے وغیرہ سو جہنا اور مسجد کا نقشہ دیکھنا اتفاق نہوا تھا متحیر ہوئے  
 اس میں جبریل علیہ السلام مسجد قضی کو حضرت کے روبرو لا کے رکھے دئے بنی صلی اللہ علیہ وسلم  
 اسکو دیکھتے تھے اور نقشہ بیان فرماتے تھے لوگ جو دیکھتے تھے سو کہے واللہ نقشہ تو پورا بیان  
 کیا ہی بعضی کا فرمان کہے ہمارا قافلہ کہاں تھا سو بیان کر حضرت فرمائے وہ قافلہ فلاں

مقام میں تھا اور انج لے آئے ہیں اور ان کے ساتھ ایک اونٹ پر دو خرچی ہیں ایک سفید ایک سیاہ  
 اور میں جب قافلے کے برابر پہنچا اونٹان مجھے دیکھ کر چلے اور حلقہ بن گئے اور وہ اونٹ گر گیا اور  
 ایک اونٹ گم ہوا تھا سو اس کو فلانا شخص لایا وہ قافلہ فلانے روز آویگا اور میں قافلے کے لوگوں  
 کو سلام کیا سو وہ بے کہنے لگے یہہ آواز محمد کا ہی پہر قریش اس قافلے کے منظر ہے کہ وہ قافلہ پہنچا  
 اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسا زمانے تھے قافلے کے لوگ ویسا ہی خبر دئے اور کیفیت  
 معراج کی ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہنچی انہوں نے بولے محمد جو کہے سو سچہ کہی اس روز سے  
 ان کا لقب صدیق ہوا اور اسی سال ماہ ذی الحجہ میں مدینے سے بارہ شخص آئے سو انہیں پانچ شخص  
 سال گذشتہ کے آئے ہوئے تھے چنانچہ ابو امامہ اسعد بن زرارہ اور عوف بن حارث جو  
 عوف بن عفر ابی کہتے ہیں اور رافع بن مالک اور قطبہ بن عامر بن حدیدہ اور عقبہ بن عامر بن  
 نابی اور نئے ساتھ شخص معاذ بن عفر اور ذکوان بن عبد قیس اور عباد بن صامت اور ابو عبد الرحمن  
 بن زید بن ثعلبہ اور عباس بن عبادہ بن نضلة اور ابو الہشیم بن التہان اور عویم بن ساعدہ  
 حضرت کی بیعت کئے اور مدینے کو روانہ ہوئے اور اس بیعت کو بیعت عقبہ ثانیہ کہتے ہیں رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کی تعلیم کو مصعب بن عمیر کہتے ہیں روانہ کئے انہوں نے مدینے کو پہنچے  
 چالیس آدمی کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھے اور مدینے والوں کو اسلام طرف دعوت کرنے لگے  
 ایک روز اسعد بن زرارہ مصعب کو اپنے ساتھ لیکے بنی عبد اللہ شہل کے ایک باغین جا کے  
 بیٹھے اور تلاوت قرآن شروع کئے سعد بن معاذ جو اسکے قبیلے کے سردار تھے اور جنوز ایمان سے  
 مشرف نہیں ہوئے آپ نے پہنچے اسید بن حضیر کو کہی یہ شخص ہمارے باغین آ کے  
 لوگوں کو بگارتا ہی تو جا کے منع کر میرا خلیہ ابہانی اسعد بن زرارہ اسکے ساتھ ہونیکے باعث  
 میں منع نہیں کر سکتا اسید اپنا حربہ لیکے گئے اور مصعب کو غصہ کرنے لگے مصعب کہے تم ذرا

بیٹھ کے میری بات سنا کر بہتری تو قبول کرو نہیں تو مجھے منع کرو اسید کے توراہ کی بات  
 بولا پہراپنا حربہ گار کے بیٹھے مصعب قرآن کے آیتان پر کے سناے اسید کے یہ بہت ٹھیک  
 بات ہی پہرا سلام لا کے اپنی قوم پاس آئے اور سعد بن معاذ کو کہے میں جا کے اس شخص کا احوال  
 دیتا کیا وہ کچھ خراب بات نہ نہیں کہتا ہی میں اس کو منع کیا ہوں لیکن بنی حارثہ اسعد بن  
 زرارہ کو مارنا چاہتے ہیں سعد غصے سے حربہ لیکے چلے اور انکے پاس جا کے غصہ کرنے لگے  
 مصعب کہے میں جو کہتا ہوں سو اس کو انصاف سے سنو اگر پسند خاطر ہو تو قبول کرو نہیں تو  
 تمکو جو مناسب معلوم ہوتا ہی سو کرو سعد کہے تو حق بولا پہراپنا حربہ گار کے بیٹھے اور مصعب  
 شروع کئے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ حَمَّ وَالْكِتَابِ الْمُبِیْنِ اِنَّا جَعَلْنَا هٗ  
 قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا لِّعَلَّکُمْ تَعْقِلُوْنَ وَاِنَّہٗ فِیْ اُمِّ الْکِتَابِ لَدٰیۤنَا لَعَلِّیْ حٰکِیْمٌ اَفْضَرُ  
 عَنْکُمُ الذِّکْرَ صَفْحًا اِنْ کُنْتُمْ قَوْمًا مُّسْرِفِیْنَ وَکُمْ اَرْسَلْنَا مِنْ بَنِیِّ فِی  
 الْاَوَّلِیْنَ یَعْنِیٰ قسم ہی اس واضح کتاب کی کہ ہم نے رکھا اس کو قرآن عربی زبان کا شاید تم بوجھو  
 اور یہ بری کتاب میں ہم پاس ہی اچھا محکم کیا پہر دینگے ہم تمہارے طرف سے نصیحت موز کر اس  
 سے کہ تم بولو لوگ حق پر نہیں رہتے اور بہت بھیجے ہیں ہم نے بنی پہلون میں پہر سعید سے ہی سلام  
 لانے اور اپنی قوم پاس آ کے کہے ای بنی عبدالاشہل میں تمہارے میں کیا ہوں کہے تم ہمارے  
 سردار ہو اور ترے عقلمند اور ہوشیار سعد کہے تمہارے مردوں اور عورتوں سے بات کرنا  
 مجھ پر حرام ہی جب تک تم اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان نہ لاو گے پہر مغرب نہیں ہوئی  
 تک بنی عبدالاشہل کے سب مرد وزن اسلام سے مشرف ہو مگر ایک شخص عمرو بن ثابت  
 بن قیس اس وقت ایمان نہ لایا مگر احد کے جنگ کے روز ایمان لا کے شہید ہوئے پہر مصعب  
 اسعد بن زرارہ کے یہاں رہتے اور اسلام کی دعوت کرتے تھے اکثر لوگ مدینے کے

جنہوں کو اوس اور خزیج کہتے ہیں ایمان سے مشرف ہوئے اور کوئی گہر خالی نہ رہا جس میں چند  
مرد و عورت مسلمان نہ ہو روایت کئے ہیں بخاری اپنی تاریخ کی کتاب میں کہ سعد بن معاذ  
اسلام لائیکے چند روز کے آگے کے ہیں مائف سے آواز آیا شجر فان یسلم السعد ان  
یصحیح محمد ۛ بمکہ لا یجشی خلاف مخالف ۛ یعنی اگر اسلام لاوین دو لون سعد تو  
رہیگا محمد کے میں بے اندیشہ کسی دشمن کی دشمنی سے لوگ سمجھے شاید دو سعد کے قبیلہ سعد ہریم کا جو  
قضاہ میں تھا اور قبیلہ سعد بن زید مناة کا جو تمیم میں تھا سو مرادی پہر مائف بکارا فیا سعد  
سعد اکاوس کن انت ناہرا ۛ ویا سعد سعد الحزین العطارف ۛ  
یعنی ای سعد اوس کے اور ای سعد جو انور خزیجون کے ہو تم مددگار آجیبا الی داعی الہدی  
وتمنیا ۛ علی اللہ فی الفردوس منیت عارف ۛ قبول کرو تم ہدایت طرف بلا یوں  
کو اور چاہو اللہ سے بہشت کے نعمتوں کو صیا جانے والا جاہلی تیرہویں سال ماہ  
دیجی میں مدینے کے ستر آدمی سے زیادہ حج کو آئے اور مصعب ہی انکے ہمراہ تھے اور شریق کے  
راتون میں پہار کے درے میں عقیقے کے پاس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کرنا مقرب  
پہر اس شب کو تمام مدینے والے جمع ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چچا عباس کو ہمراہ  
لیکے وہاں تشریف لیگئے اور عباس ان ایام میں ایمان سے مشرف نہیں ہوئے لیکن رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت مضبوط کرنے آئے تھے پہر عباس مدینے والوں کو کہے ای اوس  
خریج محمد ہمارے قتلے میں جو ہے سو تمکو معلوم ہی اور ہم آجنگ اسکی تائید کرتے آئے وہ اپنے  
شہر میں اپنی قوم میں عزت سے ہی رہے جاہلی تمہارے ساتھ رہے ہر چند ہم اسکو منع کئے کہ  
تمہارے ساتھی نہ ہو پروہ باز نہ آیا اگر تمکو اسکے ساتھ وفاداری اور موافقت کرنا مسہم اور حکم ہی اور  
تمکو اپنی ذات سے اعتماد ہی کہ جو وعدہ کر گئے سو وفا کر گئے تو بہتری نہیں تو ابھی کہہ دیوین

تا آخر کو پشیمان نہ ہو دین اور ہکمو اپنا دشمن نہ کر لیں انصار کہے تم جو بولے سو معلوم ہوا اب رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارے جو جو عہد لینا منظور ہے سو لے لیوے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم حذایت قرآن شریف کے تلاوت کئے اور اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت کئے اور اسلام لانے پر  
ترغیب دے بعد فرمانے میں تم سے عہد لیتا ہوں کہ تم جیسا اپنی عورت بچوں کی محافظت کرتے  
ہیں ویسا ہی میری محافظت کرنا برابر ابن معرور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دست  
سارک پکڑ کر عرض کئے یا رسول اللہ ہمارے آبا و اجداد سے سپاہگری چلی آتی ہے اور ہمارے جنگا  
شہرہ آفاق ہیں ہم اپنی محافظت ویسا ہی کریں گے اس میں ابو الہشیم بن التیہان کے  
یا رسول اللہ ہمارے اور یہود میں دوستی و مصالحت ہی اب ہکو تو اسے قطع دوستی اور محاف  
کرنا ضرور ہوگا پہر شاید آپ فتح و نصرت پائے بعد ہکو چھوڑ کے اپنی قوم پاس جاویں گے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم تبسم کر کے فرمانے میں تمہارا ہوں اور تم میرے ہو جان کے ساتھ جان  
اور تن کے ساتھ تن ہی زندگی تمہارے ساتھ ہی اور موت بھی تمہارے ساتھ تم سے  
جو جنگ کریں تو اس کے ساتھ جنگ کروں اور جو صلح کریں تو اس کے ساتھ صلح کروں القصہ انصا  
سب بیعت کئے اس بیعت کو بیعت عقبہ ثانیہ کہتے ہیں اور حضرت انہوں میں سے بارہ شخص کو  
قوم کا سردار بنائے جب بیعت تمام ہوئی اور انصار مدینے کو روانہ ہوئے کفار کے ساتھ  
چاہنے لگے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو فرمانے میں تمہاری ہجرت گاہ کو  
تو اب میں دیکھا ہوں کہ خرمیکا بن ہی مجھے گمان ہوا کہ وہ یمامہ ہی یا ہجر کیا کی دیکھا تو  
وہ شرب ہی پہ سکے اکثر لوگ جو مکے میں تصدیع پاتے تھے شرب کو یعنی مدینے کو ہجرت  
کئے کہتے ہیں اول ہجرت کئے سو ابوسلمہ بن عبد اللہ جو حبش کو جا کے مکے کو آئے تھے ان کے  
بعد امیر بن ربیعہ اور انکی عورت لیلیٰ بعد عبد اللہ بن جحش حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے

بہائی اپنے تمام لوگوں سمیت پہر تو لوگوں کے ٹکری کے ٹکریاں جانے لگے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ  
 بیس شخص کے ساتھ ہجرت کے کہتے ہیں کہ لوگ کئے سے جو نکلتے تھے تو مخفی نکلتے تھے جب عمر  
 رضی اللہ عنہ جانا چاہے تو ارباب مذہب اور اہل ہند میں تیر کمان لیکر گئے کا ساتھ بارطواف کے  
 اور مقام ابراہیم پاس دو رکعت نماز پڑھے اور کہے کیا بد لوگ ہیں جو پتھروں کو اپنا خدا سمجھتے ہیں  
 اور کہے کے گرد کفار بیٹھے تھے سو انکو کہے کہ جو چاہتا ہی کہ اپنا لڑکا یتیم اور اپنی عورت راند  
 ہو سو میرے مقابلے میں آوے کسی کو جرات نہ ہوئی کہ انکو کچھ نہین بعد ابو بکر صدیق رضی اللہ  
 عنہ بھی ہجرت کے مستعد ہو **رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم** فرمائے تو جلدی مت کر امید ہے  
 کہ مجھے بھی ہجرت کا حکم ہوگا اور تو میرا رفیق رہیگا القصہ قریش جان لے کہ مسلمانوں کو روز بروز  
 ترقی ہے ورا من کے واسطے انکو ایک مکان بھی تھا شاید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 بھی جاویں گے اس لئے کچھ تجویز کے درپے ہو چنانچہ قحطی بن کلاب کے گھر میں جسکو دار الندوہ  
 کہتے اور شورت کے واسطے وہاں جمع ہوا کرتے تھے سب جے ابلیس ہی اپنے تین بہت ہی بڑے  
 بزرگ کی صورت بنا کے آیا اور دروازے پر کھڑے ہوا لوگ کہے تو کون بزرگ ہی بولا میں  
 نجد کا شیخ ہوں سنا کہ تم مشورت کرتے ہو سو میں بھی آیا ہوں تا تمہاری مشورت سنوں بعضی  
 کہے محمد کو بتیرا بن دال کے قید کرنا تا اس ہی قید میں مر جاوے جیسے سابق میں چند شاعروں کو  
 ایسا ہی کئے تھے شیخ نجدی کہا یہ تجویز مناسب نہین کیونکہ تم اسکو کتنا ہی مخفی قید کر گئے تو اس کے  
 دوستان اس کا سراغ لگا کے شیخوں پر کے اسکو چہر الیجا ویگے ایک شخص کہا اسکو ہمارے  
 شہر کے باہر کر دینا وہاں کچھ ہی ہو چکا کام نہین شیخ نجدی بولا یہ بھی کئی بات نہین کیونکہ انکو  
 تو محمد کی خوش تقریر اور شیریں سخن اور اسکی تاثیر معلوم ہی جب کسی عرب کے قبیلوں میں جا کے اُسے  
 کلام کر لگا اور وہ اس کے تابع ہو جاویں گے تو انکو لیکے تمہاریسے لڑیگا اور تم پر غالب آ کے

جو چاہے سو کر گزریگا ابو جہل کہا میں ایک تجویز کیا ہوں کہ ہر قبیلے سے ایک ایک چالاک جوان  
کو جو سب میں خسر نیز رہے جمع کرنا اور انہوں کے ماتون میں بہتر تلوار ان دینا اور وہ سب  
اتفاق سے محمد کو قتل کرنا اور مارنے میں سہو نکا ایک ہی ہاتھ رہنا اس صورت میں محمد کا خون  
قبیلوں پر ہوتا ہی پس عید مناف کا قبیلہ تمام قبیلوں کے ساتھ مقابلہ کرنا ممکن نہیں  
اسکے قرابتی لاچار ہوا اسکا خون بہا جائیگا تو ہم سب کے دیت دیوے شیخ نجدی یہ تجویز بہت مناسب ہی ہے  
لوگ وہاں سے نکل کے جمع ہو کر اسکا ارادہ کئے جبریل علیہ السلام کے حضرت کو کہے اچکی شب تم اپنے بچوں پر مت جو  
شب ہوئی کفار قریش حضرت کے دروازے پر جمع ہو اور حضرت کے سونکا نظر کرنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی مرتضیٰ  
رضی اللہ عنہ کو تو میرا چادر رکھے میرے بچوں پر سو اور درمت تجھے انہی کہہ اندانہ پہنچا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم ایک مشت مٹی لیکے انکے سروں پر پھینکے اور پس کا سورہ فہم لا یبصر و ن تکت  
ہوے دوترا سے نکلے تو کفار حضرت کو نہیں دیکھے ایک شخص جو انھوں کے ساتھ نہیں تھا  
ایا اور کہا تم یہاں کیا واسطے بیٹھے ہو محمد تو تمہارے سروں پر مٹی ڈال کے چلا گیا تب سروں  
پر ہاتھ پیرا کے دیکھے تو مٹی ہے گہر میں جہانکے لگے اور علی مرتضیٰ کو کچھونے پر دیکھ کے کہے  
کہ مجھ بچوں نے پر سوتا ہی صبح کو دیکھتے ہیں تو وہ علی ہی انہی پوچھے محمد کہاں ہی وہ کہے  
مجھے معلوم نہیں پھر اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اذن دیا کہ مدینے کو ہجرت  
کر اور ابوبکر کو رفاقت میں رکھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ  
اس بات کے اطلاع کئے اور لوگوں کی امانتیں وغیرہ جواب پس تھے سو اسکو ادا کرو کر فرمائے  
اور دوپہر کے وقت دیوبست پرتی تھی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر کو چا در سر اور کچے  
تشریف لے گئے اور فرمائے یہاں کوئی لوگ ہو تو انکو نکال دیو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ عرض  
کئے یہاں غیر نہیں تمہارے ہی لوگ ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے مجھے ہجرت

کر سچا حکم ہوا ہی ابو بکر عرض کئے میں اپنی رفاقت میں رہوں گا حضرت فرمائے بہتر ہے پھر  
 ابو بکر دو اونٹ چار سو درم کو خرید کر چار مہینوں سے انکو چار اڈال کے پالتے رہے سو  
 حاضر کئے اور کہے یا رسول اللہ ان میں سے آپ ایک کو قبول کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم فرمائے میں اسکو قیمت سے لیوں گا اور نوں سو درم کو ایک ناقہ جسکا نام قصو اتھا خرید  
 کئے اور بنی وہیل کے ایک شخص جسکا نام عبداللہ بن ارقیط اور اپنی قوم کے دین پر اور برائے انت  
 دار تھا اور راہوں کی خوش ساخت رکھتا تھا نو کر رکھے اسکو تاکید کئے کہ تین روز کے بعد  
 اونٹوں کو ٹور کے پہاڑ پر حاضر کریں پھر ابو بکر کے گہر کے لوگ جلد اجدی سے بنی صلی اللہ  
 علیہ وسلم واسطے ٹوشہ تیار کر کے دئے اور ٹوشہ باندھے ابی بکر رضی اللہ عنہ کی بیٹی بی بی  
 اسماء اپنی دامنی ادھی پہاڑ کے دئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر صدیق  
 رضی اللہ عنہ ٹور کے پہاڑ میں ایک غار تھا سو اس میں چھپے چھپنے کے روز ریح الاول کے غہ  
 کو نکلے اور ابی بکر کے فرزند عبداللہ کو جو جوان اور شہسار تھے تاکید کئے کہ میں دن کی وقت  
 رہے شکو اگے قریش کے اخبار بولا کریں اور ابو بکر رضی اللہ عنہ پاس ہاتھ ہزار درم تھے سو اسکو  
 ساتھ لئے اٹھا دراہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک پتھر اور کاٹون سے زخمی  
 ہوئے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت کو اپنے کاندھے پر بیٹھا کے غار پر لیجا کے چورے  
 اور اول آپ غار میں جا کے اسکو جہارے اور ایک بیش قیمت چادر اورے تھے سو پہاڑ کے غار  
 میں کے سوراخوں کو بند کئے تو ایک سوراخ کو کیرا بس آیا سو اسکو اپنی اڑی لگا کے مضبوط کر کر  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اندر بلائے حضرت اندر جا کے ابی بکر کی مانند پر سر رکھے  
 سوئے اس سوراخ میں سناپ تھا سو ابو بکر کو کاتا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوشیار  
 ہوئے کہ نف سے حرکت کئے آخر انکھوں سے اشک جاری ہو کر چہرہ مبارک پر رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کے چکے حضرت ہوشیار ہو کے بوجھ تو عرض کئے یا رسول اللہ میرے ما باپ تم پر  
 خدا مجھے سنا ہے کا شا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا لہاب اکو لگانے سوز ہر اتر گیا اور  
 اس غار پر ایک جہاز لیکر کا اگلا اور مکرئی اس کے منہ پر جالابی اور جنگلی کبوتر کے اندھے ڈالا  
 اور قریش حضرت کو دھونڈ رہے تھے تو ایک قیافے والا پانوں کے نشان پر نور کے بہار  
 پتا نکالا وہاں سے نشان گم ہو گیا سو کفار غار کے پاس پہنچے بعضے چاہے کہ غار میں دیکھیں  
 امیہ بن خلف بولا وہاں نہ ہو گئے کیونکہ یہ جالاحمد کی پیدائش کے قبل کا معلوم ہوتا ہی اگر غار  
 میں جاتے تو جالا تو تہہ جاتا اور اندھے پہنچتے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ لوگوں کو غار  
 پاس دیکھ کے گہرے اور کہے یا رسول اللہ اگر میں مارے جاؤں تو کیا مضائقہ کہ ایک شخص  
 مارے گیا اگر آپ مارے جائیں گے تو امت ہلاک ہوگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 فرمائے تو غم نہ تھا اللہ ہمارے ساتھ ہی پھر اللہ تعالیٰ انہیں تسکین اتارا اور کفار حضرت کو دھونڈ  
 نہیں سچھ کے پھر گئے اور حضرت اس غار میں جمعہ شنبہ یکشنبہ تین روز رہے عبد اللہ بن ابی بکر  
 شکوہ غار پاس آئے رہتے اور سحر کے وقت نکل کے مکے کو جاتے اور مکے کی کیفیت آگے بولتے  
 اور عامر بن فہیرہ ابی بکر کے غلام بکرمین چراتے اور شکوہ دودھ لاکے بلاتے تیسرے روز وہ  
 کے موافق عبد اللہ بن لایقظ او نثون کو حاضر کیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور  
 ابو بکر صدیق اور عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہما اس رہ تانوا لے کے ساتھ دو شخص کے شکوہ وہاں  
 چلے آئے دریا کے ساحل طرف کا رستہ لیچلا تمام روز اور تمام شب اور دوسرے روز آفتاب گرم  
 ہوئے تک چلتے تھے بعد ایک مقام پر آئے اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت صلی اللہ  
 علیہ وسلم آرام فرمانے ایک پتھر کے سائے کے نیچے جہاز چھوڑ کر چھوٹا کئے رسول اللہ صلی  
 علیہ وسلم اس پر آرام کئے بعد ایک چرویا بکرون کو لایا سو اس کے پاس سے دودھ بھول لئے

اور تھنڈھا ہونے اس میں پانی ڈالے اور حضرت کے روبرو حاضر کئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دودھ پئے پھر کوچ کر کر قید پاس پہنچے ایک عورت جس کا نام ام معبد تھا سو اس کے دیر میں اترے اور دودھ یا گوشت مول لینا چاہے وہ عورت کبھی قحط ہونے سے اپنے یہاں کچھ نہیں ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھے کہ خیمے کے کونے میں ایک بکری ہی ام معبد سے بوجھے یہ بکری کیسی ہی بولی یہ لاغری کے باعث چرنے نہ جاسکے رہ گئی ہی حضرت فرمائے اگر تو اجازت دیوے تو میں اسکا دودھ بخور و لگا بولی میں صدقے اس میں دودھ کھان ہی اگر ہو تو بخور و حضرت بکری منگوا کے اسکا پاؤں پکڑے اور اللہ کا نام لیکے اس کے کاس کو ماتھ لگائے اور ایک برابر تن منگوا کے بہت سادو دھ بخورے اور تمام خیمے والوں کو پلانے بعد اپنے ہمراہیوں کو پلانے سب کے بعد آپ پئے پھر دوسرے بار بخورے تو خیمے کے تمام بہن بہرہ نے اور وہاں سے روانہ ہوئے بعد ام معبد کا شوہر ابو معبد اپنے دبلے بکریوں کو بکالتا ہوا آیا اور بانوں میں دودھ بھرا ہوا دیکھ کے بہت متعجب ہوا اور کہا یہ دودھ کھان سے آیا گھر میں کوئی دودھ والی بکری تو نہیں ام معبد کبھی ایک شخص مبارک قدم کا آیا اور اسکا چہرہ ایسا اور اس کے شہیل ایسے تھے سو انہی اس بکری سے دودھ بخور ابو معبد کہا یہ قریش کا صاحبی جو اسکو دھونڈتے ہیں اگر میں ہوتا تو اس کے تابع ہوتا کہتے ہیں کہ پھر ام معبد اور اسکا شوہر دونوں مدینے کو ہجرت کئے اور اسلام سے مشرف ہوئے اور وہ بکری اٹھارہ برس دودھ دیتی رہی اور عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں جو بڑا قحط ہوا تھا اور اس سال کو عام الرمادہ کہتے ہیں سو صبح شام اس بکری کا دودھ بخور کر پیا کرتے تھے روایت ہی اسما رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوئے بعد کتنے روز تک کچھ کیفیت معلوم نہوی بعد ایک روز نائف سے آواز آیا شعر جزی اللہ رب الناس خیر جزائہ و رفیقین خلا خیمتی ام معبد یعنی جزا دیوے اللہ

پروردگار لوگوں کا اپنی نیک جزا و نون رفیق کو جو اترے خیمے میں ام مہجد کے ہمارے نکلا  
 بِالْبَرِّ ثُمَّ تَزَحَّلَا ۖ فَافْلَحَ مَنْ أَمْسَى رَفِيقُ مُحَمَّدٍ ۖ دے دو نون اترے جونی کے ساتھ  
 پھر روانہ ہوئے سومراد کو پہنچا جو ہوا رفیق محمد کا فیال قصی مازوی اللہ عنکم ۖ  
 بِرِّ مِنْ فَعَالٍ لَا تَجَازِي وَ سَوْدِدِ ۖ پھر اسی قصی کی اولاد کیا دور کیا اللہ بسبب  
 نکلنے کے تمہارے سے دے کامان اور سرداریاں جو بدل نہیں رکھتے تھے لیکن بنی  
 كَعْبٍ مَقَامُ قَتَانِهِمْ ۖ وَمَقْعَدُهَا لِمُؤْمِنِينَ بِمَرْصَدٍ ۖ سو مبارکیاں دیا جاوے  
 بنی کعب کو رہنے سے اپنی قوم کے جوان عورت کے اور اسکے بیٹھنے سے مومنوں کے تاکہ  
 سَلُّوا اخْتَكُمُ عَنْ شَائِمًا وَإِنَّا نُهَيَّا ۖ فَإِنَّمْ أَنْ تَسْأَلُوا الشَّاةَ تَشْهَدُ ۖ  
 یعنی پوچھو تمہارے بہن سے اسکی بکری اور برتن کے حال سے ہر بیشک اگر تم پوچھو گے  
 بکری سے تو گواہی دیگی دَعَا هَابِشَاةٍ حَابِلٍ فَتَلَبَّتْ ۖ لَدِ بَصْرِجٍ حُرَّةَ الشَّاةِ  
 حَزْبِدِ ۖ منگوا یا اس سے پات بکری سود نے کاس بکری کے چھل دو دھک کف بہر  
 فَعَادَ رَهَارَهْنَا لَدَيْهَا بِحَالٍ ۖ يُرِدُّ ذَهَابَ مَصْدَرٍ ثُمَّ مَوَسَّدِ ۖ  
 یعنی پھر چور دے اس بکری کو اسی کے پاس اسی حال سے جو آنے جانے والے کے لئے دو دھک  
 بخورتے رہے بی بی اسماء کے یہہ آواز آنے سے معلوم ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 مدینے طرف روانہ ہوئے اور کفار قریش اشتہار دئے کہ جو کوئی محمد کو اسیر کر کر لے آوے  
 یا اسکو قتل کرے تو اسکو سواونٹ دینگے سو سراقہ بن مالک بن نجشم اپنی قوم بنی مدلج میں  
 بیٹھا تھا کہ ایک شخص اگے کہا میں دریا کے ساچل پر چند لوگ کو جاتے دیکھا میرا گمان ہی کہ  
 وہ محمد ہی تھا سراقہ کہتا ہی کہ میں دل میں سمجھا کہ وہ محمد ہی ہے مگر یہ بات لوگوں کو معلوم  
 ہو تو بہت سے لوگ اسکو لے آنے جاوینگے سمجھو اونٹوں کی لالچ سے اس شخص کو کہہ دیا

کہ وہ محمد بنین بلکہ دے فلان فلان تھے جو ہمارے روبرو سے گئے پھر سراقہ مجلس میں  
 تھوڑا بیٹھ کے اُٹھا اور گہر میں جا کے باندی کو کہا میرا گھوڑا اینجا کے فلانی ٹیک کے تلے کھرا کر  
 اور آپ نیزہ لیکے گہر کے اوپر سے اتر کر نیزہ دبایا ہوا ٹیک پاس جا گھوڑے پر چڑھ دو رانا  
 ہوا نکلا اور راہ میں حضرت کو ملایا اور اتنا قریب ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 پر بے کا آواز سننے لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہر کے نہیں دیکھتے تھے اور  
 ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اکثر نیزہ پر کے دیکھ رہے تھے سو سراقہ کو دیکھ کے عرض کئے یا رسول اللہ  
 ہم کو پکرنے لوگ اچھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے درست اللہ ہمارے ساتھ ہی  
 جب بہت ہی قریب پہنچا یہاں تک کہ اُسکے اور حضرت کے درمیان دو تین نیزہ نکلا فاصلہ  
 حضرت دعا کئے اللّٰهُمَّ اٰکِنَّاہُ بِمَا شِئْتَ یعنی یا اللہ تو ہم کو اس سے کفایت ہو جیسا تو  
 جانتا ہی تو گھوڑے کے سامنے کے دونوں پاؤں زمین میں دھس گئے اور اُنھے گھوڑے  
 پر سے گر گیا پھر اُنھیکے گھوڑے کو دانٹ کے نکالا پہر سوار ہو کے حضرت کا قصد کیا گھوڑے  
 کے چارو پاؤں زمین میں دھس گئے سراقہ فریاد کیا اور حضرت سے امان مانگنے لگا اور کہا میں  
 سمجھا ہوں کہ تمہاری دعا سے یہ ہو ہی پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توقف فرما  
 اور سراقہ حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا سراقہ کہتا ہی تدین دل میں سمجھا کہ عنقریب حضرت کا  
 امر ظاہر ہو گا اور عرض کیا آپ کو جو لاوے سو اسکو سو اونٹ دینا کر کر قریش مقرر کئے ہیں  
 اور قریش جو جو تجویز کئے تھے سو بیان کیا اور اپنے پاس کا نوشتہ اسباب لیو کر کر باعث ہوا حضرت  
 فرمانے کچھ درکار نہیں مگر یہ ہماری خبر کسی بہت ظاہر کر سراقہ عرض کیا مجھے ایک امن کا کاغذ  
 لکھ دیو حضرت عامر بن فہیرہ کو حکم کئے تو ادھوری پر امن نامہ لکھ کے عنایت کئے اور وہاں  
 سے روانہ ہوئے سراقہ جھک جاتے وقت حضرت کے مخالفوں سے تہا سو تین پہر کو پہر کے

آنے وقت دوستوں میں ہو گیا اور راہ میں جسکو ملا تو اس سے کہتا تھا میں محمد کو دہوندا  
 چکا اور اب تم جانا کچھ احتیاج نہیں اور جانو والوں کو پہر لیجاتا تھا اسی قصے میں سمرقہ  
 ابو جہل سے جسکی کنیت ابو الحکم تھی مخاطب ہو کے کہتا ہی شاعر ابا حکیم واللہ لو  
 کنت شاہداً لکلامہم جوادى اذ تشیخ قوا یمرد یعنہ ای ابا حکم اللہ کی  
 سو گند اگر تو دیکھا ہوتا حال میرے گہوڑیگا جب دھسکے زمین میں اسکے پاؤں علمت و لم  
 تشکک بان محمد ارسول ببرہان فمن ذایقا ومرد تو جانتا اور شک کرتا  
 کہ مقرر محمد رسول ہی دلیل کے ساتھ سو کون اسکا مقابلہ کرے اور سراقہ مکہ فتح ہونے بعد  
 اپنی قوم کو ہمراہ لے لے کے مسلمان ہوئے القصة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سے  
 نکلے سو خبر مدینے والوں کو معلوم ہوئی تو ہر روز مسلمانان صبح کو نکل کے حرہ کر کر ایک مقام ہی  
 سو دھان منتظر کھڑے ہوتے اور آفتاب گرم ہوئے بعد اپنے گہروں کو پہرتے ایک روز بہت  
 دیر تک انتظار کر کر رہے تب ایک یہودی اپنے کچھ کام کے واسطے تیلے پر سوار ہوا تھا  
 سو دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے ہیں بے اختیار ہو کے پکا  
 اٹھا ای بنی قیلہ تم جسکی انتظار کرتے تھے سو آئی یہ سگے بنی قیلہ یعنی اوس و خریج  
 ہمتیار لئے ہوئے حضرت کی خدمت میں پہنچے اور حضرت کے ہمراہ رکاب ہوئے اور حضرت  
 قبا میں بنی عمرو بن عوف پاس کلثوم بن الہدم کے گھر میں اترے اور مدینے کے بڑے  
 بچے سب رسول اللہ آئے رسول اللہ آئے کر خوشی کرنے لگے اور رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم مدینے میں دو شہر کے روز و سب الاول کی بارہویں کو داخل ہوئے +  
 فصل دوم سرار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت و وفات کا بیان  
 ہجرت کی معنی لغت میں وطن چھوڑنا ہی سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا وطن مکہ چھوڑ کے

مدینے کو تشریف لیگئے سو اسکو ہجرت کہتے ہیں بعضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
مدینے کو پہنچے بعد تاریخ لکھنا ربیع الاول کے چھینے سے شروع کئے لیکن مشہور یہ ہے کہ عمر  
رضی اللہ عنہ کے خلافت میں سنہ مقرر ہوا اور ہجرت کے باعث اسلام کو ترقی ہوئی کر کہ سنہ  
کو ہجرت سے شروع کئے اگرچہ ہجرت ربیع الاول کے چھینے میں ہوئی پر عرب محرم کو شروع  
سال لیتے تھے اور مدینے کی روانگی کا تہیہ بھی تدبیر سے تھا اس لئے سال ہجری محرم سے  
مقرر کئے پہلا سال ہجری اس سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبایین مسجد  
بنائے اور جماعت سے علانیہ نماز پڑھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سے نکلے  
بعد علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ حضرت کے تمام امانتیں وغیرہ ادا کر کر ہجرت کئے اور رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے بعد تیسرے روز مدینے کو پہنچے اور قبایین اترے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم قبایین چودہ روز رہے پھر جمعہ کے روز دن چتر ہے بعد دہان سے  
نکلے اور راہ میں راتوا کر کر ایک مقام تھا اور اسمین بنی سالم بن عوف رہتے تھے سو  
دہان نماز جمعہ پڑھے پھر سوار ہوئے اور مدینے طرف روانہ ہوئے پھر انصار کے ہر قبیلے والے  
اپنے گھروں میں آ کر نیکی خواہش کرنے لگے حضرت فرمانے اپنی اونٹنی خدا کی طرف سے مامور ہوئی ہے  
اسکی راہ چھوڑ دیو جہاں بیٹھ گئی وہی مقام ہی اور حضرت بھی اسکی جہاں چھوڑ دئے اور چلنے والے  
حرکت بھی نہیں دیتے تھے وہ اونٹنی سیدے بائیں طرف دیکھ رہی تھی آخر مالک بن نجار کے گھروں  
کے مقابل اگے مسجد دروازے پر بیٹھ گئی اسوقت دہان مسجد منتھی ایک مرد بیٹھے خراج جمع کر سکی صبح  
تھا ملک سے دو یتیم لڑکے سہل اور سہیل نام رافع کے فرزند وہاں کے پہر اونٹنی اس مقام سے اٹھ کے تھوڑے  
دور تک جا جہاں اول بیٹھی تھی تہاں آگے بیٹھی اور اپنی گردن زمین پر رکھ کے آواز کئی رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے یہی مقام ہی اور اسپر سے اتر پڑے وہاں ابوالیوب انصاری رضی اللہ عنہ کا

گھر بہت قریب تھا حضرت اپنا اسباب انکے گھر میں بھیجے آپ ہی انہی کے یہاں رہے ابو ایوب چاہے  
 کہ حضرت بالا خانے پر تشریف رکھے لیکن حضرت نیچے کے درجے میں اترے بعد ایک روز کے ابو ایوب  
 بہت باعث ہو کے عرض کئے آپ بالا خانے پر تشریف رکھنا کیونکہ آپ پر ملائکہ اور وحی اترتی ہی اور  
 مجھے اوپر رہنے سے نیند خوش نہیں آتی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور تشریف فرمائے بعد رسول  
 صلی اللہ علیہ وسلم اس مرید کو ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پیون سے دس دینار دیکے خرید فرمائے  
 وہاں خرمیکے چند درخت اور شرکون کے قبور تھے اور جا بجا کڑے بھی سو قبروں کو کھود پہکوا دئے اور  
 زمین ہموار کر کے خشت تیار کئے اور سارے اصحاب اس کے بنا کرنے میں کام کرتے اور رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم آپ ہی خشت سب کے ساتھ اٹھاتے تھے دیوار تیار ہوئی بعد خرمیکے درختوں کو  
 کاشت کے ستون کئے اور شاخ اور پتوں سے چھت بنائے اور قبلہ بیت المقدس طرف کے مسجد کا  
 پایہ تین گز کا اور بلندی سا تہ گز کی تھی اور مسجد کے بازو سے بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کیوا  
 ایک گہراور بی بی سودہ رضی اللہ عنہا کے واسطے ایک گہرا تیار کئے اور مسجد میں مسکینوں کو رہنے  
 ایک صف بنائے وہاں کے رہنے والوں کو اہل صفہ کہتے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 مدینے میں تشریف لائے بعد اپنے لوگوں کو لے آئے اپنے مقبضی زید بن حارثہ کو اور اپنے غلام ابو  
 رافع کو یکے کیتن روانہ کئے سو وہ جا کے حضرت کے دونوں صاحبزادیاں فاطمہ زہرا اور ام کلثوم  
 اور حضرت کا محل بی بی سودہ زینب کی بیٹی اور زید کے فرزند اسماء کو اور ام ایمن کو لے آئے اور عبد اللہ  
 بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما اپنے لوگوں کو بھی انہوں کے ساتھ ہی لے آئے پھر رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم ابی ایوب کے گھر سے نکل کے اپنے دوستوں میں تشریف لے گئے ابی ایوب کے گھر میں چلے  
 سات مہینے رہے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی سال یہود سے عہد و پیمان لئے  
 کہ مسلمانوں کے ساتھ اشنائی دوستی رکھنا اور مخالفوں سے ہٹ کرنا اور یوسف علیہ السلام

اولاد سے عبد اللہ بن سلام کو ایک یہودی حضرت سے ملاقات کر کے چند چیزوں کا سوال  
 کئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا جواب دئے تو وہ سب کا ایمان لائے اور کہی رسول اللہ  
 یہود بری جہوتی قوم ہی میں ایمان لایا سو نہیں تو جو وہ کہنے لگے آپ میرا اسلام ظاہر ہو نیکی پیش از  
 آنے پوچھنا کہ میں کیا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہود کو بلوا کے وعظ و نصیحت کئے  
 اور اسلام لاؤ کر ارشاد فرمائے یہود کہے تم رسول ہو سو ہم نہیں جانتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پوچھے  
 عبد اللہ بن سلام تمہارا میں کیا ہی کہے برا عالم ہی اور برے عالم کا بیٹا اور ہمارا پیشوا ہی اور بیٹا  
 کا بیٹا حضرت فرمائے اگر عبد اللہ بن سلام ایمان لاؤ تو تم بھی ایمان لاؤ گے کہے خدا کی پناہ  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین بار فرمائے تو ایسا ہی جواب دئے پھر عبد اللہ بن سلام کو چپ کے  
 بیٹھے تھے بلوائے عبد اللہ بن سلام کے کلمہ شہادتین پڑھے اور یہود سے کہے کہ تم یقین جانتے ہو  
 محمد اللہ کا رسول ہی تم خدا سے درو اور محمد پر ایمان لاؤ یہود کہنے لگے عبد اللہ بن سلام ہمارے  
 میں برا جاہل ہی اور برے جاہل کا بیٹا اور ہمارے میں برا خراب آدمی ہی خراب آدمی کا بیٹا  
 اور اسی سال نماز کے واسطے اذان دینا مقرر کیا یا حقیقت اسکی یہہ ہی کہ پہلے لوگ نماز کو شمار سے  
 لاتے تھے تو لوگوں کو وقت معلوم ہونے کے باعث وقت پر پہنچتے نہ تھے رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم صحابہ سے پوچھے وقت معلوم ہونے کیا کرنا بعض کہے نصاری کے سرکھانا قوس  
 بجانا بعض کہے بولے رسوخا پہونکنا یہود کے مانند بعض کہے آتش روشن کرنا لیکن ان سبہوں میں  
 کفار سے مشابہت ہوتی ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پسند نہ فرمائے سو ایک صحابی  
 جسکا نام عبد اللہ بن زید بن ثعلبہ خواب میں دیکھے کہ ایک شخص ناقوس لیجاتا ہی کہے یہہ قوس  
 مجھے سچی آنے پوچھا تو اسکو لیکے کیا کر لگا کہے نماز کی وقت کو ہم بجا یا کر گئے وہ کہا نماز کی واسطے  
 اس سے بہتر ایک چیز تھے سکھاتا ہوں اور اذان سکھایا اور اقامت بھی سکھایا عبد اللہ خواب سے

ہو شیار ہو کے حضور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر ہوئے اور یہ خواب بیان  
 کئے حضرت فرماتے یہ خواب حق ہے اور بلال کا آواز بہت بلند ہی تم بلال کے ساتھ کہتے ہو گئے  
 اسکو ان الفاظ کی تلقین کرو تو بلال اذان دے اور اسی سال سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سلام  
 سے مشرف ہوئے حقیقت انکی یہی کہ انکی عمر دو سو چالیس کی ہوئی تھی اور اپنے ملک سے دین کی  
 تلاش میں نکلے تھے اور نصاریٰ کے علما پاس نصرانی دین قبول کئے تھے تو انکی زبانی معلوم کئے  
 تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا آنا قریب ہی اور مولد حضرت کا مکہ اور ہجرت گاہ مدینہ ہی سو  
 دریافت میں نکلے تھے بعض حرمیان انکو پکڑ کے مدینے کے یہود پاس بھیجے تو مدینے میں رہتے  
 تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے سو سکے حضرت پاس آئے اور ایک طبق  
 میں خرما دالکے حضرت کے روبرو رکھے حضرت بوچھے یہ کیا ہی بولے صدقہ ہی حضرت فرماتے  
 اٹھا لے کہ ہم صدقہ نہیں کہاتے سلمان انکو لگئے اور دوسرے روز پھر طبق میں خرما لاکے حضرت  
 کے روبرو رکھے حضرت بوچھے یہ کیا ہی سلمان کہے یہ مدینہ ہی آپ کے لئے پھر رسول اللہ صلی  
 علیہ وسلم صحابہ کو حکم فرمائے کہ اسکو کھائے اور سلمان حضرت کی پشت مبارک پر مہر نبوت  
 تھا سودیکھئے اسلام لائے حضرت انکو یہود پاس سے مول لیکر آزاد کئے اور اسی سال  
 ربیع الآخر کی بارہویں کو شنبے کے روز ظہر اور عصر اور عشا کی نماز چار چار رکعت فرض ہوئی  
 اور اسی سال رجب کے چھینے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہاجرین اور انصار میں بھائی  
 بنے کی دوستی لگائے سو ہاجرین کے پیتا لیس آدمی تھے اور انصار کے پیتا لیس آدمی تھے یہ لوگ  
 بائیکدیگر بھائیوں کے سافقت و دوستی رکھا کرتے تھے اور اسوقت میراث و ارثون کو بانٹنے کا  
 حکم نہیں ہوا تھا سو اسی دوستی سے مرے پر وارث ہوتے تھے رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم دیے میں تشریف لائے بعد ومان کے اکثر لوگ ایمان لائے اور چند لوگ کافر ہی گئے

اور چند شخص ظاہر میں ایمان لائے باطن میں منافق بن یہود کے ساتھ ملے مسلمانوں کی ایذا کے  
 درپے ہوئے اور یہود کو یقین تھا کہ محمد اللہ کا رسول ہے پر بدبختی سے ایمان نہ لانے چنانچہ  
 عیسیٰ اور یاسر فرزند ان اخطت یہودی کے جو قوم کے سردار تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اپنے گہروں کو گئے اور نہایت متکبر و منوم بیٹھے یاسر نے عیسیٰ کو چہا  
 کہ یہ شخص پیغمبر آخر الزمان ہے کہ جسکی تعریف ہم توریت میں دیکھے ہیں عیسیٰ بولا اللہ کی قسم  
 وہی ہی پوچھا کیا تجھ کو یقین ہے بولا واللہ وہی ہی پوچھا اب تیرے دل میں کیا ارادہ ہے  
 بولا جب تک کہ میں زندہ رہوں اسکی عداوت میں قصور نہ کروں اور اسی سال کفار سے  
 جہاد کر نیکا حکم ہوا پھر رمضان کے مہینے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چچا حضرت  
 حمزہ رضی اللہ عنہ کو تیس آدمی کا سردار کر کے اور سفید نشان دیکر قریش کے ایک قافلہ کو غارت  
 کرنے کے جس میں تین سو آدمی تھے اور انکا بڑا ابو جہل تھا روانہ کئے پھر صحابہ دریا کے کنارے  
 ان سے مقابل ہو جنگ کے نتیجے میں تھے کہ مجدی بن عمرو جہنی دونوں جماعتوں کے درمیان آئے  
 جنگ نہ ہونے دیا تو صحابہ جنگ کر کے مدینے کو آگئے اور شوال کے مہینے میں عسیدہ بن حارث  
 کے ہمراہ سات آدمی کر کے اور طلحہ بن اٹاشہ کے ماتھے میں سفید نشان دیکر رابع کے طرف کفار کے  
 دو سو آدمی کے قافلے کو غارت کرنے کے جسکا سردار ابوسفیان تھا روانہ کئے لیکن قافلہ بڑھ گیا  
 اور جنگ کا اتفاق نہ ہوا اور اسی شوال میں بی بی عائشہ کا زفاف ہوا انکی عمر اسی وقت نو برس  
 کی تھی بی بی عائشہ کہتے ہیں کہ کے سے آئے بعد ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ حبیب بن یساف کے  
 گھر میں جو نسخہ میں تھا رہتے تھے اتفاقاً میں شہدہ ہو کے اچھی موی بعد میرے سر کے بال جھڑ  
 جا کے چھوٹے چھوٹے بال نکلے تھے اور میں ایک روز بیولا باندھ کے لڑکیوں کے ساتھ جھولتی تھی  
 میری والدہ ان کے جلد مجھے کنگی کے اور مانگ نکالے اور منہ دہونے اور جلد گھر کو لینگے اور دروازے

پر جا کے تھوڑا تو قف کئے تو چلنے سے دم جو اٹھا تھا سوسکین پایا پہر گہرین لینگے دیکھی تو رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں اور انصار کے مردان عورتان جمع ہیں والدہ مجھے لہا کر  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گود میں بیٹھائے اور لوگ مبارکباد دینے لگے پہر لوگ نکل گئے  
 اور حضرت میسرے سے ملے اور سعد بن عبادہ کے یہاں سے ایک قبیح دودھ کا آیا تھا سو اسکو دلیہ  
 یعنی شادی کا کہنا کئے اور ذی قعدہ کے مہینے میں سعد بن ابی وقاص کے ہمراہ میسر آدمی کر کر اور  
 سفید نشان مقداد بن عمر کے ہاتھ میں دیکر خراہ میں روانہ کئے تا قریش کے قافلے کو غارت کریں  
 پانچویں روز وہاں پہنچے پر کفار انہوں کے ایکے قتل وہاں سے جا چکے تھے دوسرا سال بھی  
 اس سال محرم میں بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوا اور  
 صفر کے مہینے میں وہاں کا غزوہ ہوا اور اسکو ابواہی کہتے ہیں یہ پہلا غزوہ ہی جس میں رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم آپ تشریف لینگے سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نشان حضرت حمزہ کے ہاتھ  
 میں دیکر اور مدینے میں سعد بن عبادہ کو نایب کر کے ساتھ آدمی کے ساتھ نکلے مگر اتفاق جنگ کا  
 نہ ہوا اور بنی ضرہ صلح کئے اس شرط سے کہ حضرت سے جنگ نہ کریں اور مخالفوں کی اعانت میں  
 نہ رہیں گے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پندرہویں روز مدینے کو تشریف لائے اور ربیع الاول میں  
 بواط کا غزوہ ہوا وہ ایک موضع ہی رضوی کے جانب میں سور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 مدینے میں سائب بن عثمان کو نایب کر کے دو سو آدمی سے قریش کے قافلے کو جسکا سردار امیہ  
 بن خلف تھا غارت کرنے نکلے لیکن جنگ کا اتفاق نہ ہوا اور حمادی الاولیٰ میں عشیہ کا غزوہ  
 ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے میں ابوسلمہ بن عبد اللہ کو نایب کر کے اور حضرت حمزہ  
 رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں نشان دیکر دیر سو آدمی سے اور ایک قتل سے دو سو آدمی کے ساتھ  
 ہوئے تا قریش کے قافلے کے آردار ہووین لیکن قریش نے پہنچنے کے قریش کا قافلہ شام طرف روانہ ہوا

اور اسی قافلے کو شام سے پھر کے آتے وقت متعرض ہونے نکلے سو جنگ بدر ہوا انشا اللہ  
 عقیقہ کا بیان ایگا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دمان بنی مدج سے صلح کئے اور  
 مدینے کو تشریف لائے اور دس دن دمان نہیں رہے کہ کرز بن جابر فہری مدینے کے اونٹوں کو  
 لوٹ لیگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زید بن حارثہ کو مدینے میں نایب کر کر اور علی رضی  
 کے ماتہ میں نشان دیکر روانہ ہوئے اور بدر کے قریب سفوان وادی تک پہنچے لیکن کرز بن جابر  
 دستیاب ہوا پھر کے مدینے کو آئے اور حمادی الاخری میں قبلہ کعبہ طرف مقرر ہوا رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم جب مکے پر تشریف رکھتے تھے کعبے کی ایسی جہت میں کہڑے ہوتے کہ مواجہہ  
 بیت المقدس اور کعبہ کا حاصل ہوتا مدینے کو تشریف لائے بعد وہ صورت نہ بن سکی  
 بیت المقدس طرف متوجہ ہوتے اور قبلہ کعبہ کی طرف ہونا کر کر بہت آرزو کرتے اور وحی  
 نازل ہونے آسمان طرف اکثر دیکھتے سو مدینے کو آئے بعد سو لھویں مہینے میں یہ آیت نازل  
 ہوئی قَدْ نَزَّلَ قَلْبَ وَجْهَكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُفَوِّضَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ  
 الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ یعنی ہم دیکھیں ہیں پھر پھر جانا  
 تیرا منہ آسمان میں سوا البتہ پہرے جگہ جس قیام کے طرف تو راضی ہی اب پہرے منہ اپنا مسجد الحرام  
 طرف اور جس جگہ تم ہو اگر پہرے منہ اس کے طرف اور یہ آیت نازل ہوئی سو روز سے نماز میں  
 منہ کعبہ کی طرف کرنا مقرر ہوا اور جب کے مہینے میں عبد اللہ بن جحش کو آٹھ آدمی کے ساتھ  
 روانہ کئے اور خط لکھ دئے اور فرمائے کہ یہاں سے دو منزل جا کے اس خط کو کھول اور  
 اس میں جد ہر جانا لکھا ہی او دہر جا اگر لوگ جانے راضی نہ ہو وین تو جبرست کر عبد اللہ بن  
 جحش کو جب مکہ کے دو منزل جا کے اس خط کو کھولے تو اس میں یہ لکھا تھا کہ موضع نخدہ جو مکے  
 اور طایف کے درمیان ہی سوا سمین قریش کے قافلے کے منظر رہا اور انکی کیفیت ہم کو اطلاع کرو

خط کا مضمون دیکھتے سب راضی سے چلے جب بخران کو پہنچے سعد بن ابی وقاص اور عتبہ بن  
غزو ان کے سوار یہیں ایک اونٹ تھا سو گم ہو گیا تو سردار سے رخصت لیکر اونٹ کی تلاش میں رہے  
دوسرے لوگ جب اٹھا یوں کو اس مقام پر پہنچے تو وہاں قریش کا ایک قافلہ جاتا دیکھے مسلمان باغیہ  
مشورت کے کہ اگر ہم ان سے جنگ کریں تو شہر حرام کی حرمت تو تھی ہی اگر جنگ کریں تو قافلہ ہاتھ سے جاتا  
رتا ہی آخر واقعہ بن عبد اللہ شیر علی قافلے کا بڑا عمرو بن الحضرمی کو جا لگی اور وہ مارا گیا اور دو شخص  
عثمان بن عبد اللہ اور حکم بن کئیان اس پر ہونے اور باقی کفار بہاگ گئے مسلمان قافلے کا اس  
لے لئے اس وقت غنیمت کو بانٹنے کا حکم نہیں آیا تھا پر عبد اللہ بن جحش اپنی رائے سے غنیمت  
کا خمس پانچواں حصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی واسطے رکھنے باقی غنیمت اپنے ساتھ  
کے لوگوں کو تقسیم کے جب یہ کو پہنچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان پر ملامت کے اور  
زمانے میں تلو جنگ کا حکم نہیں دیا تھا اور خس کو اور قیدیوں کو قبول نہیں کے اور دوسرے  
مسلمان بھی ان پر طعن و ملامت کرنے لگے اور سریہ والوں پر اس حرکت سے بہت  
مٹال ہوا اور اندیشہ مند ہوئے کہ اللہ تعالیٰ اس فعل پر کیا عذاب نازل کرتا ہی اور قریش بھی طعن  
شروع کے کہ محمد اور اس کے لوگ حرام مہینے میں خون ریزی کے اور مال لوٹے اور لوگوں کو اسیر  
کئے کے کہ مسلمان جواب دینے لگے کہ وہ حرام مہینے میں نہ کے بلکہ وہ شعبان کا مہینہ تھا  
اللہ تعالیٰ یہ آیت نازل کیا یَسْأَلُونَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيهِ قُلْ قِتَالٌ فِيهِ كَثِيرٌ  
وَصَدٌّ عَنِ سَبِيلِ اللَّهِ وَكُفْرٌ بِالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَإِخْرَاجُ أَهْلِهِ مِنْهُ الْكَبَرُ  
عِنْدَ اللَّهِ وَالْفِتْنَةُ أَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ یعنی تجھے پوچھتے ہیں حرام کے مہینے کو اس  
میں لڑائی کرنی تو کہہ لڑائی اس میں برا گناہ ہی اور روکنا اللہ کی راہ سے اور اس کو نہ ماننا اور  
مسجد الحرام سے روکنا اور نکال دینا اس کے لوگوں کو وہاں سے اس سے زیادہ گناہ ہی اللہ کے

یہاں اور دین سے بچلانا مار ڈالنے سے زیادہ مسلمانوں کو اس آیت کے نازل ہونے سے  
نوشی ہوئی اور غنیمت اور قیدیوں کو قبول کے پھر قریش اپنے قیدیوں کو چھڑانا چاہے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ہمارے یہاں کے دو شخص منور نہیں آئے ہیں وے آئے تک ہم  
ان قیدیوں کو چھوڑ گئے اگر تم انکو قتل کرو گے ہم بھی اگلے بدلے انکو قتل کر گئے بعد سعد اور عتبہ  
خیریت سے آئے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں اسیروں کو چھوڑ دئے ایک  
قیدی حکم بن کلبان اسلام لاکے حضرت کی خدمت میں رہا اور بیر معونہ کے جنگ میں شہید  
ہوا دوسرا قیدی عثمان بن عبد اللہ کے کو جاگ کر پڑ ہوا اور شعبان بن حکم ہوا کہ رمضان کا روزہ کھانا تمہارے فرض ہوا ہی  
سب رمضان کا چاند دیکھ کر روزہ رکھا اور رمضان کی شرمون کو جمعہ کے روز بد کا جنگ ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم کو خبر پہنچی کہ ابوسفیان شام کے ملک کو تجارت کے لئے گیا تھا سو آتا ہی اور اس کے ساتھ قریش کا مال و متاع  
بہت ہی قافلے کے ستر آدمی ہیں اور اس کے ہزار اونٹ ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو فرمائے اس  
قافلے کا قصد کریں تو شاید اللہ تعالیٰ تمکو غنیمت دے گا اور مدینے میں ابولبابہ انصاری کو نائب کر کر اور  
مہاجرین کا نشان علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے ہاتھ میں اور انصار کا نشان حباب بن المنذر کو  
دیکے چند اہل برقیس بن صغصعہ مازنی کو اور بزنغار پر زبیر کو اور چورنغار پر مقداد کو مقرر فرما کر  
رمضان کی بارہویں کو شنبہ کے روز مدینے سے نکلے اور کفار کے قافلے میں تہوڑے لوگ رہنے  
سے جنگ کی نوبت نہ ہوگی سمجھ کر اکثر لوگ جنگ کا سامان پورا نہ کئے اور ہمراہ حضرت کے ستر آدمی  
اور تین گھوڑے تھے مدینے سے ایک میل پر آگے ابی عتبہ کے کنوے باس لشکر کی موجودات لئے تو  
تین سو تیرہ آدمی تھے اور تہوڑے لوگوں کو کم عمر ہوئے باعث پھیر دئے اور رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم جنگ کی تیاری کرتے ہیں سنکر ابوسفیان بہت ہراساں ہوا اور ضمضم بن عمرو غفاری  
کو اجرت دیکے کے کوروانہ کیا تا قریش کو اطلاع کرے کہ محمد تمہارے قافلے کا متعرض ہو گیا

ابو بکر  
ازین  
وہود  
وہود  
وہود

ابو بکر  
ازین  
وہود  
وہود  
وہود

تم ہماری جلد تک کرو اور حضرت بدر کو پہنچنے کے آگے ابوسفیان جا چکا اور صمصم کے کوچہ کے  
اونٹ کے کان کاٹا اور اسکی پالان پہرایا اور اپنی قمیص بھارت کے بکرا کے ای قریش تمھارا سب  
جو ابوسفیان کے ساتھ تھا سو اسکو محمد غارت کر نیا لایا تھا شاید اسکا غارت کر چکا ہو گا تم جلد  
اپنے قافلے کی کمک کرو تو قریش جب تک ساز و سامان مہیا کر کے جلدی سے روانہ ہوئے سو  
طاقت نہ ہتی سو اپنے عوض کسیکو مزدوری دیکے پہچایا اور قریش کے عمدہ لوگ تمام جنگ کو  
نکلے مگر ابولہب نے عوض عاص بن ہشام بن المغیرہ کو جو ابولہب کے چار ہزار درم دینا تھا سو  
معاف کر کر روانہ کیا جملہ نوں سو چاس آدمی تھے سو انہیں ایک سو سوار گھوڑوں کے اور سات  
سو اونٹ کے اور امیہ بن خلف جب سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے سنا تھا کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ ہم اسکو قتل کریں گے تب امیہ کہا تھا کہ محمد جھوٹا بات نہیں کہتا ہے  
سو اسی اندیشے سے جنگ کو نکلے ابا کیا ابو جہل کہا تو اس بیابان کا سہ دار ہی تو نہ آوے  
تو اکثر لوگ رجھا دیئے اگر مرضی نہ آنے پر ہو تو ایک دو منزل کے الٹ جا آخر اسکا اصرار دیکھ کے  
عقبہ بن ابی معیط عود سوزین آتش اور عود ذال کے امیہ کے روبرو مسجد الحرام میں اپنی قوم پائے  
بیٹھا تھا لا رکھا اور کہا ای ابا علی تو عورت ہی بخور لیتا بیٹھ امیہ عقبہ کو گالیوں دیکے جنگ کو  
نکلا امیہ کی عورت اسکو نکلتا دیکھ کے کہی کیا تو سعد بولا سوبات بھول گیا تو امیہ کہا میں ایک دو  
منزل جا کے الٹ آتا ہوں اور ہر منزل میں پہنچا ارادہ کرتا تو اسکو بھونڈا بھانڈ کے دوسری منزل  
لیجاتے غرض اسکو نشان نشان لیکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب روحا کو پہنچے خبر پائی  
کہ قریش بڑی جمعیت سے کمک واسطے نکلے ہیں حضرت صحابہ سے مشورت کئے کہ ہم قریش کے قافلے  
کے متعرض ہووین یا کمک انیوالو نکلا مقابلہ کریں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اٹھکھڑا ہو حضرت  
کو خوش انیوالی بات عرض کئے پھر عمر رضی اللہ عنہ بھی ویسا ہی کہے پھر مقداد بن عمرو رضی اللہ عنہ

اٹھکے عرض کئے یا رسول اللہ ابکو اللہ تعالیٰ کہ ہر جا سکا امر کیا ہی ادھر چلنا ہم آپ کے ہمراہ ہیں  
 واللہ ہم سوہی کی قوم کے سر کیا نہ کہیں گے اذہب انت و ربک فقاتلانا انا اھلنا  
 قاعدون یعنی تو جا اور تیرا رب پہر دونوں ازو ہم یہاں بیٹھے ہیں بلکہ ہم کہتے ہیں +  
 اذہب انت و ربک فقاتلانا معکم انا مقاتلون یعنی تو جا اور تیرا رب پہر  
 دونوں ازو ہم ہی تمہارے ساتھ ہو گئے ہیں یا رسول اللہ اگر آپ حبش کی دار السلطنت  
 کو جسے بڑک النقاد کہتے ہیں چلے تو ہم ہمراہ ہیں حضرت انکے حق میں دعا دیکے پھر فرماے  
 ای لوگو تم کیا مشورت دیتے ہو اس فرمانے سے حضرت کو انصار کی مرضی دریافت کرنا منظور تھا  
 کیونکہ بیعت کے وقت کفار سے جنگ کر سکا عہد نہ ہوا تھا بلکہ یہ تھا کہ مدینے کو آنے بعد اپنی  
 زن و فرزند کو جیسا محافظت کرتے ہیں ویسا ہی حضرت کی محافظت کرنا پہر سعد بن معاذ انصار  
 کے سردار عرض کئے یا رسول اللہ شاید آپ ہماری مرضی دریافت کرتے ہو سو ہم آپ پر ایمان لائے  
 اور رسالت کی تصدیق کئے اور جو جو لائے سو اس کو حق جانے اور اپنی اطاعت کرنے پر عہد کئے  
 جد ہر ارادہ ہی ادھر چلنا ہم آپ کے ہمراہ ہیں قسم ہی اسکی جو ابکو رسول برحق کیا اگر آپ دریا  
 کو دے تو ہم بھی کو دینگے ہمارے سے کوئی شخص سپاہ نہ ہو گا دشمن سے مقابلہ کرنے میں ہم کو  
 کچھ اندیشہ نہیں جنگ میں ہم بڑے صابر ہیں اور مقابلے میں مردانہ اللہ تعالیٰ کی برکت پر روا  
 ہونا ہم کو امید ہی کہ اللہ تعالیٰ ہم سے ایسا دیکھا و یگا جو آپ کی آنکھ تہندی ہو حضرت یہہ سکے خوش  
 ہوئے اور فرمانے قریش کی دونو جماعتوں سے ایک کا وعدہ مجھ سے اللہ تعالیٰ کر چکا ہے  
 انکے مردے پر ہونے کی جگہ میں دیکھ رہا ہوں پھر وہاں سے کوچ کر کر نکلے اور بدر جو ایک قریہ  
 مدینے سے چار منزل پر تھا وہاں پہنچے تو قریش ہی وہاں تک آچکے تھے جب قریش کے سے  
 نکلے تو پہلی منزل میں ابو جہل لوگوں کے واسطے دس اونٹ نحر کیا دوسرے روز عسفان میں صفوان

بن امیہ بن ابونث نحر کیا تیسرے روز قدید بن سہیل بن عمرو دس اونٹ نحر کیا قدید سے  
ایک طرف دریائی راستہ چلے سو راہ بہول کے ایک روز مقام گئے تو اس روز شیبہ بن ربیعہ  
نوں اونٹ کا تا پہر با نچوین روز حنفی کو پہنچے تو عتبہ بن ربیعہ دس اونٹ نحر کیا چہتوین  
روز ابوا کو پہنچے تو مقیس بن ہنہی نوں اونٹ نحر کیا ساتوین منزل میں عباس دس اونٹ نحر کئے  
اٹھوین منزل میں حارث بن عامر بن نوفل نوں اونٹ نحر کیا نویں روز بدر کو پہنچے تو ابو النختری  
دس اونٹ نحر کیا اور دوسرے روز مقیس بن حنفی نوں اونٹ نحر کیا تیسرے روز جنگ شروع ہوا تو  
ساتھ کے تو شے کہاٹی اور ابوسفیان بدر کے قریب پہنچے راہ چہور ساحل کی راہ لے  
قریش پاس قاصد روانہ کیا کہ ہمارا قافلہ کچھ گیا ہی تم تو ہمارے قافلے واسطے نکلے تھے  
اب الٹ جائے ابو جہل کہا ہم بدر کو پہنچے کے تین روز ومان رہینگے اور اوثان نحر کرینگے  
اور شراب پی گا بجا ومان سے نکلینگے تا تمام عرب کے قبیلوں پر ہماری ہست برہی بنی ہر  
کہے ہم قافلے کی محافظت کو آئے تھے اب ومان جانا صرف اوقات ضایع کرنا ہی اور  
تمام بنی زہرہ الٹ گئے اور ابی طالب کے فرزند طالب و دوسرے میں قضیہ ہو گیا تو  
قریش کہے واللہ بنی ہاشم تم اگرچہ ہمارے ساتھ ہیں پر دل تمہارا محمد کے ساتھ ہی طالب خفا  
ہو رہیوں کے ساتھ ملے کو الٹ گیا اور قریش بدر میں پرے کے ناکے پر ریگے تو دے  
اور مالے کے نیچے اترے اور مسلمانان و رے کے ناکے پر جو ریتی کی زمین تھی اترے تو  
آدمی اور جانور کے پاؤں زمین میں دھستے تھے اور کفار سبقت کر کے بدر میں ایک کنوا تھا  
سوا کو اپنے علاقے کر لئے اور مسلمانوں کو پانی پتھا شیطان بعضوں کے دلوں میں یہ  
وسوسہ ڈالا کہ ہم کہتے ہیں کہ ہم حق پر ہیں اور ہمارے ساتھ رسول اللہ ہیں دیکھو مشرکان  
بانی پر غالب گئے اور ہم پیارے اور محدث اور حبیب ہیں اور ہمارے دشمنان انتظار کر رہے

ہیں جب ہم تشنگی سے بے طاقت ہو جاویں تو جیسا چاہیں ویسا ہم حکم کریں تب اللہ تعالیٰ  
 سینہ پر سایا مانا لے میں پانی پہنے لگا مسلمانان پانی پئے اور وضو بنائے اور غسل کئے اور جانوروں  
 کو پانی پلائے مشکون کو بھر لے اور زمین ریک کی سخت ہو گئی دلوں سے ہوسہ جاتا رہا اور قریش  
 اترے سوزین پانی پرھنے سے کیچڑ ہوا پاؤں پہنے لگے اور جناب بن المذر رضی اللہ عنہ عرض  
 کئے یا رسول اللہ اس مقام میں جو اترے ہیں سو اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہی یا اپنی رائے اور جنگ  
 کے داؤ لہاؤ سے حضرت فرمائے یہ امر الہی نہیں میں اپنی رائے سے اتر ہوں جناب عرض کئے یا  
 رسول اللہ یہ موقع مناسب نہیں یہاں سے بڑھکے کنوے کے قریب تڑنا اور ایک گڑھا کہوڈ کے  
 اسکو میند باندھنا تا تمام پانی کنوے کا ہموٹے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تو بہت  
 مناسب تجویز کیا اور وہاں سے کوچ کر کرانی کے قریب اترے اور گڑھا کہوڈ تو رب پانی اس  
 میں آیا اور سعد بن معاذ حضرت کو تشریف رکھنے ایک میند و باندھکے دئے اور رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم بدر کو پہنچے سور و شام کے وقت علی مرتضیٰ اور زبیر بن العوام اور سعد بن  
 ابی وقاص اور انکی سوا چند شخص کو کیفیت دریا کرنے روانہ کئے تو قریش کے دوستے اسلئے  
 یسا گرفتار ہوئے سو انکو حضرت پاس حاضر کئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں مشغول  
 تھے صحابہ انکی کیفیت دریا کرنے لگے وہ بولے ہم قریش کے سقے ہیں صحابہ انکی بات راست نہ سمجھ کے  
 کہنے لگے راست کہو کہ تم ابو سفیان کے سقے ہو کہے نہیں پہر انکو مارنے لگے تو بولے کہ ان ہم ابو سفیان  
 کے سقے ہیں پہر پوچھے تم کسکے سقے ہو کہے قریش کے پہر انکو مارنے لگے غرض انسے پوچھتے تم کسکے سقے ہو  
 اگر قریش کے ہیں کہے تو انکو مارتے اور ابو سفیان کہے ہیں کہے تو چہوردیتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم نماز سے فارغ ہوئے کہوے سچہ کہیں تو تم انکو مارتے ہو اور چہوتہ کہیں تو ماتہ رکھتے  
 ہو سچہ کہے قریش کے سقے ہیں اور انسے پوچھے قریش کہاں ہیں بولے اس ٹکی کے نیچے ہیں پوچھے

وہ کتنے لوگ ہیں کہے ہو تمہارا معلوم نہیں مگر جماعت بڑی ہی حضرت پوچھے روز کتنے اونٹ سحر کرتے ہیں کہے ایک روز نون اونٹ ایک روز دس اونٹ حضرت فرمائے نون سوا اور ہزار کے مابین ہیں پوچھے عمدہ لوگ کون کون ہیں کہے عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ اور ابوالبحرہ بن ہشام اور حکیم بن خرام اور نوفل بن خویلد اور طحیمہ بن عدی بن نوفل اور حارث بن عامر بن نوفل اور نضر بن حارث اور معمر بن الاسود اور ابو جہل بن ہشام اور میہ بن خلف اور بنیہ بن حجاج اور بنیہ بن حجاج اور سہیل بن عمرو اور عمر بن عبدود یہ سب کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے مکہ اپنے جگر کے تکرے تمہاری طرف پھیکا ہی اور قریش صحب کو نکلے سو دیکھ کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے یا اللہ قریش اپنے غرور و تکبر سے تیری دشمنی اور تیرے رسول کی تکذیب کرتے نکلے ہیں اب تو نصرت دینے کا جو وعدہ کیا ہی سوا کو پورا کراد ہر قریش عمیر بن وہب حمجی کو مسلمان کس قدر ہیں دریافت کرنے بھیجے عمیر گھوڑے پر سوار ہو مسلمانوں کے لشکر کے گرد پہرا اور قریش کو جا کہا کہ تین سو آدمی سے کچھ کم وزاید ہو گے لیکن پہرہ دیکھتا ہوں کہ کمین میں ہی کچھ فوج ہی یا نہیں اور اطراف نواحی سب دیکھ کے جا بولا کہ اسکے سوائے کچھ فوج نہیں لیکن میں دیکھتا ہوں کہ بلاموت کو اٹھانی ہی اور شرب کے اونٹوں پر زہر قاتل سوار ہی اور ان قوم کو انکے تلواروں کے سوا کچھ بپاہ و قوت نہیں ہی انکا ایک ایک آدمی ہمارا ایک دو شخص کو مارے سوا نہ مر گیا پھر اتنے لوگ مارے گئے بعد جینے سے کیا پہل پاؤ گے آپ سبکی کچھ تجویر کیجئے حکیم بن خرام یہ سب کے عتبہ بن ربیعہ پاس گئے بولا ای ابو الولید تو قریش کا سردار بزرگ ہی در جنگ کرنے سے کچھ حاصل نہیں اگر تو قوم کو جنگ کرنے بھیجے پھیر لیجاوے گا تو ایک تیرا نام نیکی یاد کرے گی تب عتبہ کہے ہو کے خطبہ پڑھا اور بولا ای قریش اس جنگ میں تم کو کیا فائدہ اگر تم محمد کو اور اسکے ساتھ والوں کو مار تو اپنے ہی بھائی بند کو مارا اور ایک دوسرے کا

مسنہ دیکھنا بد جائیگا کیونکہ کسی کا ہتھیار مارے جائیگا کسی کا بھانجا کسی کا  
 قرابتی پس ہم الت جانا اور محمد کو چہرہ دینا تا دوسرے عربوں کے ساتھ مقابلہ ہو جاوے اگر محمد  
 مارے پڑے تو تمہارا مقصود حاصل اگر غالب آوے تو اسکی عزت تم سپہوں کی عزت ہی ہے  
 پھر حکیم نے ابو جہل یا پس جا کے اسکو بھی دیا یہی کہا اور عتبہ کے خطبہ پر پہنچے اور نصیحت سے ہی اطلاع  
 کیا ابو جہل غصے سے بولا محمد کو اور اس کے لوگوں کو دیکھ کے عتبہ کا پیسا پھول گیا ہی یعنی وہ  
 نامردی لیا ہی اور ہم یہاں سے پہر گئے جب تک اللہ ہمارے اور محمد کے درمیان حکم نہ کرے لیکن عتبہ  
 دیکھا کہ محمد اور اس کے ساتھ والے آدمیوں کو کہا میں اور ان کے ساتھ عتبہ کا بیٹا ہی تو ہی سو ملو اس  
 بات سے ڈراتا ہی اور عامر بن الحضرمی کو کہلا بھیجا کہ عتبہ میرا حلیف لوگوں کو پہنچا جاتا ہی اور  
 تجھ کو اپنے بیٹائی عمرو مارے جائیگا بدلہ لینا ضروری تب عامر رہنے ہو پکارا واعمرآہ واعمرآہ  
 کفار کو اس کے پکارنے سے حمیت دھنکیر ہوئی اور جنگ واسطے مستعد ہو گئے اور عتبہ ابو جہل کا کلام  
 غصہ ہوا اور بولا کس کا پھینسا پھیندا ہی سو پیلی چوڑا الیکو اب معلوم ہو جائیگا ابو جہل کو پیلی چوڑا  
 اس نے بولا اسکی چوڑا کور کے باعث سفید تھی سو اسکو عفران سے رنگا کرتا تھا غرض عتبہ پہنچے  
 واسطے خود منگوایا اسکا سر بہت بڑا رہنے کے باعث لشکر میں کسی کا خود اس کے سر برابر نہ ہوا  
 سر پر بردیا مانی لپٹ کے میدان میں نکلا اس کے ساتھ اسکا بیٹا شیبہ اور اسکا بیٹا ولید بھی نکلے  
 اور کہنے لگے کون آتا ہی سو آوے پھر مسلمانوں کے بہادر وہیں سے خوف بن عفران اور معوذ بن عفران  
 عبد اللہ بن رواحہ ان کے مقابلے میں آئے دے پوچھے تم کون لوگ ہو کہے ہم انصار وہیں بولے تمہارے  
 سے مقابلہ نہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پکار کے کہے ای محمد ہمارے سے مقابلہ  
 کرنے ہماری قوم کے برابر کے لوگوں کو بھیج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبیدہ بن حارث اور  
 حمزہ اور علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہم کو حکم فرمائے کہ تم جاؤ جب یہ بزرگان گئے تو انہوں نے پوچھے

تم کون ہو کہے فلا نے فلا نے بولے ہاں برابر کے بہا نیان ہیں پہر عبیدہ عتبہ کے اور حمزہ شیبہ کے  
 اور علی ولید کے مقابلے میں آئے حمزہ اور علی شیبہ کا اور ولید کا کام تمام کئے اور عبیدہ اور  
 عتبہ دونوں کا ماتہ چلا سود و لون زخمی ہو کرے اس میں حمزہ اور علی دور کے عتبہ کا کام  
 تمام کر ڈالے اور عبیدہ کو اٹھا کے اپنے لشکر میں لائے پہر دونوں لشکر باہم قریب ہوئے اور  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو تاکید فرمائے تھے کہ میں حکم کئے تک کفار پر حملہ  
 مت کرو اگر وے تم سے نزدیک ہوں تو تیرا مار کے ہٹا دیجو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم کافروں کی کثرت دیکھ کے مند وے میں تشریف لیگے حضرت کے ہمراہ ابی بکر صدیق  
 رضی اللہ عنہ کے سوا کسی نہ تھا حضرت قبلے طرف متوجہ ہوئے ہاتھ اٹھا دعا مانگنے لگے اور فرمایا  
 یا اللہ اگر یہ تکرہی مسلمانوں کی مار جاو تو پہر میں پر تیری عبادت کدھی نہ ہوگی یا اللہ تو اب  
 وعدہ پورا کر اور مجھے رسوا مت کر اور یہاں تک دعا مانگنے کہ حضرت کے کا ندھے پر سے  
 چادر گرہری ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ چادر اٹھا کے حضرت کے کا ندھوں پر ڈالے اور کہے  
 یا رسول اللہ اب دعا بس کرو یقین ہی کہ اللہ تعالیٰ جواب سے وعدہ کیا ہی سوا کو پورا کر لگا  
 اس عرصے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نیند کا کچھ چپکاکے بیدار ہوئے تو تنہا  
 کرتے چونگے اور فرمائے ای ابو بکر خوش ہو اللہ کے یہاں سے نصرت آئی یہہ دیکھ جبریل آیا ہی  
 اور اس کے دانتوں پر غبار ہی اور اللہ تعالیٰ یہہ آیت نازل کیا اِذْ تَشْفِقُونَ رَتُّكُمْ فَاِتَّجَا  
 لَكُمْ اِنِّیْ مُدِّدُكُمْ بِالْفِیْءِ مِنَ الْمَلٰٓئِکَةِ مُرْدِفِیْنَ یعنی جب تم لگے فریاد کرنے اپنے رب سے پوچھا  
 تمہارے پکار کو کہ میں مدد بھیج لگا تمہاری ہزار فرشتے لگاتار آیا لے پہر رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم مند وے سے یہہ آیت پڑھتے ہوئے نکلے سَيَحْمِلُكُمْ الْجَمْعُ وَیُولُوْنَ الدُّبُرُ  
 یعنی اب شکست کہاؤں گا میل اور بہا گئے پیٹھ دیکر اور جبریل علیہ السلام ہزار فرشتے آدمیوں کی

صورت سے اہل قہورون پر سوار سر کو سفید سالان باندھے ہوئے ایک نمود ہو بعد پھر اللہ  
تعالیٰ جو مک پہنچا تو میکائیل ہزار فرشتے لیکے آئے اور سرافیل ہزار فرشتے بعد اسکے پہرہ ہزار فرشتے  
آئے سو کل پانچہ ہزار فرشتے تھے لیکن اول کے ہزار فرشتے ہی جنگ کئے اور قریش جب مکے سے  
نکلے تو انہیں اور بنی بکر میں مخالفت رہنے کے سبب قریش کو اندیشہ ہوا کہ بنی بکر شاید ہماری پیچھے  
سے کہیں آجاؤ تب ابلیس بنی کنانہ کا سردار سراقہ بن مالک بن جعشم کی صورت لیکے آیا اور بولا  
میں تمہارا ساتھ ہوں تم بنی بکر کو کنانہ سے کچھ اندیشہ نہ کرو اور شیطانوں کی فوج سمیت جہنم آیا  
ہوا منزل بمنزل آتا تھا اور چنک کے روز ایک شخص کا ماتہ پڑ کے کہتا تھا آج تمہارے کوئی غالب ہوگا  
کہ میں تمہارا رفیق ہوں جب جبریل علیہ السلام کو دیکھا ماتہ چھڑا کر اپنی ابریوں پر اٹھ پڑا  
وہ شخص کہنے لگا سراقہ کہاں جاتا ہی بولا میں وہ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے میں درتا ہوں  
اللہ سے اللہ کا سخت عذاب ہی اور مسلمانوں میں عمر کا مولا معجے تیر لک کے شہید ہوئے تھے  
اور حارثہ بن سراقہ حوض میں پانی پیتے ہوئے تیر کھا جام شہادت پئے تھے ایسے میں رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاکے لوگوں کو حکم فرمائے کہ اب جنگ شروع کرو اور انکو ترغیب  
دینے لگے عمیر بن الحکم ماتہ میں خرمائے کھاتے تھے سو پہنک دیکے تلوار کھینچے اور کافروں میں  
دھس کے انکو مار کے شہید ہوئے اور عوف بن عفر ابھی بہت سے کافروں کو مار کے آخر شہید ہوئے  
اور امیہ بن خلف میں اور عبد الرحمن بن عوف میں بری دوستی تھی سو عبد الرحمن چاہے  
کہ امیہ کو بچاوے لیکن بلال مکے میں اُسکے ماتہ سے بہت ایذا پانے تھے سو پکارنے لگے امیہ  
بن خلف کفر کا سرچھے تو میں نہیں بچتا تو مسلمان تلوار ان لیکے حملہ کئے اور امیہ کو قتل کئے  
اور عبد الرحمن بن عوف سے روایت ہے کہ اپنے دونو بازو پر انصار سے دوزخ کے جوان  
معوذ اور معاذ غفر کے بیٹے کہتے تھے سو انہیں سے ایک پوچھا ابو جہل کون ہی میں اسکو کہا تو

کسلے دریافت کرتا ہی کہا میں سنا ہوں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جناب  
 میں بری بے ادبی کرتا ہی اگر میں اسکو پاؤں تو اسکے سامنے سے نہ ٹکون جب تک کہ وہ یا میں  
 نہ مروں اور دوسرا لڑکا بھی ویسا ہی پوچھا تھوڑے وقت کے بعد میں ابو جہل کو دیکھا کہ لوگوں  
 میں پھر رہا ہی تو ان دونوں لڑکوں کو بتلادیا کہ ابو جہل یہی ہے تب وہ دونوں شاہین سکار  
 پر توڑے سر کیا اسپر حملہ کئے اور اسکو گھائل کر کے خاک پر گرا دئے اور رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم کو انکے عرض کئے ہم ابو جہل کو مار دالے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبد اللہ  
 بن مسعود کو فرمائے کہ ابو جہل کا کیا حال ہے سو دیکھہ انہو عبد اللہ بن مسعود جا کے دیکھے تو اسکا  
 جان حلق میں کہیل رہا ہی عبد اللہ بن مسعود جو مکے میں اسکے ہاتھ بری ایذا دیکھے تھے سو  
 اسکو کہے کیا اللہ تعالیٰ تجھے رسوا نہیں کیا بولا کیا ہوا کہ ایک آدمی کو مار دالے اور تو کچھ  
 زیادہ نہوا لیکن مجھے برا افسوس ہی کہ ان کہنیوں کے ہاتھ سے میں مارا گیا کاش دوسرا  
 کوئی مارا ہوتا ابن مسعود اس لعین کی چھاتی پر چڑھ کے سرکات دالے اور رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو لارکے حضرت اللہ کا شکر کئے اور فرمائے اس امت کا  
 فرعون تھا سو مواء اور ابو جہل کا بیٹا عکرمہ نے معاذ بن عفر کے ہاتھ پر تلوار کا ایک ہاتھ  
 جہاز کہ انکا ہاتھ کٹ کے تسما باقی رہ گیا معاذ حضور میں رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم کے گئے حضرت انکے ہاتھ پر اپنا لعاب مقدس لگائے تو انکا ہاتھ اچھا ہو گیا پھر  
 جنگ میں شریک ہو گئے اور لڑائی میں عکاشہ کی تلوار توٹ گئی تو رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم انکو ایک لکڑی دے سو وہ تلوار ہو گئی پھر عکاشہ جنے تک اسی تلوار سے جنگ  
 کرتے تھے اور ٹائیک جو حاضر ہوئے تھے سو انکو آدمیوں کے قتل کا ذریعہ معلوم تھا اس لئے اللہ تعالیٰ  
 اس آیت سے انکو تعلیم کیا فَاضْرِبُوا فَوْقَ الْأَعْنَاقِ وَاضْرِبُوا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ یعنی

پھر تم مارو انکے گردنوں کے اوپر اور کاٹو انکے پور پور پھر فرشتے جسکو مارتے تھے انکی گردنوں پر  
اور ساندھوں پر فقط سیاہ داغ رہتا تھا اور صحابہ کفار پر وار کرتے تھے تو پیش از انکی تلوار لگنے کے  
فرشتے کے مار سے اکثر کفار مر کے گر پڑتے تھے اور ایک مسلمان ایک کافر کو مارنے پیچھے دوڑتا تھا ایک  
آواز آیا اَقْدَمْ خَيْرٌ وَّمْ یعنی اے خیر دم تو بڑھ بھڑا ایک کور پامالینکا آواز آیا تو وہ کافر کے  
گر پڑا اور اسکا منہ اور ناک کورے کے مار سے بہت جاوہان کا رنگ سیاہ ہو گیا تھا جب جنگ  
گرم ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مشیت لکڑاٹھا کے قریش طرف پہنکے اور کہے  
شَاهَتِ الْوَجُوْہُ یعنی منہ بڑے ہو اور صحابہ کو حکم کئے کہ اُن پر حملہ کرو تو کفار کو ہر نعمت مہی  
ستر شخص مارے گئے اور ستر شخص بند بن آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو تاکید  
فرمانے تھے کہ تم بنی ہاشم کو قتل مت کرو کیونکہ وہ میرے ہیں سو عباس اور ابی طالب کے فرزند  
عقیل اور حارث بن عبد المطلب کے فرزند نوفل ہی بند بن آئے اور عباس کو ابوالیسر سیر کئے تھے  
لوگ عباس سے پوچھے تمکو ابوالیسر یا دبلا آدمی کیسا اسیر کیا اگر تم چاہتے تو اسکو ایک تہہ میں اٹھا  
لیتے کہے کیا کروں میں اور وہ ملتے ہی وہ میرے انکھوں میں خندہ پہاڑ کے برابر آنے لگا اور مجھے پکڑ لیا  
اور قیدیوں کو باندھ کے لانے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو مقرر کئے تو عباس کو بہت جکر کے باندھے  
تھے سو شبنو انکے کراہنے کا آواز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت کو نیند نہ آئی اور  
انصار یہ سنکے انکو کہو لہئے پہر فتح کے بعد حضرت حکم کئے کہ کافروں کے مردوں کو بدر کے  
کنوے میں ڈالو تو سب کو کہینچ کے آجار کنوے میں ڈال دئے مگر امیہ بن خلف پہول گیا تھا اسکو  
اسہین نہ ڈالکے مٹی میں داب دئے اور مسلمانوں سے چودہ شخص شہید ہوئے انہیں مہاجرین تھے  
تھے اور انصار اٹھتے پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے کے لوگوں کو خوشخبری سنائے عجب اللہ  
بن رداحہ اور زید بن حارثہ کو روانہ کئے مدینے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

صاحبزادی بی بی رقیہ کا وفات ہوا تھا سو لوگ اُنکے دفن سے فراغت پا بھرے تھے کہ زید مدینے میں پہنچے فتح کی خبر دئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح کے بعد تین روز تک بدر میں مقام کر مدینے طرف پہرے اور بند یوانوں کو اور غنیمت کو ہمراہ لیلے مگر وادی صفر میں پہنچے نضر بن الحارث قیدی کو اور عرق الضبیعہ میں پہنچے عقبہ بن ابی معیط قیدی کو قتل کئے باقی دو سر اسیروں کو مدینے میں لے آئے اور صحابہ سے مشورت کئے کہ ان اسیروں کو کیا کیا جائے عمر رضی اللہ عنہ کہے کہ ان سبہوں کو قتل کرنا اور ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کہے انہوں سے پیسے لیکے چہور دنیا تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیسے لیکے چہور دئے تو یہ آیت عتاب کی اتری لَوْ لَا كِتَابٌ مِنَ اللَّهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فَمَا آخَذْتُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ یعنی اگر نہ ہوتی ایک بات کہ اللہ چکا اٹھا گئے تو تمکو آپرتا اس لئے میں برا عذاب اور عباس سے سونے کے سوا وقت فدیہ لئے عباس کہے میں مسلمان تھا لیکن قریش جبر سے مجھے لے آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے اگر تم سچہ کہتے ہو تو تمکو اللہ تعالیٰ جزا دیگا لیکن ظاہر میں تو تم ہم پر آئے تھے اور عباس اپنے ساتھ سونے کے سوا وقت لائے تھے سو جنگ میں ان پاس سے چین لئے تھے تو عباس جج ہے کہ ان پیوں کو یہی فدیہ میں شمار کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے ہمارے دشمنوں کی اعانت کیواسطے پیسے لائے سو اسکو ہم اسین نہ گینگے عباس کہے کیا میرے سے اتنے پیسے لیکے مجھے قریش باہن بہک مانگنے لگاتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے کہ جنگ کو آتے وقت جو سونا ام الفضل کے حوالے کئے تھے سو کیا ہوا عباس کہے تمکو وہ پیسے ہیں سو کیا معلوم ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے مجھے اللہ تعالیٰ خبر دیا عباس کہے میں گواہی دیتا ہوں کہ تم صادق ہو کیونکہ یہ پیسے چین دیا سو کیا اس پر اطلاع نہ تھی اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ ایک ہی اور

نقشہ تھہرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے میں ابولہب بن عبدالمذکر کو نایب  
 کر کے اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں نشان دیکر اُسے لڑنے نکلے یہودیوں خوف  
 سے قلعے میں جا کے دروازے بند کئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلعے کا محاصرہ  
 کئے پندرہ روز تک محاصرہ تھا بعد اللہ تعالیٰ انکے دلوں میں مسلمانوں کا رعب ڈالنے سے وہ  
 عاجز ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کئے آپ جیسا فرماتے ہیں ویسا  
 بہم کو قبول ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب کو قتل کرنا چاہتے ہیں تب عبد اللہ بن ابی  
 بن سلول جو یہود کا دوست تھا سو سفارش کرنے لگا حضرت انکا اسباب ورتبہ چھین  
 لیکے انکو زن و فرزند سمیت شہر بدر کئے اور اسی سال ذی الحجہ میں غزوہ سویق ہوا  
 اسکا یہ ہی کہ بدر کے جنگ کے بعد ابوسفیان قسم کیا تھا کہ جب تک محمد سے بدلہ نہ لیوے  
 آپ عورت پاس نہ جاوے اور سر بالوں کو تیل نہ لگاوے اس لئے دو سو آدمی کے ساتھ آگے  
 مدینے سے تین کوس پر عریض پاس آئے اور خر مے کے چند درخت جلا دیا اور ایک انصاری کو  
 قتل کیا اور اپنی قسم ادا ہوئی کر کے روانہ ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے آنے پر اطلاع  
 پا کے مدینے میں منیر بن عبدالمذکر کو نایب کر کے دو سو آدمی کے ساتھ اسکا پیچھا کئے کفار  
 کو حضرت کے نکلنے سے ہدیت ہوئی سو بوجا کم ہونے کیواسطے ستو کے پوشہ دان ڈال کے  
 بہاگ گئے تو وہ ستہ مسلمانان کے خرچ میں آیا اسی لئے اس غزوے کا نام غزوہ السویق  
 کر کے مشہور ہوا کہ عربی میں ستو کو سویق کہتے ہیں پھر حضرت انکا تھوڑے دور تک پیچھا کر  
 پانچویں روز مدینے میں داخل ہوئے اور انہی مہینے میں عید الاضحیٰ کی نماز اور قربانی مقرر ہوئی  
 اور علی مرتضیٰ حضرت بی بی فاطمہ سے ملے تیس سال ہجری ربیع الاول کے مہینے میں  
 محمد بن مسلمہ کے ساتھ جند آدمی دیکے کعب بن اشرف یہودی کو قتل کرنے روانہ کئے وہ یہودی

بدر کا جنگ ہوئے بعد مکے کو جا کے دمان کے لوگوں کو حضرت سے جنگ کرنے پر ترغیب دینا  
 اور مسلمانوں کی عورتوں کے حق میں بیتان بنانا جو کرنا شروع کیا تب رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم فرمائے کعب بن اشرف کو کون مارے گا محمد بن مسلمہ کہے کہ میں مارتا ہوں لیکن  
 اس سے کچھ نہ بنائے کہنا ضرور ہوگا اسکی اجازت دینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 فرمائے جو دلین آتا ہی سو کہہ پھر محمد بن مسلمہ اور ابونایلہ اور عباد بن بشر اور حارث بن اوس  
 اور ابوعمیس بن جبریل کے روانہ ہوئے اور اسکے یہاں جا کے اخلاص سے باتان کرنے لگے  
 باتوں باتوں میں اسے کہے کہ محمد کے آنے سے ہمارے شہر میں بری بلا ہوئی کہ تمام عرب سے  
 ہموعداوت ہو گئی اطراف سے اناج وغیرہ آنا موقوف ہوا لوگوں کا قوت چلنا دشوار ہے  
 کعب یہ کہنے لگا میں تمکو اول ہی چتا دیا تھا پر تم نہ مانے یہ تو کیا آئندہ اس سے زیادہ تم  
 ملول ہو گے پھر یہ لوگ کہے کہ ہمو کچھ اناج ضروری قرض دے کہا قرض دیتا ہوں لیکن  
 کچھ چیز گرور کہو کہے کیا رکھنا بولا تمہارے بچوں کو گرور دیو کہے بچوں کو گرور میں دالنا بہت  
 عیب ہے کہ لوگ کہیں گے تم وہی بن جو من دمن اناج کے لئے گرور پرے تھے بولا تمہارے  
 عورتوں کو گرور کہو کہے تو بہت حسین ہی تیرے پاس عورتوں کو کیا رکھنا یہ بہت فضیلتی  
 کی بات ہی لیکن ہم تہیار گرور کہتے ہیں کہا بہتری پہر پہ صاحبان شب کو تہیار لیکے  
 اسکے یہاں گئے اور گھر پر جا کے پکارے اچکے ایسا قصہ کیا اسکی عورت کہی اتنی شب کو کہا  
 جاتا ہی کہا وہ میرا دودھ بہائی ابونایلہ اور فلانے فلانے شخص بن عورت کہی تو مت جا  
 کہ اپنے آواز سے لہو شک نہا ہی کہا کرم کرنے والے کو نیزے سے مارنے بلاتین تو قبول کرتا  
 پھر آنے باہر اگر باتان کرنے لگا اسہیں ابونایلہ کہے واہ تیرے پاس کیا خوشبو تھی ہی کہا میری  
 عورت عطر بنانے آتا ہی سوانے بنائی ہے کہے مجھے سو گئے دے کہا کیا مضائقہ ہو گوسو

سو گئے پھر ذرا سا ٹھہر کر کہے کہ پھر سو گنگا چاہتا ہوں تو اُننے سر جھکایا بالوں کو اس کے مضبوط  
پکڑ کے لوگوں کو اشارہ کئے تو تلوار ان کھینچے اُس پر ماتن چلانے اور اس کا سر کاٹ لئے اور  
حضور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لار کئے یہ پہلا سر ہے جو اہل اسلام کے ماتھے سے  
کٹے حضور میں آیا اور اس پر تلوار ان چلاتے وقت آپس میں سے کسی کی تلوار حارث بن اوس کو  
لگی تو وہ چلنے سے عاجز ہوئے سو انکو اٹھا کے لے آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
انکے زخم پر پھونکے تو وہ خرم درست ہو گیا اور اسی مہینے میں غطفان کا غزوہ ہوا رسول  
صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر پہنچی کہ ثعلبہ اور محارب کی قوم ذی امر میں جمع ہوئیں تب حضرت مدینے  
میں عثمان رضی اللہ عنہ کو نایب کر کر چار سو چاس آدمی سے بارھویں کو نکلے جب اس مقام پر  
پہنچے کفار حضرت کے آنے پر مطلع ہو کے بہاک کے پہاروں میں چھپ گئے پھر وہاں مہینہ بڑا  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کپڑے نکال کے سو کھنے ڈالے اور آپ جہاز کے سایہ  
میں آرام کئے ایک شخص کا فروں کے دھنور نام تلوار کھینچ کے حضرت کے سرانے آیا اور بولا تجھے آج  
کون بچا لگا حضرت فرمائے اللہ بچا لگا سو جبریل علیہ السلام اس کے سینے پر مارے تلوار اس کے  
ماتھے سے گر گئی حضرت وہ تلوار اٹھا لیکے فرمائے تجھے اب کون بچا لگا اُس نے کہا کوئی بچا نہ ہوا  
نہیں تو حضرت اسکی تفصیر معاف کئے اور اُننے اسلام لایا اور حضرت بارھ روز کے بعد  
مدینے میں داخل ہوئے اور جنگ ہوا اور اسی مہینے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کی صاحبزادی بی بی ام کلثوم کا نکاح عثمان رضی اللہ عنہ سے ہوا اور ربیع الآخر میں بخران کا  
غزوہ ہوا اسکو بنی سلیم کا غزوہ بھی کہتے ہیں حضرت کو خبر پہنچی کہ بخران کے قریب فرع میں بنی  
سلیم جمع ہوئے ہیں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے میں ابن ام مکتوب کو نایب  
مقرر فرما کے تین سو آدمی کو لیکے نکلے حضرت کے نکلنے کی خبر سنکے کفار بہاگ گئے جنگ ہو ا

حضرت دسویں روز مدینے میں تشریف لائے اور جہادی الاخری میں زید بن حارثہ کا سریر روانہ کئے کیونکہ قریش بدر کا جنگ ہو بعد مارے اندیشے کے شام کو اس راہ سے جانا موقوف کر کے عراق طرف سے جانا اختیار کئے سو تجارت کو جا کے آتے ہیں کر کے خبر سنی تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زید کو سواد می کے ساتھ روانہ کئے سو قردہ میں پہنچے قافلے پر گرے کفار سب چہوڑ کے بھاگے تو وہ سب مسلمانوں کے ساتھ لگا رو پے کے ہاسنوں کا وزن فقط تیس ہزار درم تھا مدینے کو لا کے سب اسباب کی قیمت کئے اور حسن بدین ہزار درم نکالے باقی جنگ کو گئے سو لوگوں تقسیم کئے اور شعبان میں حضرت عمر کی بیٹی بی بی حفصہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکاح کئے اور رمضان کی پندرہویں کو امام حسن رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے اور سوال میں احد کا غزوہ ہوا بدر کے جنگ میں قریش کی ہزیمت ہوئی اور ان کے اکثر عمدہ لوگ مارے گئے سو ابو جہل کا بیٹا عکرمہ اور ربیعہ کا بیٹا عبداللہ اور ان کے سوا دوسرے لوگ جمع ہو کے تجویز کئے کہ محمد سے جنگ کیا جائے اور ابو سفیان کے ساتھ تجارت کا مال جو محافظت سے آیا تھا سو اسہیں سے کچھ شکر کے اخراجات کی واسطے دینا تب سب اتفاق کر کے اپنا مال اصل لئے اور منافع جنگ کے ساز و سامان کی واسطے دئے تجارت کے ہزار اونٹ تھے اور مان بجاس ہزار دینار کا تھا اور دینار کو دینار نفع آیا تھا غرض قریش اور بنی کنانہ اور تہامی کے اکثر لوگ مستعد ہوئے تین ہزار جنگی آدمی نکلے ان میں سات سو بکتر پوش اور دو سو سوار اور تین ہزار اونٹ اور ہزار عورت تھے اور حضرت عباسؓ اخبار لکھ کے جلد مدینے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس روانہ کئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کو جنگ کی تیاری کا حکم فرمائے پھر کافروں کی فوج مدینے کے قریب عینین پہاڑ پاس کے اتری سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوال کی دسویں کو

جمعہ کے دن لوگوں کو فرمائے میں خواب دیکھا ہوں کہ گایان دج ہوتے ہیں اور ایک  
 بکر بکری کو مارا ہوں اور میری تلوار ذوالفقار کا دانت جہرا ہی اور میں اپنا ماتہ مضبوط  
 بکتر میں ڈالا ہوں سو گایان دج ہونکی تعبیر میرے طرف کے چند لوگ شہید ہو گئے اور  
 تلوار کا دانت جہرنا سو میری قرابت والا کوئی شخص شہید ہو گا اور بکرے کو مارنا سو  
 مخالفوں کا کوئی برا رو یا مارے جا یگا اور ماتہ مضبوط بکتر میں ڈالنا سو مدینہ ہی کہ  
 ہم شہر میں رہنا جب شہر کے اندر داخل ہووین تو گہروں پر سے انکو تیر و پتہ  
 سے مارنا عبد اللہ بن ابی بن سلول جو منافقوں کا پیشوا تھا یہی بات پسند کیا لیکن صحابہ  
 میں چند جو انمرد جو بدر میں حاضر نہیں ہوئے سو اپنی جو انمردی معلوم ہونا کر کے عرض کرنے  
 لگے کہ ہم شہر میں رہیں تو کا فران کہیں گے کہ ہم سے در کے میدان میں نہ آئے بہتری کہ  
 میدان میں نکلنے کے مقابلہ کرنا اور حضرت کے نکلنے پر بہت باعث ہو رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم جمعہ کی نماز سے فراغت پا کے لوگوں کو وضو کئے اور جنگ کے وقت صبر کرنا  
 اور بہت سی کوشش کرنا کر کے تاکید کئے اور یہ بھی فرمادے کہ اگر تم صبر کرو گے تو تمکو فتح  
 ہوگی اور جنگ کو نکلنے کے واسطے تیار رہو اور آپ عصر کی نماز جماعت سے بڑھ کے محل  
 میں تشریف فرمائے پھر لوگ نکلنے کی خوشی کرنے لگے سعد بن معاذ اور اسید بن حضیر لوگوں  
 کو کہے کہ تم نکلنے واسطے جو بجد ہوئے سو بہت بیجا کئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کی جیسی مرضی تھی ویسا ہی کرنا عرض لوگ منظر تھے کہ اس عرصے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم بکتر پہنکے تلوار باندھ کے نکلے لوگ ناہم ہوئے عرض کئے یا رسول اللہ ہمکو اپنی مخالفت  
 کرنا کسی وقت میں روا نہیں حضور کی مرضی مبارک جیسی ہی ویسا ہی کرنا رسول اللہ صلی  
 علیہ وسلم فرمائے کہ بنی کوہنین پہنچنا کہ پہنچے سو بکتر کو پھر نکالے جب کہ اللہ تعالیٰ اسکے

اور دشمن کے بیچ فیصلہ کرے پھر مہاجرین کا نشان مُصعب بن عمیر کے ہاتھ میں اور اس کا  
 نشان اُسید بن حضیر کے حوالے اور خزرج کا نشان جناب بن منذر کے پاس دئے اور پیچھے  
 میں ابن ام مکتوم کو نایب کئے اور ایک ہزار کی جمعیت سے نکلے شوط کو جب پہنچے عبداللہ  
 بن ابی بن سلول جو برا منافق تھا کہا میری بات نہ سنے ہم مفت میں جان کیا واسطے دین اور  
 اپنے تین سو اہل بیت کو لیکے پھر گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سحر کو وقت اُحد پہار کے  
 دامن میں جا اترے اور صبح کی نماز جماعت سے ادا کر کر مکتز پر دوسرا مکتز پہنچے اور سر پر  
 خود رکھے اور عبداللہ بن جبر کے ہمراہ چاس تیر انداز دیکے پہار کے جانب میں ایک موقع پر کھڑا  
 کر کر زمانے ٹکڑے میں جب نہ بلواؤں تم یہاں سے مت سرکو اگرچہ ہم سب مارتے جاؤں یا ہم کو  
 جانور لیکے پرواز کریں یا ہم غالب ہو کے دشمنوں کو گھنڈل دین بعد صفان آراستہ کر کر  
 مقابلے میں آئے اور کفار عینین پہار کے پاس مدینے کے مقابل اترے تھے سو نشان طلحہ بن  
 ابی طلحہ کے حوالے کئے اور بن غار پر خالد بن ولید کو اور چرنغار پر عکرمہ بن ابی جہل کو متعین کر مقابلے  
 میں کہہ رہی کفار کی طرف سے اول جنگ شروع کیا سو ابو عامر اوس کے قبیلے والا تھا جو  
 پیش از مبعث کے عبادت بہت کرتا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے رسول ہونے کے کہا کرتا  
 اور بعد حضرت پر ایمان نہ لاکے قریش کی رفاقت اختیار کیا تھا اور حضرت اسکو فاسق کہا کرتے  
 سو اوس کے چاس غلام لیکے مکے کو گیا اور قریش کو جنگ کرنے پر ترغیب دیا اور ان سے وعدہ کیا  
 کہ میری قوم سے جب ملاقات کروں تو ان سپہیوں کو میری طرف پھیر لوں جب صفان کہہ  
 سو دیکھا تو پکارا ای سہوین ابو عامر ہوں اوسیان کہے ای فاسق اللہ تیری اکہنہ تہندی  
 نہ کرے یہ کہنے لگے کہا میری بعد میری قوم بگڑ گئی اور وہ اوس کے ساتھ کے غلامان تیروں  
 سے اور پھر دن سے مسلمانوں کو مارنے لگے مسلمان بھی اسکو تیران لگے مارنے ابو عامر جنگ

کی تاب نہ لا کے بہاگاہند عتبہ کی بقی اور دوسرے عورتان دف بجا کہ دلیر ہونے کے بیتان پر  
 لگے پھر جنگ گرم ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں ایک تلوار نہی سو  
 فرمانے اس تلوار کو لیکے کون اسکا حق ادا کرے گا کسی شخص اسکو لینا چاہے پر رسول اللہ صلی  
 علیہ وسلم انکے حوالے نہیں فرمانے بعد سماک بن خرشہ جو ابو جہل کے مشہور ہونے کے  
 یا رسول اللہ اس تلوار کا حق کیا ادا کرنا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے دشمنوں کے  
 مقابل ہونے کے اتنا جنگ کرنا کہ وہ خم جاوے انہوں نے عرض کئے یا رسول اللہ میں اسکا حق ادا  
 کرتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تلوار کو انکے حوالے کئے وہ برے جو انہیں دیتے ایک  
 سرخ پتھیا نکال کے اپنے سر پر باندھے یہ دیکھ کے انصار کہنے لگے ابو جہل موت کے  
 واسطے مستعد ہوا ہی پھر یہ صاحب کافرون کے مقابل ہونے لگے قریش کا نشان برادر طلحہ  
 بن ابی طلحہ پکارا میرے کون مقابلہ کرتا ہی علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نکلیے اسکو قتل کئے اور حضرت  
 خواب میں ٹکر مکرے کو مارے تھے سو اس سے یہی شخص مراد تھا پھر کافرون کا نشان اسکا  
 بہائی عثمان لیا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اسکو تلوار کا ایک تہہ لگائے سو اسکا ماتہ اور بازو اور  
 پہیلیاں لگے پہیسا نظر آنے لگا اور نشان ابوسعید بن ابی طلحہ لیا اسکو سعد بن وقاص رضی اللہ  
 تیر مار کے قتل کئے مسافع بن طلحہ نشان لیا تو اسکو تیر مار کے عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ قتل کئے  
 پھر عاصم بن طلحہ نشان لیا تو اسکو بھی عاصم قتل کئے بعد کلاب بن طلحہ لیا تو اسکو زبیر رضی اللہ عنہ  
 قتل کئے پھر حلاس بن طلحہ لیا اسکو طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ قتل کئے پھر آڑ طاة بن شرجیل  
 لیا اسکو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ قتل کئے پھر شرجیل بن ابی قارط لیا اسکو کینے مارا پھر صواب  
 کر کر ایک غلام تھا سو لیا تو اسکو قرمان قتل کیا کافرون میں برا ایک شجاع تھا سو ابو جہل کے  
 مقابلے میں آیا ابو جہل اسکو قتل کئے اور خطلہ رضی اللہ عنہ ابوسفیان کے مقابلے میں آئے شد

بن آدم کہیں سے آئے انکو شہید کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زمانے حنظلہ کو فرستے  
 غسل دیتے ہیں انکی عورت سے انکا احوال دریافت کئے تو کہے وہ جنب تھا جنگ ہوتا ہی  
 سکے غسل کر کے جلدی آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زمانے اسی واسطے فرستے  
 اسکو غسل دیتے ہیں اور حمزہ رضی اللہ عنہ چند شخص کو مار کے عبدالغزنی کا بیٹا سباع حبلی مکے میں  
 عورتوں کی خدمت کیا کرتی تھی سو اسکو بولے بظکر کا تھے والی کا بیٹا ادھر آؤں نے مقابل ہوا حضرت  
 حمزہ اسکو قتل کئے وحشی بن حرب حبش بن مطعم کا غلام تہر کے پیچھے چہرے حمزہ کو ملتا بیٹھا تھا  
 سو اپنے دادا میں آتے ہی حضرت کو خریہ پہیک کے مارا سو شکم سے پار ہوا آپ کو شہید کیا غرض  
 حمزہ اور علی مرتضیٰ اور طلحہ اور ابودجانہ اور نصر بن انس اور سعد بن الربیع رضی اللہ عنہم جنگ میں  
 بہت کوشش کئے شجاعت کا داد دے آخر اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو فتح دیا کافروں کی ہزیمت  
 ہوئی اور بہا گئے لگے بعضی لوگ غنیمت لو تھے طرف متوجہ ہوئے و تیر اندازان کہ جبکو حضرت در  
 سے کافران بہن آنے واسطے کہترے کروائے تھے اور دو تین بار کافران ادھر سے اسکا قصد کئے  
 تو وہ انکو تیران مار کے ہٹا دئے تھے سو کہنے لگے کہ اب فتح ہوا ہم یہاں کیا واسطے رہنا  
 چلو ہم یہی انکے شریک ہووین عبداللہ بن جبرائیل کے سردار کہے کہ مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم کیا تاکید کئے تھے تم یہاں سے نکلنا مناسب نہیں وہ لوگ نہ مان کے نکلے اور عبداللہ  
 بن حیردس آدمی سے رہ گئے اور و تیر اندازان قریب ہوئے دیکھ کے ابلدیر کا راہیچہا  
 سنبہا لو مسلمانان انہوں کو غنیم کے لوگ سمجھ کے مارنے لگے اتنے میں پہار کا راستہ  
 خالی دیکھ کے خالد بن ولید شکر کون کی برنغار کی فوج اور عکرمہ چورنغار کی فوج لیکے ادھر سے  
 آئے اور اس شخص کو قتل کر کے سر پہنچے دونوں لشکر مخلوط ہو گئے اور اپنا شعار ببول  
 گئے اور صعوب بن عمیر جو مسلمانوں کا نشان اٹھائے تھے انکو ابن قیس رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم بن سحجہ کے مارا اور بھارا میں محمد کو مارا ہوں لوگوں میں نہایت اضطراب ہوا  
ایک جماعت بھاگ کے مدینہ کی راہ لئے چنانچہ حضرت عثمان بھی انہیں میں تھے اور بعض  
لوگ کہے اب ہمارا یہاں کیا کام ہے اپنی قوم پاس جا کے انکی وساطت سے قریش سے  
امان لینا اور جبکہ ایمان قوی تھا وہ کہے اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم مارے جاوے تو  
کیا ہوتا ہم ہمارے دین واسطے لڑنا ضروری کر کر جنگ سے ہاتھ نہ رکھے اور عمر فاروق اور چند  
مہاجر و انصار ایک مقام پر ایکٹھا ہو کے مقابلہ کرتے ہوئے کھڑے رہے اور ابو بکر صدیق  
اور ابو عبیدہ اور چند صحابہ اپنے مقام پر ثابت قدم رہے جنگ کرنے لگے اور ایک  
فرشتہ مصعب کی صورت سے وہ جہنم اتھایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کے ساتھ مہاجرین سے دو شخص تھے طلحہ اور سعد اور انصار سے سات شخص ابو دجانہ  
اور جباب بن المنذر اور عاصم بن ثابت اور حارث بن صمد اور سہیل بن حنیف اور اسید  
بن خضیر اور سعد بن معاذ پہر ابو بکر اور علی اور عبد الرحمن بن عوف اور زبیر اور ابو عبیدہ  
اور مالک بن سنان آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک پر ستر  
زخم لگے اور عتبہ بن وقاص تجھ پیکار سو حضرت کو لک کے رو برو کا دندان مبارک ٹوٹ  
گیا اور عبد اللہ بن شہاب زہری کے مار سے حضرت کی پیشانی پھوٹ کے خون جاری  
ہوا حضرت فرمانے کیوں پہلانی پاگی قوم جو اپنے بنی کے ساتھ یہ کام کئے سو اللہ تعالیٰ  
حضرت کو ایسا کہنے سے منع کیا اور یہ آیت نازل کیا لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ  
عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبُهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ یعنی تیرا اختیار کچھ نہیں یا انکو توبہ دیوے یا انہیں  
عذاب کرے کہ وہ ناحق پر ہیں پہر بعد حضرت خون کو پونچتے تھے اور فرماتے تھے خدایا میری  
قوم کو بخش کیونکہ وہ جانتے نہیں اور فرمائے خون اس لئے پونچتا ہوں کہ اگر زمین پر میرے

خون کا کوئی قطرہ برے تو آسمان سے اس پر عذاب پڑ گیا اور ابن قنہ کے مار سے خسار  
 مبارک زخمی ہوا اور خود کے دو کریمان اسہین دہس گئے اور ابو عامر فاسق جو پیش از جنگ  
 کے گز رہے کہود دیا تھا اسہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم گئے علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ  
 حضرت کا دست مبارک پکڑنے اور طلحہ پیچھے اٹھانے سے حضرت سیدہ ہجو کے کہتے ہوئے  
 مالک بن سنان رضی اللہ عنہ حضرت کی پیشانی پر کاہو چوسے سو حضرت انکو فرمائے  
 میرا ہوجس کے خون کے ساتھ ملیگا تو اسکو آتش و فرخ نہ لگیگی اور ابو عبیدہ بن الجراح  
 رضی اللہ عنہ وہ دونوں کر یوں کواپنے داتون سے کینچ کے نکالے سوائے دو دانہ  
 گر گئے اور کعب کی بیٹی ام عمارہ یہی جنگ کئی اور اسکی گردن کو ایک زخم لگا اور ابو دجانہ  
 حضرت کے روبرو کھڑے تھے جب کوئی تیر مارا تو اپنے اوپر لے لیتے اور حضرت سعد بن  
 ابی وقاص کو تیران اٹھا کے دیا کرتے تھے اور فرماتے تھے مار میرے بابا پر تیرے  
 فدا ہیں اور قتادہ بن نمان کی انکھ مار سے نکل پڑی اسکو لیکے بنی صلی اللہ علیہ وسلم  
 باس آئے حضرت اپنے دست مبارک سے اس انکھ کو لگا دئے پھر اول سے بہتر انکھ آئی  
 اور کلثوم بن الحصین کی حلق میں تیر لگی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسکو اپنا لعاب شریف  
 لگا دئے تو وہ درست ہو گیا اور تفرقے کے بعد اول جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کو سمجھے سو کعب بن مالک تھے رضی اللہ عنہ دیکھے کہ چشم مبارک خود کے نیچے سے چمک رہے  
 ہیں سو خوشی سے بکا رہے اسی مسلمانان خوش ہو دیکھو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 زندہ ہیں بنی صلی اللہ علیہ وسلم انکو کہے خاموش رہو پھر مسلمانان حضرت کو دیکھے کہ  
 جمع ہونے لگے سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک جماعت کے ساتھ پہاڑ پر چڑھے  
 واسطے چلے آئی بن خلف حضرت زندہ ہیں سو سنے حضرت طرف چل دیا اور کہتا تھا

کہ محمد کہان ہی ان بچا تو میں نہیں بچتا چند صاحبان اسکو مازیکا قصہ کے حضرت  
انکو منع کئے اور فرمائے اسکو آنے دیو جب قریب پہنچا حارث بن صمد رضی اللہ عنہ کے  
باس سے حربہ لیکے اسکے ہنسی کے آثار پر جو خود بکتر کے درمیان سے دستا تھا مارے وہ ملعون گھوڑے  
پر سے گر گیا اور بہت بقیاری کرنے لگا بولنے لگا میں مریا ہوں لوگ کہے زخم تو کچھ زیادہ نہیں لگا  
اتنی بقیاری کیوں کرتا ہی کہا محمد مجھے بکے میں کہتا تھا کہ تجھے مارو گا اللہ کی قسم اگر مجھ پر  
تھوکتا تو میں مرجاتا اور اس زخم کا درد ذوالحجاز کے تمام لوگوں پر بانٹے تو سب مر جاویں گے  
اس ہی درو سے سرف کو پہنچے مر گیا اور کافروں کی ایک جماعت پہاڑ پر چرنا چاہی رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے یا اللہ کفار ہم سے اوپر ہونا مناسب نہیں عمر رضی اللہ عنہ مہاجرین  
کی ایک جماعت ساتھ لے انکو مارا تارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہاڑ پر چرنا چاہے  
تو بکتروں کے بوجھے اور زخموں کے نقب سے چڑھ نہیں سکے آخر طلحہ رضی اللہ عنہ بیٹھے سے  
حضرت انکی پشت پر پاؤں رکھکے سوار ہو اور فرمائے طلحہ اپنے واسطے جنت واجب کر لیا اور  
بنی صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز بیٹھے کے ادا کئے اور ابوسفیان کی عورت عتبہ کی بیٹی بند  
اپنے ساتھ کے عورتوں کو لیکے مسلمانوں کی ناک کان کات کے اڑ پرائی اور حضرت حمزہ رضی اللہ  
عنہ کا پیت حیر کے کلیجا چابی اور ابوسفیان نمود ہو پوچھا کیا ان لوگوں میں محمد ہی حضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے جواب مت دیو پہ پوچھا کیا انہوں میں ابی قحافہ کا بیٹا ہی حضرت  
فرمائے جواب مت دیو پہ پوچھا کیا انہوں میں خطاب کا بیٹا ہی حضرت فرمائے جواب کہو  
پہر کوئی جواب نہ دینے سے کہا کہ یہ سب مارے گئے اگر زندہ ہوتے تو جواب دیتے عمر رضی اللہ  
عنہ خاموش رہ سکے کہے ای مدو اللہ تو جھوٹا ہی کہے چکے نامان لیا سوکے جیتے ہیں  
تجھے رسوا کر نوالوں کو اللہ باقی رکھا ابوسفیان اپنی دیو کی تعریف میں بولا اعلیٰ ھبسل

اَعْلٰی مُجِبِّلٌ یَّعْنٰی ہنس دیا اونچا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے جواب کیوں نہیں  
 دیتے عرض کئے ہم کیا جواب دین فرمائے کہو اللہ اعلیٰ وَاَجَلٌ اللہ بہت اونچا اور براہی  
 پہر بلا لانا الغرضی وَلَا غَرْزَی لَکُمْ یَعْنٰی اللہ ہمارا رفیق ہی اور تمکو رفیق نہیں اور ابوسفیان  
 کہا یَوْمَ یَبْعَثُ بَدْرٌ وَالتَّحْرِبُ سَبْحَالٌ یَّعْنٰی پروز بدر کے روز کے درعوض ہی اور جنگ کے  
 فوت ہیں اور تم دیکھو گے مردوں کے ناک کان کٹے ہوئے حالانکہ میں اسکا حکم نہیں کیا  
 اور وہ کام مجھے برا ہی نہ لگا اور عمر رضی اللہ عنہ کو کہا تم سے کچھ کہنا ہوں ذرا ادھر او  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے جا کے سنو کیا کہتا ہی عمر جاتے ہی قسم دیکے پوچھا  
 سچہ کہو کیا محمد مارے گیا کہے حضرت سلامتی سے ہیں اور تو باتان کرتا ہی سو سنتے  
 ہیں ابوسفیان کہا کہ ابن قثمہ کہا تھا کہ محمد کو مارا ہوں لیکن مجھے اسکی بات سے تیری بات  
 کا اعتبار ہی بعد ابوسفیان ومان سے بہر اور جاتے یہ کہہ دیا اب ہمارا تمھارا مقابلہ  
 بھی اگلے سال ہی حضرت فرمائے کہو بہتر ہی جب کفار ومان سے نکلنے کا تہیہ کئے مسلمانوں  
 کو اضطراب ہوا کہ شاید مدینے کو جاوینگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی مرتضیٰ رضی اللہ  
 عنہ کو فرمائے تم جا کے دیکھو کہ اگر وہے اونٹوں پر سوار ہو کے گھوڑوں کو کنارے کرتے ہیں تو  
 یکے کا قصد ہی اگر گھوڑوں پر سوار ہو کے اونٹوں کو چھوڑ دیتے ہیں تو مدینے کو جاتے ہیں قسم  
 اسیکی جو میرا جان اسکی قدرت میں ہی اگر مدینے کو جاگئے تو میں بھی جا کے انکا مقابلہ کروں گا  
 علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ دیکھ کے اگر عرض کئے کہ اونٹوں پر سوار ہیں اور گھوڑوں کو بازو سے  
 رکھے ہیں اور یکے کا راستہ لئے ہیں جب جنگ سے فراغت ہوئی لوگ اپنے مردوں کی تلاش  
 کرنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے سعد بن الربیع کا کیا حال ہی سودریافت  
 کرو ایک صاحب انصار کے انکو دیکھنے گئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ زخمان لگے پرے ہیں اور کچھ

جان باقی ہی وہ صاحب کہے مجھے تمکو دیکھنے واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 پیچھے بن سعد کے میرے طرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام عرض کر کے کہو  
 اللہ تعالیٰ آپکو نیک جزا دیوے اور انصار کو کہو کہ تمہارا ایک شخص بھی زندہ رہی اور  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر دشمن حملہ کرے سو اسکو دفع کرے تو اللہ تعالیٰ کے  
 یہاں اسکا عذر مقبول نہ ہوگا یہ کہے سو تھوڑے وقت میں اسکا روح قبض ہوا اور وہ  
 کیفیت حضور میں حضرت کے وہ صاحب عرض کئے حضرت انکو بہت دعا دے بعد رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حمزہ کو دیکھنے واسطے نکلے سو انکا پیت چیرے ہو اور ناک  
 کان کاٹے ہوئے دیکھے اور فرمانے مجھے کسی مقام میں اتنا غصہ نہ آیا جو یہاں آیا ہی اللہ کی  
 قسم اگر قریش پر دستیاب ہوگا تو اسکے در عوض انکے ستر آدمی کو مشلہ کرونگا اللہ تعالیٰ یہ  
 آیت نازل کیا **وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهِ وَإِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ**  
**لِّلصَّابِرِينَ** یعنی اور اگر بدلادو تو بدلادو اس قدر جتنی تمکو تکلیف پہنچی اور اگر صبر کرو تو یہ  
 بہتری صبر والوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے میں صبر کیا اور انکے بدلے سے  
 درگذا اور شہیدوں کو دیکھ کے فرمانے یا اللہ میں گواہ ہوں انکا اور فرمانے یہ سب  
 لوگوں کے واسطے قرآن علاحدہ علاحدہ کہودنا دشواری وودو شخص کو ملا کے ایک  
 قبر میں دفن کرو اور جسے قرآن زیادہ پڑھا ہی اسکو اگے کرو اگر صفیہ کا غم زیادہ ہو سکا  
 اور لوگوں میں سنت جاری ہو سکا اندیشہ نہوتا تو میں حمزہ کو دفن نہ کرتا ویسا ہی اسکو  
 چھوڑ دیتا تا پرندوں اور درندوں کے پیت سے اسکا حشر ہوو پھر حضرت حمزہ کو اور انکے  
 پیچھے عبداللہ بن جحش کو ایک ہی قبر میں دفن کئے اور انس بن النضر پر اتنے زخم لگے تھے کہ وہ  
 پہچانے نہیں جاتے تھے مگر انکی بہن انکے انگلیوں کو دیکھ کے سمجھی اور مصعب بنکباب عمیر بن مالک

میں انکا نام لکھا تھا

سودنیا کا خیال نہ کر کے وہ سب مال ترک کر مسلمان ہوئے تھے سو اسی جنگ میں شہید ہوئے  
 انکے بدن پر ایک چادر سے زیادہ نہ تھا سر دماغ اپنے تو پاؤں دستے پاؤں دماغ اپنے تو سر دستا  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آنکھیں حال دیکھ کے آنکھوں میں اشک بہا لائے اور فرما نے چادر  
 سر پر اور اوڑاؤ اور پاؤں پر گھانسیں ڈالوا اور دینے میں خبر مشہور ہوئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم مارے گئے بی بیان سکے دامن سے دیکھنے نکلے فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا بھی تشریف لائے اور  
 اور حضرت کے زخموں کو دھونے لگے علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ دھال میں پانی لے آتے تھے لہو بند نہیں ہوتا  
 سودیکھ کے بی بی حصار جلا کے اسپر ڈالے اور کفار کے تینیس آدمی جہنم میں داخل ہوئے اور ایک شخص  
 ابو عرقہ اسیر ہوا وہ مرد و بدر کے جنگ میں اسیر ہوا تھا تو اسکو دوسرا جنگ میں نہ آنا کر  
 غلط لیکے چوڑ دئے تھے آخر شرط پر نہ رہ کے پہرایا تھا سو اسیر ہو کے کہنے لگا یا محمد میرے بیٹوں  
 کو پالنے مجھے چوڑ دے حضرت فرمائے کیا تجھے اسلئے چوڑوں کہ یکے کو جا کے موچوں پر تاؤ دیکر  
 لوگوں میں بولتا ہوں کہ میں محمد کو دوبار دغا دیکے آیا ہوں مومن ایک سو راخ سے دوبار نہیں  
 کتا لیتا پہر اسکو قتل کر ڈالے اور ابن قمنہ حضرت کو مارتے وقت یہ کہتا تھا خذھا وانا ابن  
 قمنہ یعنی یہہ مار لے میں قمنہ کا بیٹا ہوں حضرت اسکو کہے اَقْبَاكَ اللهُ یعنی اللہ تجکو ذلیل کرے  
 جنگ سے گئے بعد ابن قمنہ اپنے بکریوں کو چرانے پہاڑ پر گیا سو ایک بکرا اسکو ٹکرا کر کے پہاڑ پر سے  
 گرا دیا تو اسکے اعضا توت کے مر گیا القصد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شہیدوں کو دفن  
 کر کے پہرے راہ میں حضرت کی پہوپیری بہن جنت کی بنتی حمہ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 اُس بی بی سے کہے تیرا بھائی عبد اللہ مارا گیا کہی اَنَا اللهُ وَاَنَا الْيَسْرُ رَا جَعُونَ اَللّٰهُ سُبْحٰنَہُ  
 بعد حضرت فرمائے تیرا مامو حمزہ بھی شہید ہوا تہ بھی ولسا ہی کہی بعد فرمائے تیرا شوہر مصعب مارے  
 گیا یہ سنتے ہی ہمر نہ لا کے بی اختیار رونے لگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے دیکھو عورت کو

مرد سے کیا الفت رہتی ہی بھائی اور ماں سے سو سکے جبر کئی پر مرد ہوا سو سکے جبر نہ کر سکی اور  
 حمزہ کی لڑکی فاطمہ راہ پر آگے کھڑے ہوئی اور لوگان ٹکریاں باغ ہکے آتے سو دیکھ کے اپنے والد  
 بزرگوار کو تالاش کئی تو نہ دیکھی اور صدیق رضی اللہ عنہ کو پوچھی میرے باپ کہاں ہیں کہ دستے نہیں  
 صدیق کی آنکھ اشک سے بھر آئی پراسکو جواب آیا کہ اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 تشریف لاتے ہیں جب حضرت کی سواری پہنچی اپنے باپ نہیں سو دیکھ کے جانور کی باگ پکڑی اور  
 عرض کئی یا رسول اللہ میرا باپ کہاں ہے حضرت فرمائے میں تیرا باپ رہو گھا وہ کہی اس بات سے  
 خون کی باس آتی ہی اور رونے لگی صحابہ بھی اسکو دیکھ کے رونے لگے کہی یا رسول اللہ میرا باپ  
 کیسا شہید ہوا سو بیان کرو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے بیشی اگر میں اسکا احوال  
 بیان کروں تو تجھے برداشت نہ آگیا اس غریب کا رونا اور پلانا زیادہ ہوا اور بنی دینار کے  
 قبیلے والی ایک عورت راہ میں مشغول تھی لوگ اسکو اطلاع کئے تیرا باپ اور بھائی اور مرد شہید  
 ہوئے تو کہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہاں ہیں سو مجھے کہو لوگ جواب دے حضرت خیرت سے  
 آتے ہیں سو حضرت کو دیکھ کے کہی یا رسول اللہ تمھاری سلامتی کے آگے دوسرے مصیبتاں کچھ نہیں  
 جب حضرت عبد الاشہل کے گہروں پر سے گزرے تو عورتوں کے رونے اور پلانے کا آواز آیا رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم آپ ہی رو کئے فرمائے مگر حمزہ پر کوی رو ڈالا نہیں سعد بن معاذ اور اسید  
 بن حضیر یہ بات سنے اپنی قوم کی عورتوں کو تاکید کئے کہ تم جا کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کے چچا پر رو ڈپلاؤ سو وہ سب بی بیان مسجد کے دروازے پر آگے حضرت حمزہ پر پلانے لگے حضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم انکا آواز سنے پوچھے کیا ہے وہ عرض کئے حمزہ پر روتے ہیں رسول خدا  
 صلی اللہ علیہ وسلم انکو دعائیکے رخصت کئے اور اس روز سے مردے پر پلانے سے منع  
 فرمانے اور اس جنگ کے دوسرے روز حمزہ ادا کا غزوہ ہوا اس کا سبب یہ تھا کہ قریش کے کفار جنگ

سے پہر کر چلے تو راہ میں ایک دوسر کو ملا مت کرنے لگا کہ فتح ہو جہو ہوتے ہوئے انکو چھوڑ کے آنا  
 بہت نادانی ہے انہوں نے کرب و درموج و دین آئندہ ہی جنگ اسطے مستعد ہو گئے آنگے ہم انکی  
 بستی میں جا باری ثانی سپہوں کو قتل کرنا یہ کیفیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی  
 حضرت کیشنبے کے روز صبح ہی لوگوں کو حکم کئے کہ جنگ کے واسطے مستعد ہو کے جلد نکلنا اور نکلکے  
 روز جو شخص جنگ میں حاضر تھا وہی انا دوسرا نہ آنا مسلمانان باوجود قلت کے اور زخمی رہنے کے  
 جنگ کو نکلے جمع ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے میں ابن ام مکتوم کو نائب کر کر  
 کلہی کا نشان جو اسکو ہنوز کہولے نہ تھے علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ماتھہ دیکر ستر آدمی سے جو  
 کل کے روز جنگ کئے تھے نکلے طلحہ رضی اللہ عنہ کو ستر زخم لگے تھے اور انگلیوں پر زخم تھے  
 اور ماتھہ ضایع ہوا تھا اور عبد الرحمان بن عوف کو بیس زخم سے زیادہ تھے اور ایسے ہی اکثر  
 لوگ زخمان کھائے تھے لیکن خدا اور رسول کا حکم نہ ٹال کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ  
 ہوئے اور حمزہ و آلہین جو مدینے سے ساتھ میل پر تھا جا کے اترے اور تاکید کئے شبکو چولے  
 بہت سلگاؤ تاکا فروں پر رعب پڑے سو پانسو چولہا سلگائے پھر خزاعہ کی قوم کا ایک  
 سردار معبد بن ابی معبد اسکا نام ہنوز ایمان نہ لایا تھا با این اُن اور اسکی تمام قوم حضرت  
 کی دوستی میں تھی سو حضرت سے ملاقات کر کر ابوسفیان پاس گیا اور رُوحا میں اُس سے  
 ملاقات کیا دیکھا تو اسکا ارادہ پلٹ کے انیکا ہی اُنسے کہا میں دیکر ہاتھ د کو بری جمعیت سے  
 آتا ہی اُنکے جو لوگ جنگ میں حاضر نہیں ہوئے تھے سو وہ بھی پیمان ہو بد لائے آتے ہیں  
 ابوسفیان کہا کیا سچہ ہی تو بولے واللہ سچہ کہتا ہوں تو یہاں سے نکلے نہیں تگ اُنکے  
 گہوڑے نمود ہونگے ابوسفیان کو نہایت اندیشہ ہوا اور وہاں سے کوچ کر کر اگے روانہ  
 ہوا اور اپنے اُس ارادے سے باز آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس مقام میں تین روز

رکے چوتھے روز مدینے کو تشریف لائے چوتھا سال ہجری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کو معلوم ہوا کہ خویلد کے بیٹے طلحہ اور سلمہ حضرت سے جنگ کرنے لوگوں کو جمع کرتے ہیں سو محرم کے  
 غرے کو ابو سلمہ بن عبد الاسد کے ساتھ دیر سو آدمی دیکے روانہ کئے اور تاکید فرمائے تم راہ  
 کترا کر جا کے انکو غارت کرو یہ لوگ دیسا ہی جا کے انکے جانوروں کو لوٹ لئے تین شخص انکے اسیر  
 ہو باقی بہاگ گئے اور محرم کی پانچویں کو دوشنبے کے روز عبد اللہ بن اُمیس کو روانہ کئے او  
 زمانے تم غزہ کو جاؤ وہاں خالد بن ولید کا بیٹا سفیان لوگوں کو مسلمانوں سے جنگ کرنے جمع  
 کر رہا ہی اسکو قتل کرو عبد اللہ بن اُمیس عرض کئے اسکی نشانی کیا ہی حضرت زمانے نشان ہو  
 کہ تو اسکو دیکھتے ہی تجھ پر اسکی میت ہوگی عبد اللہ ٹھکے اس مقام کو پہنچ کر اس سے ملاقات کئے  
 عبد اللہ کو کیسے دیکھنے سے خوف نہیں ہوتا تھا سو اسکو دیکھتے ہی انکو خوف ہوا غرض سفیان  
 نے انکو دیکھ کے پوچھا تو کون سی کہے میں خزاعہ کے قبیلے والا ہوں سنا ہوں کہ تو محمد سے جنگ  
 کا ارادہ رکھا ہی سو میں آیا ہوں تا تیرا شریک ہوں انکے باتان اسکو خوش لگے سو انکو اپنے  
 پاس رکھا فرصت کا وقت دیکھ کے اسکا سر کاٹ لیکے بہاگے اور ایک غار میں جا کے چھپے مگر  
 اسکے منہ پر جالا باندھی لوگ جست و جو کر گئے بعد عبد اللہ ٹھکے مدینے کو آئے اور اسکا  
 سر حضرت کے روبرو رکھے اور صفحہ کے مہینے میں عضل اور قارۃ کے قبیلے والے چند شخص آ کے  
 عرض کئے ہماری قوم مسلمان ہوئی ہی انکی تعلیم واسطے کسی کو روانہ کرنا سو حضرت عاصم  
 بن ثابت کے ساتھ نون شخص کو روانہ فرمائے عثمان کے نزدیک پانی جسکا نام رجب تھا پہنچے  
 ہذیل کے قبیلے والوں کو انکے آنے پر اطلاع ہوئی سو سو شخص تیرا نڈا زد ہونے لگے اور مدینے  
 کے خرمے کے تخم کو دیکھ کے کہے یہ بئیر کے خرمے کے تخم ہیں وہ لوگ یہاں ہی ہونگے اور صحابہ  
 ایک غار میں چھپے تھے سو انکو گھیر لے کے کہنے لگے ہم تمکو مارتے نہیں تم ہمارے بڑا ہوں او

عاصم اور چھ شخص کہے ہم کافرون کی پناہ میں نہیں آتے کفار انکو سمجھانے لگے آخر رضی نہیں ہوئے  
 سو دیکھ کے انکو تیرون سے قتل کئے باقی کے تین شخص کو عہد کر کے نکالے غار سے نکلے بعد کماؤن  
 کے چلے آنا کر انکو باندھنا چاہے ان تینوں صاحبوں میں سے ایک صاحب کہے یہ پہلی دعا ہے  
 میں تمہارا پناہ میں نہیں آتا اسکو بھی مارے خبیث اور زید بن الدثنه دو شخص ہلکے سو انکو لیجا  
 کے میں بیچے اور عاصم رضی اللہ عنہ مرتے وقت دعا کئے یا اللہ میرے بدن کو کافروں کا ماتم  
 لگنے دے اور ہماری خبر تو اپنے رسول کو پہنچا جبریل اگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع  
 کئے حضرت لوگوں کو اسی وقت انکے احوال پر اطلاع دئے اور عاصم کافرون کے برے سردار کا سر  
 کاٹتے تھے تو اس کافر کی مانند رکھی تھی کہ اگر وہ ہمارے دستیاب ہو تو اسکی کہو پری میں شرب  
 پیونگی اور اسکا سر جسے لادیا تو اسکو سواونٹ دیونگی اس لئے کافران چاہے کہ انکا کثرت  
 لین لیکن اللہ تعالیٰ شہد کے کہیوں کو بھیجا تا عاصم کے گرد آئے جمع ہوئے اور انکے پاس کوئی  
 نہ جاسکا کہے کہ پہر کے لیجا دینگے سو اللہ تعالیٰ پانی کی سیل بھیجا اور انکا جسد پانی کے ساتھ  
 جاتا رہا اور خبیث بن عدی بدر کے جنگ میں حارث بن عامر بن نوفل کو مارے تھے سو انکو  
 یکے میں لیجا کے حارث بن عامر کے بچوں پاس بیچے اور زید بن الدثنه امیہ بن خلف کو مارے  
 تھے سو اسکا میتا صفوان خرید کیا اور ان دونوں کو قید میں رکھ کے حرام چھینے لگے رے بعد  
 انکو قتل کئے حارث کی بیٹی کہا کرتی تھی میں خبیث سے بہتر قیدی نہیں دیکھی لوہے کے بیرو نہیں  
 تھا اور انکو رکھا یا کرتا تھا حالانکہ وہ انکو کاموسم نہیں تھا مگر اللہ اسکو غیب سے دیتا تھا  
 القصة خبیث کو مارنے کے کے حرم سے باہر نکالے تو خبیث رضی اللہ عنہ کہے مجھے چوڑ میں  
 نماز پڑھتا ہوں پہر دو رکعت نماز پڑھکے کہے میں زیادہ نماز پڑھتا لیکن تم سچینگے کہ موت سے  
 در کر نماز پڑھتا ہی اس لئے نہ پڑھا اسکے بعد کافرون کے حق میں یہ بدو دعا کئے اللہم ارحمہم

عَدَدًا وَاقْتُلَهُمْ بَدَاً وَآخِرًا لِّبَقِيٍّ مِنْهُمْ أَحَدًا یعنی یا اللہ تو انکو گن اور انکو جدا جدا کر  
اور انکے سیکومت چھوڑ دے یہ بیتان کہے فَلَسْتُ أَبَالِي حِينَ أُقْتَلُ مُسْلِمًا ۚ عَلٰی  
اٰی جَنَبٍ كَانَ لِلّٰهِ مَحْضَرٌ عِی ۚ یعنی مجھے پروا نہیں جب میں مارا جاؤں سلمان کسی  
پہلو پر نہ ہوں تو ہی اللہ ہی کے واسطے میرا مرنے والا ہے ذٰلِكَ فِيْ ذَاتِ الْاِلٰهِ وَاِنْ يَّسْأَلْ  
يُبَارِكْ عَلٰی اَوْصَالِ شَلْوٍ مُّزَج ۚ اور یہ موت اللہ کی رضامندی میں ہی اگر چاہے تو  
برکت دین جس کے کتے ہوئے نکروں میں اور کہے یا اللہ اس احوال سے اپنے رسول کو اطلاع  
کر کافران انکو دار پر چڑھاتے وقت کہے کیا تجھے خوب لگتا ہے کہ تیرے عوض میں محمد کو ہم  
دار پر کھینچے اور تو اپنے گھر میں رہتا خبیث رضی اللہ عنہ فرمائے واللہ اگر میں گھر میں  
رہوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں میں ایک کانا چبھے تو مجھے خوب  
نہ لگیگا یہ سنکے ابوسفیان کہا میں کیسے اصحاب کو نہیں دیکھا جو اسکو دوست کہیں  
جیسا محمد کے اصحاب اسکو دوست رکھتے ہیں اور موعے بعد انکا جسد دیسا ہی دار  
پر تھا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمرو بن اُمیہ ضمری کو روانہ کئے سو انہوں  
آکے دار پر چڑھکے خبیث کو اسپر سے اتارے اور زمین پر رکھکے تھوڑے وقت کے  
بعد دیکھے تو خبیث کا جسد غیب ہو گیا اور اسی مہینے میں منذر بن عمرو کا سر یہ روانہ  
ہوا انکی روانگی کا باعث یہ ہوا ابویراجس کا نام عامر مالک کا بیٹا اور شہور غائب  
الاسم دینے کو آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکو ایمان لانے پر ترغیب دے  
اُسنے ایمان نہ لا کے عرض کیا آپ کے طرف سے چند لوگ کو بچہ کی طرف روانہ فرما دے تو  
مجھے امید ایسی ہے کہ وہاں کے لوگ مسلمان ہو گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے  
مجھے اندیشہ ہی نجد والوں سے ابوراکہا آپ کے طرف سے جانو والوں کو کچھ اندیشہ نہیں میں

انکا حمایتی ہوں سورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ستر قاری کو منذر بن عمرو کے ہمراہ روانہ  
کئے وہ لوگ کلکے مکے اور غسان کے درمیان بیرمغونہ میں جا کے اتر کر عامر بن طفیل عامری آپس رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کا عنایت نامہ حرام بن لیحان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں دیکر روانہ کئے وہ شقی  
بدخت حضرت کا عنایت نامہ نہ دیکھ سکے حرام کو قتل کیا اور اپنی قوم بنی عامر کو کہا کہ ان تمام لوگوں کو مارنے  
جلو بنی عامر کہے انھوں کو ابوہریرہ اپنی بیاہ میں لیا ہی ہم انہوں کو مارینگے پھر عامر غصیہ اور رغل کے  
قبیلے والوں کو جمع کر کر ان ستر آدمی کو کہیر لیا یہ بھی تلوار ان کہیچ کے سیدھے ہوئے اور جنگ میں  
شہید ہو مگر کعب بن زید بخاری رضی اللہ عنہ زخمی ہو کے پرے تھے سوچ گئے اور عمرو بن امیہ  
ضمری اور منذر بن محمد اونٹوں کو چرانے گئے تھے سو بھی بچ گئے اور دیکھے کہ لشکر کی طرف پرندے  
اُتر رہے ہیں کہے یہ جانور اُثرنا آفت سے خالی نہیں جا کے دیکھنا انکا کیا حال ہے اور انکے دیکھے  
تو سب مر کے لہو میں ترپ رہے ہیں منذر بن محمد کہا اب کیا تجویز کرنا عمرو کہا ہم جا کے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کو عرض کرنا منذر بن محمد کہا منذر بن عمرو مارے گئے سو مقام میں نہ مر کے  
جینا مجھے آرزو نہیں سو اب بھی جنگ کر کے شہید ہوا اور عمرو بن امیہ اسیر ہوا عامر اسکی بیٹی  
کے بال کتر کر آزاد کیا عمرو ومان سے نکل کر قرقرہ کو پہنچے ومان بنی عامر کے قبیلے والے دشمنوں کے  
اُترے تھے سو عمرو انہوں کو قتل کئے بعد معلوم ہوا کہ ان دونوں شخصوں کو رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم امان دئے تھے پھر عمرو بہت نام ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب انہوں  
کی کیفیت معلوم ہوئی فرمائے یہ ابوہریرہ کا کام ہے مجھے اول ہی اندیشہ تھا اور حضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم ایک بیٹے تک نماز میں رغل اور ذکوان اور بنی لیحان اور غصیہ کی قوم پر بدعا کرتے  
تھے اور اسی جنگ میں عامر بن فہیرہ ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا غلام شہید ہوا سو عامر بن  
طفیل نے عمرو بن امیہ ضمری سے پوچھا یہ کون شخص تھا جو مے بعد میں دیکھا اسکی لاش کو

آسمان پر لیجا پھرتا رہا کہتے ہیں کہ شہیدوں کو دفن کرتے وقت عامر بن فہیرہ کی لاش کو دھونڈنے تو نہ ملی کیونکہ مالک کو دفن کئے جب یہ کیفیت ابوہریرہ کو معلوم ہوئی بہت نادام ہو کر ربیعہ بن عامر بن مالک کو جا کے ترغیب دیا کہ تو عامر بن طفیل کو قتل کر سوربیہ عامر کے ران میں نیزہ مارا عامر گھوڑے پر سے گر گیا اور اپنے لوگوں کو کہا یہ ابوہریرہ کا فتنہ ہی اگر میں مر جاؤں تو میرا خون میرے چچا کو بخشد یا تم اس سے بدلہ لے لو اگر میں جیوں تو میرے ران میں جو ادیگا سو کرونگا اور ربیعہ الاول بن بنی نضیر کا غزوہ ہوا اسکا سبب یہ تھا کہ وہ دو شخص جو عمر بن امیہ ران میں مارتے سو انکو امان تھا کہ حضرت دیت دلانا چاہے دیت تو قیلے والے دیتے تھے اگر قبیلہ نہ ہو تو حلیفان دینیکا دستور ہی اسلئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی نضیر سے واپس تشریف لینگے اور انکو فرمائے عمر بن امیہ دو شخص کو خطا سے مارا اور ان تھارا حلیف ہی دیت دینے میں تم اسکی اعانت کرو یہود اسکو قبول کئے اور باہم جمع ہو کر کہنے لگے محمد دیوار کی نیچے بیٹھا ہی ایسا قابو پہرہ ملیگا اب گھر پر چڑھ کے ان پر برا سا پتھر ڈالتا ہوں انکے ماتھے سے نجات ہو سلام بن مشکم جو یہود کا بڑا تھا کہا اللہ تعالیٰ اسکو اس ہمارا ارادے پر طلع کرے گی پھر ہمارے اور اس کے بیچ جو عہد و پیمان ہی سو تو ت جائیگا ہرگز یہ کام مناسب نہیں سب اسکی بات نہ مانے عمرو بن فحاش کو گھر پر چڑھانے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات سے اللہ تعالیٰ خبردار کیا تو وہ ان ابو بکر اور عمر اور علی وغیرہ رضی اللہ عنہم جو بیٹھے تھے انکو حضرت فرمائے میں قصداً حاجت واسطے جاتا ہوں اور وہاں سے نکل کر مدینے کو تشریف لانے صحابہ حضرت کا انتظار رویرنگ کر کے بعد حضرت کو دھونڈنے نکلے ایک شخص راہ میں ملے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے کو تشریف فرمائے صحابہ حضرت کے خدمت میں حاضر ہوئے حضرت فرمائے یہود ایسا ارادہ کئے تھے اس لئے میں وہاں سے نکل آیا اور محمد بن مسلمہ کی زبانی انکو کہنا سنا ہے

تم ہمارے ساتھ باوجود عہد رکھنے کے یہ ارادہ کئے سو تم نہایت دغا کئے میں تمکو دس روز کی مہلت دیتا ہوں اس میں تم اپنے معاملے صاف کر کر نکل جاؤ نہیں تو میں تمکو قتل کرونگا یہود جانے واسطے عقد جوئے لیکن عبد اللہ بن ابی بن سلوان جو برا منافق تھا تمکو دم دیا کہ میں دو ہزار آدمی کے ساتھ تمہاری کمک کرتا ہوں سو اسکے بل سے حضرت کو جواب کہے ہم یہاں سے نہیں نکلتے تمہارا ہاتھ سے کیا ہوئی سو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی ام مکتوم کو نایب کر کر فوج لیکے نکلے اور چھ روز ان کو محاصرہ کئے اللہ تعالیٰ یہود کے دل میں رعب ڈالا اور منافقوں کی کمک سے نا امید ہوئی تو عاجزی کرنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم کئے کہ اونٹوں پر جس قدر اسباب اٹھائے جاتا ہی اس قدر لئے جانا باقی اسباب اور تھیں یا نہ لیجنا یہود اس حکم پر راضی ہو کے چھ سو اونٹ اسباب لیکے تین تین شخص میں ایک ایک اونٹ تھا باقی اسباب زمین باغان پچاس بکتر پچاس خود تین سو تلو اور حضرت کے خالصہ میں آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چند قطعے زمین کے اپنے اخراجات واسطے رکھ کے باقی زمینات مہاجرین میں بانٹ دئے اور انصار اپنے گھر ان زمینات جو مہاجرین کو دئے تھے پھر وہ انہوں کو پھیر دئے اور انصار پر مہاجرین کی اخراجات سے تکلیف تھی سو دفع ہوئی اور یہود کے دو شخص یامین بن وہب اور ابو سعید بن وہب یہود کی موافقت نہ کر کے ایمان لائے حضرت انکے اسباب کو ہاتھ نہ لگانے اور اسی مہینے میں شراب حرام ہوئی اور جمادی الاولیٰ میں بی بی رقیہ کے فرزند حضرت عثمان سے عبد اللہ نام انکی عمر چھ برس کی تھی انتقال پائے اور اسی مہینے میں ذات الرقاع کا غزوہ ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر پہنچی انمار اور ثعلبہ کے قبیلے والے فوجان جمع کرتے ہیں سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوذر غفاری کو مدینے میں نایب کر کر چار سو آدمی کی جمعیت سے نجد کی طرف متوجہ ہوئے اور غطفان کی زمین میں نخل کر کر ایک موضع تھا وہاں پہنچے تو جنگ ہوا کافران در کے بہاگے انکے چند عورتاں اسیر ہو

مسلمانوں کو اندیشہ ہوا کہ نماز پڑھتے وقت کافران یورش کرتے ہیں سورسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم خوف کی نماز پڑھے اور پندرہویں روز حضرت مدینہ میں داخل ہوئے اور  
راہ میں ایک شخص کا فرجسکا نام غوث تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اکیلے سوتے  
دیکھ کر حضرت کے سرھانے آیا اور جھار پڑ حضرت کی تلوار لگی تھی سوا سکو کھینچے کہا اب تجھے  
کون بچائیگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اللہ بچائیگا تو تلوار اس کے ماتھے سے گر گئی  
حضرت اسکو اٹھالے وہ شخص عاجزی کرنے لگا حضرت اسکی تقصیر معاف کئے اور اسی غزوہ سے  
آتے وقت جابر بن عبد اللہ کا دانت سُست ہوا تھا سو حضرت اسکو چھتری سے مارے  
پھر جلد ہو کے سب دانتوں کے آگے رہنے لگا اور لوگوں کے پاؤں کو پیادہ چلنے کے باعث زخاں  
لگے تو اسپر حیدیان باندھتے تھے چند یوں کو تو رقاء کہتے ہیں اسلئے اس غزوہ کا نام ذات الرقاء  
ہوا اور اسی جنگ سے آتے وقت بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کا مالام لگ گیا تو اسکو دھونڈنے  
مقام کے دامن پانی نہ تھا وضو کی حاجت ہوئی سو تم کرا کر آیت اتری بعد اذنت کو اٹھانے میں  
اسکے پیٹ کے نیچے سے بی بی کا مالام نکلا اور شعبان میں بدر الموعد کا غزوہ ہوا اس کا  
سبب یہ ہے کہ احد کے جنگ میں ابوسفیان کہا تھا کہ سالِ آئندہ بدر میں ہم مقابلے کو آئیگی  
اور حضرت یہی اسکو قبول کئے تھے جب وعدہ کے دن قریب ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم مدینہ میں عبد اللہ بن رواحہ کو نایب کر کر اور نشان علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ماتھے میں  
دیکر ایک ہزار بائسوا آدمی کی جمعیت سے نکل کے بدر کو پہنچا اور ابوسفیان قریش کو لیکے مَرَّ الظُّر  
کی طرف سے حُجَّہ کو پہنچا اور مسلمانوں کا رعب اس کے دلین پرنے سے قریش کو کہا اس سال خشک  
سالی کا طور معلوم ہوتا ہی قحط کے ایام میں جنگ کو جانا مناسب نہیں اب بھر جاؤ آئندہ مقابلہ  
ہو رہیگا تب سب بھر کے چلے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آٹھ روز انکی انتظار فرما کر

بعد میں کو تشریف لائے اور اسی مہینے میں حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی  
اور رمضان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خزیمہ کی بیٹی بی بی زینب رضی اللہ عنہا کو  
نکاح کئے اور شوال میں ابی امیہ کی بیٹی بی بی ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نکاح کئے اور ذی القعدہ میں جیش کی بیٹی بی بی زینب کو رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نکاح کئے انکے نکاح کی دعوت میں لوگ کھانا کھا کے باتان کرتے ہوئے حضرت کے  
دولت خانے میں بیٹھے سو عورتوں کو چھپنے کا حکم ہوا اور اسی سال فاطمہ بنت اسد رضی اللہ  
عنہا والدہ علی مرتضیٰ کی انتقال پانے اور بی بی زینب بنت خزیمہ کا انتقال ہی اسی سال  
ہوا اور ایک یہودی اور یہودیہ زنا کرے تھے سو انکو حضرت کے خدمت میں حاضر کئے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم یہود سے پوچھے تو ریت میں زنا کا کیا حکم ہے کہے مہنہ کالا کرکراؤنت  
کے دم طرف مہنہ کئے بٹھلا کر شہر میں پھرانا حضرت فرمائے تم جہوشہ کہتے ہو تو ریت میں حکم  
نہیں اور تو ریت منگوا کے دیکھے تو اُس میں لکھا ہے کہ رحم کرنا پھر تب ان دونوں کو سنگسار  
کر کے مارے اور اسی سال زید بن ثابت کو حضرت فرمائے کہ یہود سے اکثر نوشت و خواند کا  
اتفاق ہوتا ہی اور انکے سخن کا اعتماد نہیں تم انکا خط لکھنا سیکھو بموجب حکم کے زید نے  
پندرہ روز میں وہ خط لکھنا سیکھے پانچواں سال ہجری ربیع الاول میں دومۃ الجند  
کا غزوہ ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر پہنچی دومۃ الجند ان جو مدینے سے  
پندرہ روز کے راہ پر ہی اور دمشق میں اور اسی میں پانچ روز کا فاصلہ ہی سو وہاں  
لوگ جمع ہو کر راہ زنی کرتے ہیں اور مدینے کا بھی قصد رکھتے ہیں حضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم مدینے میں سباع بن عرفیہ کو نایب کر کر نزار آدمی سے چکیوں کو نکلے شے کو چلتے  
اور دن کو راہ بکا کے جنگل میں اترتے دومۃ قریب پہنچے انکے جانوروں کو جو وہاں

سوا سکو اپنے تین ریاست نہوی سو جلا پے کے سب سے ایسا کہتا ہی ایک سکی بانگ  
 خیال نہ فرمانا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام دن اور تمام شب راہ چلے دوسرے  
 روز وہ پوپ خوب گرم ہوئی بعد اترے بہت چلے ماندے ہوئے تھے زمین پر اترتے  
 ہی سو گئے اتنا کچھ زیادہ محض اس واسطے چلے تا لوگوں کے دلوں سے قفسے کی بات دفع  
 ہو جاوے پہر وہاں سے نکل کے حجاز طرف کی راہ لئے اور ایک پانی پر جا اترے بار بہت  
 شدت سے چلا لوگ کو گہرا مٹ ہوئی حضرت فرمائے کچھ اندیشہ مت کرو ایک برا کا فرمانے  
 کے واسطے چلا ہی جب مدینے کو آئے تو معلوم ہوا کہ اس روز رفاعہ بن زید بن تابوت جو  
 مسلمانوں کا برا دشمن تھا سو مولا اور عبد اللہ بن ابی جو زید کو جہشلا یا تھا انکو سچا کرنے  
 اللہ تعالیٰ سورہ منافقون نازل کیا عبد اللہ بن ابی کے فرزند کے مسلمان تھے سو یہ کیفیت  
 سنے بنی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کے عرض کئے یا رسول اللہ میں سنا ہوں  
 کہ آپ میرے باپ کو قتل کرنا چاہتے ہیں اگر مرضی مبارک اُسکے قتل پر ہو تو مجھے ارشاد  
 فرمانا میں اُسکا سر کاٹ کے حاضر کرتا ہوں اگر دوسرا کو ہی میرے باپ کو قتل کریں تو  
 میرا دل نہ چاہیگا کہ میرے باپ کو قتل کیا شخص لوگوں میں بہتر رہے پہر کا فر کے لئے  
 ایک مسلمان کو قتل کروں تو میں دوزخ میں جاؤنگا حضرت فرمائے میں تیرے باپ کو نہ مارؤنگا  
 بلکہ جب تک وہ زندہ ہے اُسکے ساتھ ملائمت کرتا رہونگا یہ معاملہ ہوئے بعد عبد اللہ  
 بن ابی کچھ نالایق بات بولا تو اسکی قوم ہی اُس پر لعن طعن کیا کرتی یہ سکر رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم عمر کو فرمائے اگر تم کسے سنو روز ہم اُسکو قتل کرتے تو مدینے کے تمام لوگ  
 میں اضطراب ہوتا اب اگر اسکی قوم کو کہوں تو وہی اسکو ماریگی اور جب حضرت  
 مدینے کے نزدیک پہنچے عبد اللہ بن ابی کے فرزند ا کے اپنے باپ کو مدینے میں نہ جانے دیکے

روک دئے اور کہے جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذن نہ دیکے میں  
 تجھے نہ چھوڑ دینگا بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آکے اجازت دئے تدارسکو  
 چھوڑے اور اسی سفر میں لوگ بی بی عایشہ پر بہتان کئے سو اللہ تعالیٰ انکی پاکی اور برات  
 میں سورہ نور کے دس آیت نازل کیا اور شوال میں خندق کا غزوہ ہوا سبب نکاح  
 تھا کہ یہود کے چند عمدہ لوگ مثل سلام بن مشکم اور حنی بن اخطب وغیرہ ملے کہ جاکر قریش  
 کو ترغیب دئے اور کہے کہ اس دفعہ تم ہم ملے ایسا جنگ کرنا کہ مسلمانان کایچ و بنیاد  
 باقی نہ رہے اور غطفان کے قبیلے والوں کو بھی جا کے ترغیب دئے ابوسفیان قریش کے  
 چار ہزار کی جمعیت سے نکلا اور نشان عثمان بن طلحہ کے حوالے کیا انکے ہمراہ تین سو گھوڑے  
 دیر ہزار اونٹ تھے جب مرثدہ بن ابی اسد کو پہنچے سفیان بن عبد شمس بنی سلیم کے ساتھ سو  
 آدمی کو لیکے شریک ہوا اور طلحہ بن خویلد بنی اسد کو لیکے ملا اور عیث بن حصن بنی فزارہ  
 ہزار آدمی سے داخل ہوا اور مسعود بن زید بنی اشجع کے چار سو آدمی کے ساتھ ہمراہ ہوا  
 اور حارث بن عوف بن مرہ کے چار سو آدمی سے ملے کیا اور متفرق قبیلوں کے لوگ بھی جمع  
 ہوئے غرض ابوسفیان دس ہزار کی جمعیت سے مسلمانوں کا قصد کر کے چلے یا یہی جماعت  
 جنگ کے لئے آنے سے اس جنگ کو غزوہ احزاب بھی کہتے ہیں کیونکہ احزاب کا معنی عربی میں  
 جماعتان ہیں پھر تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کافروں کے اس ارادے پر مطلع  
 ہوئے مسلمانوں کو حکم کئے کہ جنگ کے واسطے مستعد ہو جاویں اور مدینہ میں ابن ام مکتوم کو  
 نایب کر کے تین ہزار مسلمان سے نکلے مہاجرین کا نشان زید بن حارثہ کے ہاتھ دئے اور  
 انصار کا نشان سعد بن عبادہ کو عنایت کئے اور سلع پہاڑ پاس ترے رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے اور ہوتی کا خیمہ دئے کافروں کی جمعیت بڑی رہنے کے

باعث صحابہ کو تشویش ہوئی سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کہے عجم میں دستوری کے مخالف بہت ہیں  
 نوشہر کے گرد خندق کھودتے ہیں چونکہ مدینے کے اطراف میں اکثر عمارتیں تھیں مخالفوں کو  
 اس جانب سے گذرنا ممکن نہ تھا مگر سلع پہاڑ طرف میدان تھا سو اس طرف خندق کھودنا شروع  
 کئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زمین کی پائش کر کر دس آدمی ملے چالیس تھہ کھودنا مقرر کئے  
 اور آپ بھی ان کے ساتھ کھودا کرتے تھے اور مٹی اٹھاتے ایک روز براپتہرایا اسکو پہونے سے  
 سب عاجز ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اتر کے اسپر سبل مارے تو بالو کے سا  
 ہو گیا اور مسلمانوں کو قوت سے نہایت تصدیق ہتی ایک روز بشر بن سعد کی مٹی اپنے باپ  
 اور مامو کے واسطے ایک سپو خر مالیکے آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکو دیکھ کر فرما  
 کہ وہ کیا ہی سو یہاں لے آوہ بی بی خر مالاکے حضرت کے ماتھے میں ڈالی وہ بہت ہی تہور رہا جو  
 حضرت کا دست مبارک اس سے نہ بھرا بعد کپڑا بچھا کے اسکو اس میں ڈالے اور لوگوں کو کہے  
 ناشتا کرنے آؤ سو تمام کھانا نیکو جمع ہوئے اور سب بیت بھر کے کھائے پھر وہ جتنا تھا سو وٹیاں  
 باقی تھیں اور ایک روز جابر رضی اللہ عنہ ایک بکری کا تکر اور تہور اساتار و تیان بکائی اپنی  
 عورت کے حوالے دیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کئے میں کچھ  
 کھانا بکایا ہوں آپ اور ایک دو شخص آنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں نہا کئے  
 جابر ضیافت کیا ہی عجب آؤ اور انکی عورت کو کھلا پیچھے میں آئے تاکر و تیان مت بکاو اور  
 آپ تشریف لاکے اس پر دعا پڑھے اور رو تیان بکائی حکم کئے پھر تو دس دس آدمی کو کھلا  
 روانہ کرتے تھے ایسا ہی پندرہ سو آدمی کو کہلوائے کھانا جیسا تھا سو ویسا ہی تھا القصد  
 بیس چھیس روز کے عرصے میں خندق طیار ہوئی بعد ا بوسفیان قریش کو ایک مجمع الشیوہاں  
 جوف اور رغابہ کے مابین دس ہزار کی جمعیت سے اتر آ اور غطفان کے اُحد کے جانب میں

ذنب فقی باس اترے اور حبیب بن اخطب بنی قریظہ پاس جا کے درغلانا تو وہ بھی رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عہد کئے تھے سو تورے مسلمانوں کو نہایت تشویش ہوئی  
دم ناک میں آیا عورتوں کو دینے کے گزیوں میں مضبوط جگہ رکھے اور بنی قریظہ کے اندیشے سے  
سکر بن اسلم کے ہمراہ دو سو آدمی اور زید بن حارثہ کے ساتھ تین سو آدمی دیکے مدینے کی حفاظت  
کے واسطے روانہ کئے اور انکو تاکید فرمائے کہ تکبیر بجا کر کے کہا کرو تا کافروں پر رعب ہو سکے اور عباد  
بن بشر کے ساتھ چند لوگ کو متعین کئے تا شب کے وقت لشکر کی محافظت کیا کریں مسلمانوں کا یہ حال  
دیکھ کر منافقان بولی ٹھولی شروع کئے اور کہنے لگے کہ محمد تو ہم سے وعدہ کیا کرتے تھے کہ سری اور  
قیصر کے خزانے تمکو ملیں گے اب تو ہمارا یہ حال ہو گیا قضا و حادث واسطے جانا دشوار لگیا اور بنی قریظہ  
عہد تورے سکر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سعد بن معاذ اور سعد بن عبادہ کو انکے  
پاس بھیجے سو انکے عرض کئے کہ بنی قریظہ عہد تورے اور غرضل وقارہ کے لوگ رجیع میں خبیث کے  
ساتھ جیسا دعا کئے تھے ویسا ہی یہی ہی دعا کئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سکر چادر  
اور مٹکے دیر تک لیتے لوگوں کو کمال اندیشہ ہوا بعد حضرت اٹھکے فرمانے اب خوش ہو اللہ تعالیٰ  
ہمکو فتح دیگا دوسرے روز صبح کو کفار جنگ کے واسطے آئے سو دیکھے کہ درمیان خندق ہی بہت  
منتجب ہو کے کہے کہ ہمکو معلوم نہیں سو یہ نیا داؤ نکالے جنگ تو نہیں ہوا مگر جاہلین سے  
تیر بچر چلتے تھے اور ایک مہینے کے قریب محاصرہ تھا ایک روز نوفل بن عبد اللہ بن معیرہ خندق  
پر سے گھوڑا اڑا کے آنا چاہا سو خندق میں گر کر مر گیا قریش پیغام کئے کہ اسکی لاش ہمکو دیوین  
تو ہم دس ہزار درہم دیتے ہیں حضرت فرمانے وہ بھی بخش تھا اور اسکی قیمت بھی بخش ہی ہوئی  
سے کچھ کام نہیں تھا مردے کو تم نکال کے دفن کرو اور ایک روز عمرو بن عبد ود آ اور عکرمہ  
بن ابی جہل اور منیرہ بن ابی وہب وغیرہ گھوڑوں کو اڑا کے آئے عمرو بن عبد ود ابراہیم شجاع

میں محمد سے جدا ہوا میں ایک کیفیت سنا ہوں اگر میرا نام نہ بتاؤینگے کہ کر شرط کریں تو کہتا ہوں  
 ابوسفیان بچد ہو کے دریافت کرنے لگا کہ وہ کیا بات ہی نعیم کہے مجھے معتبر خبر پہنچی کہ بنی قریظہ  
 اپنے کئے پر پشیمان ہو کے محمد کو کہلا بھیجے کہ ہم عہد توڑے سو بہت ہیچا کئے لیکن اس نقصیر کے  
 در عوض ہم قریش کے چند عمدہ لوگوں کو بکر کے تمہارے حوالے کرتے ہیں تم انکو قتل کرو باقی  
 لوگوں کو تم ہم ملکہ مارینگے چنانچہ محمد بن ابیہودین اس بات کا قول و قرار ہو چکا ہی میں انکو حیات  
 ہوں اگر یہود تم سے لوگوں کو گرو مانگیں گے تو تم ہرگز مت دیو اور وہاں سے غطفان پاس جا کے قریش  
 کو بولے کہ کیا انہوں کو بھی کہے قریش اور غطفان شبنے کی شکوہ عکرمہ بن ابی جہل اور چند عمدہ لوگ کے  
 تین بنی قریظہ پاس بھیجے کہ ہم کو یہاں رہنے سے نہایت تصدیق ہی سُرے سے جانور ضایع ہوتے ہیں  
 دانہ اناج ہم پہنچاؤ شواری صبح ہی جنگ کے واسطے نکلتے ہیں اور انکے ہمارے پیچ فیصلہ کر دیتے ہیں تم  
 بھی استعداد ہو کے اس جانب سے نکلو بنی قریظہ کہے سان شبنے کا روز ہی ہم جنگ نہیں کر سکتے اسکے  
 سوا تمہارا اعتماد ہم کو نہیں چند عمدہ شخص کو ہمارے یہاں گرو رکھو قریش شکے کہے نعیم سمجھ کہتا تھا اور  
 انکو کہلا بھیجے ہم گرو نہیں دیتے تمہاری اگر مرضی ہو تو شریک ہو نہیں تو ہمارا تمہارا عہد و پیمان باقی  
 نہیں غرض انہیں مخالفت ہو گئی پھر اللہ تعالیٰ قریش پر باد صبا بھیجا انکے خیمے گرنا دیگان اوندھے ہونا  
 آتش بجنا شروع ہوا اور اللہ تعالیٰ انکے دلون میں رعب ڈالا جبریل علیہ السلام انکے حضرت کو اطلاع  
 کئے کہ اللہ تعالیٰ ان پر باد صبا مسلط کیا اب وہ رہ نہیں سکتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 زمانے اس وقت جا کے قریش کی خبر کون لایگا شب بہت تاریک تھی ہوا نہایت سرد اور سرد نعیم  
 کا اندیشہ کوئی جانے واسطے جرات نہ کیا تین بار فرمائے لیکن کوئی جواب نہ دیا آخر خدیفہ بن بمان  
 کو پکار کے فرمائے تم جاؤ خدیفہ عرض کئے سر ما بہت ہی در مخالف کے لوگ مجھے دیکھیں تو اسیر کر لیں  
 حضرت فرمائے تجھے اسیر نہ کر گئے جا اور انکے واسطے دعا کے حضرت کی دعا کی برکت سے انکو سہ ما اور

باریکا کچھ اسبٹ ہوا گویا حمام میں چلے جاتے تھے قریش کے لشکر میں پہنچے دیکھے کہ ابوسفیان  
لوگوں کو کہتا ہے کہ جانور ضایع ہوئے بنو قریظہ بھر گئے اب اس بارے سے بچنا دشواری میں  
روانہ ہوتا ہوں تم بھی نکلو اور اپنے اونٹ پر اچھل کے بیٹھا اس قدر اسکو میریت ہو گئی بیٹھے بعد  
اونٹ کا بدن کہولا یہ دیکھنے کے خدیفہ رضی اللہ عنہ بھرے تو راہ میں انکو سواران ملکے کہ تمہارے  
صاحب کو جا کے کہہ دو اللہ تعالیٰ انکو کفایت کیا اور قریش بھاگے سو سنکر غطفان بھی بھاگ گئے  
**رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم** فرمائے آئندہ سے ہم قریش پر جاؤینگے وے ہم پر نہ آؤینگے شوہر  
ہوا اس جنگ میں مسلمانوں کے چھ شخص شہید ہوئے کافروں کے ہی پانچ چھ آدمی مودی القعدہ  
کی تین سو تین کو چھار شنبے کے روز حضرت مدینے میں داخل ہوئے کے ہتھیار کھول کر غسل کئے کہ اس صبح  
میں جبریل علیہ السلام استبراق کی پکڑی باندھ رکھے اور خیر پر دیاج کا زین پوش ڈال کے وحیہ کلبی کے شکل  
سے آئے اور حجرہ شریف کے دروازے پر مارے **رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم** نہایت اضطراب سے  
دوڑے بی بی عائشہ بھی کون ہی سو دیکھنے پہنچے گئے سو حضرت خیر بریکالگا کے اس شخص کا سخن سنے  
اس نے بات کر کے جلا گیا **رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم** دوسرا میں تشریف لا کے جنگ کا سامان پہنچے  
مستعد ہو گئی بی عائشہ پوچھے یہ کون تھا حضرت فرمائے تم کیا اسکو دیکھے بی بی عرض کئے ہو دیکھی  
حضرت فرمائے کس سے شبیہ تھا کہی وحیہ کلبی سے حضرت فرمائے وہ جبریل تھا کہی کہا تم ہتیار رکھو لے ہم تو  
نہیں کہو حضرت فرمائے پھر کیا حکم ہی تھا بنی قریظہ سے جنگ کو چلنے خدا کی قسم میں جا کے انکو چکنا  
کرتا ہوں جیسا کہ اچھریہ ہوتا ہی یہ کہہ کے حضرت باہر تشریف لائے اور لوگوں میں منادی کر دئے جو کوئی  
خدا اور رسول کے حکم کا مطیع و منقاد ہو تو عصر کی نماز نہ پڑھے مگر بنی قریظہ میں اور علی مرتضیٰ کے ماتھے <sup>نشان</sup>  
دیکر اول درویشین میں ام مکتوم کو نیابت دے اور آپ بھی روانہ ہوئے راہ میں دیکھے تو لوگ تیار ہو جاتے انہوں نے  
تمہیں کیسا معلوم ہوا آدمی بنی خدیفہ پر پہنچا گیا اور انکو جاسکا حکم کیا حضرت فرماوے وحیہ تھا جبریل علیہ السلام تھا

غرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما کے بنی قریظہ کے کنوے پاس آئے عصر کی نماز کا وقت ہوا تو بعض صحابہ نماز نہ پڑھے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زمانے تھے کہ عصر کی نماز نہ پڑھنا مگر بنی قریظہ میں پھر اس نماز کو عشا کی نماز پر مٹکے قضا کئے اور بعض صحابہ نماز راہ میں وقت پر نہ پہلے کیونکہ حضرت کا ارادہ اس مقولے سے جلد نکلنے کا اشارہ تھا القصہ حضرت تین ہزار آدمی کے ساتھ انکو محاصرہ کئے لشکر میں چھتیس گھوڑا تھا اور یہود قلعے کے دروازے بند کر کے بیٹھے اور حیی بن اخطب جو یہود فساد برپا کیا تھا اسی قلعہ میں سپر گیا یہود محاصرے سے تنگ آئے بنی قریظہ کا سردار کعب بن سعد سب یہودیوں کو جمع کر کر کہا میں تین بات بولتا ہوں اس میں سے ایک کو پسند کرو تمکو یقیناً معلوم ہے کہ محمد سچے رسول اللہ کا ہی تورات میں ایک نبی کا انا ضرور ہے کہ جو لکھا ہی سو وہ یہی ہے اس پر ایمان لاؤ امن پاؤ گے کہ ہم تورات کو کدی نہ چھوڑے گئے اس نے کہا اگر یہ بات نہیں سنئے ہو تو عورت بچوں کو مار کے محمد سے مقابلہ کرو اگر ہم سب مارے جاویں تو بہتری کے عورت بچوں کی کچھ فکر نہیں اگر ہم غالب آئیں تو نئے عورتیں کر لینگے کہے مجھ سب غریبوں کو ناحق مار کے بعد ہم جیسا کہ لطف نہیں کہا یہ یہی نہ مانے تو آج شبِ شنبہ ہی اور ہم آج جنگ کرینگے کہ محمد اور ان کے اصحاب بھلے ہیں سو ہم ان پر شکنجہ کر کے انکو مارنا کہے اگلے لوگ شنبہ کی حرمت توڑے سوائے انکا کیا حال ہوا سو خوب جانتے ہو ہم بھی اگر اسکی حرمت توڑیں تو کہہ ہی سہلا نہ ہوگا کعب نے لاتھارے میں کا کوئی شخص ماجنی سو روز سے کیا ایک شب بھی ہو شمار رہا غرض اسکی کوئی بات نہ مانے آخر تنگ آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہلا بھیجے ابولبابہ بن عبد المنذر کو ہمارے پاس بھیجے تو ہم اس سے مشورت کرینگے پھر ابولبابہ جاتے ہی انکے مردان عورت بچے سب ملے روئے لگے اور کہے ہم محمد کے حکم پر اترنا کیا مناسب ہی ابولبابہ کو انکے حال پر نہایت رقت آئی سو کہے اترو اور اپنے ہاتھ سے گلے طرف اشارہ کئے یعنی محمد کے حکم پر جب تم اتر گئے تو تم سمجھو لکھا

ذبح ہوگا ابولبابہ کہتے ہیں میں تو چھ بولا لیکن ہنوز میرے پاؤں زمین سے اٹھے نہیں کہ میں سمجھا  
خدا اور رسول کی میں خیانت کیا سو ابولبابہ دامن سے نکل کے سیدھا مدینے کو گئے اور اپنے باؤنہن  
بیربان سنگین والے تھام سے مسجد کے اپنے تین باندھے اور کہے یہاں سے میں نہ جاؤں گا جب تک  
کہ میرا توبہ خدا تعالیٰ باس مقبول نہ ہو اور یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیر تک انتظار کھینچے  
دریافت کئے تو معلوم ہوا کہ ابولبابہ مسجد میں اسطور سے بیٹھا ہی حضرت فرمائے اگر میرے پاس  
آتا تو میں اس کے لئے مغفرت مانگتا ہوں ایسا کر چکے بعد میں اس کو چھوڑ نہیں سکتا اللہ تعالیٰ ہی  
اس کی تقصیر معاف کرنا ابولبابہ کھانا پینا چھوڑ دئے انکے انکھ سے بینائی کان سے سماعت  
جاتی رہی نماز کے وقت انکی لڑکی انکے زنجیر کو ہلاتی بعد بھروسہ یہاں باندھے سو پندرہ سولہ روز کے بعد  
انکا توبہ مقبول ہو کے اللہ تعالیٰ کے یہاں سے تقصیر معافی کا حکم آیا القصبہ بنی قریظہ کو بار بار فرکا  
محاصرہ رہا لاچار ہو کے حکم پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اترنا قبول کئے بنی قریظہ  
اوسوں کے حلیف تھے سوا دسیان حضرت کی خدمت میں سفارش کرنے لگے کہ خرزج کے حلیف بنی  
فینقاء کے ساتھ جیسا کہ ہمارے حلیفوں کے ساتھ یہی ویسا ہی کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم فرمائے تمہارے میں ایک شخص کو مختار کرو اس نے جو کہا سو ویسا ہی کرنا سب کا اتفاق اوسوں  
کے سردار سعد بن معاذ پر ہوا اور انہوں غزوہ اخاب میں زخمی ہونے سے اس وقت حاضر نہیں  
تھے سوا انکو بلوائے جب حد آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو کہے کہ تمہارے  
سردار طرف اہو پہر لوگ سعد سے کہنے لگے بنی قریظہ تمہارے حلفا ہونے سے رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم تمکو مختار کئے سعد کہے تم کیا خدا سے عہد اس بات کا کرتے ہو کہ جو میں کہوں سوا سپر  
عمل کرینگے انصار کہے ہکو قبول ہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حسن جانب میں تھے  
ادھر ادب سے نہ دیکھتے سعد کہے ادھر کے لوگوں کو بھی قبول ہے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فرمانے قبول ہے سعد کہے میں حکم کرتا ہوں کہ تمام مردوں کو قتل کرنا اور عورت بچے مال متاع ہاتھ  
 لینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے اللہ تعالیٰ سات آسمان کے اوپر سے جو حکم کیا سو  
 وہی حکم تو کیا پھر سب قلعے پر سے اتار کے ذی الحجہ کی پانچویں کو مدینے میں لا کر حارث کی بیٹی کے گھر میں  
 قید کیے اور بازار میں گرے کہود کے انہیں کے جوانوں کو جو سات سو آدمی کے قریب تھے وہ ان  
 قتل کئے جب انکے ہتھورے ہتھورے لوگ کو بلا کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لیجانے لگے  
 تو یہود اپنے برے کعب بن اسد سے پوچھے کہ ہلو کسو اسٹے لیجاتے ہونگے بولا کیا ہر جگہ تم نہیں سمجھتے  
 کیا دستا نہیں بلاتا سو ان چھوڑتا نہیں جاتا سو وہ آنا نہیں پس اللہ یہ قتل کرنے لیجا نہیں  
 جب ان سمجھوں کہ قتل سے فراغت ہوئی بعد نبی بن اخطب کو ہاتھ گردن پر باندھے ہوئے  
 لے آئے گلابی رنگ کی قبا پہنا تھا اور مرے بعد اسکو کوئی نہ لیا کر کر پھار کے دھجیان کر دیا تھا  
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کے کہا تیری عداوت سے میری جی پرین ملاست نہیں کرتا لیکن  
 اللہ کو ذلیل کرنا چاہے تو وہ خار ہوتا ہی پہر لوگوں کو دیکھ کے کہا اللہ کا ارادہ ایسا ہی تھا  
 مقدر میں بنی اسرائیل پر لکھ چکا تھا اس میں کچھ مضامین نہیں پھر گردن دیکے بیٹھا تو اسکی گردن  
 مارے اور انکے اسباب میں دیر ہزار تلواریں سو بکتران سودھال اور عورتان بچے اور نشان بکرا  
 بہت سے تھے سب میں سے خمس نکال کر باقی ہراج کر کر جنگیوں میں تقسیم کئے اور ریحانہ شمعون  
 کی بیٹی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیکے اپنی تصرف میں لائے بعضی روایتوں میں آیا ہی  
 اسکو آزاد کر کر حضرت نکاح کئے اور ذی الحجہ میں سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا زخم  
 سوگ گئے تھے سو انہوں اپنے کو شہادت ہونا کر کر پھر دعائے مانگے تو زخم پھٹ کے وفات پائے  
 سور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے اسکی موت کے واسطے اللہ تعالیٰ کا عرش ہتر  
 کیا اور ہتر ہزار فرشتہ انکے جنازے کے ساتھ جانے کے لئے اترے اور انکے جازیکو دشتے

اٹھا لیکے چلے اور اسی سال بلال بن حارث مزی بنی مزیہ کے چار سو آدمی کے ساتھ اگے اسلام لایا  
 چھٹا سال ہجری محرم کی دسویں کو محمد بن مسلمہ کے ہمراہ تیس سو آدمی کے بی بی ابی بکر بن کلاب کا غلط  
 قید جو مدینے سے سات منزل پر تھا سو وہاں روانہ کئے تو شب کو چلتے دن کو چھپتے آخر انکو غارت  
 کئے چند شخص مار گئے باقی بھاگے تین ہزار بکری دیر سو اونٹ غنیمت ملی پھر اسی مہینے کی اسیسویں کو  
 مدینے میں داخل ہوئے راہ میں ثمامہ بن اثال سردار یامعی کا جو اسیر ہوا تھا اسکو لا کے تھام سے باندھے  
 حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسکو پوچھے تیرا کیا ارادہ ہے اگر میرے تین مارو گے تو خون والیکو مار  
 اور اگر بخش دو گے تو احسان فراموش نہ کرو گا اگر مال چاہتے ہو تو جو مانگتے سو مانگو دیتا ہوں دوسرے  
 روز حضرت پھر پوچھے تو وہی جواب دیا تیسرے روز یہی سوال کئے ویسا ہی کہا رسول اللہ صلی  
 علیہ وسلم فرمائے ثمامہ کو چھوڑ دیو تب ثمامہ مسلمان ہوا اور ربیع الاول میں بنی لحيان کا غزوہ  
 ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے میں ابن ام مکتوم کو مایب کر کر دو سو آدمی کی جمعیت  
 سے نکلے ہمراہ میں گھوڑے تھے عسفان کے قریب پہنچتے ہی کفار بھاگ گئے حضرت ومان دو روز  
 مقام فرما کر اطراف و جوانب میں لوگ روانہ کئے انکا سراغ نہ لگا ومان سے نکل کر عسفان میں  
 اترے اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ سات سو آدمی کے قریش پر عرب پڑنے روانہ کئے  
 اور فرمائے کراع الغنیمت تک جا کے ادغرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو مدینے میں روئے  
 میں داخل ہوئے اور اسی مہینے میں ذی قرد کا غزوہ ہوا اسکو غایہ کا غزوہ ہی کہتے ہیں اس  
 کا سبب یہ تھا عیینہ بن حصین چالیس آدمی سے مدینے کے قریب پہنچ کر دو شخص کو قتل کیا اور میں  
 اونٹ بکڑ کے لیکے ومان کہیں سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ جا نکلے دیکھے تو یہ لوگ اونٹان لہجہ  
 ہیں سلمہ غنیمت آیا کر چلائے اور خود انکا پیچھا کئے اور تیروں سے انکو مارنا شروع کئے سلمہ نے  
 دو زیال تھے کافران انکا قصد کریں تو بھاگتے اور وہ بھرے تو انکا پیچھا کرتے غرض تمام دونوں

کو اون سے چہین لئے اور انکے کچھ نیزے اور کپڑے ہی انکے ہاتھ لگے اس عرصہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چند سوار روانہ کئے سو وہ بھی حکم کو پہنچے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو جمع ہونے منادی کئے یا خیل اللہ اڑ کئی یعنی خدای خدای جماعت سوار ہو مقداد بن اسود خود بکتر پہنکے تلوار کھینچے سب سے اول حاضر ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں کے نیزے پر نشان باندھے ہراول پر روانہ کئے اور سعد بن عبادہ کے ہمراہ انصار کے تین سو آدمی دیکے مدینے کی حفاظت واسطے مقرر کئے اور مدینے میں ابن ام مکتوم کو نایب کر کر چہار شیعین کے روز نکلے اور ذی قرد کو پہنچے ایک رات دن مقام کئے سات شوخص حضرت کے شریک ہو سو سو سو آدمی میں ایک ایک اونٹ کھانے کو دئے سعد بن عبادہ لوگوں کے کھانے کیلئے دس اونٹ اور خرمی کے چند بستے روانہ کئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم قاصد و نکلوا طرفین روانہ کئے سو معلوم ہوا کہ مخالف کے لوگ بھاگ گئے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم با پنجون روز مدینے کو تشریف لائے اور اسی مہینے میں عکاشہ بن محضر کو چالیس آدمی کے ساتھ غمر کو نبی اسد پر روانہ کئے تو کفار بھاگ گئے دو سو اونٹ انکے ہاتھ لگے اور اسی مہینے میں محمد بن مسلمہ کے ساتھ دس آدمی دیکے مدینے سے بیس میل پر ذی القعدہ کو روانہ کئے انکے لئے پر کفار مطلع ہوئے سو آدمی انکو گھیر لئے اول تیرون مارے بعد نیزہ لیکے حملہ کئے محمد بن مسلمہ زخمان کھا کے گر گئے باقی مسلمان شہید ہو ایک مسلمان راہ کا جانو لا محمد بن مسلمہ میں جان ہی سے دیکھ کے مدینے کو اٹھالایا اور بیچ والاں میں حضرت ابو عبیدہ بن الجراح کے ہمراہ چالیس آدمی دیکے پھر ذی القعدہ کو روانہ کئے تو جاکے شجون مارے کفار بھاگ گئے انکا اسباب اور جانوران لیکے مدینے کو آئے اور اسی مہینے میں زید بن حارثہ کو نبی سلیم پر جہنم کی طرف روانہ کئے تو کفار بھاگ گئے انکے عورتان اور جانور جو اسیر ہوئے سب لیکے مدینے کو آئے اور حمادی الاولیٰ میں زید بن حارثہ کے ساتھ ستر سوار دیکے مدینے سے جا رہی راہ پر عقیق کو پہنچے تو وہاں پہنچے قریش کا قافلہ جو تجارت کر کے جاتا تھا سو اسکو غارت کئے تمام اسباب ہاتھ لگائے سارو ہاتھ

تھا اور اس قافلے کے چند لوگ سیر ہوئے چنانچہ ابو العاص بن الربیع جو داماد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا بھی سیر ہوئے آیا اور اپنی عورت بی بی زینب بنت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوہ زینب رضی اللہ عنہا صبح کی نماز پڑھتے بعد بچا رکے کہے میں ابو العاص کو امان دینی ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تو امان دینی سو مجھے اطلاع نہ تھی تو جسکو امان دینی ہم بھی اسکو امان دے پھر اسکو چور دئے اور اسکے اسباب کے پھیر دئے ابو العاص کے کوئلے کے سببے امانتان ادا کیا اور آپ کے ایمان لایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکی عورت بی بی زینب کو انکے حوالے کئے اور جہاد اللہی میں زید بن حارثہ کے ہمراہ ہندو آدمی دیکے مدینے سے چونتیس میل پر بنی ثعلبہ پر بھیجے ایک قسم پر جسکا نام طرف تھا پہنچے انکو غارت کئے تو کفار بہاگ گئے بکران اور بیس دنت انکے ہاتھ لگے اور جو تیرے روز مدینے کو آئے اور اسی مہینے میں زید کو وادی القری طرف حسمی کو روانہ کئے سب اسکا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وحید بن خلیفہ کو قیصر روم پاس روانہ کئے تھے سو قیصر انکو خلعت وغیرہ دیکے بہت لوگ کیا حسمی کو جب پہنچے بنی خدام انکا اسباحت لیکے بدن پر ایک کپڑا چور دئے بنی ضبب کو معلوم ہوئے وہ اسباب انسے چہن کر دجیہ کو دئے دجیہ مدینے کو پہنچے حضرت کو اطلاع کنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زید بن حارثہ کے ہمراہ باز آدمی دیکے انپر روانہ کئے اور انکے ساتھ دجیہ کو بھیجے تو شکو چلتے انکو چیتے یہ وہاں پہنچے انہیں شیخون گرے تو چند لوگ انکے مار گئے باقی بہاگ گئے اور انکی سو عورت اور بیس دنت باقی بکری تھیں لگی سو آدمی کو لائے زید بن رفاعہ اور چند لوگ بنی خدام کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اسلام لائے اور اپنا اسباب درخواست کئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی مرتضیٰ کو زیہ پاس بھیجے تا انکا اسباب اپس کر دین زید بموجب حکم کے تمام اسباب بھیجے اور حب میں زید بن حارثہ کو گون کا مال لیکے تجارت واسطے نکلے وادی القریٰ میں بنی فرارہ کے ساتھ مقابلہ ہوا چند لوگ مسلمانوں کے شہید ہوئے زید زخمی ہوئے سو لوگ انکو اٹھا کے لائے زیدینت کئے میں اسرقم سے بدلہ لے لے تمہارا شرچا بگا اور شعبان میں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبد الرحمن بن عوف کو اپنے روبرو بٹھا کے اپنے دست مبارک سے انکو پکڑی آندے اور دُومۃ الجندل کو بنی کلب پر روانہ کئے اور فرمائے وہ لوگ اگر ایمان لاویں تو انکے سردار کی بیٹی تو نکاح کر عبد الرحمن دومہ کو پہنچائے تین روز رہی را انکو اسلام کی دعوت کئے انکا سردار اصبع بن عمرو کلبی جو نصرانی تھا ایمان لایا اور اکثر لوگ مسلمان ہوئے مگر چند شخص ایمان نہ لائے کہ خزیمہ دینا قبول کئے اور اصبع کی لڑکی تمار کو عبد الرحمن نکاح کر کے دیئے کو لائے اور اسی مہینے میں علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے تین سو آدمی کے ساتھ فدک کو بنی سعد بن بکر پر جو مدینے سے چھ روز کی راہ پر تھے اور خیبر کے یہودیوں کی کمک اسطے تیاری کر رہے تھے روانہ کئے سو فدک کے قریب غنچ کو پہنچے انکے جانوروں کو غارت کئے بنو سعد بھاگ گئے انکے پاس اونٹ دو ہزار بکر غنیمت ملی اور رمضان میں زید بن حارثہ کے رخمان درست ہوئے پھر وادی القریٰ کو روانہ کئے شکو چلتے دیکھو چیتے آخر وہاں پہنچے انکو گھیر لئے انکی سردار ایک عورت نہایت بو دھی جکانام ام قریظہ اور اکثر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بھوکیا کرتی سو اسیر ہوئی تو اسکو قتل کر کے دواؤنوں کے بیج باندھ کر وادے اور ام قریظہ کی لڑکی کو بند میں لائے اور اسی مہینے میں عبد اللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ کے ہمراہ چار شخص کو دیکے ابو رفیع یہودی کو جو مسلمانوں کا برا دشمن تھا قتل کرنے روانہ کئے وہ خیبر کے قلعے میں رہتا تھا یہ لوگ پوشیدہ جا کے شہر کے قریب آئے عبد اللہ بن عتیک اپنے ساتھ والوں کو کہے تم یہاں رہو میں قلعہ میں جا نیکی کچھ تدبیر کرتا ہوں سو قلعے کے پاس گئے قضا را انکا گدھا لگوانے گیا تھا سو اسکی تالاش میں یہود مشعل لیکے نکلے قلعے میں آئے کہ جاتے وقت عبد اللہ بن عتیک کو پیچھے سامنے تھلے وہ لوگ سمجھے یہ یہی ہمارے ساتھی ہیں سو بھاگ کر کہے دروازہ بند ہوتا ہی جلد او غرض جیسے دن لاکے قلعے میں گئے اور کنجیان کھینکا موقع دیکھ لئے بعد سب لوگ کو سونے کے آب نکل کر کنجیان اٹھائے اور دروازوں کو اندر سے موچتے ہوئے اس کے مکان پر پہنچے تو وہ بہت رات تا بتین کر کر شور مارتا تھا اور گھر میں اندھیری تھی اس لئے اسکو بھکا جواب دیتے ہی آواز کے شمار پر جا کے اسکو مارے دشت تو بتی مار پورا نہ لگا اور وہ ملعون بکا رہنے لگا دیکھو مجھے کہنے مارا

عبداللہ اذہد کے گویا اسکی کھٹک واسطے اُنے سر کیا پوچھے ابو رافع کیا ہی بولا دیکھ کھینے اگے مجھے مارا پھر  
 اواز کے شمار پر جا کے اسکو مارا اور تلوار اسکے پیٹ پر رکھ کے اتنا دبا ئے کہ اسکے پدیاں توڑے سو اواز آیا  
 وہاں سے بھڑکے اُنے وقت سربان ہو گئے سمجھ کے پاؤں دہرنا چاہے سو گر کے پاؤں ضایع ہو اکر بی نکال کے  
 اسکو باندھے اور قلعے کے نیچے جا کے بیٹھے اور کہے اسکی موت مستحق ہوئی تاکہ میں یہاں سے جاؤنگا صبح ہی انکا  
 پلانے والا بکرا حجاز کا تا جہ ابو رافع مویا یہ سنکے عبداللہ اپنے لوگوں باہر لے اور جلد وہاں سے روانہ ہو  
 اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشخبری سنائے بنی صلی اللہ علیہ وسلم انکے پاؤں پر اپنا  
 دست مبارک پھیرے تو درست ہو گیا اور رمضان میں قحط ہوا سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا  
 مانگنے سے مینہ برسا اور شوال میں عبداللہ بن رواحہ کو خیبر طرف روانہ کئے سبب یہ تھا کہ ابو رافع مار  
 گئے بعد یہ وسبب اتفاق کر کر اسیر بن زرام کو برہنہ کھسوا سنے لوگوں کو بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے  
 جنگ کے پر زغیب دینا شروع کیا اور بنی غطفان کے یہاں جا کے انکے کھمک چاہا یہ کیفیت رسول خدا صلی  
 اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوئی تو حضرت عبداللہ بن رواحہ کے ساتھ دو شخص دیکے روانہ کئے کہ تم وہاں جا کے کیفیت  
 دریافت کر کر اور عبداللہ وہاں جا کے مفصل احوال دریافت کر کر حضرت سے اگر اطلاع کئے حضرت صلی  
 اللہ علیہ وسلم عبداللہ بن رواحہ کے ساتھ تیس شخص دیکے روانہ کئے سو اسکے یہاں جا کے ہم تیرے کچھ کیفیت  
 کہنا ہی بھلا مان داس نے انکو امان دیا سو کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیرے یہاں بھیجے  
 میں تو اگر انکی متابعت کرے تو تجھی کو خیبر پر مقرر فرما لے اسیر اسکو قبول کر کر تیس یہودیوں کو لیکے نکلا پھر  
 کے ساتھ ایک مسلمان بیٹھا قرقرہ کو جب پہنچے اسیر انکے ساتھ آنے سے نامم ہوا اور اپنا ہاتھ عبداللہ بن  
 اس کی تلوار پر ڈالا بعد ازاں اپنے اذن کو سر کا لیکے کہے ای محمد اللہ کیا تو ہمارے ساتھ دعا کرنے پر ہی دوسرے  
 بار بھی انکے تلوار پر ہاتھ ڈالا بعد ازاں اسکو قتل کئے اور اسکے سبب ہتھ والوں کو بھی مار مارا ایک شخص انکا  
 بچکے بھاگ گیا اور مسلمانوں کے کوئی نہ ہوا اور اسی مہینے میں کر زبن جابر کو غزنین پر بھیجے سبب اسکا  
 تھا

کہ عربیہ قبیلے کے چند شخص مدینے کو آئے اسلام لائے اور مدینے کی ہوا اپنے مزاج کی موافق نہین کر کر حضرت کی اجازت سے نکلے حضرت انکو اونٹوں کا دودھ پینے اجازت فرماتے سو سرکار کے اونٹ مدینے کے باہر چرتے تھے انکا دودھ پینا شروع کئے تو بیماری دفع ہو گئی بدن میں قوت آگیا چروٹے کو مار کر اونٹان لیکے پہاگئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکو بکر لانے کر کے ساتھ بیس سو اردیکے روانہ کئے پھر سب اسیر ہو گئے انکے انکھون میں سلائی پھیرا تان پاوان کاٹ خڑے کچا بنین ڈال دئے وے اسی حالت سے مو انکو اسطور پر مار سیکا سبب یہ تھا کہ وہ مردودان ان چروے ساتھ ایسا ہی سلوک کئے تھے اور اسی یام میں عمرو بن امیہ ضمری کو ابوسفیان کے قتل واسطے روانہ کئے کیونکہ ابوسفیان ایک شخص کو خرچ دیکر روانہ کیا تھا کہ تو مدینے کو جا کے محمد کو قتل کر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اسکو دیکھ کے حضرت فرمائی یہ شخص دعا کرنے آیا ہی سید بن حذیر رضی اللہ عنہ اسکی لنگ بکڑ کر کہنے لگے تو اس میں سے خنجر نکلی گھبرا کے کہا میری تقصیر معاف کر دے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکو فرمائے اگر توبہ کرا تو تجھے چھوڑ دیتا ہوں اپنے آپکا سبب کہہ دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکو چھوڑ دئے ان نے ایمان لایا اور عمرو بن امیہ اور سلم بن اسلم کو کہے تم ملے کو جاؤ اگر قابو ملا تو ابوسفیان کو قتل کر دیے دونو صاحبان ملے کو گئے عمرو بن امیہ شبکو طواف واسطے نکلے معاویہ انکو دیکھ کے لوگوں کو اطلاع کیا کفار اندیشے سے جمع ہونے لگے یہ دونو صاحبان وہاں سے گئے اور راہ میں تین کا فرد کو قتل کئے اور ایک کو اسیر کر کے لائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکی کیفیت سنکے تبسم اور ذوالقعدہ میں حدیبیہ کا غزوہ ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے ابو بکر کو نایب کر کر بندرہ سوادہ کی جمعیت ذوالقعدہ کے غزوہ دوشنبے کے روز عمر کے ارادے سے نکلے اکثر تلوار کے سوادہ سری تھپا رکچہ لئے اور ذوالحلیفہ کو پہنچے عمر کا احرام باندھی اور اونٹوں کے گلون میں نفل لٹکا ہدی کا نشان کئے اور بنی خزاعہ سے ایک جاسوس ملے کو روانہ کئے جب غدیر الاشطاط کو پہنچے جاسوس خبر لایا کہ قریش بہت قبیلوں کو جمع کر جنگ کا ساز و سامان مہیا کر دی طوی میں اترے ہیں اور حضرت کو

ایک میں نہ چھوڑنے پر عہد کئے ہیں اور خالد بن ولید و سوسوار سے کراع الغمیم پاس اتر ہی رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ سے مشورت کئے اور زمانے قریش کی اعانت کئے سو قبیلے والوں کے عہد  
 اطفال برجا کے انکو غارت کرنا مناسب ہے یا نہیں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ عرض کئے یا رسول اللہ  
 ہم مکے کو طواف واسطے عمرے کی نیت باندھ کے نکلے ہیں کسی جنگ کرنے نہیں آئے ہم سید ہانکے کو  
 جانا اگر کوئی مانع ہوئے تو اس سے جنگ کرنا حضرت زمانے بہتر اور وہاں سے چل دے پھر حضرت  
 زمانے خالد جو راہ میں اتر ہی اسکو چھوڑ کے دوسری اہ چلو سودوسری ایک اہ جو بہت ویران ہی چلے  
 لوگوں کو بہت تصدیع ہوئی قریش کے ہراول لشکر آنے پر بالکل خبردار نہوئے مگر لشکر کا غبار دسنے  
 انکو معلوم ہوا پھر حلب جا کے قریش کو اطلاع کئے لشکر جب ثنیۃ المزار کو پہنچا حضرت کی سواری کی اونٹنی  
 قصوا بیٹھ گئی لوگ کہنے لگے قصوا مادی ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زمانے قصوا مادی  
 ہوئی اور اسکو پر غارت بھی نہیں لیکن اصحاب الفیل کو جسے مدکا تھا اس نے قصوا کو بھی روکا ہی میراجی  
 جسکے دست قدرت میں ہی سکی قسم اللہ تعالیٰ کے حرمون کی تعظیم کی جو بات قریش کہیں تو میں اسکو  
 مانوں گا اور قصوا کو دانے اٹھ کے جلدی مکے سے نون میل پر حدیبیہ پاس اترے وہاں پانی نہونے  
 سے لوگ شکایت کرنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ترکش سے ایک تیر خال کے دئے اتر  
 زمانے کنوے میں اتر کر اسکو چھو دیو سو جباتے ہی پانی جوش کہا کے اگنے لگا تمام لوگ فراغت پائے  
 اس عرصے میں بدیل بن ورقا اپنی قوم خزاعہ کے چند شخص کو لیکے آیا اور قریش جو منصوبہ کئے ہیں  
 بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زمانے ہم یکے جنگ واسطے نہیں آئے مخصوص عمرہ کر جانا  
 منظور ہی اور ہمارے جنگوں کے باعث قریش بہت لاغر ہوئے اگر مرضی ہو تو چند روز کی مہلت دیا ہو  
 اور دوسرے لوگوں کے ساتھ مقابلہ کرتا ہوں اگر میں غالب آؤں تو تمہاری مرضی چاہی تو میرے تابع ہوں تو  
 آرام پاؤ گے اگر یہ بات نہ مانے تو میرے بدن پر سر جنگ میں اس دن کیواسطے جنگ کرونگا اللہ تعالیٰ

اپنے امر بر غالب رکھیں گا بدین جا کے قریش کو کہا میں محمد کے پاس جا کے آیا ہوں وہ ایک بات کہہا ہی اگر تمہارا  
 مرضی ہو تو کہتا ہوں احمقان کہنے لگے اسکی کچھ بات ہم نہیں سنتے عقلمند پوچھے وہ کیا بات ہے سو بدیل  
 جو کچھ سنا تھا سو بیان کیا عروہ بن مسعود ثقفی بولا یہ بہت خوب بات ہے اسکو قبول کرنا اور مجھے  
 اجازت دین تو میں انکے پاس جاتا ہوں غرض وہ آیا سو اسکو بھی ویسا ہی فرمائے عروہ کہہا ای محمد اگر  
 تو اپنی قوم کو متا صل کر سکا تو ایسا کوئی نہ کیا تھا سو تو کیا اگر دوسرا کچھ ہو تو اقسام کے لوگ تیرے  
 پاس جمے ہیں سو تجھے چہور کے بہا گینگے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ خفا ہو کے کہے لات کی فلان جنگ کیا ہم  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چہور کے بہا گینگے سمجھا ہی عروہ پوچھا یہ کون ہی کہے ابو بکر ہی بولا  
 اسکا احسان میری سو اسکا بدلہ میں نہیں کیا ہوں والا میں اسکو جواب دیتا اور عروہ باتیں کہتے  
 وقت بعضے عربوں کی عادت پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ریش مبارک پکڑنا چاہتا عروہ کا چہرہ  
 بھای مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ خود پہنکر تلوار لئے ہوئے خدمت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کی کھڑے ہوئے سو اسکے ہاتھ پر تلوار کے نعل سے مارتے اور کہتے تیرا ہاتھ سر کا عروہ پوچھا یہ کون ہی  
 کہے مغیرہ ہی بولا ارے دغا باز تو دغا کیا سو اب تک اسکا میں پیسہ دے رہا ہوں مغیرہ چند کافروں کو  
 مار کر انکا مال لیکے بہا گئے تھے اور مدینہ میں آئے مسلمان ہوئے سو انکا اٹھادیا رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم فرمائے میں اسکا اسلام قبول کیا ہوں مال سے ہم کو کچھ کام نہیں بعد عروہ صحابہ کو کوری  
 اکٹہ سے دیکھنے لگا کہ حضرت کے روبرو نہایت ادب سے بیٹھے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 تھو کے تو حضرت کے تھوک کو نیچے پر نے نہیں دیتے جسکے ہاتھ میں پرا تو اُس نے اپنے بدن پر منہ پر تھا  
 اور کچھ کام فرمائے تو اُسکو کرنے دوتے اور وضو کئے تو اُس بانی کو پینے ایک پرا ایک گرتے اور بات  
 بکار کے نہیں کرتے اور تعظیم سے حضرت کی طرف نظر جاتے نہیں غرض انکا طریقہ دیکھ کر عروہ گیا اور  
 اپنے لوگوں کو جا کے کہا میں بادشاہوں کے دربار گیا ہوں کہ قیصر نجاشی کی مجلس دیکھا ہوں لیکن

کی تعظیم تھی کرتے نہیں دیکھا جیسا کہ محمد کے لوگ اسکی تعظیم کرتے ہیں اور جو جو دیکھا سو بیان کیا اور بولا محمد بہتر  
 بات کہتا ہے اسکو البتہ ماننا پر قریش کی طرف سے حلیم بن علقمہ آیا حضرت وہ آتا سو دیکھ کے فرمائے یہ شخص ہی کی  
 بہت تعظیم کرتا ہے ہی کے اونٹوں کو اس کے روبرو کر دیا اور یہ کہو وہ یہی ہے جو ال دیکھ کے گریا بعد مکرز بن جعفر آیا لیکن  
 لوگ آنے سے صلح کا کچھ طور نہ ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قریش پاس پہنے طرف سے عمر کو بھیجا جا ہی عمر غرض کئے  
 کہ میرا دمان کوئی قرابتی نہیں میری سختی انکے دل نہیں نقش ہے سب میرے دشمن ہیں میرے سے عزیز کے والوں پاس  
 عثمان جو انکے قرابتی ہی دمان بہت ہیں انکو بھیجا مناسب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عثمان رضی اللہ  
 عنہ کی زبانی کہلا بھیجے کہ ہم طواف واسطے آئے ہیں تمہارے سے جنگ کرنے نہیں آئے عثمان روانہ ہوئے راہ  
 میں انسے ابان بن سعید بن العاص ملے انکو امان دیا اور اپنے ساتھ بھاگے مکے کو لگیا عثمان جا کے حضرت کا  
 پیام قریش کو پہنچائے ابوسفیان کہاتم چاہتے ہو تو کہجے کا طواف کرو عثمان کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 طواف نہیں کئے تک میں طواف نہ کرونگا قریش عثمان کو چھوڑ کے اپنے پاس رکھے یہاں لشکر میں شہر ہوئی  
 کہ کافران عثمان کو قتل کئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اگر عثمان کو مارے ہیں تو میں جنگ کئے سوا  
 یہاں سے نجاؤنگا اور لوگوں کو بیعت کرو کر فرمائے تو لوگ بیکے درخت کے نیچے بیعت کئے یعنی اسے عہد لئے  
 کہ جنگ کے کرنا اور جنگ میں اپنا جان دینا اول بیعت ابوسنان اسدی کیا بعد دوسرے صحابہ کئے سب کی  
 بیعت فراغت پا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا دست چپ تھاکے سیدھا ہاتھ پر مارا اور فرمائے یہ عثمان کے  
 طرف سے بیعت ہے اس بیعت کو بیعت الرضوان کہتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ یہ بیعت کرنا والوں کے شان میں یہ آیت  
 نازل کیا اَلْقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ اِذْ يَبَايَعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ  
 مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِينَةَ وَاَتَاَهُمْ فَتْحًا قَرِيبًا یعنی اللہ تعالیٰ  
 خوش ہوا ایمان والوں سے جب ہاتھ ملانے لگے تجھ سے اس درخت کے نیچے  
 پھر جانا جو انکے جی میں تھا پھر اتارا انہر جیت اور انعام دیا انکو ایک فتح نزدیک قریش

اس سب سے پہلے جو سہیل بن عمرو کو صلح واسطے روانہ کئے ان انا سو دیکھ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے سہیل آنا ہی اب تمہارا کام سہیل ہو گا وہ آیا تو بہت جواب سوال ہوا آخر صلح نامہ لکھنا مقرر آیا بنی صلی اللہ علیہ وسلم علی مرتضیٰ کو فرماتے تم صلح نامہ لکھو بسم اللہ الرحمن الرحیم سہیل کہا جس کو ہم نہیں جانتے سابق کے دستور کے سر کیا یا سلم اللہ ہم اب بھی لکھنا حضرت فرماتے ادنیٰ لکھو یہ نوشتہ ہے محمد رسول اللہ کے صلح کا سہیل کہا اگر تم خدا کے رسول ہو کر کرہو یقین ہو تا تو ہم جنگ کا ہو کر تے محمد بن عبد اللہ لکھو حضرت فرماتے ویسا ہی لکھو علی مرتضیٰ کہے میں لکھ چکا اب بد لاؤنگا اور وہ تکرار کرنے لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس نوشتہ کو لیکے اپنے دست مبارک سے منائے پھر تو اس میں محمد بن عبد اللہ لکھے صلح درین کا چھہر اسطور پر کہ ایک سر کیا متعرض نہ ہونا مسلمانوں میں کوئی شخص بھاگ کے قریش کے یہاں جا دیتا تو اسکو پکڑ دینا اور قریش کا کوئی آدمی اپنے والیوں کے بی اذن تو اسکو پکڑ دینا اس بات پر بہت تکرار چلی اس عرصہ میں ابو جندل سہیل کا بیٹا بھاگ کے بیرون کے ساتھ آیا سہیل اسکو طبائخ مار کے اپنی طرف کھینچا اور بولا پہلا شرط یہی کہ اسکو پھر دینا آخر حضرت اسکو بھیرے اور صلح نامے میں اس کے کہے موافق لکھے ابو جندل بکارنے لگا کیا میں مسلمان ہو آیا ہوں سو مجھے بھی کافروں کے حوالے کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے جب خبر کرو اللہ تم لوگوں کی کچھ راہ کر دیگا اور یہ بھی صلح نامے میں لکھے کہ دلونسے صاف رہنا یا یکدگر حسد و بغض عداوت نہ کرنا اور جو چاہے محمد کے ذمے رہے اور جو چاہے قریش کے ذمے میں یہ سب کے خراعہ کہے ہم محمد کے ذمے میں رہیں گے ہو کر کہے ہم قریش کے ذمے میں اور یہ بھی لکھے کہ اس سال تم بھر جانا سال آئندہ اوین تو ہم شہر خالی کر دیں گے تم اپنے لوگوں کو لیکے اور تین سے زیادہ نہ رہنا اور بھر تلوار کے دوسری ہتھیار نہ لانا یہ عہد تمام ہو بعد اس پر گواہی ابو بکر صدیق کی اور عمر فاروق اور علی مرتضیٰ اور عبد الرحمن بن عوف اور عبد اللہ بن سہیل اور سعد بن ابی وقاص اور محمد بن سلمہ رضی اللہ عنہم اور مرکز بن جعفر کی مشرکوں کی طرف سے لکھے گئی بعد سہیل کو اور اس کے ساتھ کے

منہ کون کو جانے نہ دیکھے اور فرمائے عثمان نہ آئے تگ تگ کو نہ چھوڑا اور عثمان ایکے بعد انکو چھوڑے  
 صلح سے فراغت ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو کھانچا ام کہول دیو لوگ اندیشے لگے  
 اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر پٹال آیا محفل میں سدھارام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا  
 حضرت کا ملال دیکھ کر عرض کئے یا رسول اللہ آپ ل احرام کہول حجامت کرو اونٹوں کو سحر کرو ایکو دیکھ کر  
 لوگ یہی احرام کہول لگے تب آپ باہر تشریف لائے اونٹوں کو سحر کئے اور حجامت لئے حضرت کو دیکھ کے تمام  
 لوگ احرام توڑے حدیبیہ میں اٹھارہ انیس روز کا مقام ہوا بعد وہاں پھر کے مکہ میں داخل نہ ہوئیے صحابہ  
 کو نہایت رنج ہوا کراع الغیم کو جب پہنچے انا ففتحنا کا سورہ انکے خاطر تسلی واسطے اترار رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے کو تشریف لایا بعد چند روز کے بعضے عورتاں بھاگ کے مدینے کو آئے سو کا فرمان انکو  
 طلب کئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکو آیا جو اب تک صلح مرد و مکہ پہنچے کا تھا عورتوں کو  
 پیر دنیا صلح میں داخل نہیں بعد مردوں سے ایک شخص اسکا نام ابو بصیر بھاگ کے آیا اسکے دل میں  
 خط لکھ کے دو شخص کو روانہ کئے کہ اسکو پیر دنیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو بصیر کو بلا کے کہے ہم جو  
 صلح کئے سو تمکو خوب معلوم ہی صلح کا خلاف کرنا درست نہیں اب تم انکے ہمراہ جانا آئندہ اللہ تعالیٰ  
 تم لوگوں کی کچھ راہ کر دیگا اور انکو اون دونوں آسامیکے ذمے کرنے جب الخلیفہ کو پہنچے ابو بصیر ان دونوں  
 شخصوں کے ساتھ دوسری باتاں کرتے کرتے کہے کہ تمھاری تلوار بہتری ہو بولانا بہتری اور اسکی کات بہت  
 خوب ہے ابو بصیر تلوار کو کھینچے دیکھتے دیکھتے انہیں سے ایک ہاتھ چلا اسکو جانسے فار دو سرا بھاگ کے مدینے  
 کی راہ لیا حضرت دور اسکو دیکھ کر فرمائے یہ گھبراہٹ سے آتا ہی سو حاضر ہوا بنا ما جرا عرض کرتا تھا کہ  
 اس عرصہ میں ابو بصیر بھی آئے اور عرض کئے یا رسول اللہ آپ اپنے ذمے سے بری ہوا اور اللہ تعالیٰ مجھے نجات دیا  
 حضرت فرمائے اسکے ساتھ چند لوگ ہو تو جنگ کی آتش خوب لگا لگا ابو بصیر اندیش کے دیکھے کہ میں اگر یہاں  
 رہوں تو مجھے کافروں کے لئے کر دینگے سو مدینے سے نکل کر قریش کی آمد و رفت کی راہ میں ساحل بن عیین کے جا رہے

کا فروئے کیا دکا ادھر نکلا تو اسکو لوٹ لیتے اور مکہ میں مسلمانان جو قریش کے قیدی تھے سو بہاگ نخل کے  
 ابو بصیر بن حسن سے ہو گئے اور پہل کا بیٹا ابو جندل بھی بھاگ کر ستر آدمی کے ساتھ آگے انکا شریک ہوا  
 اور سلم اور جہینہ اور غفار کے چند شخص بھی مسلمان ہو کر انہو میں جا ملے مین سواد قتی لگ ہوا اور شام کو چائے سو  
 قریش کے قافلون کو غارت کرنے لگے قریش تنگ ہو کر ابوسفیان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تختہ تین روانہ  
 کئے کہ مکو خدا کی اور قرابت کی قسم عہد نامہ میں وہ شرط جو لکھے تھے سو اسکو توڑنا لوگ مختار میں جسکا جی چاہے  
 مدینہ کو جا رہے اسکو طلب کر گئے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکو خط لکھ کر طلب فرمائے ابو بصیر نے  
 کی حالت میں ویسے وقت خط پہنچا تو اسکو لیکے آگئے کہ لو لگائے ہو زبرد سے غصے کہ انکا انتقال ہوا ابو جندل وغیرہ  
 انکے جنازہ پر نماز پڑھ کے دفن کئے اور اپنی جماعت کے ساتھ مدینہ آئے اور اسی سال نبی صلی اللہ علیہ وسلم بادشاہ  
 کو نامے ایچوین کے ماتھے سے روانہ کئے چنانچہ مصر کے بادشاہ مقوقس پاس حاطب بن ابی بلتعہ کو بھیجے اور شام کے  
 بادشاہ حارث بن ابی شمر غسانی پاس شجاع بن وہب کو روانہ کئے اور روم کے بادشاہ قیصر پاس وحید بن خلیفہ  
 کو روانہ فرما اور فارس کے بادشاہ کسری پاس عبداللہ بن خذافہ کو بھیجے اور یمن کے حاکم نبوذہ بن علی پاس سلیمان بن عمر  
 کو اور حبش کے بادشاہ نجاشی پاس عمرو بن امیہ ضمیری کو اور اسی سال حج و فوج اور اسی سال اوس بن حاتم  
 اپنی عورت خولہ سے ظہار کیا سو انکے جگر سے مین سورہ مجادلہ اُترا اور فاقہ کو کہن لگا سورہ رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے ساتھ جماعت سے نماز پڑھے اور اسی سال انثون اور گہورون مین  
 سابقہ کئے اور اسی سال لابی عایشہ کے والدہ ام رومان کا انتقال ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم آپ قبر میں اتر کر انکو دفن کئے اور اسی سال ابو ہریرہ ایمان لائے ساتواں سال ہجری  
 محرم مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو اطلاع کئے کہ ہم خیبر جنگ کو نکلتے ہیں لوگ جنگ  
 کو نکلنے کی تیاری کرنا اور سبکو دنیا غرض ہے ہمارا ہمارا نہ آنا سو کسی منافق کو ہمراہ نہ آنے دئے اور مدینہ مین  
 نبیلہ بن عبداللہ لیشی کو نائب مقرر فرمایا اور دو سو سوار ایکڑا چار سو پیدل نکلے اور ہراول پر عکاشہ بن محضن

کو رکھے اور عصر نامی ایک موضع تھا سو وہاں جا اترے اور وہاں ایک مسجد بنا پھر وہاں سے نکل کر صہبار سے  
 ہوتے ہوئے رجم میں اگرا ترے غطفان کے قیلے و آئہود کی حکمت واسطے نکلے تھے سو حضرت اپنے شہر کو غارت  
 کرنے آئے بن سبھ کر بارے خوف کے حکمت کر اپنے مقاموں کی محافظت واسطے پھر آگئے رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے نکل کر خیبر طرف متوجہ ہوئے خیبر برا شہر تھا مدینے سے بتیس گویا شام کے  
 جانب میں درمیں دس قلعے تھے کتبہ ناعم صعب شق قموص و طیح نطاة برا سلام ابی  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شب کے وقت وہاں پہنچے یہود کو اطلاع تھی صبح ہی بھاڑے ٹوکے  
 لیکر نکلے لشکر کو دیکھ کے قلعے میں جا کر دروازے بند کئے سلام بن مشکم یہود کا سردار لوگوں کو جنگ کیلئے  
 تیار کیا حضرت بھی صحابہ کو جنگ کا حکم کئے پہلے قلعہ ناعم فتح ہوا اس میں مال فخر بہت سامان تھا لگا  
 بعد ابی الحقیق کا قلعہ قموص فتح ہوا اس میں عورتان تھیں چنانچہ صفیہ بنتی بنی خطب کی لڑکی بھی  
 اسی میں تھی سو وحیہ کلبی کے حصے میں گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو لیکے وحیہ کو اسکے در  
 دو بانہ زبان دئے اسکے بعد نطاة کا قلعہ فتح ہوا لوگوں کو رسد نہونیکے باعث تکلیف ہوئی سو گدھوں کو  
 کات کے بجانے لگے کینے آئے حضور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عرض کیا یا رسول اللہ گدھوں  
 کو کھانے کے لئے پکاتے ہیں حضرت خاموش ہو دوسرے بار بھی آئے عرض کیا کہ گدھوں کو کھا جائیں پھر  
 بھی خاموش ہو گئے تیسرے بار آئے عرض کیا یا رسول اللہ گدھے سب فنا ہو گئے تب رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم تائید کئے کہ گدھوں کو مت کھاؤ تو لوگ تمام بھیک دئے القصبہ ایک ایک قلعہ فتح کئے صعب کا  
 قلعہ فتح ہونیکے قبل بنی سبھم قیلے دار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ منہن آئے عرض کئے یا رسول اللہ  
 ہم پر سختی گذرتی ہے تاکہ تمہیں کہانیکو کچھ نہنیں آپ کچھ عنایت فرما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کے پاس بھی کچھ نہ تھا سو دعا مانگے یا اللہ تو ان لوگوں کا حال خوب جانتا ہی اور انہیں کچھ طاقت نہنیں اور انکو  
 دینے واسطے میرے پاس بھی کچھ نہنیں سو جس قلعے میں کھانا جری بہت ہی فتح کروا حضرت کی دعا کی کثرت

دوسرے روز منذر بن الجباب کے ہاتھ سے صعب کا قلعہ فتح ہوا اور خیرہ اسباب کا تمام مسلمانوں کے ہاتھ آ گیا اور برا کا قلعہ بہت قلیل تھا یہود اسے تیرا مارنے لگے یہاں تک کہ ایک تیر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے کو لگی حضرت کنکر ایک شت اٹھا کے قلعے پر پہنچے قلعے کو زلزلہ ہوا اس کا حصار زمین میں دس گیا تو مسلمان اس کو فتح کئے مگر یہودی برا شجاع تھا اپنے مقابلے واسطے بلایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اس کے مقابلے میں کون جاتا ہے تو علی مرتضیٰ جا کے اس کو قتل کئے اس کے بعد مگر حبیبی یا سیکلہ اس کے مقابلے واسطے زبیر رضی اللہ عنہ نکلے زبیر کے والدہ بی بی صفیہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آگے عرض کئے یا رسول اللہ میرا ایک لوتا مار جائیگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہے کہ نہیں بلکہ اس یہودی کو وہ مار گیا و سیاہی زبیر اس کو قتل کئے اور یہی ایک قلعہ فتح کرنے ابو بکر صدیق کو روانہ کئے بہت جنگ ہوا شام ہو گئی دوسرے روز عمر کو روانہ کئے اس روز بھی جنگ ہوئی تا رہا بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے صباں ایک شخص کو روانہ کر دے گا کہ جس کو اللہ اور اس کا رسول دوست رکھتا ہے اور وہ اللہ کو اور رسول کو دوست رکھتا ہے تو وہ فتح کریگا صبح ہوئی تو لوگ بے منتظر تھے کہ کسی کو آفرماتے ہیں حضرت ابو جحش علی کہاں ہے لوگ عرض کئے اگلی انکہہ کو آشوب ہے اس لئے حاضر نہیں ہو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم علی مرتضیٰ کو بلوئے انکی انکہہ میں اپنا لعاب لگائے تو او سنیو انکہہ درست ہو گئی اور انکے ہاتھ میں نشان دیکھے فرمائے جاؤ اول انکو ایمان لاؤ کر دعوت کرو اگر قبول نہ کریں تو جنگ کرو علی مرتضیٰ قلعے کے پاس جا پہنچے وہیں نشان گاؤ اور یہود بھی مقابلہ میں آئے لڑتے لڑتے آخر وہاں علی مرتضیٰ کی ضایع ہوئی سو قلعے کے دروازے ایک پاٹ اکھاڑ لیکے اس کو دھال بنا بعد فتح کے اس پاٹ کو آٹھ شخص لوتانا چاہئے سو لوتا نہ سکے تمام قلعے فتح ہوئے طبع اور سلام باقی رہے انکو پندرہ سولہ روز کا محاصرہ رہا آخر یہود کہنے لگے ہم کو جان چہرہ و ہم قلعے تھا رہا سپرد کرتے ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان سے ایسا عہد لے لے کہ سونا روپا ہتھیار ہمو دیالنا اور انت اٹھانے

ایسا اسباب ہر شخص لیجانا اور اسباب کچھ نہ چھپانا اگر اسکا خلاف کریں تو عہد و امان باقی نہیں بچھ  
یہود مسلمانوں کے حوالے کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کناہ بن ابی الحقیق اور ربیع بن ابی الحقیق سے  
پوچھے ابو الحقیق کا خزانہ زیور تھا سو کیا ہو اکیس جنگوں میں تمام خرچ ہوا حضرت فرماتے اگر وہ خزانہ  
نکلے تو تمہارا امان باقی نہیں اور فرما گئے دیر آئیں گا دھما ہی سکو لے آؤ وہ خزانہ وہاں نکلا  
تو ان دونوں کو قتل کئے اور دوسرے یہودیوں کو وہاں سے نکالنا چاہئے تو عرض کئے اس زمینوں کی زراعت  
کا ذہب ہو معلوم ہے اگر ہمارے سپرد کریں تو آدھا محصول نکودیا کریں گے حضرت اسکو قبول فرما کے انہیں کو  
باقی رکھے اور یہ فرماتے کہ ہم جنگ چاہیں نکلور کہیں گے بعد نکال دینگے خیر کے قلعوں کا یہ حال سن کر فدک کے یہود  
صلح کا پیغام مجتبیٰ بن سعد رضی اللہ عنہ کی واسطت سے کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے صلح کئے  
کہ آدھا محصول ہو دینا اور ہم چاہیں تو نکلور نکال دینگے ان جنگوں میں مسلمانوں سے پندرہ شخص  
شہید ہوئے اور یہود کے تریان نو آدمی مار گئے اور جب جنگ سے فراغت ہوئی مسلمانوں کا ضبط و نسق ہوا  
حارث یہودی کی مٹی زینب سلام بن مشکم کی عورت بکرے کے گوشت میں زہر ڈال کر حضرت کو بھیجی حضرت  
ایک تکرانگے اور فرماتے یہ گوشت کہتا ہے کہ اپنے میں زہر ہے اسکو کوئی مت کھاؤ لوگ پہکدے مگر  
بشر بن البراء جو فرمانے کے اول ہی کہا چکے تھے سو اسی وقت مرنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام  
یہود و یونکو جمع کر کر پوچھے تو پہلے انکار کئے پھر حضرت انکو غیب کی دوسری بات پر اطلاع دے سوسکے  
اقرار کئے پھر ان سے پوچھے تم کہا واسطے زہر دالے تو عرض کئے کہ اگر تم جوتے ہو تو ہوکو نجات ہوگی اگر بنی  
ہو تو اسکا کھانا نکلو ضرر نہ دیگا پھر اس عورت کو بشر کے در عوض قتل کئے اور غنایم لوگوں میں تقسیم کئے سوار کو  
دو حصے پیدل کو ایک حصہ دئے اور بی بی صفیہ کو حضرت اپنے نکاح میں لائے اور اسی جنگ میں کو غلی والے  
درندوں کو کھانی سے منع کئے اور تاکید کئے غنیمت تقسیم نہ ہوئے گت سکونہ بیچنا اور سب کے باندیوں کو استنبر  
ہو گت و طے نہ کرنا اور جعفر بن ابی طالب اور انکی کشتی و اجہش سے حضرت کی خدمت میں اسی مقام میں آگے طے

اور ابو ہریرہ اور انکی قوم دوس بھی اسی مقام میں آئے اور حجاج بن علاط سلمی بھی آئے اسلام لے کر اور حضرت  
 نے یا رسول اللہ میرا مال سب لوگ تمام مکے میں ہیں وہاں کے لوگوں پر تجارت کا مال لگایا ہے میں اسکو وصول  
 کرنے جاتا ہوں کچھ بات بنا کے کرونگا آپ مجھے اجازت فرمانا حضرت فرماتے مضائقہ نہیں کہہ پھر حجاج  
 مکے کو گئے ثنیۃ البیضا پاس قریش کے لوگ حضرت کی اجازت دریا کرنے آئے رہے تھے اور انہوں نے مسلمان ہو  
 سوا انکو اطلاع نہیں سوائے دریا کے محمد خبیر کو جو گیا تھا سو کیا ہوا حجاج کہے اسکی کیفیت مجھکو جو  
 معلوم ہے تم سے تو بہت خوش ہو گئے پھر یہ سب انکے اونٹ کے ہمراہ ہو حجاج کہے محمد کے تمام لوگ مارے  
 پرے اور محمد اسیر ہوا وہاں کے لوگ اسکو اپنے مار کے تمہارے پاس بھیجا ارادہ کئے ہیں تا اسکو تمہارے روبرو قتل کریں  
 قریش کے بہت خوش ہوئے اور تمام مکے میں اسکی مسادی کہے پھر حجاج انکو کہا میرا مال لوگوں پر ہے و جلد  
 وصول کر کے میرے پاس کرو میں خبیر کو جلد جا محمد کا مال وہاں پر آج ہوتا ہے سو خرید کرونگا تا میرے قبل دوسرے  
 تاجران نہ لیوں پہر سب ملے انکا مال دے یہ خبر کہیں عباس کو معلوم ہوئی سو انکو نہایت غم ہوا بیٹھے جگہ سے  
 اٹھنا انکو دشوار لگیا عباس نے غلام حجاج باہر بھیجے حجاج کہا میرا مال وصول کر کر تمہارے سے تحلیہ میں  
 ملاقات کر کے مفصل کیفیت بیان کرونگا سو جاتو وقت عباس سے ملاقات کر کے کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 خبیر کو فتح کئے تمام غنیمتان انکے حضرت کے ہاتھ لگے اور انکے سردار کی بیٹی اپنے نکاح میں لے کر اور میرا مال  
 یہاں تھا سو وصول کر نہیں حضرت سے اجازت لیکے آیا ہوں میں نے بعد تین روز تک تم یہ کیفیت کسی سے  
 مت کہو حجاج نے کہے سو تیس روز حضرت عباس بہتر کہہ رہے ہیں اور خوش ہو گئے کہ ہاتھ میں عصا لیکر  
 کہے کا طواف کرنے آئے قریش دیکھ کر کہنے لگے ابو الفضل کیا مصیبت کا غم نہ معلوم ہونا کر اسطور سے نکلتے ہو  
 عباس کہے تم جو تہہ بولتے ہو محمد خبیر کو فتح کئے اور وہاں کا سب باب غنیمت ملا اور خبیر کا تمام ملک انکے اختیار میں  
 آیا اور وہاں کے حاکم کے بیٹی کو نکاح کئے قریش بوجہ تھو یہ کون کہا فرماتے تھو جسے خبر دیا تھا وہی شخص مجھکو  
 کہا اور وہ مسلمان ہو گیا مال لینے آیا تھا سو لیکے محمد کے ساتھ ملنے گیا قریش سننے کہے دیکھو یہ کیا دعا کیا

اگر وہ بتا تو اسکو اسکا مزہ بتا بعد پنج ستاروں کے فتح کی خبر عباس کے کہے موافق آئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 خیر نبوت کر کریمان نکلے جب صہبا کو پہنچے تو بی بی صفیہ رضی اللہ عنہا پاک ہو سو حضرت انسؓ ملے اور لوگوں کو کھانے  
 دعوت کئے اور مقام میں حضرت تین روز مقام کئے جب صفیہ کے ساتھ ملے حضرت خیمہ میں رہے تو ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ  
 لیکے خیمہ کے گرد شبکو حضرت کی محافظت کرتے رہے جبکو حضرت ابو ایوب کو دیکھ کر کہے فرمائے کیون تم یہاں ہو ابو ایوب  
 عرض کئے یا رسول اللہ آپ میرے مرد اور آپ قوم النون کو قتل فرمائے اور مجھے تازہ ایمان لائے تھے شاید اس عداوت سے کچھ  
 بیوفائی کرے اس لئے میں آپ کے فطرت واسطے یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکو دعائی اللہ ابو ایوب حبیب  
 میری محافظت کیا تو اسکی فطرت کرا غرض بعد اس مقام سے نکلے روانہ ہوئے اور اسی جنگ سے آتے وقت اچلے کھچلی  
 شبکو اترے اور بلال رضی اللہ عنہ کو جگادینے مقرر کئے سو اللہ تعالیٰ سبوں پر نیند بھیجا جگنے نہیں پائے مگر  
 آفتاب نکلے بعد پھر نماز قضا کئے اور حمادی الاخریٰ میں وادی القریٰ کو پہنچے اور وہاں کے لوگوں کو اسلام کی دعوت کئے  
 اسلام نہ لائے جنگ کے پرستند ہو اور چند لوگ انہوں کے مقابلہ کرنے آئے سو مارے چار روز انکو محاصرہ کر کے  
 یہود خوف ہراس عاجز ہو کر قلعہ مسلمانان کے لئے سو خیر لوگوں کے ساتھ معاملہ کئے سو انہوں کے ساتھ دیا ہی  
 اور عمرو بن العاص کو وہاں کی عملداری دینی وغیرہ کا احوال سن کر تیمار کے یہود حضرت مصطفیٰ کریمؐ کو جزیرہ دینا قبول  
 کئے سو انکا مال و اسباب بیچ گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تشریف لائے اور شعبان میں عمر رضی اللہ  
 عنہ کے ساتیس آدمی دیکر تربہ کو روانہ کئے سو شب کو چلے اور دن کو چھپتے جب ان پھنچے ہو ازن کی قوم خبر پا کے  
 بھاگ گئے اور اسی میں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ فوج کے بنی فزارہ پر روانہ ہو وہاں پھنچے انکو  
 غارت کئے اور ایک عورت انکی نہایت خوبصورت تھی سو اسکو سلمہ بن الاکوع کشین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 اس عورت کو اپنے مال کے لیکر لے کر بھیجے اور چند مسلمان کا فوہی یہاں اسیر سو انکو چھروائے اور اسی مہینے میں  
 سعد انصاری کے ہمراہ تیس آدمی دیکر فدک کے جانب بنی مرہ پر روانہ کئے سو جاگئے جانور و ملک غارت کر کے مدینہ  
 کی راہ لے کا فوہی ان کے قیدیہ والو کو جمع کر کے مسلمانوں کی پیشہ چربشیر بھیجی تکرری لیکے مدینہ کی راہ لے

کئے آخر مسلمانوں کے پاس کے تمام تیران گئے اور تمام لوگ شہید ہوئے بشیر بھی زخمی ہو گئے کافران اپنے جانوروں کو  
 لیکے بعد شیراز سے اٹھ کر فدک کو پہنچے اور وہاں دم لیکے کو پہنچے اور رمضان میں غالب بن عبد اللہ  
 لیشی کے ہمراہ ایک سو چوبیس دیکر نجد کے طرف پیچھے کو روانہ فرمائیے گا جائے جانور غارت کر کر مرنے کو لا اور جنگ میں  
 زید بن حارثہ کے فرزند اسامہ رضی اللہ عنہ ایک شخص لا الہ الا اللہ کہے پر اسکو مارا رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم سکر نہایت خفا ہوئے اسامہ وہ در کر بولا تھا حضرت فرما کیا تو اسکا دل کر دیکھا اور سوال میں نہیں  
 سعد ہمراہ میں سو جوان دیکر میں اور جبار کو بنی فزارہ پر روانہ کئے وہاں پہنچے تو معلوم ہوا کہ منافقان یہ پر  
 واکا ہرنے کے واسطے جمع ہو رہے ہیں اور عتبتہ بن حصین بھی انکی لگا لگا کر اپنے ارادہ رکھا ہے سو یہ لوگ جا  
 انکو غارت کئے تو کفار بھاگ گئے اور ذوالقعدہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں ابوہریرہ غفاری  
 کو ناپ کر دو ہزار کی قیمت انہیں کیسوار گھوڑوں کے تھے عمرۃ القضیہ یعنی سالانہ اکے عمر کرنا کر جو صلح ہوا تھا  
 اسکو ادا کر نیکی لئے نکلے اور جنگ کے تمام بھیا خود بہتر نیزہ وغیرہ ہمراہ لئے اور مدیہ ساونت تھے جب الحلیفہ کو پہنچے  
 سواروں محمد بن مسلمہ کو مقرر فرما قبل روانہ کئے اور تیار دن کو بھی انہی کے ہمراہ آئے اور چھاپہ ساعمر کیا احرام باندھ  
 تکبیرتے چلے اور محمد بن مسلمہ سوار و کتین بیکہ مظران کو پہنچے قریش وہاں رہتے تھے سو حضرت آئے سو کر کے والوں کو  
 اطلاع کئے انکو نہایت گھبرائے ہو گئی بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مظران کو پہنچے اور بنی ناجر میں جو مکے سے  
 نہایت قریب ہے کعبہ کے بنادوان سے نظر آیا کرتے تمام جنگی اسباب کہے اور اس بن اوس بن خولی انصاری کو دار غمر مقرر کئے  
 اور اسکی محافظت واسطے دو سو آدمی کو متعین کئے قریش مکہ خالی کر کر پہاروں پر جا گئے حضرت عمر کے مراسم ادا کر دو  
 آدمی کو جو عمرہ ادا کر چکے تھے اسباب کی فطرت واسطے روانہ کئے تا وہاں تھے سو لوگوں کی بدلی کر دین غرض تین روز  
 تک حضرت مکہ میں رہے قریش حوٹب بن عبد العزی اور سہیل بن عمرو کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس  
 روانہ کئے کہ تمہارے وعدے کے ایام تمام ہو صلح ہو چکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور صرف بن  
 پہنچے بی بی مہینہ کو نکاح کئے اور ذی الحجہ میں ابن ابی العوجا سلمی کے ساتھ پچاس دیکھے بنی سلیم پر روانہ کئے

کافران کو اطلاع ہوئی وہ بھی جمع ہو جنگ کو آئے دونوں فوج کا مقابلہ ہوا کافران بہت تھے اکثر لوگ مسلمان  
 کے شہید ہوئے اور شیرازی ہوشیار ہو کر انہماک لے آئے اور صفر کے غزے کو یدین پھنچے اور سی سال حبش میں سفیان  
 کی لڑکی ام حبیبہ کا نکاح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوا حبش کے قافلے کے ساتھ وہ بی بی بھی تشریف لائے  
 اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم خیر سے آئے بعد اُن سے ملے **۱۰ آنکھوں سال ہجری محرم میں خالد بن ولید اور عمرو بن**  
**العاص** کے ساتھ اسلام گئے عمرو بن العاص کے اسلام کا بابا بیچہ ہوا کہ اس نے غزوہ خراب سے گئے بعد اپنے  
 دوستوں کو جمع کر کے کھانا کھا کھانا کام روز بروز عروج پر پہنچا ارادہ ہی کہ یہاں سے نکلتے حبش میں نجاشی پاس رہنا  
 اگر محمد غالب ہو اُس کے ہاتھ تلے رہنے سے نجاشی کے یہاں رہنا بہتر ہے اگر ہماری قوم غالب ہو میری غرت و فخر  
 جو اُس کے دوستان امت کو پسند کئے غرض یہاں کے تحفے بہت ایکے حبش کو گیا اس نام میں **رسول اللہ صلی**  
**علیہ وسلم** عمرو بن امیہ غمری کو نجاشی پاس روانہ کئے تھے سو عمرو بن العاص دیکھا اور اس کو انکا بہت شک ہوا ابن العاص  
 اپنے ساتھ والو کو بولا میں نجاشی پاس جا اس کو قتل کرو اتنا ہون سو بادہ کے دربار میں حاضر ہو عادی موافق اس کو  
 سجدہ کیا اور تحفے گنت مانا نجاشی بہت خوش ہوا ابن العاص ذریعہ کے عرض کیا آپ کے حضور جوفنا شخص حاضر ہوا تھا سو  
 ہمارے بڑے دشمن کے یہاں نکالاجی جی ہمارا کتنا شرف عمدہ لوگوں کو قتل کیا ہی بادشاہ اگر اس شخص کو میرے  
 حوالے کئے تو میں اس کو قتل کر دوں گا نجاشی غصہ ہوا ابن العاص کی ناک پر ایک ایسی مٹی مارا کہ سمجھا ناک ٹوٹ پڑی اور کھلا  
 اللہ یہاں جس ناموس کبرائی ہے اس کے ایلچی کو تو مار دیتا ہی عمرو بن العاص گھبرا کر کہا کیا سچ وہ پیغمبر ہے  
 بادشاہ کہا اس میں کیا شک ہے سچ جیسا فرعون پر غالب آئے ویسا اُسی ہوں غالب آئیگی ابن العاص عرض  
 کیا میں آپ کے پاس اسلام لاؤں اور اس کے ہاتھ میں آؤں؟ اسلام لائے اور اس اسلام لوگوں میں ظاہر نہ کر کے چدر دوزمان  
 رہ کر حدیبیہ صلح کے بعد وہاں سے مدینہ کے ارادے سے نکلے راہ میں خالد بن ولید جو مکے سے آئے تھے ملاقات ہوئی  
 ان کے ایک باپ کا بیٹا تھا کہ جب حدیبیہ صلح ہوا خالد اندیشہ کر کر دیکھے کہ قریش میں اب کچھ قوت و تدبیر باقی نہیں اور  
 نجاشی پاس جانا بھی سبب کیونکہ وہ بھی محمد کا تابع بن گیا ہے نصرا میں جان کے نصرانی ہونا پھر کہہ کر ہر سہر کو جائے

اپنے ہی شہر میں رہنا بہتر ہے یہوں غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم عمرہ ادا کرنے واسطے  
 آئے تو تشریف لائے خالد شہر جو رکے نکل گئے انکے بھائی ولید بن ولید مسلمان ہوئے تھے سو انکے بھائی خالد کو یکے میں  
 دہندہ تھے تو نہ پائے پھر خالد کے نام سے خط لکھا مکہ مضمون تھا بھائی جان تجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بہت یاد کرتے  
 ہیں اور فرماتے ہیں خالد ایسا شخص نہیں جس کو اسلام کی حقیقت بتائیے خیدہ اگر مسلمان ہو اپنی شجادیں کی تقویت  
 میں خرچے تو اسکے حقین بہتر ہے ہم اسکو دوسروں پر مقدم رکھینگے بھائی اب جلد آنا اس وقت کو اپنے ہاتھ سے جائے  
 مت داخل خط کا مضمون دیکھنے سے خالد کو اسلام لانے کی غیبت ہوئی خالد مدینے کو جائیگا ارادہ مکہ کرکے صفوان بن امیہ  
 پاس گئے اور اسکو کھلے اب ہم ایک تو اے کے سا گئے اور محمد کا اقتدار بہت برصہ گیا انکی خدمت میں جا اسلام لائیں تو دنیا  
 و آخرت کی خوبی حاصل ہوئی ہے راکھی غرت سو وہ ہماری غرت ہے ان نہایت نکار کیا اور بولا تو شریک مسلمان ہو گئے  
 میں اکیلا باقی رہوں تو بھی ایمان نہ لانا بعد عمرہ بن ابی جہل کے پاس جا اسکو بھی بلائے اس نے بھی نکار کیا خالد حبا  
 میں کچھ چند روز میں مکہ فتح ہو جائیگا اور یہ لوگ لاچار ہو کر آخر ایمان لائیگے ابھی میں کیوں نہ جاؤں عرض ہجرت کر کے  
 مکہ سے نکلے ہرے کو پھینچے تو وہ ان عمرو بن العاص سے ملاقات ہوئی ابن العاص بوجھے کہاں جاؤ خالد کہے راہ  
 سید ہے اور وہ شخص بنی برحق ہی ہم کتب کفر میں پر رہیں میں مسلمان ہو جاتا ہوں ابن العاص کہے میں بھی  
 مسلمان ہو جاتا ہوں اور دونوں ملے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کچھ مدتیں حاضر ہوئے اول خالد جا اسلام لائے بعد عمرو بن  
 العاص اسلام لائے پھر بنی کہ عثمان بن طلحہ حبشی بھی انہیں کے ساتھ آئے ایمان لائے اور لوگ ایمان لائے بعد رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے کہ اپنے جگر کے ٹکڑوں کو تمھارے طرف ڈالا اور صفیرین غالب بن عبد اللہ لثبی کے ساتھ ہیں  
 آدمی کے شمار دیکر بنی الملوخ پر گدید کو روانہ کئے سو انکے جانوروں کو بکڑ لیکے پھر اسے صمیمین کفار سب متفق ہو کے انکا  
 تعاقب کئے وہ موسم نہ بارش کا تھا اور آسمان پر بار بھی تھا لیکن اللہ تعالیٰ پانی کی ایک سیل بھیجا دونوں قوم کے  
 درمیان پانی حایل ہوا کفار الٹ پر مسلماناچین سے بنے کو آئے اور اسی مہینے میں زبیر بن العوام کے ہمراہ دو سو  
 آدمی دیکر مذکر جہان بشیر بن سعد کے ساتھ واپس مارے پڑے تھے روانہ کرنا چاہے اور نشان بھی انکے نام سے باندھے

کہ اس عرصہ میں غالب صحابیوں کے ائے سوانہیں کو پیش کر کے روانہ فرمائے تو وہاں بھینچے اپنے رشتہ جوں گئے  
 سوانے بہت لوگ مار گئے اور غنیمت ملے اور رجب الاول میں جماع بن وہب سیدی کے ہمراہ جو بدری دیکھے  
 دیکھے سے پنج روز پر ہوازن کی قوم طرف جو کہیں پر رہتے تھے روانہ کئے تو جا کر اپنے رشتہ جوں گئے وہ لوگ بہا  
 گئے انکے اوسان بکریاں غنیمت ملے پھر بدریوں رورید میں داخل ہوئے غنیمت تقسیم سو فی فی زہرہ دنت ملے  
 اور اسی مہینے میں کعب بن عوف غفاری کے ہمراہ بدر آدمی دیکھے وادی القری کے پر شام کے علاقہ میں ذات اطلاق کو  
 روانہ دیکھے کا فروغی جمعیت بڑی ہی انکو اسلام کی دعوت کے مقبول کر کے جنگ پر متعہ ہوئے اور انکو تیر مارنے لگے  
 مسلمان بھی سینے کو سپر کر کے انکا مقابلہ کئے اور شب ہمدی ہوئے مگر ایک شخص زخمی ہو کر بچ گیا اور رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم سے اگر اطلاع کیا حضرت بہت شاق ہوا ان پر بڑی فوج روانہ کرنا چاہئے لیکن معلوم ہوا کہ وہ قوم اس  
 مقام کو چھوڑ دوسرے طرف جا رہے ہیں سو فوج کی روانگی موقوف ہوئی اور حبادی والی میں امر کا سریہ روانہ اسکا  
 تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حارث بن عمیر زیدی کو خط دیکے روم پادشاہ یہاں روانہ شام کے علاقے میں موتہ کو  
 جب پہنچا شام حاکم شریک بن عمرو غسانی بکر کے اسکو قتل کیا چونکہ ایچی کو قتل کرنا قانون نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم تین ہزار آدمی کو اسے جنگ کرنے روانہ کئے اور لشکر کی سپہ لاری زید بن حارثہ کو دے دئے اور فرما اگر زیاد کام تو  
 نہ جعفری وہ بھی کام آوے محمد اللہ بن رواحہ ہی اگر وہ بھی کام آوے تو مسلمانا کیسے دیکھے اپنا سر دار کرنا اور سفید نشان  
 باندھ کے زیادہ حوالے کئے اور انکو تاکید کی کہ حارثہ بن عمرو کے مقام پر بار بار اومان جا کا فرو کو سلام طرف دعوت کر دے اگر ایمان  
 نہ لائیں اور جزیرہ بنی نضرین تو اللہ تعالیٰ مدد مانگ کر جنگ ڈالو اور انکو خدمت کرے آپ ثنیۃ الوداع تک  
 تشریف لینگے پھر صحابہ شہداء کے امر کو خدمت کرنے لگے اور کہنے لگے اللہ تمہارا گھبانہ رکھے اور تمہارا بلا دفع کرے  
 اور خیریت لاکے ملا محمد اللہ بن رواحہ انکو جواب میں کہے اَلْكَفَى اَسْأَلَ الرَّحْمَنَ مَغْفِرَةً وَ وَهْبَةً ذَاتَ  
 فَرَعٍ تَهْدِي الزَّبَدَ اَوْ يَعْنِي لَيْكِن مِّنْ مَّا لَمْ يَهْوَنَ اِلَـٰهٌ شَدِيدٌ كَشَادَهُ جَوْهَرٌ يَّكْتَسِي كَفَ  
 اَوْ طَعْنٌ يَّكْتَسِي حَرَّ اَنْ يَّجْفِرَ وَ بَحْرٌ يَّكْتَسِي سَفْدًا اَلَا حَسَاوُ الْكِبْدَا ؕ يَعْنِي يَارْخُمُ جَوْهَرٌ يَّكْتَسِي

نشانی وہ جو کاری ہی نہیں کیے جو ہوتا ہی پت اور جگر میں حتیٰ یقال اِذَا مَرَّتْ عَلٰی جَدَّتِیْ وَ ارْتَدَتْ  
 اللہ مِنْ غَارٍ وَقَدْ رَشِدَا بِعَیْنِہَا تَنَکَّکَ کَیْہَا وَ جَبَّ رَیْنِ مِیْرِی قَبْرَہُ حَقِّ کِی رَاہ تَبَا یا اسکو اللہ کیا  
 غازی تھا کہ مقرر کیا پایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ان لوگوں کو فرما کہ فلا کے بعد فلا نا میری تو اس وقت  
 حضرت مجلس نعمان بن ربیع ہو وہی فرمایا سو کہا بنی اسرائیل کے انبیاء جب کہین شکر روانہ فرما تے اور کہتے فلا نا  
 مار جاؤ تو امیر فلا نا ہی نہ مار جاؤ تو فلا نا ہی وہ سب مار جاتے اگر محمد صبح اللہ کے رسول ہیں تو یہ سب میرا  
 مار جاؤ نیکی اللہ شکر مسلمانوں کا شام کے عقیقین معان کو پہنچا جا سون خبر لا کہ نصار کا پادہ ہر قدم لاک آدمی  
 سے جنگ کے واسطے بلقا کی سرحد پر مابین اتر اچھی غسانی لحم اور خدام وغیرہ قبائل کے لوگ جمع کر کر لاک آدمی  
 کی جمعیت جنگ کرنے پر مستعد ہی بہ ہر مسلمانان دور و زعمان میں مقام کے اور بھی تھے کہ کافروں کی جمعیت  
 ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لکھ بھینا یا مکہ نہ فرما دینگے یا کچھ دوسرا حکم کرینگے عبد اللہ بن ابراہیم رضی اللہ عنہ  
 واللہ جسکو تم مکروہ جانتے ہو اسی کو طلب کرنے نکلے ہوئے شہادت اور ہم جنگ کرتے ہیں سو ہم کو قوت ہی یلیم باس فوج بہت سی کر  
 نہیں کرتے محض دین کی قوت جو ہمو اللہ تعالیٰ کرامت کیا ہی لڑا کرتے ہیں ایسا کیا کرتے آگے روانہ ہونا اور اسے مقابلہ  
 کرنا وہو یون سے ایک ملکی غالب آونگے یا شہید ہونگے غرض جسکو بہت دیکھے لیچلے اور عبد اللہ بن رواحہ راہ میں ہی آدرو کرتے  
 تھے کہ آپ شہید ہونا چاہنا سچا ایک شب اونٹ پر بیٹھکے جاتے تھے سونا کو خطاب کر کے یہ میان کہنے لگے اِذَا اَدَّتْنِیْ  
 وَ حَمَلْتُ رَحْلِیْ وَ مَسِیْنَةَ اَرْبَعٍ بَعْدَ اللَّحَاۓ وَ جَبَّ مَحْجَیْہِیْ اَوْرَ تَحَا لَیْ مِیْرِی سَوَارِیْ چار روز  
 کی راہ کا بعد فشا ناک انعم و خلا لہ دم و لا ارجع لى اہلی و رانی و پھر شیر احان بہتر ہی  
 چھوٹ جاو گی تیرے زمت اور پھر کرنا اون میں اپنے لوگوں پاس بھیجے وَ جَاۤءَ الْمُسْلِمُوْنَ وَ غَادَرُوْهُنَّ  
 بِاَرْضِ الشَّامِ مُنْتَحِلِی النَّوَاۓ و اور ایگے مسلمانان اور چھوڑ دیگے مجھے شام کی زمین میں جو نہایت دور ہے  
 وَ رَدَّکَ کُلَّ ذٰی شَبَابٍ قَرِیْبٍ و الی الرحمن منقطع الا حار و اور چھوڑ دیگی تجھے تمام نزدیک کے  
 قرابت والے اللہ کی طرف رستی قطع کر کہ ہنالک لا ابالی خلع بعض و لا غل اسافلہا رواہ و اس

جنگہ میں پروانہ کر و گنا خرمیکے درخت کے پھول کا اور نہ خرمیکے درخت کا ہوا اسکے نیچے پانی ڈالا کرتے ہیں عبد اللہ بن ابرہہ  
جو انکے ساتھ سوار ہیں بیٹھے تھے اور تم سے کہے با عبد اللہ بن رواحہ کی پرورش میں تھے سوکنے رو لگے عبد اللہ بن  
رواحہ انکو دانست غصہ کئے اور کہے تجھے کیا اللہ تعالیٰ مجھے شہید نصیب کرے گا اور تو اونت پر بیٹھ کے جاے گا القصد شکر  
بلقا کی سحر میں داخل ہوا تو روئے نکال شکر منار میں جمع تھا مسلمانا جا کے موتہ میں جمہ دے اور روئے زلف و حر  
مکا با پس گھوڑوں پر سوار پے کا ساز ڈال کے انساں کے ہتھیار لے ہوئے صفا باندہ کشت سے آئے کہ جسکو وہاں نہیں  
مسلمانا بھی اپنی فوج آرا کر کر برنغار قطیفہ بن قبا وہ غدیری کو رکھے اور جو نغار برعبایہ بن مالک کو مقرر کر کر ان کے  
مقابلے میں اسقدر جنگ ہوا آخر زید بن حارثہ نیزوں کے ماروں شہید ہوا اور نشان کتین جعفر بن ابیہا لیکے جنگ  
ستعد ہو دو تون لشکر جب ہم خط ہو جعفر گھوڑے پر اتر کر اسکے ناچے مار جنگ شروع کئے سید الماتہ اڑ گیا  
بائیں تھے میں نشان لے وہ ہی کٹ گیا تو چھاتی سے لگائے آخر شہید ہوا انکے بدسور خم سے زیادہ لگے تھے بعد عبد  
بن رواحہ نشان لے اور گھوڑے کو آگے بڑھا کے اتر جا ہے تو دین ترون یا نہ کر کچھ تردد ہو گیا انہوں نے نفس  
ملا مٹے اور گھوڑے پر سے اترے میں انکے چیرے بھائی کچھ گوشت لاکے کہے تم ان ایام میں کچھ کھا نہیں ہو اگر  
اسکو کھا میں تو تقویت ہوگی اسکو لیکے ایک ٹکڑا توڑ کے کھا لے کہ اس میں لوگوں میں اضطراب وہ گوشت پھیک کے  
اپنے کو آپھے افسوس تو ابھی دنیا میں ہی اور تلوار کھینچے آگے ہوا اور جنگ کے بھی شہید ہوا انکے بعد ثابت بن ارقم  
نشان لے اور لوگوں کو کہے تم کسی میوے کو جو زکرو لوگ کہے تمہیں ہو میں نہیں ہوتا لیکن دوسرے کی تجویز کرو سب کے  
اتفاق خالد بن ولید کو سر رکھے لیکن کافران کی جمعیت نے اور سران مار جانے کے عشا لوگ کے باون اھتر  
دوسرے روز خالد بن ولید فوج جمع کر اور ہر اول کو خبہ اول خبہ اول کو ہر اول و چون نغار کو نغار اور نغار کو جو نغار  
کر کر بھر جنگ کے واسطے آئے ترا جنگ ہو خالد بن ولید کے ہاتھ میں آتھ تلوار تو نے کافران ہزیمت پانچا مسلمان  
انکا کچھ اسبعت ملا شو ومان رہا نہ جان کوچ کہے آئے وراہ میں ایک قلعہ فتح کئے اور مومینوں  
جنگ اور شہید ہوا دوسری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں ممبر پر ہوا اور حضرت انہوں

اشک جاری تھے اور مانے تمہارے لشکر کی میں خبر دیتا ہوں زیشان لیا اور حقلو پہنچا اسکے بعد جعفر لیا سو وہ بھی پہنچا  
 بعد عبد اللہ بن ولید لیا وہ بھی پہنچا اسکے بعد اللہ تعالیٰ کے تلواروں سے ایک تلوار یعنی خالد بن ولید لیا سو اللہ تعالیٰ اسکو  
 فتح نصیب کیا اس روز سے خالد بن ولید کا خطاب صیف اللہ ہوا بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جعفر حق میں فرما تے  
 کہ اللہ تعالیٰ اسکو دو نوں ہون کے در عرض پر دیا کہ اس سے بہشت میں جہان جی چادمان از تباہی اس روز انکو جعفر طیار  
 کہنے لگے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جعفر طیار کے گہر میں تشریف لیگئے انکی بی بی اسماء بنت عمیس آتا گوئیں  
 کہ اوجھن کو نہلا پاک کپڑے پہنا اور انکے بالوں میں نیل ڈال بدستو عطر لگا بیٹھے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 فرما جعفر کے بچوں کو لاؤ بچے آتے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکو پیار کرے اور حضرت کی آنکھوں میں اشک  
 بھر آئے اسما کہے کیا جعفر یہاں کچھ خبرائی جواب پڑے تے ہیں حضرت فرما مان آجہی کے روز مار گئے اسما چلا کر وئے  
 لگی اور تمام عورتاں جمع ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دوسرا کوسدھارے اور اپنے لوگوں فرما جعفر کے  
 لوگوں کو یاد کھانا پکا کر بھیجو کیونکہ وہ اپنی مصیبت میں ہن غرض چند روز کے بعد خالد یہاں سے یعلیٰ بن مسیحہ فتح  
 بشارت دینے آئے بنی صلی اللہ علیہ وسلم انکو دیکھ کے فرما کہ شکر کی کیفیت تم بیان کرتے ہو یا میں بیان کروں  
 یعلیٰ عرض کئے اب ہی بیان فرمانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگ کا تمام نقشہ بیان کئے یعلیٰ کہ قسم ہے اسکی جو آپکو  
 رسول برحق کر کے بھیجا آپ جنگ کا کچھ احوال نہ چھوڑے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما اللہ تعالیٰ اوقت زمین کا  
 پردہ اٹھا دیا اور میں تمہارا جنگ دیکھ رہا تھا تب کرمیچے کے قریب پہنچا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکے استقبال  
 واسطے تشریف لیگئے اور جادوی آخری میں عمرو بن العاص کے ساتھ تین سو آدمی دیکر مدینے سے پانچ روز پر ذات السلا  
 کو جو پانی کا چشمہ ہے اور وہاں خزاعہ قبیلے والے مدینے پر ڈانکا ہر جمع ہوئے تھے روانہ کئے اور انکے حوالہ سفید  
 نشان کئے اور عمدہ مہاجرین اور انصار کو انکے ساتھ روانہ فرما چنانچہ سعید بن زید اور سعد بن ابی قحاص و عمر بن  
 ربیعہ اور صہیب سنان رومی و اسید بن حضیر اور سعد بن عبادہ وغیرہ انہیں تھے و شے شکو چلتے دن کو اتر پڑتے  
 قریب پہنچے معلوم ہوا کہ کفار کی جمعیت بھاری جلد رافع بن مکث کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس

روانہ کئے حضرت امی کیفیت سننے کے ابو عبیدہ بن الجراح کے ساتھ مہاجر اور نصاریٰ کے دو سو آدمی کو روانہ فرمایا تو انہیں بھی اکثر عمدہ صحابہ چنانچہ ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما بھی تھے اور ابو عبیدہ کو تاکید فرمائی کہ عمرو بن العاص بن جاحل اور دونوں اتفاق سے رہو اور ہرگز مخالفت مت کرو جب ابو عبیدہ کے لشکر میں داخل ہو اور غار کا وہ پہنچا تو امامت کرنا چاہے عمرو بن العاص کے میں لشکر ہوں اور تم میرے معین ہو میں امامت کرو گنا بھری انہی کو امام کرنے اور وہاں سے کوچ کر کر اس میں ہمت نہ کیجئے اور انکی ایک جماعت شہر اخیر میں تھی سو اس پر حملہ کئے تو کفار نہ بھاگ گئے اور کسر سلامتی سے مدینے کو آیا اور حبش ابو عبیدہ بن الجراح کے ساتھ مہاجر اور نصاریٰ کے سو شخص دیکر مدینے سے پانچ روز پر چھینہ کا قبیلہ جو دریا کے کنارے رہتا تھا روانہ کئے اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی انکے ہمراہ تھے راہ میں کھانا آخر ہو گیا سو ضبط یعنی لیکر کا پتا کھائے اسلئے اسریہ کو سرخیط کہتے ہیں یہ تصدیق دیکھ کر سعد بن عبادہ کے فرزند قیس اپنے نون اونٹ خمر کئے بعد اوشان قرض لیکے خمر کرنے لگے سو ابو عبیدہ انکو اس سے منع کئے کیونکہ تمام اونٹ کشت جائیں تو چھپا کا ہی پراٹھا لگے بعد ایک مچھلی اسکا نام عنبر دریا کھل آئی لوگوں نے اسکو پندرہ روز کھائے اور سکار و غن بدلو لگا کے انونین قوت آئی وہ مچھلی اس مقدار میں بری تھی کہ اسکے پھنسلے مار کے نیچے سے آدمی اونٹ پر بیٹھ کر گیا اور شعبان میں ابی قتادہ بن ربیع کے ہمراہ پندرہ آدمی دیکر ایک مقام پر کمانا حضرت تھا اور بنی غطفان ٹان رہتے تھے روانہ کئے شکوہ چلتے دن بھر چرتے آخر ان پر خون گر کے مارے تو ایکے چند عمدہ لوگ مارے اور دوسرے بھاگ گئے انکو چند عورتاں اور جانور اغنیمت سے خوش نکالے جنگ کو گئے سو لوگوں میں تقسیم کئے تو فی نصر پندرہ اونٹ ملے اور رمضان میں بھی ابی قتادہ بن ربیع کے ساتھ آٹھ شخص دیکے بطن اضم کو روانہ کئے وہاں پہنچے تو کوی تھا پھراتے وقت ذی شیبہ کو پہنچے خبر آئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کو فتح کرنے تشریف لیجاتے ہیں وہ نہیں پھر کر سنبھلا میں حضرت کی ملازمت حاصل کئے اور اسی مہینے میں ابن ابی حذرہ کے ہمراہ دو شخص دیکے غطفان طرف روانہ کئے اور وہاں بنی حشم کا سردار فاعل بن یحییٰ قوم کو جمع کر کے غطفان میں آج اور قیس کے قبیلے کو بھی اپنی اعانت واسطے بلاتا ہی سو تم جا اسکی کیفیت دریا کر آؤ انھوں نے انہیں اپنے ساتھ وادوں کو شخص کو ایک جگہ چمکے چھائے

اور یوں تکسیر ہو لکے دور و گنگا تو تم بھی دور و اور آپ کے گھروں کے نزدیک جا کے چھپ کر قضا یا چر دیا جانوروں کے  
لے بہین آیا سو سکو دیکھنے رفاعہ آپ ہی نکلا خیر لوگ منع کئے پڑنا اور اپنے ساتھ بھی کسی کو نہ لایا ابن ابی حذافہ کے  
مقابل ہوئی اسکے دل برابر تاک کے تیر لگا تو بات نہ کر کر دوہیں مر گیا اسکا سر کاٹ لیکے تکسیر ہو کر قوم چلے گئے تب  
جھگڑے سو ا اور کچھ سو جہا نہیں ہو رہے چون کو لیکے مال متاع ہاتھ لگا سوا تھا لیکے بھاگ گئے اور یہ تینوں مہاجران  
انکے بہت اونٹ بکریاں بکریاں لیکے بکے کو آئے اور اسی مہینے میں مکہ فتح ہوا اگرچہ سابق کفار قریش کے ساتھ میں  
صلح ہو تھا لیکن اسکے تو شے کا سبب ہو ابی بکر جہت میں خراہ قوم والوں سے ایک شخص کو قتل کئے تھے سو  
دونوں قبیلے والوں میں دشمنی اور جنگ تھا اس میں کہیں اسلام کا غلبہ ظاہر ہوا اور کفار مسلمانوں کے جنگ میں  
مشغول ہو کر وہاں چھوڑ دیا اور حدیبیہ کے صلح میں بنو بکر قریش کے تھے میں گھنٹے خراہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم کی بنا  
میں ان کے عرض ہو کر بنو بکر اپنا پڑا پتہ لیا کر خراہ کے ایک شخص کو قتل کئے خراہ بھی جمع ہو کر بنو بکر کو اتنا مار  
کہ وہ بہاگ کے حرم میں پناہ لئے قریش بنو بکر کو ہتھیار وغیرہ سے انکار کئے اور بڑے وقت صفوں میں ایسا درجہ  
بن عبد العزی اور مرکز بن جعفر اپنے تابعداروں کو لیکے بنو بکر کی کمک کئے اور جنگ کر کے خراہ میں آدھ کو قتل کئے  
خراہ خرمو کے چالیس آدمی کو فریاد کیے خدیجہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روانہ کئے عمر وہیں سالم  
خراہی انکو لیکے بکے کو آئے اور قریش کی بد عہدی عرض کئے بنی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا میری ذات کو واسطے پی  
حمایت کرتا ہوں ویسا تمہارا واسطے نہ کرو تو مجھے نصرت مت ہو اور فرمایا یہ برکات بشارت دیتا ہے کہ بنی کعب  
کی زمین فتح ہوتی ہے پھر خراہ روانہ ہو بنی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا ایسا ہو کہ ابونیا عہد کر نیکی  
واسطے ایگا القصہ قریش میں بد عہدی اندیشہ ہو کر ابونیا کو نیا عہد کرنے کے لئے کہے کہ رسول اللہ صلی  
علیہ وسلم کینہ مت بین روانہ کئے ابوسفیان کے کہے کہ اپنی امتی ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے یہاں گیا  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چھوڑے بیٹھنا جانا ام حبیبہ کو اس پر بیٹھنے نہ دیکر لپٹ دئے ابوسفیان کہا اس  
چھوڑے کو کیا تو میرے دروغ کر یا ام حبیبہ کہیں نہ چھوڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی تو ناپاک کافری اسپر

بیٹھے کا لائق نہیں تھا جو کہا میرا لے گئی بعد تو بزرگئی بعد ضرور میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر ہو کر  
 نیا عہد کرنا کر عرض کیا حضرت اسکو کچھ جواب دے بعد ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں جا کے کھانم محمد  
 یاسر نیا عہد کرنے سفارش کر دے صدیق کھے میں اس مقدسین کچھ کہہ لوں گا بعد عمر رضی اللہ عنہ کہہا حاضر ہو کر کہا  
 اپنی سفارش کے واسطے ای ابو سفیان تو سفارش کیا کر دیتا ہوں تو دیکھتا ہوں کہ اگر مجھے چوتھی برابرت ہو تو  
 جنگ کروں پھر علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا وہاں بی بی فاطمہ بھی تھیں اور ام حسن رضی اللہ عنہ  
 کھیلنے بیٹھے تھے اور انکو کہا ای علی یہاں وہیں مجھے تمہی سے قرابت قریبہ ہیں جسکام واسطے آیا ہو وہ کام  
 نہ کر کر جانا نہایت میرا سوائی ہے رسول اللہ یاسر میری سفارش کر دے حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمایا ای ابو سفیان  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک تاکا غم کر چکے بعد میں عرض کرنا کہ لوگو! نہیں یہہ ابو سفیان نے حضرت  
 بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں عرض کیا تم اپنے اس کے کو کہو کہ لوگوں کو پناہ دین بھر تو رہا آخر  
 ہو گئے عربوں کا شرارتیگا فاطمہ کہے میرا کے کی اتنی عمر نہیں جو لوگوں کو پناہ دین اور رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم پر پناہ دینا کیسکو مقدور نہیں ابو سفیان علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو کہا ای ابو الحسن مجھے حوالہ بہت  
 مشکل معلوم ہوتا ہے کچھ تجویز بناؤ حضرت فرمایا کچھ تجویز نہیں پرتی جو تجھے فائدہ بخشے مگر توبی کسانہ کی قوم  
 کا سوار چلے جا کے لوگوں کو پناہ دے اور بے شکر کو چلے جا ابو سفیان کہا کیا یہہ فائدہ دیگا تو فرمایا فائدہ  
 تو نہیں دیگا پر اس کے سوا کچھ تو واسطے دوسرا راہ نہیں یہہ سنے ابو سفیان مسجد میں گیا اور لوگوں کو بکار کے  
 کہا میں لوگوں کو پناہ دیا ہوں اور اپنے اونٹ پر وار ہو کے کی راہ لیا جب کہ کو پہنچا قریش نے چہنے لگے تم گئے  
 سو کیا کر کے آئے ابو سفیان کہا واللہ میں محمد سے نیا صلح کرنا چاہتا ہوں کہ جواب دے بعد ابن ابی قحافہ یاسر  
 وہاں کچھ بنا بھلا نہ دیکھا بعد ابن خطاب سے گیا تو برا دشمن ہمارا وہی ہے علی یاسر تو سب سے نرم اسکو دیکھا  
 مجھے کچھ تجویز بنانا تھا سو میں لو گیا ہوں معلوم نہیں فائدہ کتنا ہے قریش نے چہنے لگے وہ کیا تو کہا علی مجھے کھا تو  
 جا کے لوگوں کو کہہ دے کہ میں تم کو پناہ دیا ہوں پھر میں وہ نہیں جا پناہ دیکر آیا قریش کہے تم پناہ جو دے سو اسکو محمد قول

یا نہیں بولا نہیں قریش کے تو پناہ دینا کیا فائدہ کر گیا علیؑ میرے سخری کیا ابوسفیان کہا واللہ اس کے  
 سوا دوسری کوئی اہم نفعی الغرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو تاکید کئے کہ جنگ نہ کھلے تیار ہوں  
 لیکن کہاں جاسو سکیونہ فرمایا تھا کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بھی اطلاع نہیں فرمائی کہ سوا ایک روز صدق  
 رضی اللہ عنہ اپنی لڑکی ام المومنین بی بی عاتکہ کے پہلے گئے تو تیاری کر رہے تھے کیا رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم اس بات پر رو کر فرمائے کہ ہاں پوچھے کہاں جاتے ہیں بی بی عاتکہ کے والد ماجد اطلاع نہیں اور  
 حاطب بن ابی بلتعہ صحابی جنگ کا یہ ہتھیار دیکھ کے قریش کو خطر و اندیشہ کیا تھا سوا اللہ تعالیٰ اپنے رسول کو  
 مطلع کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی رضی اللہ عنہ اور زبیر بن العوام اور مقداد بن الاسود رضی اللہ عنہم کو  
 فرمائے کہ ایک عورت اونٹ پر سوار ہو جاتی ہے اور روضہ خاخ بین اتری ہے اس کے پاس حاطب بن ابی بلتعہ کا خط ہے  
 تم تینوں شخصوں میں جلد جاؤ وہ خط چھین لاکھو تو یہ تینوں صاحبان گھوڑوں پر بٹھکے دوڑاؤ وہاں ایک عورت  
 تھی سوا کوکھے تیرے پاس خط ہے وہ بھی میرے پاس خط نہیں اور قسمان کھانے لگی علی رضی اللہ عنہ فرمائے رسول اللہ صلی  
 علیہ وسلم جھوٹے فرمائینگے تو خط دئی تو خوب نہیں تو تیرے کہنے اتار کے ہم جھرتی لینگے آخر لاچار ہو کے  
 خط بالوں کے جوڑے میں چپا رکھی تھی سو نکال کے دئی اس خط کو لا کے حضور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کے گزر آئے اس میں لکھا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگ کا ہتھیار کر رہے ہیں اور بنی الاصفہ کے جنگ کا موسم  
 نہیں جو وہاں جاگے کر گھمان ہو میں سمجھتا ہوں کہ قصد ہتھین کا ہی تم اپنے جگہ پر ہو یا رہو مجھے مضمون دیکھ کے  
 حاطب کو جو وہاں حاضر تھے پوچھے تم یہ کیا کہتے ہو حاطب عرض کئے یا رسول اللہ میں مرتد ہو کر یا کفر پر راضی ہو کر  
 یہ کام نہ کیا لیکن تمام لوگوں کے قراہتی کے میں نے سوائے مال اسبا وغیرہ کی حفاظت کیا کہ میں میرا وہاں کوئی  
 قراہتی نہیں سو میں مجھ سے ہی واسطے لکھا کہ قریش اسیری جگہ ہو واد میرے مال و اسباب کی حفاظت کرین عمر  
 فاروق رضی اللہ عنہ عرض کئے یا رسول اللہ اگر حکم ہو تو اس منافق کی میں گردن مارتا ہوں رسول اللہ صلی  
 علیہ وسلم فرمایا اے عمر کیا تجھے معلوم نہیں حاطب کے جنگ میں حاضر تھا اور اللہ تعالیٰ بدر جنگ میں حاضر تھا

مسلمانوں پر مطلع ہو کر فرمایا اَعْلَوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ یعنی جو چاہے سو کرو مقررین کو  
 بخند یا بنو القصبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد لوگوں کو ظاہر کیے کہ ہم مکے کو جا نہیں سبیل سے تیار کر دو  
 اور عامانکے کر یا اللہ قریش کو ہماری اس طہاری واقف مگر غرض انھوں کو اطلاع بالکل نہیں ہوئی اور رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم بدین بن ابی مکتوم کو نائب کر کر چار شنبے کے روز رمضان کی سولھویں کو عصر کی نماز پڑھ کر  
 دس دن کی جمعیت تک اہل بیت اور رمضان پر عتہ کے ہفت روزہ بھی مار تے تھے جب کہ یہ کو پہنچے روزہ افطار کئے اور عباس بن  
 عبد المطلب رضی اللہ عنہ جو مکہ میں اپنے سقاہ پر بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے رہا کرتے تھے اپنے تمام اہل عیال  
 کو لیکے حنفیہ بن اکر حضرت علیؓ اور ابوسفیان بن حارث بن عبد المطلب بنی صلی اللہ علیہ وسلم کا چچا بھائی  
 اور عبد اللہ بن ابی اسید بن المغیرہ حضرت کا چچا بھائی اور سالا ابوامینؓ کے حضرت کی ملازمت کرنا چاہی لیکن  
 ابوسفیان بن حارث حضرت کی جھگڑا کرتا تھا اور عبد اللہ بن ابی اسید حضرت کا برا دشمن تھا اور کھاتا تھا  
 لَنْ تَكُونَ مِنْ لَدُنَّا حَتَّى تَغْفِرَ لَنَا مِنْ الْاَرْضِ يَذْبُوهَا یعنی ہم تمہارے تیرا کھا جب تک تو بہا  
 نکلا ہماری واسطے زمین سے ایک شہمہ اس لئے حضرت ان سے ملاقات کیے اور ام المومنین ام سلمہ بنت ابی اسید  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ان دونوں کو واسطے سفارتیں کئے اور عرض کئے یا رسول اللہ  
 آپ کی چچا ہمارے اور آپ کی بھینجی عاتکہ کے فرزند ان آئے ہیں آپ ان کو درود و حاضر ہوئی ڈرنگی دینا بنی صلی اللہ علیہ وسلم  
 فرمائیے مجھے کہہ کام نہیں چکا کا بیٹا میری جو بین میان بولا کرتا تھا اور بھینجی کا بیٹا وہی ہے مجھے کہے میں کیا کہہ  
 کہا تھا کیفیت انکو معلوم ہوئی سو ابویں کھے مجھے اجازت دین تو خوب ہی نہیں تو ان کو بھینجی کے جنگل پہنچتا چلے  
 جانا بنو کہ سب نہیں بھول ساس میں یہ کہے حضرت کو اپنے رحم آیا انکی تعقیب میں معاکر کر انکو انکی پروا لگی دئے  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیدیوں کے قبیلے والوہین بنے غزوہ میں مہاجر اور انصار کا  
 کوئی شخص باقی نہ رہا حضرت کے ہمراہ انصار کا جہنہ اسعد بن عبادہؓ تھے اور مہاجرین کا جہنہ ازیر بن حبیب  
 الزہریؓ ان کو پہنچا اور مکان کے جاگو کے فاصلے پر تھابت لوگوں کو حکم کئے ہر ایک آدمی کو ایک چوہا سلگانا سود دس دن

چونکہ سبکو سگے اور پاسبانی واسطے شبکو عمر رضی اللہ عنہ کے تین مقرر کئے بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے آتش فشاں  
 پہنچ چکے لیکن بنو زقریش کو اطلاع نہ تھی اور حضرت کا ارادہ کیا ہی معلوم نہوا سو ابوسفیان بن حرب و حکیم بن  
 خزام اور بدیل بن ورقا جہاد پر آ کر اپنے ارادہ سنبھلے دور دیکھے چوتھ سگے میں ابوسفیان کھایا پھون گئے تو  
 عرفیہ روز جو رہتی ویسی ہی دستی ہی مل کھا شاید بنی عمرو اترے ہیں ابوسفیان کھانہ بنی عمرو اتنی کثرت سے نہیں  
 یہی باتن کر رہے تھے کہ مسلمانوں کے پاسبان انکو اسیر بعضی سیر و لکے میں کہ عباس کو لکے کے لوگوں کے حاکم  
 آئی کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی حال کے میں تشریف فرما ہیں تو شاید قریش جنگ پر متعہ ہو اور  
 لوگ گت جاگے بہتر یہ ہے کہ انکو اطلاع کرنا تاکہ حضرت امان لین پھر بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے خبر سوار ہو  
 نکلے اور ابوسفیان باتن کرتا سو سگے آواز پہچان پکار آئی اباحتضلہ اس نے بھی عباس کا آواز سنے کھا کیا  
 ابوسفیان نے کہا میں ابوسفیان کہ میرا باپ رخصت سو کہان آئے عباس کے تو خیال میں دیکھہ رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم فوجان لکے اتر ہیں اگر لوگ تجھے دیکھیں تجھے زندہ نہ چھوڑینگے میرا ساتھ سوار ہو چل میں  
 واسطے بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے امان لیا ہو ابوسفیان عباس کے پیچھے سوار ہو چلا جب کہ تین پہنچے تو لوگ پوچھتے کون ہے  
 عباس کو اور خبر کو دیکھتے کہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے خبر پر آئے چھا جائے جب عمر پر گئے عمر اٹھکے دیکھے تو عباس کے  
 پیچھے ابوسفیان ہی بکا خدا کا دشمن ابوسفیان الحمد للہ اس نے بغیر امان کے چار ماہ گزر فار ہوا اور بنی صلی اللہ علیہ وسلم  
 دور اور عباس بھی خبر کو دور آجلے اور اس سے کوہ حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا اور عمر بھی انکی پیٹھ سے لگے آئے اور  
 اور عرض کیا رسول اللہ ابوسفیان بغیر امان کے ہاتھ لگا ہی حکم بدوین کو قتل کر دیا عباس کے پیچھے رسول اللہ بن ابوسفیان کو امن دیا ہون پھر عمر  
 رضی اللہ عنہ اسکو قتل کرنے لگے بہت ساعرض کئے عباس کے واسطے سفارش کرتے تھے آخر حضرت فرمایا عباس تم ابوسفیان کو لیجا شبکو  
 پاس کرو اور صبح کو حاضر کرو پھر صبح کو حاضر کئے بنی صلی اللہ علیہ وسلم اسکو دیکھ فرمایا ابوسفیان وای تجھ پر کیا اچھی وقت نہ پہنچا کہ تو مجھے  
 مسجد و بخت کو نہیں سوا اللہ ابوسفیان بولا میرا باپ تم پر فہم ابکو کیا علم اور بزرگی اور قربت کا ملا ہے میں اب تاکہ اللہ تعالیٰ  
 اے سوار و سوار کوئی خدا ہوتا تو اس وقت مجھے نفع دیتا اور کچھ نفع لگتا کہ اب بنی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے کیا میں خدا کا رسول ہوں تو

وقت نہ آیا تو جواباً میرے دلین اس بات کا شک ہو رہا تھا کہ ابیوسفیان تیرا براہو اسلام لا نہیں  
تجھے قتل کرنے کے سوا ابوسفیان ایمان لائے عباس رضی اللہ عنہ عرض کیے ابوسفیان غرت چاہتا ہی سکو کچھ عورت دینا  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیے کہ جو ابوسفیان کے گہر میں گیا تو اسکو امان ہی دے جس نے اپنے گہر کا دروازہ  
بند کرے تو اسکو امان ہی دے جس نے مسجد الحرام میں داخل ہو ویتو اسکو امان ہی دے ابوسفیان چاہے اپنے منکانکو  
جانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیے جاؤ اور عباس کو فرمائیے ابوسفیان کو لیجا پہاڑوں کے پیچ تنگ راستے  
پر چھاؤ تا خدا کے لشکر کو دیکھے پھر ابوسفیان کو لیجا حضرت جہان فرمائیے تھے دامن چھائے ایک ایک قبیلہ  
سیرق لیکے دامن گزرنے لگا ابوسفیان حضرت عباس سے پوچھنے لگے کہ یہ کون قبیلہ ہے کہ یہ غفار ہے  
مجھے غفار سے کیا کام بعد چھینہ گزرواں سے سلیم پھر نر نہ غرض تمام قبیلے گئے بعد ایک بری تھا کہ اسکے مقابل  
کوئی تھی گزری پوچھے یہ کون ہے یہ انصار ہیں اور جند اسعد بن عبادہ کے ماتھے میں ہی سعد کے ای ابوین  
آج جنگ کا روز ہے آج حرام تھا سو حلال ہو تا ہی آج قریش ذلیل ہو ابوسفیان کے حبثہ ایوم الذی  
یمنی ہلاکی کا دن خوب بعد ہاجرین کی جماعت گزری جند ازبیر بن العوام کے چوٹھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم بھی قصوا پر ہوا ہو اسی میں تھے اور انا فتحنا لک کا سورہ پڑھتے تھے اور سپاہ لوہے میں غرق حضرت  
کے گرد تھے ابوسفیان کے یہ کون ہے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ابوسفیان کے ای ابو الفضل تھا کہ  
بھتیجے کی بری سلطنت ہوئی اب ان سے مقابلہ کرنیکی سیکوٹا نہیں عباس کے یہ سلطنت نہیں نبوت ہے جب  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے مقابل ہو عرض کیے کہ سعد بن عبادہ ایسا ہے جیسے فرما سعد غلط ہوا جکاروز  
رحمت کا دن آج اللہ تعالیٰ قریش کو غرت دیتا ہی اور آج کعبے حرم کی تعظیم ہوتی ہے رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم سعد بن عبادہ انکا لکے انکے فرزند قیس کے چوٹھے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذی طوی میں  
پہنچے خالد بن الولید کو حکم کیے تم بنو نزار کی فوج لیکے مکے تلاتے سے جا کر اپنا علم گھروں کے قریب نصب کرو  
اور ازبیر بن العوام کو فرمائیے تم بنو نزار کی فوج سے مکے کے اترنے سے جا کر چون باپنشان کا نہ ہو اور سعد بن عبادہ کو

فرما ہر اول کی فوج لیکے گئے کہ طرف سے چلو اور تمام فوج والوں کو تاکید کئے کہ جنگ مت کرو اگر کفار ابتدا کریں  
 تو جرنے مارنا ہی سیکو مارو اور حکیم بن خرام اور ابو سفیان کو روانہ کئے کہ تم کے مین جا نہ کرو جو ابو سفیان  
 کے گھر میں جاؤ تو اسکو امان ہی دے جانے گھر کا دروازہ بند کرے تو اسکو امان ہی دے جو مسجد الحرام میں  
 جاوے تو اسکو امان ہے اور جو حکیم بن خرام کے گھر میں جاوے تو اسکو امان ہی دے ابو سفیان کے مین جا چلائی قریش محمد  
 اتنی فوج لیکے آئے ہیں کہ اب تم کو ان کے مقابلے کی طاقت نہیں اور ابو سفیان کے گھر میں جو چاہے پناہ لےو تو اسکو امان  
 ہی ابو سفیان کی عورت ہند بنت عتبہ اٹھ کے ابو سفیان کی دار میں بکری کر کہی اس سے موتی پانچ بد ذات کو قتل کر دے  
 کیا بھونڈی خبر لایا ہی ابو سفیان کے اس کی بات سکر دعا مت کھاؤ محمد اتنی فوج آئے ہیں کہ ان کے مقابلے کی  
 کسی کو طاقت نہیں اور ابو سفیان کے گھر میں جو چاہے تو اسکو امان ہی قریش کے ارسلوں تیرا گھر یا کہاں ہے جو اتنے  
 لوگ اس میں آ رہے ہیں تو کہا جو اب گھر کا دروازہ بند کر تو اسکو امان ہی دے جو مسجد الحرام میں جا رہے تو اسکو  
 امان یہ سنکے لوگ متفرق ہو گئی تو گھر کا دروازہ بند کیا اور کوئی مسجد میں جا پناہ لیا اور رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم خدا کا شکر بجالا کر عاجزی سے مبارک سقد چھکا کر اونٹ کے بالان کو لگنے لگا اور پیہر  
 اُپراتے سے آئے اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ پیادوں کو لیکے صف باندھے ہوئے رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو چلتے تھے پھر حجون باہر حضرت کے واسطے جو خیمہ دے تھے اس میں اترے اور خالد  
 بن ولید اسلم اور سلیم اور غفار اور زید اور جہینہ وغیرہ قبائل کے ساتھ مکے کے تلاتے سے آئے سوادھر  
 خندہ پہاڑ پاس صفوان بن امیہ اور عکرہ بن ابی جہل اور ابو یزید سہیل بن عمرو بنی بکر اور بنی حارث بن عبیدہ  
 مناف اور بنی کنانہ وغیرہ چند قبیلے والوں کو جمع کر کر جنگ سے مستعد ہو خالد رضی اللہ عنہ ہر چند چاہے کہ جنگ  
 نہ ہو پر کفار جنگ آئے انھوں نے بھی لاچار ہو کر مقابلہ کئے گا فزون کے جو پیش شخص مارے اور حذوہ تک رہو  
 پہنچے کفار تاب لا بھا گئے تو گھر و نہیں جاؤ دروازہ بند کئے اور غمخوڑے بھارت پر چڑھ گئے اور ابو سفیان کے  
 کہنے لگے جو دروازہ بند کر لیا تو وہ بچ گیا اور جو پھیلا رہا تھا دیکھا تو وہ بچ گیا اور حاس بن قیس بن خالد بکری بنی  
 اللہ

علیہ وسلم کے منہ اخل ہو نیکی قبل اپنی بھیا درست کرتا تھا اسکی عورت پوچھی تو بھیا کر کیا دیا گیا کر رہا ہی  
 بولا محمد اور انکے لوگوں کے واسطے تیار کرتا ہوں عورت کہی میں سمجھتی ہوں کہ محمد کا مقابلہ کرنیکی کیسکو طاہرین بولا  
 اللہ جانتا ہے انکے ساتھ والو کو پکڑ لائیں یہی مست کرنے دو مگنا غرض خندہ جنگ میں جا صفا وغیرہ کے ساتھ شریک بولا  
 آخر بھاگ کے گھر میں جا کر چھپا اور عورت کو بولا گھر کا دروازہ بند کر عورت بولی تو یہہ جو برائیاں کرتا تھا سو کیا  
 ہو بولا اِنَّكَ لَوِ شَهِدَتْ يَوْمَ الْحُذَمَةِ : اِذْ فَرَصَقُوا نَ وَفَرَعَكَ مَتَه : بَشِكْ تَاْ اَكْرَمُوْتِي  
 خندہ روز جبکہ بھاگ کا صفوان اور بھاگ کا عکرمہ وَاَبُوْ يَنْبِذُ قَائِمٌ كَالْمُؤَمَّةِ : وَاسْتَقْبَلَتْهُمْ بِالسَّيْفِ  
 الْمُسْلِمَةِ : اور ابو یزید بکھرے ہو اراندہ کے سا اور انکے روبرو ہو ملو ارا لیکے مسلمانا یَقْطَعَنَّ كُلَّ صَا  
 وَحْجَةٍ : ضَرْبًا فَاَلَا تَسْمَعُ اِلَّا عَجْجَةً : کاٹتے ہوئے پونچھے اور سران مارا ایسا جو سننے نہیں جاتا تھا  
 مگر آواز پہلوانوں کا لُحْمٌ مَحْمِيَّتٌ خَلَقْنَا وَهَمَمَةٌ : لَمْ نَسْطِقْ فِي الْقَوْمِ اَذْلًا كَلِمَةٍ : انکو  
 آواز تھا ہمارے چھپے درپکار تو نہ کہتی ملائین ذری با اور جنگ میں لائون سے ایک شخص شہید ہوا اور دو  
 شخص خالہ کے ساتھ الون چورہ چورہ دوسری راہ سے گئے سودو نون شہید ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم خالہ کی طرف تلواروں کی چمکات دیکھ کر فرمایا یہ کیا ہے میں تو جنگ سے منع کیا تھا صحابہ عرض کئے  
 شاید کافران تقدیم کئے ہوئے غرض جب خالہ حاضر ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کیا واسطہ جنگ  
 کئے خالہ عرض کئے یا رسول اللہ میں ہر چند جانا کہ جنگ نہ ہو پر کافران تقدیم کئے لاچار ہو ملو ارا چلا یا  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اللہ تعالیٰ کی قضا بہتری اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 فوج والو کو تاکید فرماتے ہیں کہ جو تم سے جنگ کے ایگیا تو اسکو مار دو و سر دیکھا خیال مت کرو مگر خندہ  
 کے حق میں یہ تاکید کئے کہ انکو جہاں پاو وہاں قتل کرو اگرچہ کعبے کے پردوں میں چھپے رہیں  
 لوگ یہہ ہیں - عبد اللہ بن سعد بن ابی سرح عامری اور عبد العزی بن خطل اور عکرمہ بن ابی جہل  
 اور حویرث بن نقید اور عقیس بن مصابہ اور ہبار بن الاسود اور ابن خطل کے دو باندیاں اور سارہ مبنی مطلب کی

راندی ان لوگوں کے چند شخص مسلمان ہو اور پھر سے قتل ہوئے جنانچہ عبداللہ بن سعد کو عثمان رضی اللہ عنہ  
 چھبھا کر لے سو مسلمان ہوئے سابقین ایمان لائے اور دو مسلمان کو قتل کر کر مرید ہو چھا گا تھا اور عبدالعزی بن خطل  
 مسلمان ہوئے پھر مرید ہوا اور ایک نصاری کو قتل کر کر چھا گا تھا کتبہ کے پردے میں چھبھا تھا اسکو قتل کئے اور عمر مرید چھا  
 کے میں طرف نکل گیا اسکی پورام حکیم بنت حارث بن ہشام مسلمان ہوا اپنے مرد واسطے حضرت امان لہی اور  
 میں جا کر اسکو پھر لانی مکرہ حاضر ہوئے اسلام لائے اور حورث بنی صلی اللہ علیہ وسلم کو کے میں بہت ایذا دیا  
 تھا اسکو علی مرتضی قتل کئے اور مقدیس اسلام لاکر مرید ہوا تھا اور ایک نصاری قتل کر کر چھا گا تھا سو اسکو  
 تیسرا بن عبد اللہ قتل کئے اور ہمارے مسلمانوں کو سخت ایذا دیا کرتا تھا اور بی بی زینب بنت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو  
 سے عورت کر کے دقت درو کر دیا دقت پر گرا دیا تھا اسکو کا حل وضع کے ہو چھائی جاتی تھی آخر اسی ہاری وقت  
 اپنے سو بھائی کے بعد خدیو کے اگر اسلام لایا اور ابن خطل کی دو باندیاں حضرت کی جو کیا کرتیا تھیں اور ایک کا نام قرینا  
 دوسری کا نام قرینہ تھا سوائیں ایک سلام لائی اور دوسری قتل کئے اور سارہ بھی سلام لائی القصبہ کفار تمام  
 اپنے گھروں کے دروازہ بند اور بعض مسجد میں جا بھا لے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ پر سوار ہوئے کعبے یا شریف  
 لاکر لوٹے کعبے گرد و پیش میں سو ثابت کفار بھاٹھے اور انکو پھر سے مضبوط کئے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم کے دست مبارک میں چھری تھی سوائیں بت کو مارے اور فرما جائے الحق و نہ حق الباطل ان الباطل کان  
 زھوقا یعنی آج اور نکل بھاٹھا جھوٹے شیک جھوٹے ہی نکل بھاٹھا والانی الفور وہ اوندھا کرتا بعد رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم عثمان بن طلحہ بھیجے کہ حکم کئے کہ کعبے کے کھیاں حاضر کر دیکھیاں انکی والدہ بائیں تھے سو جانے  
 وہ بولی میں دیو لگی عثمان تلوار کھینچ کے کھیاں میں تو تھے قتل کر دینا جارہا کئے حوالے کئے اسکو حضور  
 حاضر کئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکے ہاتھ سے کھیاں لے کر دروازہ آپ کے لے دیکھے کعبے کے اندر ابراہیم اور اسمعیل  
 علیہما السلام تصویر بنا ہوئے ہیں اور انکے ہاتھ میں بانسے کے بانسے دیکھیں حضرت دیکھ کے فرما اللہ تعالی کا ورنہ  
 پر اُخت کرے ابراہیم ہاتھ میں بانسے کیا وادے ہیں حالانکہ جانتے تھے ابراہیم بانسون بانسوں سے بنے دالتے کعبے کے

انہ رہبان اور تقویٰ ران ہو کے باعث آپ اندر تشریف لگے اور عرضی اللہ عنہ کو امر فرما بتوں کو توڑ کھالو  
 اور تقویٰ و مکوبانی سے وہ ہوا ابو عبدہ حضرت اندر تشریف لگے اور نماز پڑھی دعا اور وہاں سے نکل کر مسجد بنائے  
 تشریف کئے کعبہ کعبان و مبارکین تھے سو علی مرتضیٰ عباسی نے عرض کیے یا رسول اللہ کعبہ کی آبدار خانے کی جدت ہو  
 کعبان بھی ہو غایت فرمانا تا وہاں کی درباری بھی ہو حضرت امونہ دیکھے عثمان بن طلحہ کو بلار کعبان چلے گئے  
 فرمایا کعبان ہستہ تھارین رہنے کے تھار پاس سے کوئی لگا کر ظالم عثمان خوشی سے کعبان لیکر پھر کہ انکو رسول  
 صلی اللہ علیہ وسلم یاد فرما اور انکو کہے اے عثمان میں جو کہا تھا سو سچ ہوا یا نہیں کعبان لے آجکا فرمانا راست آیا  
 اور میں گواہی دیتا ہوں آپ شیک خدا رسول ہوا کعبہ یہ چاہت میں عادت ایسی تھی کہ کعبہ کو دو بجے  
 و خستہ روز کہو لا کرتے پیش از ہجرت کیے اکر دے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے ساتھ کعبہ میں داخل ہونا چاہے  
 عثمان بہت بی ادبی کیا اور باطن سخت بولا حضرت بروا کر فرمایا اے عثمان تو دیکھ گیا یہ کعبان اکر دے میرے  
 میں آگے میں ہو جاؤں کے چلے کروں تو عثمان کہا قریش اس روز ہلاک و ذلیل ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم اسکو کہے ایسا نہیں بلکہ اس روز قریش آباد ہو گئے اور انکی غرت برہ جاگئی عثمان کہتے ہیں یہ بات میرے دل کی تھی  
 میں سمجھتا تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا الغرض کعبان کعبان پاس تھے اور انکو اولاد نہ تھی سو وقت آنے پہنچی  
 شیبہ کے آگے آجنگاہی کے اولاد میں باقی ہے اور انکو شیبہ کھا کرتے ہیں القصد بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ  
 پڑھے اور جاہلیت میں جو بجا کام کیا کرتے تھے اس سے منع فرمایا بعد قریش سے چھپے ہوئے ہو گیا کہ وہ سمجھتے ہو  
 عرض کیے آپ باری باری کر گئے کہ بھتر بہانی ہوا اور بھتر بہانی کے فرزند ہو حضرت فرمایا اذہبوا فانتم الطلقاء  
 یعنی جاؤ تم سب ازادین جب کا وقت آیا بلال کو فرمایا اذان دینو سو اذان دے وہاں ابو سفیان بن حرب  
 خطاب بن اسد اور جاث بن شام بھی تھے اذان کا آواز سنے عتاب کہا ہے سید اولیٰ انتقال پے سو خوب ہو انہیں تو  
 اگرچہ سننے نہایت غصہ ہو حار کہا واللہ میں جانوں کہ یہ حق پر ہیں تو انکی متابعت کرو ابو سفیان کہا کہ  
 نہ کہو گنا اگر ذریات کہو تو یہ سکرے سر طرف بول بیٹھیں گے عرضی صلی اللہ علیہ وسلم نماز فراغت ہو کر

باشریف لگا اور فرمایا تم یہ بات کیا نہیں بوجھتے اور غائب کیا ہم باتان کہے سو سیکو اطلاع نہیں جو وہ کہا ہوگا  
 جانیں ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ ﷺ کے رسول ہوا درجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ سوار ہوئے وہاں گئے  
 لگے تو انصار حضرت کے گرد کھڑے تھے سو آپس میں کہنے لگے اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا وطن پار لگے گا  
 ہمارے مہاجرین کا ہیکو رہتے تھے حضرت دعا فرمائی کہ سوال کئے تم کیا باتان کہے کہ کچھ نہیں جانتے ہو تو عرض  
 کئے ہم ایسا کہے حضرت فرمایا معاذ اللہ جیسا تمہارا ساتھ ہے اور مرنا تمہارا ساتھ ہے حضرت نماز وغیرہ سب کئے اور غی  
 کناز کے خیف میں جہاں کہیں کفار بنی ہاشم کو اپنے قوم سے باہر کئے تھے جا اترے اور یہ فتح رمضان کی بیویں کو  
 ہوئی بعد ازاں اس کے حضرت کے سپردہ روزم کے اور طوافِ حجاب میں فوجا روانہ کئے چنانچہ رمضان کی بیویوں کو  
 خالد بن ولید کے ہمراہ تیس آدمی دیکر یمن نخلہ کو روانہ کئے کہ تم وہاں جا غریزہ یوتن جو قریش اور بنی کنانہ اسکی پرستش کیا کرتے  
 ہیں تو رڈالو خالد وہاں بھینچے اسکو تورا اور حضرت کو اکے اطلاع حضرت فرمایا تو اسکو تورا اسکیا دیکھا خالد  
 عرض کئے کہ یہ نظر آیا بنی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا تو اسکو نہ تورا ایسا تو خالد با غصے تلوار کھینچے تو ایک عورت  
 بہت سیاہ رنگ ننگی سر بال کھولی ہوئی اس میں سے نکلی اور پوجاری اسکو بولنے لگا تو خالد کو مار ڈال خالد اسکو تلوار سے  
 دو ٹکڑے کئے اور حضور میں اگر عرض کئے بنی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا غریزہ ہی تھی ہمارے گئی اور اسی میں عربوں العام کو  
 مکے سے تین روز فاصلہ پر ہندیل کے بت سواع کو تورا روانہ کئے جب پہنچے تو پوجاری بولا تجھے کیا مقدور ہے کہ اس بت کو  
 تورا اگر تورا گیا تو تجھے معائنہ ہو گا عمر و بنو تورا گمراہی پر گیا وہ بت کچھ سنسا دیکھتا ہی پھر نزدیک آ اسکو تورا  
 اور پوجاری کو کہے تو دیکھا جویر بت کا کیا حال ہوا پوجاری بلا خدا تیرے ایک جی کر میں اتار کیا اور اسی میں  
 میں سعد بن زید شہلی کے ہمراہ بیس روپیے بھیجے کہ منسل کے جانبین اوس اور خرچ اور عسان کا بت ہی اسکو  
 تورا کے اوہاں جب پہنچے اسکا پوجاری بولا تمکو اس کے تورا کی مقدور ہو تو تورا مختار ہو جب کے نزدیک ہو ایک عورت  
 برہنہ بالان کھولی ہوئی نکلی سعد کو قتل کئے اور بت کو تورا حضرت کے حضور میں عرض کئے اور سوال میں خالد بن  
 کے ہمراہ تین سو پچاس آدمی مہاجر اور انصار اور بنی سلیم دیکر بنی خذیمہ کو دعو کر کے سے ایک درزی کو ہار دیا وہ

اسلام لگا کر بونہر سکے حبیباً حبیباً بولنے لگے صبا نام کا معنی یہ ہے کہ ہم دوسروں میں اپنے کفار مسلمانوں کو  
 نیا دین اختیار کئے کر صبا بی کھارتے تھے اُسے وہ لوگ کہ ہم صبا بی ہو خالد اسکو قبول نہ کر کے حکم کئے کہ ان تمام لوگوں کو  
 قید کر سبھوں کو قید میں رکھے راٹکو سحر کی قوت خالد حکم کئے تمام قیدیوں کو قتل کر دینی سلیم انکے حکم اپنے پاس قید ہو گئے  
 قتل کئے مہاجر و انصار کہ ہم انکو قتل کرینگے اسی بات پر عبدالرحمن بن عوف اور خالد بن ولید کا مناقشہ ہوا عبدالرحمن کہے  
 تو جاہلیت کا کام کیا خالد وہ قوم سیریا کی پاری تھی ہو میں اسکا بدلہ لیا عبدالرحمن کہے ایسا میرے باپ بدلا ہیں اہل جی  
 لیچکا تھا پر تو اپنے چچا فاکہ بن مغیرہ کا بدلہ لیا لیا غرض خشونت کے باتان دونوں میں ہو جتہ کیفیت رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے عرض ہوئی حضرت خالد پر ہاتھ پڑھا جو غصہ کئے اور اٹھا اٹھا جاتے ہیں و عمار نے لگے کہ یا اللہ میں خالد کو  
 ایسا امر کیا تھا اور انھوں نے کام کئے ہیں اس میں ہزار ہوں اور خالد جو عبدالرحمن سے جبر اکئے تھے سو اس مقدمہ میں خالد کو  
 زنا میرے صحابہ کو کچھ مت کھا کر اگر تم اُحد بھارت برابر سونا بھی خیر کرو تو انکے ایک روز کی صبح دم کا ثواب پاؤ غرض  
 ان قوم کے پاس علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو روانہ کئے تا لوگ بھاگ گئے تھے انکے وارثوں کو راضی کر کر سر کر طر ف دیکھا  
 اور انکا کچھ اسباب غیر ضایع ہوا تھا سو اسکی پامالی غایت فرما اور سوال میں جنین کا غزوہ ہوا جنین ایک بیان  
 کا نام ہے طایف سے قریب کے میں دارہین تین روز کا فاصلہ ہے اس جنگ کا نتیجہ تھا کہ ہوازن کی قوم مکہ فتح ہوا  
 حضرت جنگ کے پرستعد ہو اور قیق کے قیلے والے بھی تمام انکے شریک ہو اور نصر اور شہم و سعد بن بکر کے قیلے  
 والے بھی تمام محکم کئے ابدنی ہلال لوگوں میں سے کچھ شخص داخل ہو اور ہر ہر کے سران حاضر ہو اور سبھو نکا بڑا مالک  
 بن حوضری ہوا مگر ہوازن کے قیلے کے دوسرا کعب کلاب نے غرض مالک تمام فوج لیکے اوطامین اُترا اور لوگوں کو  
 تاکید کیا تھا کہ اپنا مال اسباب غورت بچے سب ہمراہ لیو سو لوگ تمام اپنے اسباب سے آگے اترے اور  
 درید بن القثمہ کو جو بڑا شجاع اور بہت جنگوں میں زکے تجربہ حاصل کیا تھا اور اکیسویں برس کا ایک سو ست  
 برس کی عمر مہی تھی اور نگہ کشا اندھا تھا تجویز و مشورت کے واسطے ہمراہ رکھے تھے سو چون کا  
 رونا اور عورتوں کا بکھارنا اور اونٹوں کا بغینا نا اور گدھوں کا ریگنا سننے کہا یہ آواز کیا تھی

بولے مالک بن عوف حکم کیا تھا کہ اپنے ساتھ جو درجے مال اسباب لانا سو لوگ لے آئے ہیں درید کھا مالک کہاں ہی پھر  
 مالک اٹک سو درید کھا تو آج اپنی قوم کا سردار بنا ہی لوگوں کے ساتھ چھ سب کچھ لے آیا ہی مالک کھا اس لئے کہ لوگ  
 اپنے عورت بچے مال سنا اپنے پیچھے کی کرکٹھکے لڑینگے درید کٹ لیکے کہا و اللہ یہ بکریا چرا یا سو آدمی ہی  
 اپنی عقل کمیا فتن کیا بھاؤ لے کو کیا یہ حسب پزیران آرموٹین جنگ میں اگر تو غالب آیتو تجھے کام آد گیا مگر جو  
 تلوار اور نیزہ لیا ہوا اور اگر تجھے ہریت ہو تو عورت بچو کمو دشمن کے حوالے کر فضیلت ہو بعد پوچھا کعب اور کلاب  
 کعب نے نہ آئے بولے لاہر آئے آئے اگر غلبے اور عزت کا دن ہوتا تو کعب اور کلاب گھر میں نہ رہتے دو دونوں جبار  
 تم بھی تو بہتر ہوتا بعد پوچھا کعب کو اپنے عمرو بن عامر اور عوف بن عامر آئے ہیں بولا وہ کیا جھیلوں کے مانند ہیں ان سے فائدہ  
 ہی نقصان ای مالک ہوا ان کے مجمع کو تو لاؤ دشمن کے منہ پر کیوں لگاتا ہی ان سب کو نو دور لیجا مضبوط قلعوں اور  
 بھارتوں پر رکھو اور گہوڑوں پر بیٹھکے مقابلہ کرو اگر تم غالب آئے گے تو تمہارے پیچھے جو لوگ ہیں سو کے تم سے ملے  
 اور اگر تم مغلوب ہو گے تو عورت بچوں کو کچھہفت نہوگی مالک بولا و اللہ ای درید یہ تجویر میر پسند نہیں تو بولا تھا  
 اور تیری عقل بھی بوڑھی ہوئی ہی ہوا ان کی عت اگر میری باس تو تو میں نے تین اتوار سے مار لیا ہوا وہ کہے  
 ہم تیرے تابع ہیں مالک کہا جب دشمن کو تم دیکھو تو تلواروں کو نیام سے نکال اکیارگی حملہ کرو اور چند لوگ کو روانہ کیا  
 کہ تم جا مجھ کا کر کہاں ہی دیتا کر کے آؤ پھر چھ سواں جا بہت ہی بر حال رہے پھر کر آئے کہ ہم راہ میں دیکھے  
 گورے گورے آدمیا ابو گھوڑوں پر تھکے راہ میں ہیں انکو دیکھتے ہی ہمارے ہاتھ پاؤں تڑپ گئے اور ہکو تھرکی طاہری  
 یہ حال دیکھتے پر بھی وہ لوگ باز آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے اراد پر دھوکے میں عتاب بن سید کو  
 نایب کر کر سوال کی جہتوں کو بارہ ہزار آدمی سے نکلے پیچھے سے آئے سو دس ہزار آدمی در کے سے تھے ہو سو دو ہزار  
 آدمی تھے حضرت صفوان بن امیہ سے سو کتر طلب کئے اور فوان کہ فتح ہوئی بھاگ کر میں کو جانے واسطے نکلتا تھا سو میرن  
 بنی صلی اللہ علیہ وسلم کچھ متین عرض کر کے لئے ان کے اور جا سکوراہ یہہ اگر لا صفوا حاضر ہو کہنا دھو پیچھے  
 کی بہت دیو حضرت و آئے تھے جابر جہنوں کی بہت دیا جو عرض سے ہنوز ایمان لایا تھا حضرت تھیار کے

تو کہا کیا میرا پس چہین لیتے ہو تو حضرت فرمائے ایسا نہیں بلکہ ہم عاریت لیتے ہیں اگر ہاں تو ہم اسکا عوض بھیج  
 دینگے پھر سنے سو بکتر اور اسکے شاہ کے ہتھیار اور اسکو اتھا کیے اونٹ کر دیا اور اخبار درپا کر نیکی لئے عبد اللہ بن عباس  
 کو روانہ کئے انہوں تمام کیفیت دریا کر کے حضرت عمرؓ کے بنی صلی اللہ علیہ وسلم فرما اگر اللہ چاہے تو وہ سب سہا  
 سب مسلمانوں کو غنیمت ملیگا اور بعض صحابہ سے کہے ہمارا یہی تیری برحقیت ہے ہم کفار سے مغلوب ہو گئے  
 یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند نہ آئی کیونکہ نصرت و فتح خدا کی طرف سے تھی قلت و کثرت پر موقوف نہیں  
 حضرت حنین بیان میں بھیجے صحیح ہی دو بکتر پہنچے اور سبک پر خود رکھے اور دل خیر پر سوار ہو چلے بنو نضیر جو ب  
 نہیں ہوئی تھی اور راہ بہت نڈب و ناز تھی اور لشکر کا غولوں کے سے اندر تھا سو لشکر متفرق ہو گیا کفار اول جہا کے  
 وہاں میں ہیں تھے تھے ایک بار سب کئے اور ٹیکوں پر پردہ نکا مار کئے ہر اول بن خالد بن ولید اور ان کے ہمراہ بنی کیمہ  
 پر سوار ہو گئے اور توہم جو کے سے سائے تھے سو بھی پہا اور چند مسلمانان جن کے بدن پر کپڑے تھے سو وہ  
 بھی تھہر نہ سکے انہوں کو دیکھ کے باقی تمام فوج سرگ گئی اور حضرت ہمراہ ابو بکر صدیق اور عمر فاروق اور علی مرتضیٰ اور  
 زبیر و عمار اور ابو سفیان بن حارث بن عبد المطلب اور ان کے فرزند جعفر بن ابی سفیان اور فضل بن عباس اور ام  
 بن زید اور امین بن ام ایمن رہ گئے اور ہوازن کا سیاہ جھنڈا اور ازبیر پر باندھ کے ایک شخص سرخ اونٹ پر لیا ہوا  
 بیٹھا تھا ہوازن کے پیچھے تھے قابو ملا تو وہ شخص مارتا نہیں تو جھنڈا اٹھا کے چلتا اور بکے کے نو مسلم حکما  
 اسلام تھا لوں کے کینے ظاہر کئے اور خوشیاں کرنا شروع کئے ابو سفیان بن حرب کچھ بھاگتے ہیں سو دیکھ کر بے  
 دم لینگے اور بات کے پانسے جو ساتھ ساتھ نکال فال دیکھنے لگا اور کلدہ بن جہل جو صفوان بن امیہ کا اخیانی تھا  
 تھا سو بھاگنے لگا آج محمد کا جادو باطل ہوا یہ سن کے صفوان کھا تیرا منہ نہ تو تو چپ قریش میں کا ایک شخص  
 مجھے پرورش کرنا بہتری ہوازن کی قوم والوں سے اور شیبہ بن عثمان بن ابی طلحہ کہتا ہی کہ میں بکے سے بھلتے وقت  
 یہی تھکرا یا تھا کہ اس میں اس لشکر کے ساتھ ہو رہا ہو جب لوگ گرے ہو تو غفلت میں محمد کو مار ڈالتا  
 ان وقت اتنے سچو نکا گویا میں نے ابی لایا عرض اس نے کمال نصرت کا وقت دیکھ کے تلوار کھینچ کر میں حضرت کے

نزدیک ملو اڑا تھا کہ مارنا چاہا کہ اسہیں ایک آنس کا شعلہ بجلی کے مانند چمکا قریب تھا کہ میں چلھاؤں اور اسکو  
 دیکھنے کی خاطر رہی سو ہاتھ کو اکھنوں پر رکھ لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر کر دیکھے اور فرمایا اے شہید ہرگز  
 پھر میں نزدیک ملے ہی اپنا دست مبارک سرسینے پر پھرا اور فرمایا اللہ اسکو شیطان بنا دے و بجز دیہہ  
 ہی میرد لینا محبت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پیدا ہوئی و میری ذات انکی ذات تیرا میں غیر نہ ہوئی بعد  
 فرمایا اے شہید اور کافروں سے جنگ کر سو میں نے تلوار لیکر کافروں کو مارنے لگا اور میرد لین یہی ہوا کہ میں مار جانا  
 بہتر ہے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہہ آئیے ہنچا اگر است میرا باپ ہی اتنا اسکو قتل کرنا القہر حضرت  
 لوگوں کو دیکھے کہ تھہرتے نہیں عباس کو فرمائے انصار کو اور حدیبیہ میں معیت کئے سو لوگوں کو پکارو عباس کا آواز  
 بلند تھا سو پکارا انصار اور اسی شمرہ کے چہار ہاں معیت کئے سو لوگ کہاں ہیں تھو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 یاد فرما میں تب لوگ لبیک لبیک کہتے ہو ایسا دور گویا اونٹنی پکاری تو بچہ دوڑتا ہی اور اونٹوں پر  
 سوار تھے سو لوگ اونٹ پھر نہیں سستی کئے تو اپنا بکتر گلے میں ڈال کر اور دھال تلوار اٹھا لیکر اونٹ پر سے  
 کود پڑا اور دوڑ حضرت پائے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پھر سوار فرمائے تھے انا النبی لا کذب انا ابن  
 عبد المطلب یعنی میں ہوں نبی ہوت نہیں میں ہوں فرزند عبد المطلب کا اور عباس خیر کی باگ بکرتے تھے  
 ابو سفیان حارث کا بکرتے ہوئے تھے اور حضرت خیر کو آگے بڑھاتے تھے جب وہ قنگ حضرت با جمع ہو حضرت  
 حکم کے جاؤ اور کافروں سے جنگ کے پھر پھر لوگ جنگ شروع کئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم دیکھے فرمائے  
 اَلَا اَنْ حَمِي الْوَحْيُ یعنی جو لا گرم ہوا اور ایکشت بالولیکے کافروں کی طرح پھیکے اور فرمایا شَهِدِ الْحَقَّ  
 یعنی منہ پر ہو کافروں کو نبی کو نبی حضرت راجو اسکی اکھنیں بالونہ پر سو کافران بھاگنے لگے اور کافران کا جنت  
 لیکے اونٹ جو شخص بچھا تھا اسکے پیچھے علی رضی اللہ عنہ جاکے اونٹ کے ماتھے پر اونٹ اور ان دونوں ملے گر پڑے  
 اور ایک انصار تھے کے سودو در اسکو مار دیا اور انکے ستر آدمی گت قتل ہوئے اور مسلمانوں کے چار شخص شہید ہوئے  
 ہنوز مسلمان جمع نہیں ہوئے تھے کہ کافروں نے مشکیا باندھ لائے لگے اور انکا نام اسباب عورت بچے غنیمت

۱۰  
 ۱۱  
 ۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰

ملا تو چھ ہزار آدمی اور جو بیس ہزار اونٹ اور چالیس ہزار بکری اور چار ہزار اونٹنی روپے کے تھے اور کفار بھاگ  
 کے بعضے طایف کو گئے مالک بن خوف بھی نہیں کے ساتھ تھا اور بعضے بطن نخل طرف گئے اور بعضی او طاس میں جا بھی  
 جمع ہو کر قصد کئے پھر سوار حضرت بطن نخل طرف ہو لوگ بھاگے تھے سو انکا پیچھا چنانچہ ربع بن رفیع نے درید کو  
 قتل کئے اور اسکے سوا بھی چند لوگ قتل ہوئے اور بعضی اسیر ہوئے اور او طاس کو ابو عامر اشعری کے ساتھ فوج کے ساتھ روئے گئے  
 پھر انھوں او طاس کو گئے کفار مقابلے میں آئے سو انکے چند لوگ مارے چنانچہ مشرکوں سے دین بھائی تھے ابو عامر سے مقابلے  
 واسطے ایک ایک آتا تھا اور انہوں کو ٹھکانے لگاتے تھے تو ان شخص پرے دھواں بھاگ گیا اور بعد ا کے مسلمان ہوا  
 سو حضرت اسکو شریابی عامر کہا کرتے تھے اور ابو عامر کو ایک شخص تیر مار سنہید کیا پھر لوگ نشان اٹکے بھتیجے ابو موسیٰ  
 اشعری اپنے سوانھوں فتح کئے اور انکی مورچوں کو اسیر کر کے آئے اسی سیر وہیں حلیمہ کی بیٹی شیمانت حارث  
 بن عبد الغری تھی سو مسلمان اسکو لے آئے وقت سختی کرنے لگے وہ کئی اللہ میں تمہارے پیغمبر کی دودھ پین ہو لیکن لوگ  
 اسکو بچ نہ بھیجے جبہ بن بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر کئے عرض کیا یا رسول اللہ میں تمہاری دودھ پین ہوں  
 حضرت فرما اسکی کیا نشانی عرض کی میں اپکو کھلایا کرتی تھی سو ایک روز گو دھ میں میرے تھے تو مجھے دہن کاٹے  
 بنی صلی اللہ علیہ وسلم نشان بھیجے اور ابدیدہ ہو اور اپنی چادر کھچو انکو بھلا اور فرما اگر مرضی ہے تو میری بہانہ خونی اور  
 غرت رہو نہیں تو اپنی قوم پاس لے جا سکا ارادہ ہو تو غرت میں روانہ کرو گنا وہ کسی میں قوم پاس جاوے گی حضرت انکو  
 رخصت کئے اور ایک باندی علام نے شیمانت کو اپنی قوم پاس لے گیا قصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غنیمت کا  
 رواں اور فرما اسکو لیا جعفرانی میں رکھو اور طفیل بن عمرو دوسی کو ذوالکفین بت کو نہ روئے روئے تاکہ اسکو  
 توڑ کر اپنی قوم کو لیکر طائیں اور طفیل جا کر اسکو توڑے اور اپنی قوم چار سو آدمی اگر طائیں میں حضرت پانچ سو آدمی  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نخلۃ ایما پر چوتے ہوئے قرن کو پہنچے بولیں کو آئے بعد لیتے میں مقام کر کر مسجد بنائے  
 وہاں بنی لیت قبیلہ والا ایک شخص بنیل کے ایک شخص کو قتل کیا سو اس سے قصاص لئے اور وہاں مالک بن  
 عوف کا ایک قلعہ چھوٹا سا تھا سو اسکو توڑا اور بعد ایک جگہ نام ضیقہ تھا سو اس کے چلے حضرت پوچھے

شہید  
 جگہ کا  
 یعنی وہ ابو عامر  
 سے ہاتھ سے  
 بچ کر بھاگا  
 سو  
 کان اللہ

اس کا کیا نام ہے لوگ عرض کئے ضیقہ حضرت فرمائے وہ نہیں بلکہ اسکا نام لیسری وان ہے نکل کر تعیف  
ایک شخص کے باغ پاس کے اترے اور اسکو کہے تو یہاں نکل جا نہیں تو ہم باغ کو ویراں کر دینگے سو نہانا پھر کے  
باغ کو خراب کرنے بعد مقام کوچ کر کرطای کے قریب کے اترے تعیف قلعے میں ایک سر کا ذخیرہ جمع کر رکھے تھے دروازے  
بند اور تیراں مار سو چند صحابی شہید ہوئے سرک کر ورا کر اترے اور حضرت کے ہمراہ ازواج مطہرات  
دو میان نہیں دو کو لے دو گئے تھے سوائے چھین حضرت نماز پڑھا کرتے تھے تعیف ایمان لائے بعد اسی مقام  
مسجد بنا جنگ مسجد ان موجود الغرض انکو سخت محاصرہ اور تعیف بھی تیر و تار بستہ رہتے تھے اور دوسری  
قوم اپنے ہمراہ منہیق اور دبا دے لائے تھے منہیق کو گادہ پی اور دبا دے نیچے چھپکے قلعے کے دروازہ پر پہنچ کر آتش لگانا  
چاہتے تعیف لوگ کے منہ گرم کر کر اترنے لوگ دبا دے کے نیچے نہ رہ سکے نکلے پھر تعیف انکو تیر و تار بستہ حضرت  
حکم انکے باغ کو ویراں کر و تعیف خدا کا اور رحم کا واسطہ دیکر کہنے لگے ان کو کھوکھلا کر مرضی ہو تو تم ہی لو یہ سننے حضرت  
اسکو موقوف کئے اور ایک ذوق قلعے والوں کو کہے جو غلام اتر ہمارا پاس کر آیا لاؤ تو وہ آزاد ہو جائیگا قریب کر آیا لا الغرض  
روزانہ محاصرہ کے بعد نوفل بن معاویہ ملی تجو پر پوچھے انھوں عرض کئے یہ لوگ امری کے ماننے ہیں جو سوراخ میں  
چھپتے ہیں اگر چند روز درنگ کریں تو سیر جاتا و اگر چہ ویراں ہو چکے اندیشہ نہیں بعد حضرت خواب کھل کر ابو بکر صدیق  
رضی اللہ عنہ کو فرمایا اب کیا کہتے ہیں کہ مسک کہنے مجھے بھیجا مرغ اسکو کھل کر کے گرا دیا ابو بکر عرض کئے ایسا غلام ہوتا  
کہ بالفعل قلعہ فتح نہ ہو گا حضرت فرمائے یہی ایسا بھیجتا ہو بعد بنت حکیم کے عرض کی اگر طای فتح ہو تو مجھے  
کی بیتی بادیہ کا زیور دیو اسکا نہیں تو عقیل کی بیتی فارغہ کا زیور دیو حضرت فرمایا قلعہ فتح ہو سکا اذن ہو تو  
بھی دیون غرض خولہ چاکے عمر کو یہ کہی عمر رضی اللہ عنہ حضور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اکے عرض کئے کہ خولہ ایسا مذکور  
حضرت فرمائے میں اسکو کہا تھا عمر کہے کیا حکم اسکے چھٹکا نہیں ہوا تو حضرت فرمائے نہیں عمر کہے میں لوگوں کو کہتا  
سبا کوچ کریں حضرت فرمائے یہ سو عمر رضی اللہ عنہ نہ اعلیٰ الصباح کوچ کرنا لوگ عرض کرنے لگے فتح نہ کر کے  
کوچ کرنا حضرت فرمائے ایسا ہی تو اللہ جنگ کو جاؤ پھر صحیح ہی جنگ کو گئے اور بہت لوگ زخمی ہوئے

نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے سنان کوچ کرنا غیبت کے کوچ کیسے حال دیکھ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم تسبیح اور گون  
 کو جاتے وقت فرماتے کیا کرو لا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ صَدَقَ وَعْدُهُ وَنَصْرَ عَبْدِهِ وَهُرَمَ الْاَعْرَافَ  
 وَحْدَهُ یعنی کسی بندگی نہیں سوا اللہ جو ایک ہی سچ کیا اپنا وعدہ اور نصرت دیا اپنے بند کو اور بھگا دیا  
 جماعت کو اکیلا اور جب نہ ہو تو فرمائی کہ ہوا اِثْبُونْ تَابُونْ عَابِدُونْ اِرْبِنَا حَامِدُونْ خَدُوفِ  
 جوع تہیں تو بکرتے بندگی کرتے ہمارے پروردگار کی تعریف کرتے اسکی بعضی صحابہ عرض کئے یا رسول اللہ تعیف پڑ  
 عا کرو حضرت فرمایا اللہ تعیف کو ہدایت دے اور انکو میری سیالیاں آفریں نبی صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے نکل کر  
 ذی القعدہ کی پانچویں کو غیبت کے روز جمعہ ان کو پہنچے اور غیبت تقسیم پھر بعد ہوازن کی قوم مسلمان ہو  
 آئی اور عرض کئے یا رسول اللہ ہم گھر دار قبیلہ ہیں اور ہمکو جو پہنچے سو روئے ہیں اب ہم پر احسان فرماؤ اور ایک  
 شخص ہوازن کا جو بنی حلیہ کے قرابت میں تھا عرض کیا یا رسول اللہ اس بندہ کو انومین اپنے بھپسیا اور  
 خالو اور کھلتے سودا پٹا ہیں اگر ہم حارث بن ابی شمر غسانی یا نعمان بن منذر کو جو عرب کے پادشاہان تھیں دودھ  
 پلائے اور وہ آگے بھگوا یا اسیر کرتے تو ہمکو امید تھی کہ وہ ہمکو بخشش کرتے اب غنوں بہترین بہم پرست رکھا  
 بول کے بعد بیان کیا شعر اَمِنْتُ عَلَيَّكَ اَسْؤَلَ اللّٰهَ فِيْ كَرَمِ : فَاِنَّكَ الْمَرْغُورُ جَوْهَرٌ وَنَشِطٌ بِرُؤْسِ  
 دہر و یا رسول اللہ بخشش کر نہیں کیونکہ آپ ہر دین جو ہم اپنی امید اور انتظار کرتے ہیں اَمِنْتُ عَلَيَّ بِبَيْضَةِ  
 قَدَحَاتِهَا قَدَرٌ وَمُزَقٌّ شَمْلُهَا فِيْ صَفْوِهَا كَدَرٌ مِّنْتُ رَكْعَةً اَيُّهَا رَكْعَتُكَ بَارِكْ لَكَ رَكْعَةُ الْاَمْرِ  
 شُكْتُ بَانِي الْاُمِّي حَبِيتُ اَوَّلِيْ مَغَانِيْ مِّنْ كَدَرٍ اَلْغَى اَبْهَتَ لَنَا الدَّهْرُ هَتَا فَاَعْلَى حَرِيْنٌ عَلَيَّ قُلُوْبُهُمْ  
 الْغَاوُ وَالْغَمْرُ جَوْرٌ دِيَا بَعُوْرًا مَّزَا بَكَارُنِيْ وَاسْطَعْنِيْ رَاكِبِيْ دَلُوْنِ پَرَا دَاسِيْ عِيْ اَوْ شَدْتُ اِنْ لَمْ تَدْرِ اَكْتُمُ  
 نَعْمًا تَنْشُرُهَا : يَا اَبْحَ النَّاسِ حَلَا حِيْنٌ يَّخْتَبِرُ : اَرَا بَهْجَتِيْ اِنْ قَوْمٌ كَوْنَتَانِ جَوَابٌ سَكُوْنَتِيْ  
 ہوا ہی گراں خضر لوگوں میں از روئے علم جبکہ از بایش کیا جا میں اَمِنْتُ عَلَيَّ سَوْءَةٍ قَدْ كُنْتُ تَرَضُّعًا : اِذَا  
 قَوْلٌ تَمْلُوْهُ مِنْ مَّحْضِهَا الدَّرْدُ : مِّنْتُ رَكْعَةً عَوْرَتُوْنِ پَرُوْ تَوَا كُنَا دَوْدُھ پیتا تھا جبکہ تو اپنا منہ پھیرتا تھا

اِنکے خالص دودھ سے اللہ اِذا اَنْتَ لِحِفْلٍ کُنْتَ تُرَضِّعُهَا ۖ وَ اِذْ یُزِیْنُکَ مَا بَاقِی وَ مَا تَذَرُ ۖ  
 عورت جو توجہ سے بچہ کو دودھ پیا کرتا تھا اور جبکہ تجھے خوب ستاتا تھا وہ جو کرتی تھی اور چور دیتی تھی لا جمعلنا  
 لَمَنْ یَسْأَلُ فَهَامَتْهُ ۖ وَ اَسْبَقَتْ مِنَّا فَاِنَا مَعْشَرُ زُهْرٍ ۖ ہموں کو متکرا ہوں گے مانہ جو متفرق ہوئی انکی  
 جماعت اور بقی رکھ ہم کو کیونکہ ہم بیشک جماعت میں روشن اِنَّا لَنَشْکُرُ اِلَّا وَ قَدْ کُفِّرَتْ ۖ وَ عِنْدَ بَاقِدِ  
 هَذَا یَوْمٍ مَّذْخَرٍ ۖ بیکم اللہ شکر کر گئے ہمتوں کا جو مکتدا شکر کیا جاوے اور ہمارے پاس آج کے روز کے  
 خیر ہی قالِیْسُ الْعَفْوُ مَنْ قَدْ کُنْتَ تُرَضِّعُ ۖ مِنْ اَمَّهَاتِکَ اِنَّا الْعَفْوُ مُشْتَهَرٌ ۖ سو بہنا سے  
 انکو جو دودھ پیتا تھا انکا تیرا ماؤں کو مقرر معاف کرنا تیرا شہور اِنَّا لَمَّا مَلُ مِنْکَ الْعَفْوُ یَلْبَسُ ۖ  
 هَادِیَ الْبَرِیَّةِ اِذْ یَعْفُو وَ یَلْتَحِی ۖ مقرر ہم امید رکھتے ہیں تیرے معافی کی جو پہنچے ہم کو اسی روز نما خلق کے  
 جب کہ عفو کرنا ہی مدد کرنا ہی یا خیر حِفْلٍ یَمُولِدُ وَ مُنْجَبٍ ۖ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ اِذَا مَا حَصَلَ الشَّیْءُ  
 اسی بچہ کو طفل اور نیک فرزند اور اسی پسند کیا ہوا مومنوں کے لئے جبکہ حاصل کیا جاتا انتشاری فَاَعْفَ عَنَّا لِلّٰہِ  
 عَمَّا اَنْتَ رَہِیْبٌ ۖ یَوْمَ الْقِیَمَةِ اِذْ یَقْدُی بِاِثْمِ الْظَفَرِ ۖ سو معاف کر معاف کرے اللہ اس سے  
 جو تو اسکو دیتا ہی قیامت کے دن جبکہ بتائے جا گیا تیرا واسطے فتح نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرما میں غنیمت تقسیم کر کر  
 تمھاری اتنی روزانہ نظر کیا لیکن تم اُسوقت آئے لاچار ہو تقسیم کر دیا اب تم کو اپنا مال و اسباب ہونا یا عورت بچے  
 ہونا سوائے کرو پھر وہ کچھ ہم کو عورت بچے یا حضرت و امیر حصہ و عبد المطلب کی اولاد کا حصہ جو تھا سو میں تم کو دیکھتا ہوں  
 اور لوگوں کے حصے دلاؤ اسطے میں پھر کی نماز پڑھے بعد تم اگے کہو ہم رسول اللہ کو ہمارا سفارشی کرتے ہیں مسلمانوں میں  
 اور مسلمانوں کو اپنا سفارشی بنائیں رسول اللہ پاس ہمارے عورت بچوں کو ہمارے تین لواد یو پھر حضرت نماز پڑھے بعد  
 وہ لوگ کہتے ہو ویسا ہی عرض کئے حضرت فرمایا میرے حصہ و عبد المطلب کی اولاد کا حصہ میں تم کو دیا مہاجرین کے  
 ہمارا جو حصہ تھا سو ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دے انصار کے ہمارے بھی ہم حضرت کو دے اُقرع بن حابس بولائیں  
 اور بنو تمیم اپنا حصہ دیکے عبید بن حصن بولائیں اور بنو قریظہ بھی اپنا حصہ بنیں دے عباس بن مرداس بولائیں اور

بنی سلیم بھی اپنا حصہ نہیں دیتے اتنے میں بنی سلیم بکرا تھے ہم ہمارا حصہ دیکھ کے عباس بن مرداس انکو بولا اتنے لوگو  
 میں تم مجھے خفیف کے غرض حضرت فرما جس نے دینیکو راضی نہیں ہوتا ہے تو ہم اسکو اپنے ایک کے عوض میں چھوڑ  
 دینگے پھر تمام لوگ ارضی سے باند غلام کو پھیر دئے مگر عیینہ بن حصن ایک بودھی عورت کو اپنے حصہ میں لیا تھا  
 اس گھمنڈ پر کہ قبیلے میں اس کے ذرا بقی بہت رنگے ہیں اسکو لیا تو بہت پیسے پیر میر پاس سے لگے جب لوگ دے  
 اس نے دیا ہوا زن کی قوم کا ابو صرد نام ایک شخص تھا سو کھا بہت بہتر تو اس بودھی کو لیلے واللہ اسکا  
 نہ ٹھنڈا ہی اور نہ اس کے چہاتیاں تھے ہو ہیں اور نہ اس کے پت میں کچھ تھہرنیکی امید ہی اور نہ اسکو مردھے  
 اور نہ اسکو دودھ پھر عیینہ شرمندہ کے چھ حصوں پر راضی ہو کر اسکو دیدیا جب تمام بند یوانو کو انکے حوالے کئے تو  
 انیسے پوچھے مالک بن عوف کہاں ہی لوگ کہے اس نے طایف میں تعیف کی یہاں ہی حضرت فرمائے تم اسکو اطلاع دیو  
 کہ تو اگر مسلمان ہو ایگیا تو میں تجکو تیرے عورت کے مال سب سب لگاؤں اور تجھے سواونت انعام دیو گا مالک بھی  
 سکھ طایف سے بھاگ کر حضرت پاس گئے ایما لایا حضرت اسکو وعدے موافق سب اور اسکی قوم و اجایان اسکا  
 سر رکھے اور ان کے بعد جس خضر کا حصہ اس میں سے برے برے لوگ جو تو سلم تھے انکا دل سلام مضبوط ہونا کر انکا  
 دے چنانچہ ابوسفیان بن حرب حکیم بن خرام اور حارث بن حارث بن کلدہ اور حارث بن شام اور سہیل بن عمرو اور حوٹ  
 بن عبد الغری اور عتاب بن حارث ثقفی اور عیینہ بن حصن اور قریع بن جاسل اور مالک بن عوف اور صفوان بن امیہ  
 ایک ایک سو سواونت مرحمت کئے اور بھی لوگوں کو سو سے کم دئے جبکہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم قریش کو اور دوسرے قبیلے  
 والوں کو دئے اور انصار کو کچھ نہ دئے بعض انصار یاد لگئے کہ کہنے لگے کام کے وقت کھو بلوائیں اور انعامات  
 دوسروں کو ملتے ہیں سو حضرت کہہ گئے انصار کو جمع کئے اور خدا سے دعا کی کہ ہمارا خدا کر فرمائے سنا ہوا تم  
 د لگئے ہو سو کیا تم گمراہ ہو گمراہ اللہ تعالیٰ ہدایت دیا اور فقیر تھے جو اللہ تعالیٰ غنی کیا اور تمہارا میں دشمنی تھی  
 جو اللہ تعالیٰ تمہارا دلوں میں دوستی والا انصار دوست خدا کا اور رسول کا ہمارا پر فضل و منت ہی حضرت فرمائے  
 کیوں تم اسکا جواب انصار عرض کئے ہم کیا جو ابدین خدا کی اور رسول کی ہم پر فضل و منت ہی حضرت فرما اگر تم

یوں کہ تو سچ کہے تو جہنم میں آجائے اور کم زور ہو آجائے اور بھاگ کے آیا ہم جگہ پر  
 اور محتاج ہو آجائے سلوک کے انصار کے ایسا نہیں بلکہ اللہ رسول کی منت ہم پر فرمائی انصار یہ لوگ  
 تو مسلم تھے ان کے دل لوہے کے تھے اسلام قوی ہوا کہ کہہ دیا اور انکو تمہارا سلام پہنچا اور انکو کیا بات کی خوش  
 نہیں لوگ انشان بکریا لیا گئے اور تم اپنے ساتھ رسول اللہ کو لیا تم میں سے جو اسکی کہ نفس میں اسکی قدر میں  
 اگر حجت نہ دیتی تو میں بھی انصار میں آکر رہتا اگر لوگ ایک جا گئے اور انصار ایک جا گئے تو میں بھی انصار کی  
 سے جاؤ گھا لوگ میرے مظاہر لیا میں تو انصار میں رہا میں میرے بعد انکو حصہ نہیں گناہ و گناہ کا سونم صبر کرو یہاں  
 ایک میرے لیے جو فرمے طاعت کرو بعد فرمایا اللہ رحم کر انصار کو اور انصار کے بچوں کو اور بچوں کو انصار اس قدر  
 کہ ان کے دایاں شک سے تر ہوئے اور سب کے یا رسول اللہ ہم راضی ہوئے عقد نبی صلی اللہ علیہ وسلم حجازی میں تیرہ روز  
 کے ذی القعدہ کی اٹھارویں چہارم کی شب کو عمر کا احرام باندھے نکلے اور مکہ کو جا کر عمرہ بجالا اور مکہ کی نظامت  
 بن آید نام سے سوز گئے اور عاذ بن جبل کو لوگوں کی تعلیم واسطے مقرر کئے اور مکہ کو سدھار حضرت مدنی سے نکلے سود  
 سولہ روز بعد داخل ہوئے اور ذی الحجہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرزند یاریہ قبیلہ پیدا ہوا انکا نام ابراہیم آجائے  
 سبیل بنی زینب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی کا انتقال ہوا اور اس سال میں سیرا اور اس سال نبی  
 صلی اللہ علیہ وسلم ام المؤمنین بی بی سودہ کو طلاق دینا چاہے بی بی عرض کئے یا رسول اللہ اب میری دلین مرد کی خواہش  
 نہیں لیکن مجھے یہ طور پر قیامت میں میرا سہرا کچھ ہے یوں میں ہونا اور آپ کے عورتوں میں میرا نام اعلیٰ رہا سعادت  
 رجب اور میں میرا دن بی بی عاتر رضی اللہ عنہا کو چھوڑ دیتی ہوں یہ سب کے حضرت اس راوی سے درگزرے اور انکا  
 دن بی بی عاتر رضی اللہ عنہا کو دے اور اسی سال کا اپنی طریق پر حج کے مناسک ادا کئے اور عتاب بن اسید بنون کے  
 ساتھ حج کئے وہ ان سال حرم میں عیینہ بن حصن کے ہمراہ بچاؤ کر رہے تھے وہ ان کے دیکھ چکے تھے  
 چلنے آ کر ان کے مقام پر پہنچے انکو غارت کے اور انکے جانور اور گیارہ مرد اور کبوترات اور تیس بچے غنیمت ملی وہ قوم تباہ  
 ہو کر حاضر ہوئے اور اسلام لائے حضرت انکا سبب غیر انکو پھیرنے اور اسی میں صدقا وغیرہ رسول کے واسطے

عالموں کو اطراف میں روانہ کئی اور صفر بن خطیب بن عامر کے ہمراہ تیسری دیکر بنی خثعم پر روانہ اپنے مشرکوں کو جو کہ چاند  
 ان کے بارے میں اور ان کے عورتان اور جانوروں وغیرہ غنیمت ملی سونے کو لے آئے اور اسی میں بنی عذرہ لوگ ان کے ایمان لائے  
 اور ربیع الاول میں صحابہ بن سفیان کے ہمراہ لوگوں کو دیکھ کر بنی کلاب روانہ پھر ان کو اسلام کی دعوت تو وہ قتل کر دیے  
 پرستندہ ہوئے مقابلہ ہوا اور کافروں کو ہزیمت ہوئی ان کا اسباب غنیمت ملا اور ربیع الآخر میں علف بن عجزہ مدنی کے  
 ہمراہ تین سو آدمی دیکر حبشہ پر جو جہدین ہنگامہ کر رہے تھے سورہ آنہ اور ان کو ٹھکانا ایک حبشہ میں تھا سو دیا  
 پھر وہاں گئے اور وہ لوگ بھاگ گئے اور اسی میں بنی علی رضی اللہ عنہم کے ہمراہ تیرہ سو آدمی انصار دیکر بنی طی کا بت فلس کو  
 توڑنے واسطے روانہ اور ان کی سواری غیرہ کو بچا گھر سے روانہ کر دینے سو وہاں پہنچے انہیں مشرکوں کو جو کہ ان کے  
 بت کو توڑنے حاتم طی کا زہد شام طرف بھاگ گیا اور ان کا اسباب وغیرہ لیکے اپنے کو اپنے حاتم طی کی لڑائی تھی  
 میں تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو آزاد کئے اس نے اسلام لیا اور شام طرف جا اپنے بھائی مدی کو لائی اور  
 اسی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عکاشہ بن محض بن جناب روانہ کئے اور حبشہ کے کافروں کو ہزیمت  
 صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر پہنچی ہر قل شام میں فوج کشی کرتا ہی اور ان کو یکساں کا درہ پیشگی دیا اور حکم اور عہد  
 اور ان کے قیام جو عہد میں سو بھی ان کی موافقت کئے میں اور ان کی ہراول بمقام پہنچ چکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 لوگوں کو حکم کئے کہ وہ بادشاہ جنگ کے لئے تیاری کرنا عادت لیں ایسی تھی جنگ ایک طرف جا میں تو ہر طرف  
 کی شہر دیتے لیکن یہ ہر دور دراز کا ہی اور مخالف بری قوت و ادا لایا ہی جس کے کہنے لوگوں کو معاش کی  
 تنگی تھی اور وہ ہو کلا بہت تھکا اور راہ میں اناج بانی کی قلت تھی اور بنی میں یہو پکے کا ہنگام شروع  
 لوگوں کو سفر کرنا نہایت مشقت ہوئی منافقان اور جنگی لوگ اگر بہانے کر کرخصت اور چند منافقان جا ہوم یہودی  
 گھر میں جمع ہو کر لوگوں کو نہ جانے واسطے و غلامنا شروع کئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم طلحہ بن عبید اللہ سائبہ حبشہ لوگ  
 دیکے روانہ کئے کہ تم جا کر گھر کو جلا دیو سو یہ جا جلا دے اور لوگوں کو جلدی تیاری کر کر کہ بہت تھکا ہوا اور  
 لڑکھاتے جا عثمان رضی اللہ عنہ ہزار اونٹ اور ستر گھوڑا اور دس ہزار نفر اپنی طرف سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

انہی حق بن فرما عثمان اس کے بعد کچھ ہی کر داسکو ضرر نہ دیگا دوسرے صحابہ بھی اپنی ہمت موافق مدد کئے چنانچہ ابو  
 صدیق رضی اللہ عنہ اپنی تمام زندگی اس ساجو کچھ تھا سو دیکھ کر فرار دق اپنی ادھی زندگی دے پھر حضرت علیؑ  
 وسلم یحییٰ بن محمد بن ابی انصاری کو نائب کئے اور علی مرتضیٰ کو مدینے میں اپنی اہل و عیال کی محافظت کے واسطے چھوڑ دئے منافقان  
 کہنے لگے علی کا جانا حضرت پر بار تھا اس لئے انکو یہاں ہی چھوڑ دئے علی مرتضیٰ بھی یہہ گئے باتان منافقوں کے سکہ سہرے  
 نکلے اور جرفین جا کر حضرت کے بنی صلی اللہ علیہ وسلم انکا احوال کے زمانے منافقان چھوڑ دئے لیکن بنی مکیہ یہاں  
 رکھا ہوں سو ہمارے لوگوں کی محافظت کے واسطے رہو کیا تم راضی نہیں ہو اور جس پر موسیٰ تھے وہی تم میرے  
 ہو لیکن میرے بعد بنی نہین پھر علی کو مدینے طرف روانہ کئے اور آپ کے بار قصہ حضرت ثنیمہ الوداع میں کر کا موجود آ  
 لئے سویرا آدمی جنگی تھے اس میں دینار رکھو راتھا اور قیلو نہیں نشان میں قاتلانے اور جھنڈا ابو بکر صدیق کے  
 حوالے کئے اور انصار کا نشان زید بن ثابت پر عنایت لئے اور ہر اول ربیعہ بن ولید کو مقرر کئے اور طلحہ بن عبید اللہ کو  
 برغار پر عین فرمائے اور عبدالرحمن بن عوف کو چور غار پر رکھے حضرت دہان کے پیشتر روانہ ہوئے اور عبداللہ ابن ابی  
 سلول منافقوں کی ایک جماعت کے ساتھ عذران پہنچا کر نکل آئے اور ابو خثیمہ بھی حضرت کے ساتھ جا رہے تھے  
 تھے سو ایک روز گرمی وقت گہر کو آئے تو انکو دو عورتان تھیں سو باغ میں دو منہ و دال اس میں آب پاشی کر  
 اور پانی خشک کر اور کھانا تیار کر کر رکھیں بنی ابو خثیمہ کے یہہ دیکھے اور کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو  
 میں بار میں جاؤ اور ابو خثیمہ اپنے نعمت میں رہا یہہ تو انصاری بنی و اللہ میں امنہ و میں نہ جاؤ گا تب  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ ملوں پھر سبھیہا کر کر نکلے اور عیمر بن مسعود بھی وہیں جاتے تھے دونوں  
 ملے گئے جب تنوک کے نزدیک پہنچے ابو خثیمہ عیمر کو کہے میں تقصیر مند نہیں ہوں سو تم بعد اومیں آکیا حضرت پاس  
 جاتا ہوں غرض دور دور انکو دیکھ کے صحابہ کے کوئی شخص آتا ہی حضرت فرما ابو خثیمہ ہو سو ابو خثیمہ کے بنا  
 قصہ عرض کئے حضرت فرمایا سو خوب الفصہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم جب مدین کی زمین پر پہنچے اور حضرت کا  
 گذر حجر بن عدو کا ٹھکانا تھا ہوا صحابہ کو تاکید کئے کہ انکی بستی کا پانی مت پیو اور اس سے وضو نہ کرو اور

لکھنا مت بکاؤ اور آپ نہ پر چادر اور کے سواری ومان سے جلد چلا اور فرمائے یہ ظالم لوگوں کے گھر و زمین  
 مت جاؤ مگر وہ مبادا تم کو کچھ اسباب پہنچے اور جب ننگا ہ میں پہنچے لوگوں کو ناکید کئے اچکی شب کی آدمی اکیدا  
 نہ نکلنا سود و خفی ساعد کے نکلے ایک تو جا ضرور واسطے نکلا اور دواؤنٹ گم گیا سود ہونڈ نکلا پہلے کا تو  
 گہوٹے گیا اور دوا بار سے تر گیا حضرت عرض کہ نہیں و مانیں تو اولیٰ تم کو چنایا تھا چھر بکاؤ گہوٹے گیا تھا  
 اس پر غار پھلے کچھ سود ہو اور دوا شخص نی طلی پہارون میں جا پرا طلی کے لوگ اپنے ساتھ اس کو لائے اور  
 ایک روز راہ میں پانی نہ تھا سو بنی صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگے سینہ پر لوگ سیراب ہو اور ایک روز حضرت کا اونٹ  
 گم ہوا لوگ ہونڈ نے نکلے ایک منافق عمارہ بن حزم کے اسباب کے ساتھ تھا سو کھا محمد آپ بنی ہون کے کھا کر  
 ہیں و آسمان پر کی خبر دیتے ہیں کیا اپنا اونٹ کہاں ہے معلوم نہیں کہتے وقت عمارہ ومان نکھے بنی صلی اللہ علیہ  
 وسلم کے پاس حاضر تھے سو حضرت فرمایا ایش شخص ایسا کھا خدا کی قسم مجھے غیب کے باتوں کی خبر نہیں وہی بات معلوم  
 ہوئی ہے اللہ تعالیٰ معلوم کروایا اور آپ اونٹ کی خبر دیدادہ فلان مقام پر فلانی جگہ ہے سکی جہاں در میں انکی  
 ہے جاؤ ومان کے عمارہ ومان اٹھ کر اپنی جگہ میں آئے اور اپنے پاس کے لوگوں کو کہے حضرت ایسا کہے ان کے لوگ  
 بگو وہ بات ابھی فلانہ بولا عمارہ اس پر غصہ ہو کر اپنے پاس سے کہاں آئے اور چند لوگ جو منافق تھے اور غنیمت کی لالچ  
 آئے تھے راہ کی سختی دیکھ رہے تھے اور بعض کے جانور وغیرہ ضایع ہونے سے بھی رہے حضرت کو انکا احوال  
 کہے تو فرمایا اگر اسکے نصیب خوبی ہو تو ان کے ملے گا و اگر نہیں تو اسکا نہ آنا ہی بہتر ہے سو ایک روز ابوذر رضی اللہ  
 عنہ چھوٹ گئے حضرت کو عرض ہوئی ایسا ہی فرمایا پھر ابوذر جو رہے تھے اونٹ انکا جل نہیں سکا ابوذر اونٹ کو چھوڑ  
 کر اپنا اسباب پیچھے پر تھا لیکر حضرت کو ملا چلے آئے تھے کہ دور ایک شخص دیکھ کے کھایا رسول اللہ کو ہی شخص آنا ہی  
 حضرت فرمایا ابوذر ہو پھر انہیں حضرت فرمایا اللہ ابوذر پر کسم اکیلا چلتا ہی اکیلا گیا اکیلا ہو غرض  
 عثمان رضی اللہ عنہ کی خلا میں ابوذر رنڈے میں رہا کرتے تھے سو اسی جگہ پر ومان سوائے انکی عورت اور غلام کے  
 کوئی تھا انھوں کو وصیت کئے مجھے غسل دیکر غن بہنا کر راہ پر رکھو پہلا قافلہ راستے سے جو گذرے گا انکو بولو بھی

ابو ذر صحابی حبیب کو دفن کرو پھر وہاں ہی انکو گفن پہن کر راستے پر رکھے پھلا قافلہ جو گذرا اسہیں نے  
 بن مسعود رضی اللہ عنہ تھے انکو یہ کیفیت بیان کئے عبد اللہ بہت روئے اور انکو دفن کئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا  
 قول یاد القصبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تو کہ پوچھے وہ ایک مکان کا نام ہے اور اس کے بیچ میں بعضے کہتے ہیں کہ  
 سے چودہ روز راستے پر غریبوں کو کھانا دیا اور ان کو پانی تھا مگر ایک شہمہ اسہیں سے پانی کی ایک ایک چھیل نکلتی  
 تھی حضرت لوگوں کو تاکید فرمائے تھے تم وہاں پہنچ گئے تو میں آئے سو اسکا پانی خرچ مت کرو باوجود تاکید کرتے رہی  
 منافق اولیٰ اے پانی خرچ کئے حضرت شریف لگا دیکھے تو اسہیں پانی نہیں حضرت اپنے لعنت کئے اور شہمہ میں اتر کر  
 پھروں کے درمیان سے جو چھیل باریک نکلتی تھی وہاں اپنا دست مبارک مبارک کھڑکھڑاتا گئے اور دھو پھر اسہیں پانی کا  
 لگا کھلنے لگا تمام لوگ پانی فراغت سے پینے لگے حضرت فرما اگر تمہارا کوئی شخص زندہ رہا تو دیکھ گیا یہاں اس پانی سے  
 بہت دور تک سیر ہو گیا سو وہی ہو غرض حضرت تو کہ میں مقام کئے ائیدہ کا حاکم تھیں بن رومیہ اے کے صلح کیا  
 اور خزیہ دینا قبول کیا اور جربا اور ازروح کے لوگ بھی خزیہ دینا قبول کئے اور دؤمتہ الجندل تو کہ کے فریبا اور دنا  
 کا حاکم اکید بن عبد الملک نام ایک شخص تھا اسکا مذہب نصرانی اور بربری قوت و اقتدار رکھتا تھا حضرت  
 خالد بن ولید کے ہمراہ چار سو بیس ار دیکے روانہ کئے اور فرما ان شبکو جنگلی گانی کے شکار واسطے نکلیگا تم اسکو  
 اسیر کر کر یہاں آؤ بموجب حکم کے خالد روانہ ہوئے اس کے قلعے کے قریب پہنچے چاندنی شب تھی اکید رہا لانا چاہنے لگا  
 عورت کے ساتھ بیٹھا تھا سو جنگلی گانی کے حویلی کے دروازے کو سنگوں سے گھسنے لگی اکید عورت کے کھادیکھو کیا نادر  
 اتفاق ہی ہمیشہ ہم دو تین روز کی راہ پر جا پہنچا شکار کرتے ہیں آج ابھی آیا عورت کہی ایسے شکار کو کیا  
 چھوڑ دیتے تو کھا اسکو کھا چھوڑتا وہ نہیں جا کر جلد کھوڑے کو زین بندو آؤ چہ قرا متیان تھا کو لیکے نکلا  
 خالد تو اسی کے شکار واسطے آئے تھے دیکھتے ہی اسکو گھیر لے اسکا بھائی حسنا مارے پرا لوگ ساتھ بھاگ گئے اور  
 اکید کو پکڑ کر حضور میں حاضر حضرت اسکو دانا اور سپر خزیہ متور کئے اور دوتہزار ادنت اور آٹھ سو گھوڑا اور  
 بکتر اور چار سو خیر لیکر اسکو چوڑے اور بر قلردم کا بارہ حصہ میں اتراتھا اسکو نامہ لکھا اسلام کی دعوت کئے اس نے

جواب میں لکھا میں مسلمان ہوں حضرت فرماتے عذرا لندھ جھوٹ بولتا ہی غرض بتوک میں بدروز کے قریب سے  
سونا ز قصر سے برتا کرے تھے اور درمیون پر پریت ہوئی سو جنگ کا خیال نہ کئے اور حضرت بھی جنگ کے  
مکے کو پلٹے جب مکے کے قریب پہنچے ذی دان میں اترے مدینے سے ایک کے سر فاصلے پر تھا اور وہاں منافقان  
ایک مسجد بنا کے بتوک کو جانیکے قبل نبی صلی اللہ علیہ وسلم عرض کئے کہ آپ ان تشریف لاکے ایک بار نماز پڑھنا کہ  
ہم آپ معذور لوگوں کے ساتھ نماز پڑھا کریں حضرت انکو جواب دے کہ بتو جنگ رہیں ہی لیکن پھر اتنے وقت دیکھا  
پڑھو گنا اور منافقان وہاں مسجد جو بنا تھے سو محض مسلمانوں کے درمیان پھوٹا لیا اور دشمنوں کو وہاں جمع کر کر  
منصب کرنا جب حضرت یہاں مقام کئے تو اللہ تعالیٰ انکے ارادہ پر لگی دیا حضرت اسکو تروا جلا دجبت میں داخل  
ہوئے منافقان عذر ان ظاہر کر توبہ کر جانے لگے اور کعب بن مالک ام رمارہ بن الربیع اور بلال بن امیہ کہے ہو کہ عذر  
تھا جو کہیں اگر ہم آج جھوٹ کہیں تو سب اللہ تعالیٰ ہمکو سوا کر گیا حضرت فرماتے تمھارے حق میں خدا تعالیٰ یہاں  
سے حکم آئے مگر تم صبر کرنا اور حضرت لوگوں کو تاکید کئے ان میں سے کچھ کوئی ہلکنا بھرتی میں پھر تو ان سے  
کوئی بات نہیں کرتا زمین انہوں پر تنگ آئی کھانا پینا چھوڑے کعب اب مسجد کو نماز اچھا لے اور بازار کو نکلتے  
دوسرے دن وہاں صعب تھے سو نکلتے کی طاقت باقی نہ رہی چالیس روز کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف  
آدمی کے حکم پہنچایا اپنی عورتوں پر رہے ہو کعب اپنی عورت کو کہے تو جاکے لوگوں میں رہے بعد اللہ جو حکم کر گیا  
ہی سو کر گیا بلال بن امیہ کی عورت جب حضرت عرض کئے اپنا مرد بہت بودھا ہی اسکے پاس خدشہ کو آدمی نہیں ہیں  
اسکی خدمتیں رہنا ہی کیا منع ہی حضرت فرما خدمت کرنا مضایقہ نہیں عورت سے صحبت کرنا ان کھی این  
چلنے کی طاقت نہیں عورت پاس گیا جا گیا اس روز جنگ و تباہی ہو گئی اسکی سکی نہیں جب اس روز ہوا گنا  
توبہ خدا تعالیٰ کے یہاں مقبول ہوا اور یہ آیت اتری وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خَلَفُوا الْآيَةَ اور حضرت جو  
تشریف لائے سورما میں مدینہ کو پہنچے اور اسی پہنچے میں طایف کے لوگ تھیں اپنے یہاں چند لوگ کے روانہ  
کئے تا ایمان مشرف ہو دیں لیکن شرفا کرنے لگے کہ ہو نماز معاف کرنا اور میں بالکتاب اللہ جوت ہی حکم

نہ توڑنا اور دوسرے تون کو ہم ہمارا تھ سے یہ توڑ گئے حضرت فرماتے جس دین میں نماز نہ ہو وہ دین خوب نہیں اور کتا  
کو میں باقی نہ رکھو نکالیں ابوسفیان اور غیرہ شعبہ کو بھیجا ہوا کہ توڑ گئے اور دوسرے تون کو تم اپنے ہاتھ سے  
توڑو ہم تو ایسی غرض بہت نہیں کر کر آخر قبول کئے اور اسلام لا کر گئے اور تمام قوم مسلمان ہوئی اور وہ دونوں شخص  
کو بت توڑنے بھیجے سو اسکو توڑے اور ذی القعدہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم حج کیا واسطے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ  
کو امیر حاج کر کر روانہ کئے جب حنینان کو پہنچے علی مرتضیٰ کو حضرت اپنے اونٹ پر بیٹھا کے روانہ کئے تا لوگوں کو براہ  
سنا دین انھوں کو براہ سنانے بھیجے کیونکہ عادت عرب کی ایسی تھی کہ قرابت والا براہ سنا دینا ابوبکر صدیق  
جسے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ پوچھے کیا تم امیر ہو کے آئے ہیں یا تابع تو علی مرتضیٰ کہے امیر نہیں میں تمھارا تابع ہوں  
آپ ابونہر دونوں صاحبان ملکر کے لوگئے اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مسلمانوں کے ساتھ حج کو قائم کئے اور ان  
اپنے طریقے پر بنا سکے انکے اور بحر کے روز جہروں کے پاس علی رضی اللہ عنہ مشرکوں کو سنا دے کہ اس سال بعد کے  
سال کو فی مشرک حج نہ کرنا اور برہنہ کعبے کا طواف نہ کرنا اور جن مشرکوں کے ساتھ صلح ہو یا مقرر ہو وہ ہیں انکو وہ ایام تمام  
ہو تک عہد و ذمہ باقی ہی اور جن کے لئے ایام معین نہیں انھوں کو چار مہینہ کا میعاد ہی کہ اس عرصہ میں اپنے کو جہان  
کہیں کہ اس میں ہی ان بھیجا و جب سنا سکے وغیرہ سے فراغت ہوئی دونوں صاحبان نے کو حضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کینیت میں حاضر ہوئے اور اسی سال عبداللہ بن ابی بن سلول جو منافقوں کا جو دھری تھا  
اور اسی سال حضراتی بیسویں برس ایک مہینے تک جاوٹا کر کرایا کئے اور اسی سال بہت سے وفود حضرت پاس  
آئے سو اس سال کو وفود کا سال کہتے ہیں و خدا سکو کہتے ہیں کہ ایک قوم اپنے چند عمدہ لوگ کے تین جاگ کینیت میں  
بین سوال جواب کرنے روانہ کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو دعوت کرنے لگے اور جو مین اکثر  
مسلمانوں کو غلبہ ہوتا تھا اور اسلام حقیقت اور حضرت کی بچوں سمجھوں پر یہ بچے لگی تو عربوں کی قوم کہتے تھے  
قریش کے بنو ابی اور محمد کے احوال خوب واقف ہیں اگر قریش تابع ہو گئے تو ہم بھی تبعیت قبول کر گئے جب  
قریش کا حال دیکھ چکے حضرت کینیت میں انکی طرف وفود کر ایمان لانے لگے سو اسی سال بنی تمیم کی وفود انکی

اسکا ذکر اچھا اور اسی سال ثقیف کی وفدائی انکا احوال بھی گزر چکا اور اسی سال بنی عامر کی وفدائی انہیں عامر  
 بن الطفیل اور اربد بن قیس بن جربہ بن خالد بن جعفر اور جبار بن لمی بن مالک بن جعفر تھے بھی تینوں ان  
 کے برے پیادینوں میں تھے اور عامر آیا تھا سو مرد و حضرت کو غاسے مارنا کر ارادہ کیا تھا اور اربد کو کھا  
 تھا میں محمد کو باتوں میں لگاتا ہوں اور تو اسکو قتل کر غرض حاضر ہو حضرت کو کہنے لگا ای محمد میں کچھ کہتا ہوں  
 خلوت میں چلو حضرت فرمائے میں نہ آؤنگا جب تک کہ ایمان نہ لاؤ مگر اسکو کہنے لگا اور اربد بار سینکا انتظار  
 کر رہا تھا اور حضرت اسکو وہی اہل بیت تھے آخر عامر بولتا تیرے پر سوار اور پیدل لا بھر دیو گنا جب اسنے بھرا  
 حضرت فرما اللہم اکفنی عامراً ای اللہ تو ہی میری طرف سے عامر کو پھر یہ لوگ حضرت پاس سے نکلے  
 عامر اربد کو پوچھا تو کیا کیا اربد کھا کیا کرو جب اسکا ارادہ کرتا تھا میرا در اسکے بیچ تو آجاتا تھا اور  
 تو ہی دستا تھا ان نہیں دستا میں تجھے کیوں ماروں غرض وہ لوگ جاتے تھے راہ میں عامر بن الطفیل کو گلے  
 میں طعون لگی سو گر گیا اور اربد اپنی قوم پاس گیا لوگ چھپے کیا حال ہی بولنا محمد نے مجھے ایک خدا کی عبادت کے کہا  
 اگر اب یہاں ہوتا تو میں اسکو تیروں مارتا یہ بول کے دو روز کے بعد نے اونٹ کو بیچنے نکلا سو بھلی بڑے  
 دن اور اسکا اونٹ دو نوجل گئے اور عامر بن الطفیل بھی وہی مرد و وہی بیڑ معویہ میں شتر قاری جیکو ابوہر الامان دیکے  
 لیگیا تھا سو اسکو قتل کیا تھا اور اسی سال بنو سعد بن بکر اپنے طرف سے ضام بن ثعلبہ کو بھیجے سو انٹ کو مسجد  
 بٹھایا اور اسکے پاؤں کو باڈنا اور لوگوں سے پوچھا محمد کون ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم تکیہ لگا کر بیٹھے تھے سو  
 لوگ حضرت طرف اشارہ کئے اس نے عرض کیا میں باتوں کو قسم دیکے پوچھو گنا میرے خانا ہونا حضرت فرما مجھوں  
 پوچھتا ہی پوچھ بولا تمکو تمھارا رب کی قسم ہی کیا تمکو رسول کر کہ بھیجا حضرت فرما ہو بھی قسم دیکے پوچھا کیا اللہ  
 تمکو مانج نماز پڑھنا کر کر کیا حضرت فرما ہو پھر روزہ پڑھنے کا پوچھا بعد زکوۃ کا پوچھا حضرت اسکو ہو کر کر  
 جواب دیتے تھے سو اسنے ایمان لایا اور اپنی قوم کو دعوت کیا تمام قوم ایمان لائی اور اسی سال عبدالقیس کی  
 وفدائی اور بھی لوگ ادلی ایمان لائے تھے اور حدیث کے روایتوں معلوم ہوتا ہی عبدالقیس کے قبیلے داد و بار

آئے تھے پہلے باریہ شخص آئے تھے اور اس سال چالیس مردائے ایمان کے ارکان وغیرہ بوجھلے گئے اور اسی سال بنی حنیفہ کی وفدائی ابن مسلمانہ کذا تھا اور کہنے لگا اگر محمد اپنے بعد مجھے لے جائے تو میں تابع ہوں یا ہوں پھر حضرت اسکے پاس تشریف لے گئے حضرت مائتہ بن خریص کی چھتری تھی سو فرمایا اگر تو مجھے چھتری مانگے تو میں تجھے نہ دوں گا اور اللہ کا حکم ہے جو میں سے تم لے گا اور تو منہ پھیر کر جا لے گا تو اللہ تیرے پیچھے مارے گا اور میں جو خواہم دیکھا تھا وہ تو ہی ہے اور انھوں نے بت بن قیس بن ریط سے تجھے جواب دیے اور آپ پھر کے آئے غرض اس سال لایا اور یہاں کو جا آپ بھی نبوت کا دعویٰ کیا سو آخر ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں مار گیا اور جواب دیکھے تھے سو یہ تھا کہ حضرت مائتہ بن قیس کے دو کرتے تھے اس سے حضرت کو بہت فکر ہوئی سو خواہم دہی ہوئی کہ انکو چھوک دے پھر چھو سود و نون آگئے اس کی تعبیر کچھ کہ اپنے بعد وہ چھو خلیفے سو ایک ہی سیلہ تھا اور دوسرا اسود عنسی جو صنعا میں بکلا تھا اور اسی سال بنی طی کی وفدائی زید الجلیل آئے سردار سو اسم لایا اور حضرت انکو زید الخیر کر نام رکھے و زماعرب کے سرداروں کی دین تعریف سنتا جبکہ آتے جیسا سنتا ویسا نہیں باتا مگر زید کی جو تعریف کیا کرتے تھے اس سے برہنہ پایا اور اسی سال بنی کنذہ کی وفدائی استی یا ش سوار آئے انکے جیون کو حریر لگا ہوا تھا سو حضرت بوجھلے کیا تم مسلمان نہیں ہو تو کھے ہو حضرت فرمایا پھر حریر کیا دے تمہارے گلون میں ہی پھر دے اسکو بھار دے اور اسی سال میں حمیر کی وفدائی آئی اور اسی سال ازد کی وفدائی اسلام لائی انکا سردار مرد بن عبد اللہ تھا اسکو حضرت انکا بر بن دے اور تاکید فرمایا کہ جو لوگ ایمان نہیں لائے تم جہاد کرو یہ لوگ جا جڑیں باس آتے اور دمان کو گون کو اسلام کی دعوت کہتے وہ قبول نہ کئے یہ لوگ انکو ایک مہینہ محاصرہ کر پھر کفار کھینچا لیں یہ بت گئی کہ وہ ہمسے خبر ہو کر بھاگے سو انکا ہتھیار کئے از دیان انکو دوا میں دیکر کٹر بھارتا جس کے بہت لوگوں کو قتل کئے القصد جڑیں کے لوگ یہ جنگ بنے قتل اپنے یہاں کے شخص کو روانہ کئے تھے کہ تم میرے کو جا کر مسلمانوں کا کیا طریقہ ہے دریا کر کر او غرض دو شخص لکڑی درختوں میں بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر تھے حضرت انے بوجھلے مگر بھارت کہاں ہے وہ کہے ہمارے ملک میں ایک بھارتی کا نام کٹر حضرت فرمایا اسکا نام فی الحقیقت شکر ہے شہین وہ کہے لیکن وہاں کیا ہے حضرت فرمایا اس گھری اند کے آگیا

وہاں تھوڑے بہن وہ دونوں حضرت پاس سے اٹھ کر ابو بکر صدیق اور عثمان رضی اللہ عنہما پاس سے بچھ صاحبان انگو  
 کہے تم سمجھے حضرت کیا فرمائیے کہ نبیؐ حضرت خبر دے کہ تمھاری قوم کا وہاں قتل ہو رہا ہے تم حضرت سے اپنی قوم کیلئے دعا  
 چاہو وہ دونوں جلد حاضر ہوئے حضرت دعا چاہے دعا کہ یا اللہ اب قتل انکا موقوف کر جبہ دونوں اپنے  
 شہر کو آئے تو معلوم ہوا اسی وقت وہاں جنگ مے رہا تھا پھر بعد جرنل کے لوگ اگر ایمان لائے اور اسی سال غزیرہ  
 چار سو آدمی کے ایمان لائے اور اسی سال نجران نصاری کی وفد آئی کیونکہ حضرت وہاں کے نصاری کو خط روانہ کئے  
 انکے اسقفان با یکدیگر مشورہ کر کے اپنے یہاں کے ساتھ آدمی حضرت پاس روانہ کئے اور انکا ایک تر اسقف ہی حضرت  
 کے ہمراہ تھا اسکا نام ابو حارثہ غرض راہ میں ایک روز ابو حارثہ کا حجر ٹھوکر کھایا ابو حارثہ کا بھائی کرز بن ابی بنی  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے بات کچھ بی ادبی کی کیا ابو حارثہ اسکو ڈانٹا اور بولا بنی امی کہ ہم جکا انتظار کرتے تھے  
 وہ یہی ہے کو تو کچھ بد مت بول کر زکھا اگر بنی سوعود وہی ہے تو تو ایمان کیا واسطے نہیں لانا ابو حارثہ بولا  
 نصاری تمام ہماری تعظیم و توقیر کیا کرتے ہیں اور ہمکو بہت انعامات جاگیر آدے ہیں سو انکے خلاف پرہیز اگر  
 ایمان لاؤں تو یہ سب فائدہ جاتے رہینگے اس لئے میں ایمان نہیں لانا انقصہ جماعت یہ کہ کو اسی حربہ کا وقت  
 آیا چاہی سجد شریف میں نماز پرہیز صحابہ انکو منع کرنا چاہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرما منع کیا واسطے  
 کرتے ہو سو وہ مشرق طرف نہہ کر کر نماز پڑھے بعد بنی صلی اللہ علیہ وسلم انکو اسلام کی دعوت کئے وہ لوگ اسلام  
 لائے اور حضرت سوات کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسکے جوابان دے آخر پوچھے عیسیٰ حق میں تم کیا کہتے ہیں حضرت  
 نے مسیح کا نشان کہ وہ زبان کے مسیح خدا کا بیٹا ہی کر چمکرنے لگے اور ہودہ تقریر ان شروع کئے اور کہے اگر خدا کا بیٹا  
 نہ ہو تو کہو وہ کیا پیدا ہوا سو چھ آیت تری ان مثل عیسیٰ عند اللہ کمثل آدم خلقہ من تراب  
 ثم قال لکن فیکون لکم من ربک فلا تکن من الممتزین فمن حاجک فیر من بعد  
 ما جاءک من العلم فقل تعالوا ندع آباءنا و آباءکم و نساءنا و نساءکم و انفسنا  
 و انفسکم ثم ننتہل فنجعل لعنة اللہ علی الکذبتین عیسیٰ کی مثال اللہ کے نزدیک عیسیٰ مثال آدم

کی بنایا اسکو مٹی سے پھر کہا اسکو ہوجا وہ ہو گیا حق بات ہی تیرے رب کے طرف سے پھر تیرے ہر شک  
 پھر کوئی جھگڑا کرے تجھے اس بات میں بعد کے کہ پہنچ چکا تجھ کو علم تو لو کہہ دو بلا وین ہم اپنے بیٹے اور تمہارے  
 بیٹے اور اپنے عورتیں اور تمہاری عورتیں اور اپنی جان اور تمہاری جان پھر دعا کریں اور لعنت اللہ کی جو تو  
 بر پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت بی بی فاطمہ اور امام حسن اور امام حسین اور علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہم کو لیکر مباہلہ کرنے  
 چلے نصاریٰ کا اسقف ابو حارثہ یہہ دیکھ کے کھا مباہلہ کرنا سنا سب نہیں مباہلہ کر کے تو روی زمین پر کوئی نصرانی  
 باقی نہ رہے گا صلح کرنا بہتر ہے پھر خیر قبول کر کر روانہ ہوا اور اس سقف کا بھائی کر زبند روز کے بعد آگے ایمان لایا  
 اور اسی سال طارق بن عبد اللہ اور سکی قوم ربذہ سے آ کر ایمان لائی اور اسی سال خلیفہ و فدیرہ آدمی میں سے  
 لئے اور اپنے مال کی زکوۃ حضرت جوئے کے حضرت انکا بہت اکرام کئے اور انکی ضیافت تکلف کئے دوسرے لوگوں کی  
 نسبت انکو جات وقت انعام برہے دئے اور اسی سال نبی سعد بن عذیم کی وفدائے اسلام لائی اور اسی سال نبی  
 فرارہ کی وفد بدریہ کے قریب کے اسلام لایا اور اپنے ملک میں قحط ہوا اسی کے شکایت حضرت دعایا لگے سو  
 مینہ برس قحط دعا مانگے سو مینہ برس قحط رفع ہوا اور اسی سال نبی اسد کی وفد بدریہ آدمی آگے ایمان  
 لائے اور اسی سال بھرا کی وفد بدریہ سے تیرہ نفر کے مقدار رضی اللہ عنہ کے یہاں اترے مقدار انکو حلو اسکو حلو  
 بن تیار کر کر کھلا اور کچھ لو اسہین کا رہ گیا سو بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں بھیجے حضرت بی بی ام سلمہ رضی اللہ  
 عنہا کے گھر میں تھے سو اسہین اہلہ وال کے تاول کے محل میں جو لوگ تھے سو سب کو کھا سیر ہو اور باقی  
 بھی مقدار یہاں بھیجے وہ یہاں رہے گئے اسکو کھاتے تھے سو ایک روز پوچھے کیا تم اسکو ہر روز کھا ہو کیونکہ  
 ایسا خوب کھانا ہو ہر روز مینہ ہوتا مقدار کے پہلے روز تم جو کھا رہے کیا تھا سو اسکو مینہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 کے یہاں بدیہ بھیجا حضرت کا ہاتھ اس میں پرنے سے مقدار اسکو برکت ہوئی پھر وہ لوگوں کا ایمان قوی ہوا اور  
 فرایض وغیرہ کی تعلیم لیکر روانہ ہوئے اور انکو حضرت انعام دئے اور اسی سال نبی مرہ کی وفد بدریہ آدمی آگے ایمان  
 لائے اور اپنے شہر میں خشک سالی ہو کر شکایت کئے حضرت دعایا لگے بعد اسے ملک کو گئے تو معلوم ہوا جس وقت

حضرت دعا مانگے اسی روز سینہ بڑا اور اسی سال صد کی قوم کے پندرہ شخص کے اسلام لائے اور اسی سال بنی عکس کی قوم  
 کی وفد کے ایمان لائی اور اسی سال از زکی و فدائی ساتھ شخص تھے حضرت سے باتان کرنے لگے  
 سو انکے باتان حضرت کو پسند آئے حضرت فرمایا کہ تم کون ہیں عرض کئے ہم مومن ہیں حضرت فرمایا تم مومن ہیں تو ایمان  
 کی کیا حقیقت ہے سو بیان کر دیا پندرہ خصلت ہیں انہیں پانچ خصلت تو آپ کے یہاں کے پچاس جوائے تھے سو ہو کو تاکید  
 کئے اور پانچ خصلت ان کا آپ شاد کئے اور پانچ خصلت ہم جانتے ہیں سو کیا کرتے تھے آپ اسکو پسند کریں تو اسکو  
 باقی رکھو نہیں تو موقوف کرو حضرت فرمایا وہ کون پانچ خصلت ہیں جو میرا پچاس کئے وہ عرض کئے اللہ پر اور اس کے  
 فرشتوں پر اور کتا بون پر و پریمبروں پر اور میرے بعد جی اچھے پر ایمان لانا حضرت فرمایا میں جو کیا سو پانچ خیر کیا میں  
 عرض کئے کہ نہ لا الہ الا اللہ اور نماز پڑھنا اور زکوٰۃ دینا اور رمضان کا روزہ رکھنا اور بیت اللہ کا حج کرنا طاعت ہو تو حضرت  
 فرمایا جاہلیت میں جو تم اختیار کئے تھے سو کیا ہی عرض کئے فراغت پر کرنا بلا پر صبر کرنا اور قضا پر راضی رہنا اور ملاقاتی جگہ  
 پر رست کہنا اور دشمنوں کی برائی پر خوشی نہ کرنا حضرت فرمایا تم لوگ بر حکمت اور علم جانتے جاؤ اپنے فقہ جاننے کے رو سے یہی کہ نبیا  
 بنے بعد فرمائی میں پانچ خصلت کہہ دیا ہوں سو پورے میں اگر تم ایسے ہیں تو آپ کھا گئے سو کوجمع مت کرو اور بڑے  
 سو گھر بناؤ اور اپنے ساتھ سے جانوالی خیر برمت و صوم کو اور خدا جو اسکے طرف جانا ہی در واد جہاں کہیں کہ آخر  
 جاکے بسا ہی اسکو حاصل کریں غبت کرو پھر وہ لوگ اسکو یاد اور اس پر عمل کئے اور اسی سال بنی المصنف کی وفد آئی  
 اور اسی سال فروہ بن عمر خدابی جو مغان میں رہتا تھا اور پادہ روم کی طرف عربوں پر جو روم کے تابع تھا حاکم تھا  
 اسلام لایا اور اپنے طرف سے پہنچا اور ایک سفید چمچ پیش کیا روم والو کو معلوم ہوا سو بھوکا قتل کئے اور  
 اسی سال آئے سوال عدی بن حاتم طائی کے ایمان لائے سابق میں حضرت کی فوج بنی طی کے ملک میں گئی تو حاتم طائی  
 کا فرزند عدی اپنی جو بچوں کو لیکے بھاگ گیا اپنی بہن کو چھوڑ دیا تھا سو وہ اس پر بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 عور کو چھوڑے اس نے شام کے ملک اپنے بھائی کے یہاں جاکے اسکو خوب گالی گلوچ کئی اور بولی تو اپنے لوگوں کو لیکے بھاگ اپنے  
 اپنے ناموں کا پیش کیا عدی بو میر سے قہر ہوا مجھے جواب دینیکا کچھ منہ نہیں غرض میں جاکے اپنے مہا اتری عدی پو

یہ شخص جو نکلا ہی کے تابع ہونا کیا نہیں اُس نے کھی جلد جا اُس کے تابع ہونا اگر سچہ نبی ہی تو البتہ جلد ہی جانے کو  
 کو فضیلت ہے اگر بادشاہ بھی تجھے کے شخص کو اُس کے یہاں ذات ہوگی پھر عدی اسکا ملو پسند کر کرے گا اور مسجد  
 میں جا حاضر ہو سلام حضرت امکو لیکے اپنے دو خانے طرف چلے راہ میں ایک بوڑھی عورت حضرت ملک ابنی  
 حاجت دیرگیان کئی حضرت کھڑ ہو اسکا تمام حال عدی نصرائی تھے اپنے دل میں کچھ شخص بادشاہ نہیں اس کے  
 اخلاق انبیا اخلاق کے مانند ہیں بعد عدی کو اپنے مکان پر لیجا امکو تکیہ کے سجد ہو کر اس پر بیٹھا اور اپنے من پر تھے  
 عدی اپنے دل میں کچھ اخلاق بادشاہوں کے نہیں ہیں بعد حضرت فرما اے عدی تو کیا نصاریٰ میں کو کسی مذہب نہیں  
 رکھتا تھا تو بولے دست بعد فرما تو کیا اپنی قوم غنیمت جو لایا کرتی تھی اسکی چوتھائی نہیں لیا کرتا تھا تو بولا لیتا  
 حضرت فرما یردین میں تجھے پروہ حلال تھا عدی کے دست اور دل میں سمجھے کہ مجھ نبی ہیں بعد فرما شاید تو ایسا نہیں  
 لاتا ہی اس لئے کہ مسلمان محتاج ہیں غنیمت تو دیکھو اس قدر مال دار ہو گئے کہ صد لینے والا نہ دیکھا اور محتاج ہو  
 امکو قلت ہی دشمنان بہت ہیں دیکھو عورت اکیلی قادر سینہ اونٹ پر بٹھکی ایگی اور کعبے کا طواف کر گئی راہ میں کسکیا  
 خوف رہ گیا اور سمجھتا ہو گا کہ سلطنت اور وں کو ہی دیکھو کسکیا سفید حویلیوں کو فتح کر گئے اور اس کے  
 گنج کو تقسیم کر گئے سو عدی مان لائے کہا کرتے تھے دوسرے میں دیکھو کچا اور سیر بھی ہوگی کسکیا کا ملک فتح ہوا  
 اور میں بھی زمین شریک تھا اور اکیلی عورت کو دیکھا بلا اندیشہ قادر سینہ کے کو جاتی ہی تیسری بھی ملا ہوگی سو  
 بھی عمر بن عبد العزیز کی خلافت میں ہوئی اور **سوان سال ہجری** اس سال ربیع الاول کی دسویں کو نبی صلی اللہ  
 علیہ وسلم کے فرزند ابراہیم انتقال پائے اور اُس روز آفتاب کو گھن لگا لوگ کہنے لگے ابراہیم کی موت کے باعث گھن لگا  
 پھر حضرت نماز پڑھے اور خطبہ کیا اور فرما آفتاب و چاند خدا کے نشانوں سے دو نشانی ہیں کسی موت و حیات سے  
 امکو گھن نہیں لگتا اور ربیع الاول یا جمادی اول میں خالد بن ولید کے ہمراہ فوج دیکے بخران کو روانہ کئے اور  
 فرما جا کر نبی الحارث اور بنی عبد المدا ان کو تین روز تک دعوت کروا کر اسلام لاوین تو بہتر نہیں تو جنگ کرو  
 خالد و ابھیچکے اطرائین اسوان ابھیچکے اعلام کرنے لگے کہ اسلام لاؤ سلازمین کے سب لوگ اسلام لا حال یہ کہ

لکھنے حضور میں حضرت کے روانہ کئے حضرت انکو خط کا جواب لکھے کہ تم اپنے چند لوگوں کو ساتھ لیکے اوسو قسین لخصین  
 اور زید بن عبد المذان وغیرہ خدایاں گے ہمراہ لیکے آئے سو چند روز یہاں رکھے انعامات دیکر روانہ کئے اوسو قسین لخصین کو  
 انکار بن دئے اور اسی سال شعبان میں خولان کی وفد شمس شخص کے اسلام لائے اور ہمارے تمام لوگ مسلمان ہوئے انکو  
 انعامات دیکے روانہ کئے سو جاتوں کو توڑ دئے اور اسی سال رمضان میں مسلمان کی وفدائی ساتھ آدھی تھکتے جا وقت ان کو  
 انعامات دیکے روانہ کئے اور انکے ملک میں سینہ تھا حضرت دعائے سوائی کو امینہ اور اسی مہینے میں غامد کی وفد میں  
 شخص آئے اور قلعہ الفرقدین اترے اور اپنے ساتھ کے لڑکے کو اسباب چھوڑ کر حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے سلام  
 حضرت انکو دین کے چند احکام لکھے دئے بعد فرمائے تھارے اسباب میں کو چھوڑ آئے کہ ایک تار لڑکا ہی سکو رکھے آئے میں حضرت  
 فرمائے لڑکا گیا اور چور کے تمہاری ایک گھڑی لگیا ایک شخص عرض کیا رسول اللہ میری تھی حضرت فرمائے ماضی نہیں  
 تم کئے گئے جاگے پھر یہ لوگ جلد اپنے مقام پر آئے اور کیفیت دیتے آئے کہا میں سو گیا کہ اس چور کے گھڑی لگیا  
 یکا یک میری نیند ہوشیار ہوئی میکھا تو گھڑی نہیں بھرنے اٹھکے دیکھنے لگا ایک شخص کھڑا تھا مجھے دیکھکے بہا گئے لگا  
 میں اسکا چھپا کیا ان جہاں کھڑا تھا اس عکبہ پہنچا تو گزرا کہودا تھا معلوم ہوا میں اسکو کہودا تو گھڑی نکلی  
 یہ دیکھنے سے انکا ایمان قوی ہوا پھر دستور کی موافق انکو انعامات دیکے روانہ کئے اور اسی رن میں علی مرتضیٰ کے  
 ہمراہ تین سو سوار دیکر میں طرف روانہ کئے جا وقت اپنے دست مبارک سے انکو بکری باند اور نشان جنت کئے  
 میں طرف جکا اول بنی مدح کے قریوں میں داخل ہوئے وہ لوگ بھاگ گئے اور غنیمت اٹھ لگی بعد انکی تمام قوم جمع  
 ہو کر مقابلے پر آئی اسلام کی دعوت کئے قبول کر کر جنگ شروع کئے تیراں مار لگے مسلمانان بھی جنگ پر تہہ ہو گئے  
 مقابلے کا ثقب لاسک کے بھاگے آخر انکے سرداران اگر ایمان لائے کیفیت حضرت کو لکھکے روانہ کئے حضرت معاذ کو  
 ابو موسیٰ اشجری کو میں کا حاکم بنا کر دو صوبوں پر دونوں کو بھیجا اور علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو حضور میں یاد فرمائے  
 سکے اگر حضرت باہر حاضر ہوئے اور ذوالقعدہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم حج کو جانے واسطے تیاری شروع کئے اور  
 لوگوں کو بھی نکلنے کا حکم فرمایا اور مدینے میں آباد جانا کو نایب کئے اور حبشیوں کو عیشیہ کے روز ظہر کی نماز پر

کھلے اور عصر کی نماز جاؤ الخلیفہ میں پرہے جب سرف کو پہنچے لوگوں کو ایسا حکم کئے کہ جسکے ساتھ ہدی ہی تو حج  
 کا احرام باندھیں اور جن نے ہدی نہیں لایا اُسے احرام عمر کیا جائے اور نزلان طی کر کے ذی طوی میں اتر اور جسے  
 دن ذی الحجہ کی چوتھی صبح کی نماز وہاں پر رکھے کوچ کئے اور صبح کی قوت پر آئے مکے میں داخل ہوا اور کعبے کا طواف کئے  
 اور پانچ روز تک احرام باندھ رکھے اور حج کے دن عرفہ تھا سو عرفات میں وقوف کئے غرض یہاں کے مناسک  
 ادا ہوئے اور منیٰ کو جس روز گئے خطبہ پڑا اور حج کے تمام احکام بیان کئے اور پچھلے پہلے لوگوں میں جو حکام حج بیان کرتا ہوا  
 اسکو خیال رکھنے سنو ایک سال بعد بھی تم مجھے یہاں نہ دیکھو گے الغرض حضرت چہارشنبے کو ذی الحجہ کی چوتھوں  
 تھی مکے کئے اور عرس کے راہ دینے کو سدھارا اور راہ میں ایک روز خطبہ پڑھا اُس میں فرما لوگوں میں تمہارا ایک  
 ہو عنقریب اللہ کے یہاں مجھے بلا دے گا تو میں جاؤں گا اس سفر میں حضرت ہمراہ جو لوگ پیٹے سے کھلے انکے سوا  
 تمام اطرا و الکاف کے لوگ اگے راہ میں شرمکے سو نو دھزار دبقولے ایک لاکھ چودہ ہزار آدمی کے زیادہ اور اس  
 سال کو ی شرمکے کعبے کا طواف کیا اور کوئی قرشی واقعی کا فراتی نہ رہا گیا رہواں سال ہجری اس سال  
 محرم میں نخع کی وفد دو شخص آئے اور مہانوں کے سطلے جو گھر تھا اُس میں اترے بعد اگے حضرت کی ملاقات اور وہ  
 ادلی ہو چکے تھے پھر انکو مہمول کہیوں انعام دیکھ کر خیر فی ذی حج حضرت پاس آئی اور اسی نام میں اسودسی  
 یمن میں نبوت کا دعویٰ کیا اور لوگ اُسے باجس مع ہوئے مسلمانان ارا کو درہم و برہم کیا حضرت کے وفات کے قبل  
 جاری روز فیروز دیلمی اسکو قتل کئے اور صفر کی چوتھی دوشنبے کے روز لوگوں کو تاکید کئے رویموں جہاں کی تیار  
 کرو اور سامہ بن زید کو یاد فرما کہ میں تمکو اس شکر کا سہ لا رکھا ہوں سو بقاء کی طرف جاؤ انکے لوگ چہار  
 باکوں مارہن سوائے بدلے لیا اور صبح کی قوت پہنچے انکو غارت کرو اور راہ جانے والو کو ہمراہ رکھو اور جاؤ  
 اگے روانہ کرو اور تمکو فتح ہو بعد وہاں ہومت لوگ تیلز میں لگے کہ چہار کی شب کو حضرت دو پھر شب کے قتل و بقیع کو  
 چارہ دگوں کے سطلے وادعا مانگے صبح کو حضرت سریا درد ہوا اور تپائی اور ایک نصاریٰ کے جنازے پر نماز پڑھ کر حضرت  
 محل میں تشریف لائے تو بی بی عاتکہ کے سر میں درد تھا سو وارا ساہ وارا ساہ کہہ رہے تھے حضرت فرما

میرا دل تم سے تو ملک کیا تھا میں رہتا کفن پہنا تا نماز پڑھا دفن کرتا بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا کہہ والی اللہ تم میرا ناست  
 رکھتے ہیں اگر میں مرو گئی تو وہ نہیں دوسری شادی کرینگے **نبی صلی اللہ علیہ وسلم** نے کبم کے فرما کر سر میں دروہی میں  
 وارا ساہ کہتا ہوں سر دین آیا کہ ابوبکر کو اور اسکے فرزند کو بلا عہد و وصیت کر دین تو بولنے والے ابولاکرین یا ازرور کے  
 وارا زور کیا کریں لیکن میں بولا قبول نہیں رکھتا ہی اللہ تعالیٰ اور دفع کرتے ہیں منان یا دفع کرتا ہی اللہ تعالیٰ قبول  
 نہیں رکھتے ہیں منان مگر ابوبکر کو اور اپنے روز حضرت نشان پادست مبارک سے ہاندھ کے اسامہ کو لکے اسامہ کو  
 بریدہ بن الجحیب کے ہاتھ دیکر منے کے باہر حریفین کا اترے درمہاجرین آدین اور انصار کے عمدہ لوگ کو انکے ساتھ دے  
 چنانچہ عمر اور ابو عبیدہ بن الجراح اور سعد بن ابی قاص اور سعید بن زید اور قتادہ بن نعان اور سلمہ بن اسلم بھی اس لشکر میں ملے بعض  
 کہتے ہیں کہ اس لشکر میں ابوبکر صدیق بھی داخل تھے لیکن حضرت **صلی اللہ علیہ وسلم** انکو امامت و شکر سے ملنے  
 بعضے نادانوں نے طعن کرنے لگے کہ اس لشکر کے ہاجرین آدین اور انصار پر کیا ستراری دہیں **نبی صلی اللہ علیہ وسلم**  
 یہ سیکے بہت غصہ ہوئے اور ستر سوار ہو کر فرمایا یہ کیا ہے تم اسامہ کی سرداری پر طعن کر رہے ہیں اول بھی سیکے باب  
 کی ستراری پر طعن کرتے تھے خدا کی قسم اس ستراری لائق تھا اسکے بعد سکا بیتا ستراری لائق ہی وہ میرا بہت  
 کا ہی اس امید ہی کی ہی تم اسکے ساتھ سید چلو اور ان تمہارے لکے کو نہیں داخل ہے غرض وہ روز حضرت کی پہلی  
 سخت ہو لگی اور لوگ لگے تھے اور حضرت رخصت لیکر حریفین اترتے تھے یہو کو یہی تاکید کرتے تھے کہ اسامہ کا لشکر خواہ  
 سخاہ روانہ کر دے اور اسکے ساتھ جانیں کچھ تصور کرو اور حضرت **صلی اللہ علیہ وسلم** اپنی بی بیوں کے محل میں منوبت تشریف  
 فرمایا کرتے تھے سوچاری زیادہ ہوئے پھر سکی طاقت نہ رہی بی بی میمونہ کے گھر میں تھے سو فرمایا میں اب پھر کی طاقت  
 نہیں تم بھی توں سے جانتا ہوں مجھے عیا کے گھر میں ہے واسطے اجازت دیوے اجازت دے تب **نبی صلی اللہ علیہ وسلم**  
 علی مرتضیٰ اور فضل بن عباس کے کاندھوں پر ہاتھ رکھ کے بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تشریف لائے اور ایک روز فرمائے  
 ساتھ مشک کی پانی کے مہکے کھول پانی برت میں نہیں لائیں مجھے نھلاؤ تا میں جاؤں کو کچھ کہنا ہی سو کہوں  
 بی بی کے یہاں ایک لکڑی تھا اس میں حضرت کو بیٹا پانی دینے لگے پھر حضرت ہاتھ اشارہ ابیں اور کہیں کے

مسجد میں تشریف لائے سر کو تپتی باندھے تھے اور سر پر ہوا ہوا اور اُحد شہیدوں واسطے بہت دعا مانگے بعد فرمائے  
ایک بندہ کو اللہ تعالیٰ اختیار دینا میں رہا اپنے پاس سو دہندہ اللہ یہاں جانا اختیار کیا اس کے حضرت کا عرض کوئی  
سمجھا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ میں بر عالم سو یہ کہنے لگے اور کہا ہمارا باب ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
فرمائے ابی بکر خاموش ہو بعد فرمائے مال اور صحبت دیکھتے مجھے ابو بکر کی بری ہی میرا روحانی اللہ سوا کسی کو کرنا تو ابو بکر  
کو کرنا لیکن اسلام کو میرا بھائی ہی مسجد میں کیا دیکھ دروازہ باقی نہ رہا سو مجھے دیا مگر ابو بکر دروازہ بعد فرما  
ای ہا جان تم انصار کے ساتھ در چلو جو انہیں نیکی کرے تو تم بھی نیکی کرو اور جس نے بدی کیا تو اس سے درگزر و معاف کر دینا  
بعد محل سہر میں تشریف فرما مجھے خطہ فات کے قبل بائیں روز ہو حضرت کا مرض بعد اشتداد کیا اور کچھ غشی ہوئی سو  
ام سلمہ اور میمونہ اور خندقراہت بی بی جمع ہو کر اس مرض کو ذات الجنب قرار دے کچھ دوا تیار کر کر حضرت کے منہ میں دالے  
حضرت منع فرمائے تو نہ مانا اور مجھے کہ مریض دوا کی کراہت منع کرتا ہی اس لئے منع کرتے ہیں حضرت ہو رہے تو فرمائے  
منع کرتے پر بھی تم کیا دوا دوا ابی بیان عرض کئے ہم ذات الجنب سمجھے اور بیمار دوا کو خراب سمجھے جیسا منع کرتا ہی دسیا  
منع کرتے ہیں سمجھے پھر حضرت فرمائے ذات الجنب شیطان کے کہ ہوتا ہی اللہ تعالیٰ شیطان کو مجھ پر برگز مسطر نہ کرے گا  
فرمائے اسکے بدلے کے منہ میں وہ دوا دوا لو مگر عباس کو کہ وہ اس میں شریک تھے پھر کے منہ میں دایا یہاں کہ بی بی  
روزہ انکو بھی دالے القصہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم باوجود بیماری کے نماز کو آپ ہی تشریف لیتے تھے جب ہر نکلنے کی طاقت  
نہ رہی نماز کا وقت ہوا بلال اذان دے تو فرما ابو بکر کہو کہ امامت کریں بی بی عا عرض کئے یا رسول اللہ ابو بکر  
دل میں ابی جگہ جب پھر ہو گئے تو روئے اور لوگوں کو قرات سننے لگی اگر عمر کو کہیں تو بہتر ہی حضرت فرما ابو بکر کو  
کہو امامت کریں عا رضی اللہ عنہا بھی وہی عرض کئے تو حضرت نہ مابعد بی بی عا حفصہ کے تم بولے دیکھو سو وہ بھی  
عرض کئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خفا ہو فرما تم یوسف یہاں عورتوں کے مانند ہیں حکم کرو بلال کو اقا بولین اور ابو بکر  
کو کہو امامت کریں سو ابو بکر صدیق امام کو نماز پڑھے سترہ وقت کی نماز حضرت ابو بکر ہی امام ہو گئے اور دوسری نماز  
کے وقت بلال کے نماز و ابلا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ بن زبیر کو کہے ابو بکر کو کہو نماز پڑھیں انھوں نے نکلے تو دیکھے

ابوبکر بنین عمر حاضر تھے انکو کہے تم امامت کرو سوا انکا آواز بہت بلند تھا تکبیر کا آواز بنی صلی اللہ علیہ وسلم سر کو چھے  
 ابوبکر کہا ہی سہی بلو امامت کرو اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرتا مگر ابوبکر کو پھر ابوبکر صدیق کے امامت کیے اور پچھلے کے روز  
 عبدالرحمن بن ابی بکر کو فرماتے دو اقلیم تختی یا سنا آواز ابی بکر کیو اخط لکھہ دیوں کہ اُمین کو اختلاف کنیز عبد الرحمن  
 قصہ کے تو منع کر کر دیا اللہ تعالیٰ قبول کیا مگر ابوبکر کو اور مسلمانان بھی کو ابوبکر میں اختلاف کر گیا اور اسی دن اصحاب تمام حجۃ  
 میں جمع تھے حضرت فرماتے دو کاغذ لاؤ تا میں تمکو وصیت لکھہ دیوں کہ میرے بعد تم ہرگز گمراہ نہ ہو سو لوگ اختلاف کئے بعضے کہ  
 لکھا لیو اور بعضے کہے حضرت کو دردت سے ہی تو لکھا لینا سنا نہیں عمر رضی اللہ عنہ کہے یا رسول اللہ ابی نراج درد  
 الم عاجی چکو کتاب اللہ بریں لوگ بایک دگر گزار کرنے لگے اور آواز بلند ہو حضرت فرماتے میرا پس اتھو نبی کے نزدیک  
 جہکنا مناسب اور وصیت لکھنے در آخری وصیت جو فرما سو کے عرب خیر ہیں مسلمانوں کے سوا دوسرے دین والوں کو باقی مت رکھو  
 اور وفد جو آئیں انکو میں انعام دیا کرتا تھا وہی بایک رو اور کیشے کے روز پاری کی آشتہ اسکا سا شکر گاہ سے  
 حضرت کے حضور میں حاضر ہوا اور جھکا کے حضرت کو بوسہ دے حضرت کو با کر نیکی طاعتھی سوا مانا اٹھا بعد اس کے سوا اس سے  
 دریا پیہ کہنے کے واسطے دعا مانگے اور اسی امام بنی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو یاد فرما  
 بی بی جب حاضر ہو تو حضرت انکے کان میں کچھ فرماتے سوا اس سے بی بی رو بہ کھنچے کہے تو بی بی ہنسے بی بی عا پوچھے حضرت کو  
 کیا فرماتے کہے کہے حضرت راز کی بات میں نہ کہو گی بعد حضرت کا وفات ہو کے پوچھے تو کہے اول بار یہ کہے ہر سال حبرین  
 ساتھ قرآن کا ایک ختم کرتے سوا اس سال ختم کئے میں سمجھتا ہوں کہ میری وفات دن قریب پہنچے یہ سکر میں دنی بعد  
 فرماتے اہل بیت میں تم میرے اول ملیکے سو یہ سکر نہیں اور اسی امام میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بی بی عا کو کہے  
 سا وینار تمہارا پس جو میں سوا کو محتاجا جائے میں دیو حضرت کی صحت کے وقت کہیں کچھ پیئے تھے سوا کو تقسیم کر  
 یہ باقی رہے تھے سو بی بی عا پاس کھائے تھے غرض حضرت کو غش ہوئی بی بی عا کچھ کام میں لگے سو تقسیم کئے حضرت  
 ہوشیار ہو پوچھے وہ پیوں کی تقسیم کئے تو کہے نہیں حضرت ان پیوں کو سگوا اٹھہ میں لے اور فرما محمد کو خدا تعالیٰ  
 کے ساتھ کیا گمان ہی اگر اس لئے سجانہ ملاقات کرو یہ پہ دینا اس کے پاس ہے اور وہ علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ پاس کے

تقسیم القصبہ جب کیشنے کا دن گذرا شام ہوئی تو بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا انصار کی ایک بی بی کے یہاں  
جراغ دیکھے سوچے کہ اس میں کچھ تیل ڈال کے پیچو کیونکہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم کو نزع کی حاجت ہی ابدیم پاس تیل کو کچھ نہیں  
غرض صبح ہو دو شنبے کے دن صبح کے نماز واسطے اقامت ہو اور ابو بکر صدیق نماز واسطے کھڑے رہے کیا عرض  
مین بنی صلی اللہ علیہ وسلم حج کیا پردہ اٹھا مسلمانا حضرت کو دیکھ کے خوش ہو اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت  
تشریف لائیں سوچے کہ ہٹنے لگے حضرت اپنے دست مبارک سے انکو اشارہ کئے کہ تم نماز تمام کرو اور یہی بڑھ چور ہے  
غرض اس روز کچھ تخفیف مرض میں معلوم ہوئی ابو بکر رضی اللہ عنہ نماز سے فراغت پا کر حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض  
کئے آج خارجہ کی مٹی کے بہا رہنے کا روز ہے حکم ہو تو میں نسخ کو جاتا ہوں حضرت انکو اجازت دے اور اسے بھی  
حضرت کی مزاج کا احوال دیکھ کر شکر گاہ کو گئے اور کوچ کا حکم کئے اور علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ حضرت کے پاس جا کے  
بار تشریف لائے تو لوگ چچے آج مزاج حضرت کی کیسی ہے علی کہے آج خدا کے فضل و حریت ہی اعرصہ میں عباس کے  
علی مرتضیٰ کا ماتہ بکر کے کہے ای علی تین روز کے بعد تم عبد العصا یعنی غیر کے تابع رہو گے بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے  
چہرے معلوم ہوتا ہی کہ اب جیکے عبد المطلب کی اولاد کا چہرہ تھے وقت جو ہوتا ہی سو مجھے معلوم ہی چلو بنی صلی اللہ  
علیہ وسلم کے پاس جا پوچھیں اگے بعد کون خلیفہ ہونا اگر خلافت ہمارے ہی تو ہم کو معلوم ہوتا ہی اگر ہمارے نہیں تو  
حضرت ہم کو وصیت کئے سر کیا ہوتا ہی اور یہیں کو بیٹھا گئے حضرت علی رضی اللہ عنہ فرما والندین یہ نہ پوچھو گنا کیونکہ  
اگر حضرت ہم کو نہ دیوین تو پھر بعد کو ہی ہم کو نہ دیگا القصبہ تہو را دن چر ہے بعد حضرت پر بڑی سختی ہوئی اور نزع  
شروع ہوئی تو حضرت کو ندے میں پانی ڈال کے اپنے پاس کھے تھے اور پانی منہ پر پہرے تھے اور فرماتے تھے لا الہ الا اللہ  
موت کی برسی سختی ہی اللہ تو موت کی سختی پر مجھے مدد کر یہ سختی دیکھ کر فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا ہچکار و اکرت آئیں  
حضرت فرماتے آج کا دن بعد سر باب پر کچھ کرب و سختی نہیں بعض روایتوں میں آیا ہی حضرت کے وفات قبل تین روز  
کے جبریل آگے کہے یا محمد اللہ تعالیٰ مجھے بھیجا ہی تمہارے مزاج کی طرح پر ہی یافت کروں اگرچہ اللہ تعالیٰ تمہارے زیادہ دانا  
ہی تمہارا اکرام و بزرگی واسطے سوال کرتا ہی اور یہ تمہارا خصوصی حق حضرت فرماتے ہی جبریل مجھ پر برسی سختی

دوسرے روز بھی گئے ویسا ہی پوچھ گئے تیسرے روز بھی گئے پوچھے بعد کے ملک الموت حاضر ہوا آپ سے اجازت چاہتا  
حضرت فرمایا اجازت دیو ملک الموت رو بروا کے عرض کیا یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ مجھے بھیجا ہی اور کھا ہی آپ جو کہیں سو مانو  
اگر آپ اجازت دیں تو روح قبض کر دے اگر چہ چہرہ دیو کہیں تو چہرہ دیو نہ جبریل کہے یا محمد اللہ تعالیٰ انکی ملاقات کاشتاق  
حضرت فرمایا ملک الموت تو جس کام کو واسطے آیا ہی اسکو بجا لانی بی عارضی اللہ عنہا روایت ہی کہے کہ میں رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی جھاتی سے لگا کے بیٹھی تھی کہ اس میں میرے بھائی عبدالرحمن نے اپنے بائیں کبھی مسوا تھی حضرت اسکی  
طرف دیکھنے لگے میں اسکو لے اور انہوں میں چاب نرم کر کر حضرت بائیں حضرت اچھی طور سے مسواک کئے اور فرمائے  
اَنَا مَعَ الرَّفِیقِ لَا عَلَیَّ الْعِزِّ اَعْلٰی وَبَلَدِ فِیقِ کَمَا تَحْتَمِلُوْنَ رَفِیقِ اَعْلٰی سے مراد حضرت قدس الہی ہی بی بی عائشہ  
کہتے ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم صحت عالم میں کہا کرتے تھے کسی نبی کا روح قبض نہیں کرتے جب تک کہ اسکی مرضی ہو  
حضرت یہ کہنے سے میں سمجھا اب ہلکا اختیار نہیں کرتے اور حضرت کو ایک ٹھکسکا آیا دیکھی تو انکے تھج گئے اور روح پرواز  
کیا اور جاتے ڈھنگا اور تھو ابو بکر صدیق نسخ میں تھے انکو جلد بلا بھیجے اور حضرت کا یہ حال دیکھ کر اسامہ والدہ  
ام امین اپنے فرزند کو کہلا بھیجے کہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم کا وقت پہنچا ہی تم جلد آؤ اسامہ لوگوں کو کوچ کا حکم  
دیکے آپسے ارہونا چاہتے تھے کہ اس میں آدمی یا بھرو نہیں انہوں اور عمر اور ابو عبیدہ رضی اللہ عنہم سوار ہو کے  
جلد آئے اور عمر رضی اللہ عنہ تلوار کہنچ کر لے گئے جس نے کہیگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وفات ہوا ہی میں اسکو  
تلوار مارو نگار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وفات نہیں ہوا موسیٰ علیہ السلام حبس قوم کو چہرہ چالیں کے شب  
رہے تھے ویسا ہی حضرت رہینگے اور مجھے امید ہی پھر اٹھ کے چند لوگوں کے ہاتھ بانوں کا ٹینگے اور سالم کو کہے تم جلد  
جاکے بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے حصا یعنی ابو بکر صدیق کو بلا لاؤ سو نکالے اور ابو بکر صدیق کو دیکھ کے رونے لگے  
ابو بکر کہے اسی سالم کیا بنی صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گیا کہے عمر کہتے ہیں بنی صلی اللہ علیہ وسلم وفات پائے  
کر کر جس نے بولیا تو میں اسکو تلوار سے قتل کر دوں گا ابو بکر صدیق سید عالم کے بنی صلی اللہ علیہ وسلم بائیں گئے حضرت  
پر چادر اتار کے تھی سواٹھا کے منہ دیکھے اور بوسہ دیکر کہے وَاَنْبِیَاءُ وَاصْفِیَاءُ وَاخْلِیْلَآءُ اَوْ

اور رونے لگے اور کہے تم پر اللہ تعالیٰ موت نہ جمع کرے گا اللہ تعالیٰ جو تم کو لکھا تھا سو ہوئی بعد ہر اکے عمر کو کہے  
تم خاموش ہو جلدی اور خطرانی کیا واسطے کرتے ہیں عمر نہ ما اور ابو بکر صدیق منبر پر سوار ہوئے پھر لوگ ان باسن مع  
ہوئے صدیق اللہ کا حمد کہے جس نے محمد کی عبادت کیا کرتا تھا تو محمد وفات پائے اور جس نے خدا کی عبادت کرتا ہی تو  
اللہ تعالیٰ زندہ ہی تا بہن اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہی اِنَّكَ مَيِّتٌ وَاَنْتُمْ مَيِّتُونَ یعنی بیشک تم بھی  
ای محمد مرنا ہی رہو بھی تم میں اور فرماتا ہی وَمَا مُحَمَّدٌ اَكْلًا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اِنْ اَنْ  
مَاتَ اَوْ قُلْتُ اَنْتُمْ عَلٰى اَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَنْقَلِبْ عَلٰى عَقْبَيْهِ فَلَنْ يَضُرَّ اللهَ شَيْئًا وَسَيَجْزِي  
اللهُ الشَّاكِرِيْنَ یعنی محمد تو ایک رسول ہی ہو چکے اُس سے پہلے بہت رسول بھی کیا اگر وہ مر گیا یا مار گیا  
تم بھی جاؤ الٹے پاؤں اور جو کوئی بھی جاوے گا الٹے پاؤں وہ بگاڑے گا اللہ کا کچھ در اللہ تو ایسا بھلا ماواں  
کو اس میں توین کو جب پر تو لوگ سمجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم وفات پائے اور اس میں توین کو پر لگے گویا وہ آیتان اُسی  
اُترے اور عمر جو کہتے تھے خاموش ہو انکا حال ایسا ہو گا گویا بانوں کو کوئی کات دیا اور انکو اتھنا مشکل ہوا  
اور تمام صحابہ رونے لگے بعد ابو بکر صدیق اہل بیت کو تسلی دیکر فرمائے تجھیز و تکفین کا کام تم سے متعلق ہی تم اُسکو  
بجالا پھر تمام مہاجر ان ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ باسن مع ہوئے مگر علی اور زبیر اور طلحہ رضی اللہ عنہم علاحدہ  
اس میں کہ انصار تمام تقیفہ بنی ساعدہ میں جمع ہیں یہ کہتے ہیں کہ سعد بن عبادہ کو خلیفہ کرنا یہ سکر ابو بکر صدیق  
اور عمر اور ابی سعیدہ بن الجراح انصار کہاں گئے ابو بکر انصار کے تمام فضائل بیان کر کر کہے تمام عرب میں قریش  
کے تابع ہیں اور حبشہ میں علقدرہ میں خلیفہ قریش سے ہی ہونا بہنیں تو عرب طاعت نہ کر گئے انصار ہمارے میں ایک میر  
ہونا اور تیسارے میں ایک میر عمر کہے ایک نام میں دو تلواریں ہو انصار کے ایک خلیفہ تمہارا ہونا ان سے بعد دو انصار  
ہونا ایسا ہی کیا کرنا ابو بکر فرمائی سعد تم کیا بہنیں جا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک بار فرما اسکا کام والی قریش  
میں ایسا بہت سی تکرار ہوئی آخر زید بن ثابت کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہا جو دن سے تھے اب بھی خلیفہ بہا جو  
سے ہونا ہم جیسا انصار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے ویسا انصار اللہ میں بھی ابو بکر کہے یہ دونوں شخص لغوی عمر

ابو عبیدہؓ جو حکومت پسند کرتے تھے اسکی بیعت کو عمر رضی اللہ عنہ ابو بکر کا ماتھہ پکڑ کے کہے تم ہمارے سردار اور مجھے بہتر  
اور مجھے ست زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس تھے تم اس بات کے لایق ہیں ہم تمہارا بیعت کرتے ہیں سو بیعت کیے  
اور انصار کبیر بن سعد اور سلم بن عبد ربیع کے اول بیعت کیے پھر حتنہ انصار تھے بیعت کیے القصبہ تمام شہر نبی صلی اللہ  
علیہ وسلم کے حجر یکاد درازہ بند کیے دوسرے روز پیش از نماز صبح کے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ منبر پر سوار ہوئے اور عمر  
کھڑے ہو کر خدا کی حمد و ثنا کر کے کل میں جو کہا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر زندہ ہو سورہ بانہ قرآن میں  
ہتی اور نہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا محض میری خاطر میں وہ بات لگتی تھی اور اللہ تعالیٰ رسول خدا  
صلی اللہ علیہ وسلم کے تین جس کتاب سے راہ بتایا تھا وہ کتاب تم پاس باقی رکھا ہی تم اس پر عمل کر کے توفیق پاتے پاؤ گے  
اور اللہ تعالیٰ تمہارا کام تم سبہوں کو بہتر میں اور صبا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غار میں تھے انہیں توفیق کیا  
تم انکی بیعت کرو لوگ تمام اہل بیعت ابو بکر کیے کہ ان لوگوں میں زبیر نہیں سوا انکو بلو اور کہے تم رسول اللہ کے  
بھیکے فرزند کیا مسلمانوں میں نزاع و المنازادہ ہے میرے یا خلیفہ رسول اللہؐ کہہ لازم نہیں اور انکی بیعت  
کیے بعد علی کو بلو اور علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ تشریف لائے ابو بکر کہے تم حجیر بھائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے  
حضرت و اما دنیا مسلمانوں میں اختلاف نہ لانا چاہئے میں علی کہے کہہ لازم نہیں ای خلیفہ رسول اللہ اور بیعت کیے بعد  
ابو بکر خدا تعالیٰ کا حمد و ثنا کر کے واللہ مجھے بالکل امیر ہوگی آرزو تھی اور میں اسکو بیکھا سوال اللہ تعالیٰ سے  
نظاہر میں کیا نہ دل میں اور میں اسکو قبول کرتا لیکن دیکھا کہ اگر میں قبول کروں تو اختلاف ہوتا ہی اور اگر کو سب  
لوگ تہم ہو سکتا اندیشہ ہی اسلئے قبول کیا اور اب میں تمہارا والی ہوا ہوں اگر میں خوب کام کیا تو میرا اعانت کرو  
اور اگر میں خوب کام نہ کروں تو تم سب ملے مجھے سید ہا کرو اور سچ بولنا امانت ہے جو تمہارے خیانت اور تمہارے ضعف  
شخص میرا بقوی ہے جب تک میں اسکا حق ظالم نہ لیوں اور قوی شخص میرا پس ضعف ہے جب تک میرا حق اس سے  
نہ نکالوں اور جو لوگ جہاد کو چہورد گئے تو اللہ تعالیٰ انکو دلیل کیگا اور قوم میں نہایت ہوگا تو اللہ تعالیٰ امیر بلا  
عام بھیگا اور میں جب تک کہ خدا اور رسول کی عمت کروں تکماتم بھی میری اطا کرو اور جب خدا اور رسول کی

نافرمانی کرونگا تو تم پر میری متابعت نہ نہیں ہے چلو نماز پڑھو اور علی مرتضیٰ اور زبیر رضی اللہ عنہما کے ہم  
 بیعت کو نہیں آئے مخصوص اس لئے تھا کہ ہیکو مشورت میں داخل نہیں کئے اور ہم جانتے ہیں ابوبکر سخت تھے اور انکی خوبی  
 اور زیرگی کے ہم مقربین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زندگی میں دین کے کام میں انکو ہمارا امام پہر دینا امور  
 میں ہم انکی تبعیت کیا واسطے کریں غرض نماز سے فراغت ہوئی بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دینیکا حکم  
 کئے سو علی مرتضیٰ اور عباس بن فضل اور قثم دونوں عباس کے فرزندان اور سامہ بن زید اور شقران بنی صلی اللہ  
 علیہ وسلم کا غلام اور اس بن خولی انصاری حضرت کو غسل دئے علی مرتضیٰ حضرت کو اپنے سینے پر رکھکے غسل دئے  
 تھے اور عباس بن فضل اور قثم پہر آنے کے وقت انکی اعانت کرتے تھے اور سامہ اور شقران بانی دلتے تھے صحابہ میں اختلاف  
 ہوا حضرت کو قمیص پہنا غسل دینا یا دوسرا موات کو دیا کرتے ہیں بسا دینا سو اللہ تعالیٰ سپہوں پر غنیمت غالب کیا اور  
 آواز کو قمیص پہنا غسل دیا اور حضرت کو خمر سے کنو کے پانی سے تین بار غسل دئے پہلے ساد پانی سے دوسر بار  
 بیکر متون سے تیسر بار کا فور دال کے اور روئی سے بئے سو سفید تین کپڑوں میں بگھین کئے اس میں قمیص اور پکڑی تھی پہر  
 لوگان نماز پر ہے اول ملائکہ پر ہے بعد اہل بیت بعد باقی صحابہ ایک ایک جماعت لوگوں کی حجرہ شریف میں جاتی تھی  
 اور تنہا تنہا نماز ادا کرتی تھی دفن کہاں کرنا سو میں اختلاف ہوا ابوبکر کے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 سے سنا ہوتا ہے بنی کا روح جس مکان میں قبض ہوتا ہے اسی مکان پر کا دفن بھی ہوتا ہے علی کے میں بھی حضرت  
 سے سنا ہوتا ہے اسی مکان پر قبر کو دنا مقرر کئے سو اختلاف کئے قبر لحد کرنا جیسا کہ نبی کا دستور یا شوق کرنا جو  
 کے میں مروج ہے آخر یہ ہر ائمہ بنا یو لے کو اور شوق بنا یو لے کو بلوانا جو اول اتاہی کے اہل کھد وانا پہر اول  
 ابولکھ آئے سو انکے اہل کھد وانا قبر میں علی اور عباس اور فضل اور قثم اور شقران ازرا اور لون اہل بیت  
 لحد کا منہر ہو قبر سے سبکے بعد قثم بن عباس کھلے اور بلال قبر شریف پر پانی چہرہ سرانے سے شروع کر کر بیتی طرف  
 لیگے اور قبر کو زمین سے ایک بالشت بلند کئے اور اس پر سرخ اور سفید کھنڈ والے وفات دو جگہ کے روز آفتاب دہلے  
 بعد ہوا بارہویں ربیع الاول کی یاد دوسری اور چہار شنبے کی شب کو سحر وقت دفن سے فراغت ہوئی ہماری

تیرہ روز کی تھی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اے عزیز اس دروغ کا سہا یا کیا کہوں اور اس  
 مصیبت و الم کا ماتم کیا کہوں جس کے ذکر سے دل چاک ہو تا ہی اور سینہ بہت جاتا ہی جانور جس کا درد کرین تو  
 انسان کیا نہ کرین حضرت کی سواری کی ناکہ غم سے کہا نا پینا چور کے مرگئی اور حضرت کی سواری کا دراز کو شوق  
 ہو کجا و طرف دور تا تھا آخر اپنے مین ایکٹے مین ڈال کے ہلاک کیا صحابہ رضی اللہ عنہم کا کیا حال بیان  
 کروں حج روز احرام باندھے تلبیہ بولین تو جو شور مچتا ہی منے سے وہاں شور مچتا اور بعضوں کے حواس میں تخیل  
 ہو گیا چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ باوجود اس صلابت و کثرت کے بچو اس ہو کر تلوار کھینچ کے جو کہتے تھے سو یاں اچکا اور  
 عثمان رضی اللہ عنہ بہت بن گئے تھے کچھ بات کرین تو جواب ہی نہیں دیتے تھے اور علی رضی اللہ عنہ باوجود سی  
 شجاعت کے بہت چور میں لگ گئے تھے انکو حرکت کی طاقت نہ تھی اور عبداللہ بن انیس غصے جھکتے جھکتے سر اور  
 فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہما حضرت کے بعد چھ مہینے زندگی کئے تو کد ہی نہ ہنسے اور اسی غم سے آخر وفات پائے اور  
 حضرت کا دفن ہو بعد اس کو کہے اے انسان پیغمبر رشتی والے کو تمہارا دلان کیا قبول کئے اور بی بی عا اپنے  
 حجر میں اس سرور کا یاد میں گریہ و زاری کر رہے تھے انسان تو کیا علی رضی اللہ عنہ کبھی مین سنا آسمان طرف  
 سے وَاَحْمَدَاہُ وَاَحْمَدَاہُ کر کر آواز آتا تھا اور ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اکبہ سے اشک جاری  
 تھے اور آہ کہینچ رہے تھے اور سانس نہ ہا کرتے تھے اور فرما اگر موت ہماری اختیار میں ہوتی تو ہم ایکے جان کے بدلے  
 ہماری جان دیتے اور روئے سے آپ منع نہ کرتے تو اس قدر روتا کہ اشکوں سے چشمے بہین با این ہی نہایت تھا تو  
 ابوبکر کو تھا اگر صدیق نہ ہوتے تو زمین پر کوی مسلمان باقی نہ رہتا اور ایک از غیب سے آیا کہ اہل بیت پر اللہ کا  
 سلام اور رحمت اور برکات ہر جی کو موت کا مزہ چکنا ہی اور تمہارا ثواب قیامت کے روز پورا ملنا ہی جائیو ہر  
 کو خدا تعالیٰ بابت ہی اُرفوت ہوئیو الیکا ایک شخص سے تم اللہ پر اعتماد کرو اور اس کی طرف رجوع لاؤ  
 اور بے مری مگر حقیقت میں یہ مصیبت زدہ وہی ہے کہ ثواب سے محروم رہا و السلام علیکم ورحمۃ اللہ اور یہ آواز  
 فرشتوں کا تھا اور ایک شخص خوش و حسینم داری لوگوں کو چیرتا آئے رو یا بعد صحابہ کرام دیکھ کے کھا

اللہ تعالیٰ کو مصیبت میں ایک تسلی ہی رہے فوت ہوئیو الیکاعوض ہی تم اللہ سے رجوع رہو اور اس کے  
 طرف دیکھا کرو خدا کی نظر بلا کے وقت ہی اور مصیبت زدہ وہ ہی مصیبت اسکی صبر جبر نہیں ہوتی  
 پہرچ گیا ابو بکر صدیق اور علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہما کہ یہ حضرت تھے تعزیت و آئے تھے قلم کو اب طاقت  
 نہیں درد و غم کا ماجر اچھہ زیادہ لکھیں ان امور سے فراغت ہوئی ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بڑیدہ کوتاہید  
 کہ نشان جوانیوں کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازہ پر دئے تھے سولچا اسامہ دروازہ پر دیو اور اس  
 کو کہے بنی صلی اللہ علیہ وسلم تنکو جان جاو اسطے مقرر کئے تھے ومان جانا اور سادی کروا جس نے اس کے شکر  
 میں داخل تھا وہ شخص تیار ہو جرف میں اترنا اور بنی صلی اللہ علیہ وسلم کا وفات ہو اسکر چارو طرف کے لوگ  
 بدل گئے چند لوگ مرتد ہو اور چند لوگ زکاۃ نہ دیگے کر کر اسنادگی کئے کے اکثر لوگ ہی چاہے مرتد ہونا اور  
 مکے کے عامل عتاب بن اسید کے چپکے اور سہیل بن عمرو خطبہ پڑا اللہ کا حمد و ثنا کر کر ابو بکر رضی اللہ عنہ کے  
 خطبے قریب قرینت کے اور حضرت کے وفات اسلام کی قوت ہی معلوم ہوئی جس نے بدن جاگیا ہم کو قتل  
 کر گئے لوگ اس ارادے سے باز آنے بدرجہ جنگ میں سہیل کے دانتھہ اہل رنا کر کے عمر رضی اللہ عنہ عرض کئے تھے تو تب بنی  
 صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ایک روز ہو گا کہ ان دین کی تقویت و اسطے کھڑے ہو خطبہ پڑھیا کہ اسکے بعد تم اسکی  
 مذمت نہ کرو سو آج ہی کا دن تھا اور ثقیف بنی بدل کے اپنے اسلام پر قائم تھے یہہ احوال اسکے ابی بکر صدیق  
 نہایت مسکلا اور تردد واروئے کہ اگر بہارون پر یہہ بوجہا پڑتا تو قوت جا ابو بکر صدیق اپنی فکر صایب  
 رائفت سے ان تمام کا پند و بوجہ اس کئے اور جو اسکا لا صحابہ کو عارض ہوتے تھے اسکو حل کرتے تھے چنانچہ  
 اسامہ شکر کو روانہ کرنا چاہے تو صحابہ ایسے وقت فوج روانہ کرنا مناسب نہین عمر رضی اللہ عنہ کی بی بی راتھی  
 ابو بکر صدیق کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس کو یاند اور کے روانہ کرنے پر تاکید فرماتے تھے سو اسکوین کدی  
 نہ کہو لوگنا اگرچہ مدین درند اگر ہمکو پہلڑین اور پربند ہمکو لیکر ازمین پہر ریح الاخر کے غے کو لشکر کوچ کر کے  
 نکلا لشکر کترین ہزار آدمی بغوسا تھے سو آدمی ابو بکر صدیق اسامہ کو کہے اب عمر کو یہاں رہیکا حکم دیو اسامہ نے

انکو اجازت دے دوں توڑ دوں بکر صدیق اسامہ کے ساتھ پیادہ چلتے تھے اور اسامہ سوار تھے ہر چند کہ سوار ہو  
 پر نہ مائیکو رخصت کر کے آپ لوٹے اور یہ کہ جہان کہیں اترنا وہاں کے قبیلوں پر رہ پڑنا اور پہر چائیکا  
 ارادہ جو قبیلے والے کئے تھے اس سے باز آئے اور بکر صدیق کے شوکت میں کچھ تحمل ہوا تو یہہ فرج نہ نکلتی  
 بیرون کے عرصے میں اسامہ شہر کو پہنچے اور کافروں پر خون گرے کشتوں کو قتل کئے اور کشتوں کو اسیر کئے اور اپنے  
 باپ کے قاتل کو بھی مارا تو تمام روز وہاں رہ کر غنیمت جمع کئے مغرب کے وقت وہاں کوچ کئے اور منزل لا برے برے کر کے  
 نوں روز میں وادی القریٰ کو پہنچے وہاں چھوٹے منزلان کرتے چھے روز کو مدینہ میں مسلمانوں کا کوی شخص  
 شہید نہ ہوا یہ آخر لشکر تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روانہ کئے اور اول لشکر تھا جو ابوبکر صدیق  
 رضی اللہ عنہ اپنی خلافت میں پہلے بعد جو لوگ مدینہ پہنچے ان سے جنگ کرنے والے صدیق کے فوجا روانہ ہوئے  
 مسیلمہ کذاب نجد میں دعویٰ نبوت کا کر رہا تھا اسکو قتل کئے جب بنیرہ عرب سے فراغت ہوئی فوجا  
 کسریٰ و قیس مقابلہ واسطے روانہ کئے وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰی خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَاَزْوَاجِهِ  
 اَجْمَعِينَ وَاَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

## دوسرا باب حضرت کی صورت باجمال اور سیر باکمال کے بیان میں

اس باب میں پانچ فصل ہیں

پہلا فصل حضرت کے صورت کے بیان میں اللہ سبحانہ تعالیٰ ذات شریف کو ایسا خوب اور  
 پاکیزہ بنایا تھا کہ وہ ایک کوئی نہ ہوا اور نہ ہوگا اور نہ جمال ایسا عطا فرمایا تھا جو دیکھے تو یقین کرے کہ لا ریب  
 یہہ رسول اللہ میں بشر کیا تھا کہ اس سر و پان رسالت کی تمام اوصاف بیان کر لیکن ہر شخص اپنے فہم کے روئے  
 کسی خبر کے ساتھ تشبیہ دیا اور اپنے دوست موافق کے بیان کیا ہم انکا تہوار اسامہ بیان یہاں کر دیتے ہیں ۔  
 چھوٹا شریف کا بیان برادر بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ تمام

لوگوں کے چہرے بہتر اور خوب تھا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سی  
گو خوش رو نہ دیکھا گویا آفتاب چہرہ پر رہتا تھا اور برائے ہی روایت ہی چہرہ حضرت کا چاند کے ساتھ  
اور جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ چہرہ حضرت کا آفتاب کے چمکے مثل تھا اور علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ  
فرماتے ہیں کہ حضرت کے چہرے نہ تھے اور چہرہ بہت گول یا دراز تھا اور کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں  
حضرت خوش رو تو چہرہ مبارک دشمن ہوتا گویا چاند کا ٹکڑا ہی اور ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا کہتے ہیں اگر  
تو حضرت کو دیکھتا تو کہتا آفتاب کی سی اور ہند بن ابی مالک کہتے ہیں جو دہویں رات کے چاند سا چمکتا تھا انکھوں کا  
بیان علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں انکھیں حضرت کے تھے اور انکھوں میں سرخی تھی اور حدیث ہے  
تھا اور ابن ابی مالک کہتے ہیں حضرت دیکھتے تو پورا دیکھتے اور انکھیں نیچے کرتے اور زمین طرف دیکھنا بہت تھا  
طرف دیکھنے سے اور اکثر گوشہ چشم سے مٹا فرما ابن عباس کہے روشتانی میں جیسا دیکھتے ہیں وہی حضرت ابی ہریرہ  
میں دیکھتے اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو فرمایا کرتے تھے  
رکوع سجود کرنا چہرہ پر پوشیدہ نہیں رہتا ہے بلکہ ہر چیز سے دیکھتا ہو یہ طور ہے دستا سوا میں علماء  
چند وجہ بیان کی ہیں اکثر کہتے ہیں کہ معجزہ اللہ تھا حضرت کو حرمت کیا تھا انکھوں میں جسے دیکھنے کی قوت پیدا  
کیا تا درجی کہ وہ قوت دوسرے عضو میں پیدا کرے اور شفا کی کتاب میں ہے کہ حضرت ثریا میں گیارہ ستارے  
گنتے اور پہلی لکھا ہی بارہ ستارے علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم میں کو روانہ کئے ایک روز میں خطبہ پڑھنے کھڑے ہو ایہود عالموں کے ایک شخص نے تہ میں کتاب لیکے  
کہہ رہا تھا مجھے بولا ابوالقاسم کی وصف بیان کرو میں حضرت کے چہرہ و صابان کیا وہ عالم بولا اور کیا سو  
بیان کرو میں کہا اب مجھے یاد نہیں آتا عالم کہا انکی انکھوں میں سرخی ہی اور داری خوبصورتی تو میں بولا  
واللہ ویسی ہی ہے وہ عالم کہا یہ صفات پاری کتابوں میں گواہی دیتا ہے وہ اللہ کے رسول کے ہیں تا وہی خلق طرف  
کانون کا بیان احادیث میں کانون کا بیان تفصیل مذکور نہیں مگر علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے

اتنا آیا ہی کہ حضرت کے کان پور تھے اور ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت فرماتے دیکھتا ہوں  
 وہ تم نہیں دیکھتے اور سنتا ہوں وہ جو تم نہیں سنتے آسمان گزرتا ہی اور گزرتا انا اسکا بجایا ہی سنے کہ چار  
 انگل کا جگہ اس نے نہیں ہی مگر ایک شتہ اپنا سر جہد میں دوان رکھا ہی اور حکیم بن خرام رضی اللہ عنہ سے  
 روایت ہی کہ حضرت فرماتے میں سنتا ہوں سو وہ تم سنتے ہو صحابہ عرض کئے نہیں حضرت فرماتے آسمان گزرتا  
 سو آواز سنتا ہوں اسکے گزرتا ایسا عجیب نہیں بالکل جگہ اس نے نہیں جو شتہ سجدہ نہیں کیا ہی یا کہ  
 ہوا ہی پیشانی اور ہون کا بیان علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ پیشانی مبارک کشادہ  
 اور ہون دونوں ملے ہوئے اور بند بن ابی مالک سے روایت ہی کہ ہون کا انداز اور اسکے پورے تھے اور دونوں پورے  
 تھے دونوں کے درمیان ایک گہری غصے کی وقت خون بہہ جاتا موتی ہوتی ان دونوں روایت میں اختلاف ہی صحیح  
 بات یہی کہ ہون ملے ہوئے تھے لیکن کچھ باریک تھے سو اس سبب کوئی روایت کرتا ہی کہ ہون ملے ہوئے تھے اور کوئی  
 کہتا ہی جدا تھے۔ تاکہ بیان علی مرتضیٰ اور بن ابی مالک سے روایت ہی کہ منی مبارک ہوا باریک اور بیجا بیج  
 بلند تھی بند بن ابی مالک کی روایت میں آیا ہی کہ منی مبارک پر ایک نور تھا خوب تل سے نہیں دیکھا شوخ من سمجھتا  
 تھا کہ نوک بلند ہی دھن شریف کا بیان اوشان اور منہ کا مہر بہت ہی خوش ذوق اور لطیف تھا گویا  
 یا قوت کی دبیر میں جاہر میں جاہر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ دھن شریف حضرت کا کشادہ تھا اور بن ابی  
 مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ دھن شریف وسیع تھا سخن کا شروع اور ختم کچھ دھن کرتے اور دندان مبارک  
 نہایت سفید روشن براق آبداری اور رونق کے ساتھ اور روبرو انسان بولے تھے ابو عباس رضی اللہ عنہما  
 کہتے تھے حضرت سخن فرماتے وقت ایسا دستا کہ دانتوں کے درمیان نور نکلتا ہی اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے  
 روایت ہی کہ دانتوں کی چوک نہایت خوب تھی اور ابی قرصافہ سے روایت ہی کہ انہوں اور انکی والدہ اور  
 خالہ کے اسلام نے اپنے بچکان کو انکی خالہ اور والدہ انکو کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ  
 پاکی و نظافت کے ساتھ اور بات تو نہیں ملا ہم کیونہیں دیکھے اور بات مان کرے تو ہلکوا یا دستا تھا کہ منہ سے

نور نکلتا ہی بلعاب کا بیان لعاب شریف و واعی ہماروں کی اور شفا خستگون کی خیر کے جنگ  
 میں علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی انکھوں کو آشوب تھا سو لعاب شریف لگاتے ہی انکھ دور ہو اور وایل میں حجر  
 رضی اللہ عنہ سے روای کہ سینے پانی ڈول میں حضرت با لیا حضرت کو پئے اور کنو میں کلی کے سو اگنوں  
 میں مشک کی ہوائے لگی اور انس رضی اللہ عنہ روایت ہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکے گھر کو تشریف لایا اور گھر  
 میں کنوا تھا اس میں تھے تو اسکا پانی اسقدر شیریں ہوا کہ کسی کنو کا پانی اس کے مقابل نہ رہا اور رزینہ رضی اللہ  
 عنہا بروایت عجمی بنی صلی اللہ علیہ وسلم عاشور کے روز اپنے اور بی بی فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہما کے دو دھتے  
 سو چون کو بلوا کر منہ میں اپنا لعاب شریف لگاتے اور انکے ماؤں کو تاکید کرتے انکو شام تک دو دھتے پلاؤ  
 سو وہ لعاب انکو تمام روز کفایت کرتا اور عمیر بنت سعد رضی اللہ عنہا روایت ہی کہ انہوں اور انکے چار بھائی  
 بنی صلی اللہ علیہ وسلم بیعت کرنے والے آئے حضرت کہا کہ تم سوا ایک نکر اچا کے انکو دے سو پانچون ذرہ  
 نکر اسکا کہان سو مرنگ انکے منہ میں کہی ہو نہ ہوا و عتبہ بن فرقہ کے بدن پر شرزہ ہوا تھا حضرت  
 اپنا لعاب لیکے انکے بدن پر پہرے سو پاری دفع ہوئی اور انکے بدن میں ایسی خوشبوئی تھی کہ ککے پاؤں نہ تھی  
 اور انکے چار عورتان تھیں قسام کے خوشبو نیا بد کو لگایا کرتے پردہ جو کسی پائے تھی اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے  
 روایت ہی کہ ایک بار سفر میں جس اور حسین تشنگی سے رو لگے اور پانی نہ ملا بنی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زبان انکو چوسائے  
 انکی تشنگی زایل ہوئی ہوا و از کا بیان اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نہایت خوش اور شیریں تھا اس  
 رضی اللہ عنہ روایت ہی کہ اللہ تعالیٰ کسی پیغمبر کو نہ بھیجا مگر خوبصورت اور خوش آواز اور تمہارے پیغمبر کو بھی خوبصورت  
 آواز کیا اور حضرت کا آواز علی الخصوص خطبہ کہتے وقت اور وہ کہتے وقت اتنی دور جاتا تھا کہ کسیکا آواز اتنے دور  
 نہ جاتا بی عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ ایک بار بنی صلی اللہ علیہ وسلم جمعے کے روز منبر پر خطبہ فرمانے  
 واسطے کھڑے ہو لوگوں کو فرمایا بیشو سو عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ بنی غنم کے گہر و نہیں آواز اس کے  
 دو نہیں مچھے اور اکثر بی بیان اپنے گہر و نہیں حضرت کے خطبے کا آواز سنا کرتے تھیں

اور حج کے ایام میں حضرت مہدیؑ میں خطبہ پڑھے سوچتے لوگ تھے دو روز دیکھ کر کیا ان آواز سے  
**مہدیؑ کا بیان** اکثر احوال میں حضرت تبسم کرتے اور بعضی اوقات میں بہت ہنسے تو کو بچلیا نمود  
 ہو اور کبھی قہقہہ کر کے ہنسنے بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ میں نے کبھی حضرت مہدیؑ سے  
 سوئے ہوئے اور بن ابی مالک کہتے ہیں اکثر مہدیؑ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تقسیم اور روزنامہ ہنسی کی  
 طور پر تھا انکھ سے اشک جاری ہو بلند آواز سے نہ روئے اور اکثر قرآن پڑھتے تھے اور سنیہ مبارک سے  
 دیک کے خوش کا آواز آتا اور حضرت حمادؑ کہتے تھے بچہ زبان کی فصاحت کا بیان بابت بہت  
 آہستگی سے بیان کرتے بی بی عاتقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بات اتنی آہستگی سے فرماتے  
 اگر کوئی چاہے تو الفاظ کا شمار کر لیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اکثر بات کو تین بار مکرر فرماتے لوگ خوب سمجھتے  
 کہیں اور سخن حضرت کا نہایت فصیح اور شیرین تھا اس قدر دلنشین تھا کہ گویا روح کو پہنچا اور عرب کے  
 ہر قبیلے کی آئین تفاوت تھا اولغت ہر ایک مختلف اور ایک کی لغت دوسرے کو اطلاع تھی حضرت اس  
 آتے تو حضرت انکی لغت موافق آپ ہی کلمہ کلام کیا کرتے اور ایک بار عمر رضی اللہ عنہ بوجہ رسول اللہ  
 اپنے درمیان جا کے کہیں رہتے نہیں پھر کیا واسطے ہم سے انکی لغت پر ہر کوئی حضرت فرما اسمعیل علیہ السلام کی  
 لغت سندس ہو گئی تھی سو جب جبریلؑ آئے اور ایک بار ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ عرض کئے کہ یا رسول اللہ میں  
 عرب کے اکثر فصحاء کی لغات کیا ہو آپ سے کہیں زیادہ فصیح نہ پایا حضرت فرمایا میں میرا پروردگار اور آپ  
 سکھایا اور میں بنی سعد بن ہکیم پر درس پایا اور اللہ تعالیٰ حضرت کو جامع الکلمات دیا تھا یعنی الفاظ  
 پر ہر لغت اور معانی اسکی بہت زیادہ احادیثوں کے کہنے سے معلوم ہوتی ہیں اس کے کہنے کا یہی نہیں ہر کا اور مالک  
 بیان کیا کہ حضرت اہل بیت سے نہ کہو کھڑا ہو کر کچھ عید کی تھی اور مالک کہتے تھے اور بعضی کہتے ہیں  
 کہ مالک بعض روایت میں بیان کیا کہ بعض روایتوں میں مذکور اختلافی اوقات نظر کرتا تھا تین دن کے کنگی  
 اگر درازہ تین دن والیں کو تاہ دیا کرتا سو کو تاہ ہو نہیں تو درازہ تین دن کے کفار مانگ

نکالتے تھے اور اہل کتاب کے پیشانی پر بالو کو چھوڑ دیتے سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی بالو کو چھوڑا کرتے تھے  
اور دت شریف یہی تھی کہ جن میں خدا تعالیٰ کی یہاں سے کچھ حکم ہوتا تو اہل کتاب کی نفقت کیا کرتے جب اسلام  
پھیلا تو انکی مخالفت حضرت باس سعت ہوئی مانگ نکالنا اختیار کئے اور ابن ابی الد کی روایت میں آیا ہے اگر ان کے  
جدا ہو تو اسکو پھٹا رہنے دیتے نہیں تو آپ کے جدا کرتے شاید یہی دلیل تھا بعد جدا کرنے لگے جیسا کہ ابن عباس  
کی روایت معلوم ہوتا ہے اور ام ثانی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک بار مکے کو تشریف لائے  
تھے سر بالو کو کندھ کے چار چوٹیاں چھوڑ گئے + ریش شریف کا بیان داری بنوہ اور دات ہتی سینہ  
داری سے پوشیدہ ہو گیا تھا اور لبوں کے بالوں کو کترا کر تے تھے اور ریش مبارک کو تیل لگاتے کنگنی کرتے اور تمام سر  
داری کے بالوں میں بست بال سفید نہیں لکھتے تھے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت کے بالوں کو  
تیل سے سفید بال نظر نہ آتے جب تیل لگاتے تو نظر آتے ایک بار ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ عرض کئے کہ یا رسول اللہ آپ  
ہو تو حضرت فرما سورہ ہود اور سورہ واق اور المرسلات اور عم قیساء لون اور اذا الشمس کورت مجھ کو بودا کئے یعنی  
ان سوروں میں قیامت ہول اور ہستی دوزخی کا احوال مذکور ہے اس سے بست بال سفید ہوئے گردن کا بیان  
ابن ابی مالک کی روایت میں آیا ہے کہ دن حضرت کی گویا پتلی کی گردن کی سی تھی رپے کی صفائی میں + سینہ  
شکم لپٹ غمرہ کا بیان سینہ و شکم برابر تھا اور سینہ مبارک سے مانا تک بالوں کا باریک ایک خط تھا  
اور سینہ و شکم پر خط کے سوا مٹے تھے اور پونچھو پنیر اور بار و پنیر اور کھنڈ و پنیر اور سینے کے اوپر اور پنیر و پنیر  
تھے اور بغلان رنگ سفید تھا اور بغلوں سے شکم کی بویا کرتی تھی ام انی رضی اللہ عنہا روایت ہے کہ شکم مبارک  
گویا کاغذوں کے مانند تھا ایک پر ایک جما ہوا اور علی مرتضیٰ وغیرہ روایت ہے کہ دونوں شانوں کے درمیان کشادہ اور  
محش کعبی روایت ہے کہ پشت مبارک کو میں دیکھا ہوں گویا رپے سے ڈھلپین + محض نبوت کا بیان  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت مبارک پر نون کے درمیان سے کے طور پر گوشت پارہ سرخ رنگ برہکے  
آیا تھا اسکے گرد خال تھے اور اس پر بال تھے اسکو خاتم النبۃ یعنی نبوت کا مہر کہتے ہیں اس لئے کہ اللہ تعالیٰ سابق کے

ہیثم بن کی کتاب میں ایک نبی کا انا لازم ہے راہ پرمان لگا واسطے تاکید فرمایا تھا سوا کی نشان ہے کہ  
 بتا دیتا تا نبوت پر دلیل ہو اور سن طعن کو جائز رہی اور کوئی ہوتا مدعی ہے تین بنی آخر الزما ہی کہ نہ ہر ابو  
 اکثر اس کتاب حضرت پائے تین اسکو دیکھ کے نبوت کا اقرار ہیں کسی نبی کی پیچھے پریشان نہ تھا سوا انحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے حاکم اپنی کتاب مستدرک میں دو بن ہند سے روایت کئے ہیں کہ جتنے ایسا ہوتے آئے انکے سے  
 ہاتھ پر نبوت کی نشان رہتی تھی مگر ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پشت پر وہ نشان تھا اور اسکے بیان میں صحابہ  
 اپنی دانت کے موافق تشبیہ و تمثیل لکھن سب حاصل ایک ہی خیاں سب یزید کہتے ہیں کہ مانند زرجند کے  
 تھی بعضے تو زے نقطہ دار کو مقدم کر کے اسکا معنی مسہری کی کھنڈی کہے ہیں اور بعضی کے کو مقدم کر کے  
 زرجند کہتے ہیں اسکا معنی جگہ کے اندے کرتے ہیں اور جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ سرخ متا  
 تھا کبوتر کے اندے برابر اور عبداللہ بن حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ چمکی بھر گوشت تھا اسکے  
 گرد خال تھے سیا لگتا تھا جیسا متا اور ابی مرثہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ کے مثال تھا سیب کے  
 برابر اور عمر بن الخطاب سے جو روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک بار انکو فرمایا پیچھے کی لاش کرو پھر وہ لاش  
 کئے انکی انگلی مہر نبوت پر تری سو چند بال آیکہ تان جمع سوا ہنوں انکہ سے دیکھ نہیں مگر ہاتھ لگائے  
 سے جو معلوم ہوا تھا سوا اور ابی زید بن ابی خطاب کے روایت میں ہے کہ وہ بچنے مار سو جگہ جیسا آہکے  
 آتا ہی لیا اٹھا تھا اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ گولی کے اتنا تھا اس میں گوشت سے  
 لکھا ہوا تھا مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہِ اور سلمان سے روایت ہے کہ وہ کبوتر کے اندے اتنا تھا اسکے اندر  
 لکھا ہوا تھا اللّٰہُ وَحْدَهُ لَا شَرِیْکَ لَہٗ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہِ اور اسکے اوپر لکھا تھا توجہ  
 شئت فانک المنصور یعنی جاحظ جہتا ہی سنو تو منصور ہی ہے آخر کے دونوں روایت  
 ضعیف ہیں کہ اگر حاکم ابن حجر عسقلانی فتح الباری میں لکھیں ہیں دست مبارک کا بیان  
 چمکہ مبارک سطر اور بہاری تھا اور تیلی کشادہ تھی اور چمکہ نہایت نرم و ملائم اور بر گوشت تھا

انس رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ انہوں نے صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک کو پکڑے تو ریشم سے زیادہ نرم تھا اور  
 حضرت انگلیاں دراز اور بند دراز تھیں اور پونچھا بہا تھا، جابر بن سمیرہ رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ ایک بار رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم ان کے رخسار پر اپنا دست مبارک رکھا تو اس نے نہایت خشک تھا اور خوشبو اس قدر تھا گویا عطر کا طہلی  
 سے نکالے گا، اور ایل بن حجر رضی اللہ عنہ دست مبارک کو پکڑ کے بعد اپنا ہاتھ سونگتے تو ان کا ہاتھ مشک سے زیادہ  
 خوشبو کرتا اور ابی زید انصاری رضی اللہ عنہ سر اور رازہ صی پر حضرت ہاتھ پھرا دیا یا اللہ اس کو جمال سوانکی  
 عمر سو برس سے زیادہ ہوئی لیکن ان کے بال سفید نہ ہوئے اور چہرہ منقبض نہ بنا اور حنظل بن خرمیہ سر پر حضرت صلی اللہ علیہ  
 وسلم اپنا ہاتھ پھرا دیا کہ اللہ جگر بکت دیو سوانکی باس کو آماں دل رسولی غیر ہو تو لے آئے اور انہوں  
 اس پر اپنا ہاتھ پھیرتے اور یہ کہتے **ہشیم اللہ علی اثر بركة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم** وہ عارض  
 جاتا رہتا۔ **قدموں کا بیان** نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پندریان باریک تھے اور رازہ دست تھے ان ابی  
 مالک روایت ہے کہ دونوں ٹلوؤں کے چہرے گرتے تھے اور دونوں قدم اس طرح ہموار تھے کہ اگر بائی پرے تو بہہ جاتا اور ابی  
 ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ حضرت چلتے تو زمین پر قدم کا پورا چھٹا ٹلو نہیں ملندی تھی یہ دونوں  
 حشاشین ظاہر اختلاف ہیں لیکن اسکے میان میں شارحان کہے ہیں کہ ٹلوؤں میں بہت زیادہ گرے رہا  
 نہیں تھے مگر کبھی ایک ٹلندی ہوتی لیکن قدم دھیرے تو بچے کا پورا نقش آتا تھا اور عبد اللہ بن بریدہ سے  
 روایت ہے کہ قدمان حضرت نہایت خوشد دل تھے اور آپ حضرت کے گونٹ تھے اور پاؤں کے انگلیوں میں  
 انگلیوں کے بازو کی انگلی دراز تھی۔ **حضرت کے قدم کا بیان** قامت مبارک میانہ تھا نہ کوتاہ  
 نہ بہت و دراز ابی عیاض رضی اللہ عنہما روایت ہے کہ جب حضرت تنہا تھے تو میانہ قد میں کر کر بول جاتا  
 لیکن کوئی شخص بلند قامت حضرت کے ہمراہ ہوتا تو حضرت اس سے بلند دیکھتے  
 اور جب دو شخص بلند قامت بازوؤں پر ہوتے تو حضرت ان سے بلند دیکھتے اور  
 یہ بھی روایتیں آئی ہیں کہ جب حضرت کو گون میں بیٹھیں تو حضرت کا کھنڈا

سب کے بلند و بالا اور ابن ابی مالہ سے روایت ہے کہ حضرت کا بدن گیشلا با سنا ہوا تھا اور کون  
سے روایت ہے کہ حضرت دہوب بن یا چاندنی میں چلے تو سایہ زمین پر پڑتا نہیں تھا۔ **زرنگ شریف**  
**کا بیان** حضرت کا رنگ سرخ و سفید تھا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت کا رنگ گورا تھا سرخی  
مائل اور ابن ابی مالہ کہتے ہیں کہ زنگ بہت روشن تھا اور ابی ہریرہ کہتے ہیں کہ گورے تھے گویا روئے زمالے  
بین اور ابو الطفیل کہتے ہیں کہ گورے تھے ملا کے ساتھ اور انس سے روایت ہے کہ زنگ بہت اجلا تھا اور  
گندم گون اور ابن ابی مالہ کی تدابیر ہیں کہ بدن شریف پر لباس حسن جگہ نہیں رہتا وہ بھی روشن تھا  
**چال کا بیان** علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت چلے تو قدم اٹھا کے چلتے اور دھکتے گویا ہلندے  
کے پتی میں تارتے ہیں اور ابی ہریرہ کہتے ہیں جب چلتے تو قدم پورا دہرتے اور چال میں حضرت جلد میں کسب کو  
نہ دیکھا گویا زمین پاؤں کے نیچے لپٹے جاتی ہیں اور ہم تہہ رہنے والے سعی کرتے اور حضرت بے تکلف چل جاتے  
اور یریدین مرشد کہے کہ حضرت جلد چلا کرتے یہاں تک کہ ساوالون کو دور نیکی تو بہت پہنچتی اور جب لوگوں کے  
ساتھ چلتے تو اصحاب کو آگے چلا اور آپ کے پیچھے چلتے اور فرما میرا پیچھا فرشتوں کی جھوڑیوں  
**عرق وغیرہ فضیلت کا بیان** حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پسینا اس قدر خوشبو تھا کہ کوئی  
خوشبو اس سے نہ لگتی تھی جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بدن  
میں اس قدر خوشبو تھی کہ راہ گزر چکے بعد معلوم ہوتا تھا کہ ادھر سے شریف فرما رہے ہیں اور ایک  
شخص اپنی لڑکی کے جہیز دے گا تو اس وقت حضرت پاس کہہ نہ تھا سو ایک شیشہ منگو آ کے  
اس میں اپنا عرق ڈال دے اور فرمائے تیری لڑکی کو کہہ کہ در عوض عطر کے اس کو لگایا کرے یہ وہ خوشبو  
جگاتی تو تمام مدینہ میں لگا بھکا رہتا اور ام سلمہ کے گہر میں تشریف لایا حضرت آرام کیے اور بدن عرق  
جاری تو ام سلمہ دھونے لگی عطر داغ جمع کرنے لگی حضرت ہویا ہویا چھوڑ کر یہاں سے اٹھ کر عرق مار لے عطر  
سویں کو جمع کرتی ہو اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جب چہرہ مبارک رخسار کی تو ایسا دستا کہ سوتی کے

و اچھے پر جبرے ہیں اور شدت سر کے ایام میں حضرت پر وحی اتری تو بدن عرق جاری ہوتا اور جب  
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم قضا و حاکم کو تشریف فرماتے تو زمین شق ہو فضلہ غایت بی بی عیسیٰ رضی اللہ عنہا سے  
 روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیے یا رسول اللہ آپ چائے ضرور کو جانے بعد ہم دیکھے تو کہہ انہیں رہتا حضرت  
 فرمایا عیسیٰ کیا تم کو معلوم نہیں وہ جو اللہ تعالیٰ زمین کو حکم کیا ہے فضلہ جو پیغمبروں سے نکلتا ہے اس کو نخل جاد  
 اور عادت شریف یہ تھی کہ شکوہ پلنگ کے پاس ایک قح رکھا کرتے اور اس میں پشیا کرتے سو ایک بار صبح کو  
 تشریف لگا دیکھے تو اس قح میں پشیا نہیں پھر ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی دالی برکہ سے پوچھے کہ اس  
 میں پشیا تھا سو کیا ہوا عرض کی کہ میں اس کو پیگنی حضرت فرمایا اب تیری بیماری گئی پھر وہ کبھی ہمارے  
 مگر مرض الموت اور ام میں ایک بار شب کو تشریف ہو دیکھے تو قح میں بانی اس کو پیگنی صبح کو حضرت فرمایا ام  
 ایمن اس قح میں پشیا ہے اسکو ال دیو ام امین عرض کیے یا رسول اللہ میں اس کو پیگنی حضرت نہایت  
 تبسم کئے بعد فرمائے تجھے کبھی رو نہ ہوگا +

### فصل دوسرا حضرت کے اخلاق میں

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق حمیدہ اور اوصاف پسندیدہ ایسے تھے کہ کسی شہر میں وہ نہیں آئے  
 اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں حضرت کے وصف میں فرمایا اِنَّكَ لَعَلٰی خَلَقْتَ عَظِيْمٌ مِّنْ مِّثْلِكَ تَوْبَةً رَّءٰی اَخْلَاقَ  
 بری بی بی عیسیٰ رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں کہ اخلاق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قرآن تھا یعنی قرآن میں جو اوصاف  
 بہترین وہ تمام اشراف مقدسین موجود تھے شیخ شہاب الدین سہروردی قدس سرہ اپنی کتاب عارف السالكين  
 میں لکھے ہیں کہ بی بی کے قول میں ایک مضمون پوشیدہ اور مخفی اشارہ ہے کہ آنحضرت متصف تھے باخلاق انبی  
 سوبی بی عیسیٰ ابی کی حشمت پر نظر کرتے کہہ نہ سکے کہ حضرت میں اللہ تعالیٰ کے اخلاق تھے لیکن لفظ  
 کے ساتھ اس طرف اشارہ کر کے فرماتے کہ خلق انکا قرآن تھا و سب بن مہدیہ کے سابق کے انبیاء پر نازل ہوئے  
 سو ایک ہر کتاب میں دیکھا انہیں لکھا تھا ابتداء دنیا انتہا تک تمام لوگوں کی عقل نظر کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم

کی عقل کے مثال ایک گنکری دنیا کے تمام گنکروں کے نظر کرتے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عقل سب کے عقلوں پر  
 برتر اور بہتر ہے بعض روایتوں میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ عقل کے حصے کر کر ایک حصہ تمام مومنوں میں اور نوذہنوں  
 حصے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا اگر کوئی مل کر کے دیکھے کہ عربوں کی مزاج وحشی جانوروں کے مثال تھی اور ہر چیز سخت  
 و غور میں ایک حد ہی حال رکھتا تھا اور تیرے عقلوں میں ایک دوسرے سے برتر حال کہتا تھا اور حضرت صلی اللہ  
 علیہ وسلم کی عالم و فاضل کی صحبت میں رہ کر تربیت نہ پاؤں کسی حکیم یا پیر یا پچھلے شیخ کے وراثت اخلاق کے  
 رسالے پر سے اور تاریخ کی کتابوں کا مطالعہ نہ فرما یا ان کی جفا متحمل ہو کر اور ان کی ایذا پر صبر فرما کر ایسا ان کے  
 ساتھ چلے کہ سب اپنے ابا و اجداد کا طریقہ چھوڑ کر اور خویش و راحت سے مخالفت کر کر اور امتناع ترک دیکر اور دنیا  
 سے تہہ و دوہر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت اختیار کی تو معلوم ہوا کہ حضرت کے اخلاق نہایت بہتر و سنجیدہ تھے  
 اس کے ظاہر ہوا کہ حضرت کی داس و عقل نہایت کمال کو پہنچی تھی یہی محض فضل الہی تھا جو اس سے دیکھ کر اور پورا  
 حلم و عفو کا بیان لوگوں کے ظلم و جفا پر صبر کرنا اور باوجود قدرت کے معاف کرنا دنیا کے برے اوصاف میں حسین  
 یہ صفت نہ تو وہ نبوت کا بارہ اٹھاؤ اسی اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خطا کیے فرماتا ہے  
 فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُولُو الْعَرْشِ مِنَ الرُّسُلِ تَوَصَّرْ كَمَا تَوَصَّرَ رُسُلُ اللَّهِ وَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ رُسُلُ اللَّهِ  
 عَنْهُمْ وَاصْفَحْ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ تو معاف کر اور درگزر ان سے اللہ دوست رکھتا ہے نیکی والوں  
 کو اور فرماتا وَخُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ خوب معاف کرنا اور کہہ نہ سکام  
 اور بارہ کر جانوں سے تفاسیر میں مذکور ہے جب یہ آیت اتری نبی صلی اللہ علیہ وسلم جبریل کے پوچھے کیا معاف کرنا  
 جبریل علیہ السلام رب العزت جل جلالہ پوچھ کر کہو گناہ جبریل کے کہے اے محمد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس نے تمہاری  
 دوستی قطع کرنا ہی تم اس کی دوستی جوڑنا اور جس نے تم کو محروم کیا تم اس کو بخش کرنا اور جس نے تم کو ظلم کیا تو تم  
 اس کو معاف کرنا الغرض رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم محبوب امر الکی کے ظلم و جفا پر صبر فرماتا اور بدی کے بدلے نیکی کرتے  
 اور کتابی کوئی پیشانی تو حضرت حلم کرنا حضرت میں یہ صفت کامل ہوئے سے اللہ تعالیٰ اگلے پیروں کی

کتابوں میں حضرت کی علامتوں یہ بھی ملا رکھا چنانچہ بخاری روایت کرتے ہیں عطاء بن مسیّب سے کہے کہ  
 میں عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما ملے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت تو ریت میں کیا ہے  
 کہے کہ قرآن میں حضرت جو اوصاف ہیں ان میں چند اوصاف مذکور ہیں ایسی ہیں جسے بھیجا تجھ کو گواہ اور بخبر سنا  
 والا اور در اوپر ناہ نادانوں کو تو میرا بندہ ہی اور رسول نام رکھا میں تیرا متوکل کر رہا ہوں ہی بد خلق اور نہ پکار  
 والا بار بار نہیں بدلائیں لیا بدی بدی لیکن سنا کرتا اور در گذرنا اور اللہ اس کو قضا کر گیا جب تیری ملت کو  
 سدا بکریہ یہ کہ کہے لا الہ الا اللہ اور ہو لگا بسبب کے اندھی لکھا اور پور کان اور غلا و ادل روایت  
 ہی میں سے کہ اُن نے یہود پر عالموں میں تھا کہا نبوت جتنے نشانیا ہیں سو سب میں محمد صلی اللہ علیہ  
 وسلم کا چہرہ دیکھ کے معلوم کیا مگر وہ علامت تو انکا حکم انکے چہرے پر غائب ہو گا دوسری انکے ساتھ کتنا ہی جہالت کریں  
 پر انکا حکم رتاجا دیکھا سو میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اختلاط شروع کیا اور خرمادھا دیا اور وہ تمام  
 مومنین کے قبل دو تین روز اگر حضرت کی جا دکھینچا اور تیور چرما کے بہت ہی بدطوری انکو دیکھنے لگا اور بولا میرا حق  
 دالہ واللہ اللہ المطلب کی اولاد تم پر دعا باز ہو عمر رضی اللہ عنہ یہ دیکھ کے غصے سے اسکو کہے اے اللہ تو رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا بولتا ہی کیا کروں حضرت کا حکم نہیں دکر نہ تلواری تیری گردن مارتا اور نبی صلی  
 علیہ وسلم امتی سے عمر دیکھ کر کسم اور فرمایا اے عمر اسکو اور مجھے دوسرے بات بولنا لائق تھا مجھے کہنا کہ اسکا حق  
 اچھی طور ادا کر اور اسکو کہنا کہ تیرا حق اچھی طور مانگ اسکو اپنے ساتھ لے جا اسکا حق ادا کر دیو اور اسکو جو دے  
 ہیں اس کے در عرض میں صاع خرما اور دیو پھر عمر رضی اللہ عنہ اسکا حق دے زید کہا اے عمر میں نبوت کے تمام نشانیاں  
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر یا مگر دو نشانیاں کا امتحان کرنا ضرور تھا انکا حکم چہرے پر غالب اور جہالت زیادہ  
 کرنے لگے انکا حکم زیادہ ہوتا ہی سو وہ دونوں علامتیں لے کر امتحان کیا اور میں ہی دیتا ہوں کہ مقرر محمد اللہ کے رسول  
 ہیں اور میں سلام لایا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ذات کیو کسی سے  
 لے لے مگر جبکہ اللہ تعالیٰ کے حرم تو مگو کہ سینے تو رتا تو اللہ کیو اس سے جدا اور بھی بی بی عیسیٰ رضی اللہ عنہا روا۔

کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فحاشا اور متعجب نہ تھے اور بدی کا بدی بادی نہیں کرتے لیکن معا کرتے اور درگزر کرتے اور  
 انس رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ انہوں ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور حضرت کے بدن پر یغ پر خربانی  
 چادر موگنا رون کی تھی سو ایک جنگلی آدمی کے ایسی سختی سے چادر پکڑ کر کھینچا کہ حضرت کی گردن پر اسکا  
 نشان پڑا اور ابولا اسی محمد خدا کا مال تھا ہمارا پاس ہی تھے دیو حضرت پر کراسکی طرف دیکھے اور اسکو کچھہ دیکھا  
 حکم کئے اور اتفاقاً حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسام کی ایذا تھی تو حضرت انکو معا کرتے اور کسی باندی غلام نوکر جا کر  
 کو کبھی مارا اور نہ غصہ کرتے تھے انس رضی اللہ عنہ سے روا کئے ہیں کہ انہوں دس برس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی  
 خدمت کئے حضرت انکو اف کر کر نہ ہوا اور کسی کام کو کاہیکو کیا یا یہ کیوں نہیں کیا کر کر نہ فرما اور مسلم انس رضی  
 عنہ روایت کئے ہیں کہ کہے ہیں سیکو اپنے لوگوں پر زیادہ رحم کر نوالا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہ کیا از جملہ حلم سے کہ  
 لبید بن اعصم یہودی حضرت پر چڑھا لیکن حضرت اس سے بدلانہ لئے قصہ اسکا یہہ ہی کہ اس نے سحر کئے بعد  
 حضرت کو کامو نہیں فراموشی ہوئی اور بت کہہ کر فراموش ہوئے پھر اللہ میں دعا مانگے سود و فرشتے اکر ایک  
 حضرت کے پاس بیٹھا دوسرا پاؤں پاؤں ایک نے دوسرے سے پوچھا اس شخص کو کیا ہوا دوسرا بولا اسکو  
 سحر ہوا ہی پوچھا کس نے کیا بولا لبید بن اعصم جو بنی زریق میں یہودی ہی پوچھا کا ہی پر کیا  
 ہی بولا کنگھی اور سر کے بالوں پر خرے کے زہار کے پھولوں کے غلاف کے اندر پوچھا وہ  
 کہاں ہی بولا ذی اروان کنین کے پتھر کے پتھر حضرت وہاں تشریف لیجا کر اسکو  
 نکال کر کدوا دئے اور اس یہودی سے باز پرس کہہ نہ کئے حضرت کی تواضع اور فروتنی  
 کا بیان طبرانی روایت کئے ہیں کہ ایک بار نبی صلی اللہ علیہ وسلم جبریل کے ساتھ صفا بہار پر  
 تھے سو فرمائے ای جبریل محمد کے لوگ کہا نے کو ایک لے پو آٹا یا ساتو ہو سو نہیں ہو  
 کلام تمام نہ ہوا تھا کہ آواز ہوا اسکے ساتھ اسرافیل آئے اور کہے یا محمد  
 اللہ تعالیٰ آپ کا سخن سکر مجھے زمین کے خزانوں کے کنعان دیکر بھیجا ہی اور

فرمایا ہی تھا میکے پہارون کو زمرہ اور باقوت اور سوروپے کے کردون اور وہ آپ کے ساتھ بھرا کرین اگر  
 مرضی ہو تو بنی اور بادہ ہونہیں تو بنی اور بندہ پھر حضرت جبریل طرف بطور شورت دیکھے جبریل کہے اللہ تعالیٰ  
 سے تواضع کرو سو حضرت فرمائے بنی اور بندہ رہا ہوں اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تم میری تعریف  
 میں حد مت بروجیہ انصاری عیسیٰ مریم کے بیٹے کے حق میں بڑھ گئے اور کہو مجھے اللہ کا بندہ اور اس کا  
 رسول اور بنی عیسیٰ رضی اللہ عنہا روایت ہی کہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم بنی کے پیٹے واپس چھکاتے اور بنی ہے  
 بعد وہی چو پانی سے وضو کر اور بنی عیسیٰ رضی اللہ عنہا کے کئی بوجھ بنی صلی اللہ علیہ وسلم محل سر امین  
 تشریف لاؤ تو کیسا ہر تھے فرما بہت نرمی اور مسکرا رہتے اور لوگوں میں پاؤں لینے کر کرکھی نہیں بیٹھے  
 کوئی بھار تو لبیک کہہ جاتے اور عادت شریف یہ تھی کہ کسی قوم کے بزرگ لوگ دین تو انکی اکرام کرتے  
 اور کوئی ہلشیں نہ آؤ تو اسکا حال دریا فرما اور اپنے ہنشین پر کمال التفات رکھتے یہاں تک کہ وہ سمجھتا  
 اپنے سے دوسرا کوئی حضرت پاس فضل نہیں اور کوئی شخص اگے حضرت پاس بیٹھے تو حضرت آپ بولے اچھے جنگ  
 کہ وہ نہ اٹھے اور کوئی شخص بات شروع کیا تو اسکے سننے کے آواز آتے مگر کچھ بات بے شرع کہے تو اسکو منع کر اور غیبان  
 کی عیادت کو جایا کرتے اور جہان کہیں مجلس آخر ہوتی وہیں تشریف رکھتے صدر پر جاکھین بیٹھتے اور ایک بار گدھی کے  
 نیکی پیچ پر سوار ہو جاتا تو تشریف لیجاتے تھے اور حضرت کے ہمراہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ تھے سو انکو فرمایا ابو ہریرہ  
 میں تلو ہی تہاؤں تو عرض کیے اپنی مرضی پھر حضرت فرما سوار ہو ابو ہریرہ اچھلے سوار ہونا چاہا سوار  
 نہ ہو سکے اور حضرت کو پکڑ لئے پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور بخون دونوں ملے زمین پر گر گئے بعد حضرت آپ  
 سوار ہوا ابو ہریرہ کو فرمایا میں تلو ہی تہاؤں تو ابو ہریرہ عرض کیے اپنی مرضی حضرت فرما سوار ہو اچھلے حضرت  
 کو لیکے گر گئے بعد حضرت سوار ہوا ابو ہریرہ کو فرمایا میں تلو ہی تہاؤں تو ابو ہریرہ عرض کیے یا رسول اللہ میں ایکو تیسرے  
 بار و اللہ نہ کراؤنگا اور ایک بار حضرت مسافرت میں تھے صحابہ کو فرمایا اس نگر کی کاٹ کر بچانا سو ایک نے عرض  
 کیا یا رسول اللہ اسکو دیکھ کر نامیرا کام ہی دوسرا کہا میں اسکو چیل دیتا ہوں ایک کہا میں بکاتا ہوں حضرت فرما

میں لکریان جمع کر لانا ہوں صحابہ عرض کئے یا رسول اللہ وہ بھی ہیں دیکھ لیتے ہیں حضرت فرمایا مجھے معلوم ہی کہ  
 تم اسکو بھی کریگے مگر مجھے خوب نہیں دتا کہ تم سب کام کریں اور میں جدا ہو رہوں اور اللہ تعالیٰ اپنے بند سے کرم کردہ  
 رکھتا ہی کہ اپنے ساتھ والوں میں آپ اچھے اور اچھے قنادہ رضی اللہ عنہ روایت ہی کہ جب نبی کے یہاں لوگ آئے  
 تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ اچھے انکی خدمت کرنے لگے صحابہ عرض کئے یا رسول اللہ آپ کیوڑا تصدیق اٹھاتے ہیں ہم  
 انکی خدمت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا وہ لوگ ہمارے لوگوں کی خدمت کرتے تھے سو میں اسکا بدلہ کرتا  
 ہوں اور ایک عورت اسکی عقل میں کچھ تصویر بھی تھا سو حضرت بھی میں آپ سے کچھ عرض کرنا حضرت کہتے ہیں تھے  
 سو فرمایا تو جہاں بیٹھی ہی بیٹھی میں ہی بیٹھتا ہوں عرض ٹھیک اسکا احوال ہے اور اسکی حالت روا کئے اور ابن ابی اوفی  
 رضی اللہ عنہ روایت ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیوا اور مسکین کے ساتھ چلنے سے کچھ تنگ نہیں کرتے اگر باندی بھی آگے  
 جاتی تو اس کے ساتھ چلے جاتا اور گھر میں آپ کام کرتے ہانی سینہ سے بکری کا دودھ پھرتے اور ابن ابی الحسام روایت  
 ہی کہ اہل بنی صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت آنیکے قبل حضرت باسن کچھ بھیجے اور کچھ جنس باقی رہ گیا سو اسکو وعدہ کر کے آپ  
 اسی جگہ رہنا منہ جو باقی راہی لایا ہوا عرض کرنے لگا کہ ہوں گیا بعد تیس روز یاد کر کر آیا تو حضرت صلی اللہ علیہ  
 وسلم اسی جگہ ہیں اور اسکو فرمایا تو مجھے نہایت تصدیق دیا میں تین روز یہاں ہوں اور ابی مسعود رضی اللہ عنہ  
 سے روایت ہی کہ فتح مکہ کے روز ایک شخص حضرت کے حضور میں آگے سخن کیا حضرت کی بیعت سے اسکے بدن پر زہ  
 پر حضرت اسکو فرمایا گہراست میں ہیں تو قریش میں کے ایک عورت کا فرزند ہوں جو سو کا کباب کھاتی تھی اور حضرت  
 صبح کی نماز پڑھ رہے بعد پڑھنے کے لوگ حضرت باسن بانی کے پاس آئے حضرت اس میں اپنا دست مبارک دیا  
 دیتے اور بعض اوقات میں سر نہایت رہتا باسن بیست مبارک دیتے از جملہ تواضع سے حضرت کہتا تھا کہ  
 کھانسی خیر کا میب نہ کرتے اگر خوب باتو کہتا نہیں تو چہوتہ بے کھارا پھیکا کھتا بد زہ کیا گلگیا کر کر نوازتا  
 اور نام لوگ جو دنیا کی مذمت کرتے ہیں آپ تواضع مذمت نہ کرتے اور فرماتا دنیا کو بد کہو کیونکہ وہ مومن کی  
 بہتر سواری ہے اسی سخن کو پہنچتا ہی اور اسی سجات پاتا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بی بیان کے

ساتھ جو حسن معاشرت کرتے تھے سو بیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بیہوش کو  
 خوش کہتے اور ان کے ساتھ ایک ہی کپڑے پر سوتے اور بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کم عمر رہنے کے سبب انصار کے رکبان  
 کو بلوائے کے ساتھ کھیلنے چھوڑ دے اور بی بی عائشہ کبڑے پر جہاں منہ لگا کر پانی پیتے آپ بھی اسی جگہ منہ لگا کے  
 پیتے اور گوشت منہ لگا کر جہاں کہیں تھوڑے ہیں آپ بھی اسی جگہ رکھتے توڑتے اور انکی مانند ہی پر مبارک  
 رکھ کے آرام فرماتے اور انکو بوسہ دیا کرتے اور ایک بار حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ دوڑ سو بی بی عائشہ رضی اللہ  
 عنہا حضرت کے بر گئے دوسرے دفعہ ایک بار بھی دوڑ سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بر گئے اور فرمائے دفعہ کا بدلا  
 ہوا انس رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ انہوں نے ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بی بی عائشہ کے گہر میں تھے سو ام  
 رضی اللہ عنہا یہاں سے روٹی اور گوشت آیا سو حضرت کے روبرو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور لوگ اسکو کھانے لگے اس  
 عرصہ میں بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کھانا جو تیار کرتے تھے جلد ہی پکا کر حضرت کے روبرو لے آئے اور ام رضی اللہ عنہا  
 کے یہاں کا باسن اٹھا کر پھوڑ دے نبی صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو فرمائے تمہاری ماغیرت پہور دے گی سو انکی  
 در عرض اسکو کھانا و بعد کھانا کھانے پہونے باسن اٹھا کے یہاں اور اسکا گھٹ باسن ام سلمہ یہاں پہونے اور ایک بار  
 بی بی صفیہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تین باسن میں کھانا رکھ کے پہونے اور انہوں نے کھانا بہت دست  
 بجاتے تھے سو بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا اسکو چاک اس باسن کو اٹھا کے پھوڑ دے سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس  
 کھانے کو اٹھا کے لگے اور فرمائے تمہاری ماغیرت آئی پھر بعد بی بی عائشہ کا گھٹ باسن اٹھا صفیہ کو پھوڑ دے  
 اور بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک بار تین من گوشت ڈال کے خریزہ پکائے اور حضرت  
 کے روبرو رکھے حضرت بی بی سودہ اور عائشہ کے چھین تشریف رکھتے تھے سو سودہ کو کہے کھانا انہوں نے نہیں کھائے  
 عائشہ کہے دیکھو تم اگر نہ کھا گئے تو میں تمہارے منہ کو لگروں گی اس پر انہوں نے نہ کھائے پھر بی بی عائشہ وہ خریزہ  
 لیکے بی بی سودہ کے منہ کو لگڑے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تبسم کر کر اپنی مانند ہی کھا اور سودہ کو کہے تم بھی انکے  
 منہ کو لگڑو سو سودہ عائشہ کے منہ کو خریزہ لیکر لگڑے حضرت کے خوش طبعی کا بیان

خوش طبعی اتنی جو اللہ تعالیٰ کے ذکر سے باز رکھے اور دین کے مہمات میں فکر کرنے سے مانع ہو تو دور  
 نہیں اگر اس طرح سے نہیں ہی تو جائز ہی اگر اسکے ساتھ کچھ مصلحت دینی ہی ہو جیسا مسلمانوں کو اس سے  
 خوشی حاصل ملتی ہے تو وہ مستحب بنی صلی اللہ علیہ وسلم خوش طبعی جو کیا کرتے تھے اسی قیل کی تھی ابی ہریرہ  
 رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ صحابہ عرض کئے یا رسول اللہ آپ مجھ سے خوش طبعی کرتے ہیں تو حضرت فرمائے خوش  
 طبعی میں کہتا نہیں ہوں مگر حق بات اس حدیث سے اور ایک فائدہ حاصل ہوا کہ خوش طبعی جو حق ہی ہے جائز ہی  
 جو خوش طبعی کہ اس میں جھوٹ بات رہیں تو وہ جائز نہیں انس رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ بنی صلی اللہ علیہ  
 وسلم نہایت خوش اخلاق تھے اور ہمارے ساتھ بہت ملنساری کرتے یہاں تک کہ میرا ایک چہوتا  
 بھائی تھا اور وہ لالہ لالتا تھا سو مر گیا حضرت اسکو دیکھے تو فرمایا کرتے یا ابا عمیر ما فعل النبی  
 یعنی یا ابا عمیر لالہ کیا کیا۔ اور بھی انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم انکو یاد آلاؤ  
 کر کہتے یعنی اسی دوکان والے اور یہی انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص تھا اسکی مزاج میں بھولا پن بہت  
 تھا سو بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے سواری مانگا حضرت فرمایا تجھے اونٹنی کا بجا سواری کو دو گنا ان کے کہا یا رسول  
 اللہ اونٹنی کا بجا لیکر میں کیا کروں حضرت فرمایا اونٹ کو کون ہیں اونٹنی ہی تو جنتی ہے اور یہی انس رضی اللہ  
 عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص جنگل کا رہنے والا کا نام زاہر تھا بہت بد شکل اور بنی صلی اللہ علیہ وسلم اسکو دور کہتے  
 اور وہ جنگل کے چیران حضرت کو ہدیہ لا گد راتا اور بنی صلی اللہ علیہ وسلم ہی اسکو جاتے وقت ہدیہ اور اسکے  
 خرچہ کو کچھ پسایا کرتے اور فرمایا زاہر ہمارے جنگل ہی اور ہم اسکے شہر میں غرض ایک روز بنی صلی اللہ علیہ وسلم  
 بازار طرف تشریف لیا تھا زاہر بازار میں کھڑا ہوا تھا سو حضرت ابستہ جا کر اسکو پیچھے سے پکارتے  
 بولا کون ہے مجھے چہرہ پر کر دیکھا تو بنی صلی اللہ علیہ وسلم میں سو اپنی پشت حضرت کے سینہ مبارک سے لگا  
 لگا حضرت فرمایا اس غلام کو کون خرید کر تا ہے عرض کیا یا رسول اللہ اگر آپ مجھے پیچھے تو میں ارزا  
 بکو نکالوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا لیکن تو اللہ تعالیٰ کے یہاں گراں قیمت ہے اور ایک بار رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم کی بھیجی بی بی صفیہ رضی اللہ عنہا بہت بودے تھے اگر عرض کیے یا رسول اللہ دعا کرو  
 تا میں بہشت میں جاؤں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرما بہشت میں بودیاں نہ جاگئے وہ بی بی روئے پھر  
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرما انکو کہو بودے سے رکے نہ جاگئے بلکہ بہشت میں جاؤ وقت جو ان کو جاگئے اور محمود بن  
 الربیع لڑکا تھا پانچ برس کا ہنسی اس کے منہ پر حضرت بانی لیکے کالی کئے اور ام سلمہ کی لڑکی زینب کم عمر تھی  
 حضرت ہنسی کو اس کے منہ پر پانی مارا اسکی برکت انہوں بودے سے ہوئے پر انکے منہ سے جو انی کار و نفع نہ گیا غرض  
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ ملا کرتے اور انکو سنت ہونا کر خوش طبعی کے باتان کیا کرتے اور انکے بچوں ہنسی کرتے  
**حیا و شرم کا بیان** شروع میں حیا کو کہتے ہیں کہ انسان کی مزاج میں ایک صفت ہوگی اس کے سبب  
 اپنے تئیں بد کاموں سے بچا رہتا ہے اور حق دار کا حق ادا کر نہیں کچھ قصور نہیں کرتا پھر کمال حیا زندہ رہتا ہے  
 حیا بھی معتد اور پرزاید ہوتی ہے اور جس کی کمال حیا مردہ رہا ہے اسکو حیا بھی انسان کم ہوتی ہے اور ظاہری ہے نبی صلی  
 علیہ وسلم کا دل شریف کس قدر زندہ تھا سو حضرت کی حیا بھی اتنی ہی زاید تھی قاضی عیاض روایت کئے ہیں کہ نبی  
 صلی اللہ علیہ وسلم کمال حیا کے منہ پر انکھ گڑھا نہیں دیکھتے اور کوئی بجا کام کیا تو اسکا نام لیکر نہیں فرماتے  
 کہ فلانا ایسا کیا ایسا بلکہ ایسا ارشاد کرتے کہ بعضے لوگ ایسا کیا واسطے کرتے ہیں ابو سعید خدری رضی اللہ  
 عنہ روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حیا کنواری عورت سے جو پردہ میں رہتی ہے نہ کہہ کر بتی اور کسی خیر کو پسند  
 کرتے تو ہم اسکو چہرہ مبارک کتین دیکھ کر سمجھ جاتے اور بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی  
 علیہ وسلم کی نظر گاہ کو نہیں دیکھی اور میری نظر گاہ کو بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کبھی نہیں دیکھے اور انس رضی اللہ  
 عنہ روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو کچھ بات جو میں اسکی دل شکنی ہو نہیں فرما ایک بار  
 ایک شخص آیا اور اسکی بدن پر کچھ زرد رنگ لگا تھا سو اس نے حضرت کے نزدیک سے گیا بعد لوگوں کو فرماتے تم  
 اسکو کہو کہ یہ زردی ترک کر تو بہتر ہے جو کہے سو کہو وہ جزو نکاح حکم ہے اگر حرام فعل کسی سے صادر ہوتا تو یہی  
 وقت اس فعل سے منع کرنا حضرت بر فرما تھا کہ حضرت خدا سے خوف رکھتے ہو سو بیان بادشاہ

بادشاہ جس کو چھت زیادہ تھی تو اس کو خوف بھی زیادہ رہتا ہی مبادا کیا حرکت اپنے سے صادر ہو جاتی ہے کہ  
 ناخوشی کا بن جاوے اس بادشاہ علی الاطلاق جو مالک مین و آسمان کا اور حکم ملک و ملکوت کا جس کی قربت زیادہ ہے  
 اس کو خوف بھی زیادہ ہی تمام مخلوق کے نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قرب زیادہ اس لئے کہ حضرت کو خوف الہی بھی زیادہ رہا  
 انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا میں تم سے زیادہ پرہیزگار ہوں اور خدا سے زیادہ ڈرتا ہوں اور نبی بی ہمت  
 رسول اللہ روایت کرتے ہیں کہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا اللہ تعالیٰ کو میں زیادہ ڈرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے زیادہ ڈرتا ہوں اور نبی بی ہمت  
 بنی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا قسم ہے کہ میں محمد کا جیواں کے وقت قدر تین ہی گمین دیکھا سو تم دیکھتے تو البتہ ہنسے تہوڑا  
 تم تو بہت صحابہ عرض کرتے یا رسول اللہ آپ کو دیکھتے تو فرمایا بہت اور دوزخ کو دیکھا حضرت کے شہادت  
 وقوت کا بیان یہ ہے کہ حضرت کے ذات شریف میں درجہ کمال کی پہنچی تھی جس مقام میں بر جو اندران اور پہلوانان  
 ٹھہر نہیں سکتے تھے حضرت کمال ثبات کا نام رہتے تھے جگہ جگہ جو بن مذکور ہوئے گئے دیکھتے تھے حضرت صلی اللہ علیہ  
 وسلم کی شجاعت کا احوال معلوم ہو گا نہ چہ جن کے جنگ میں اکثر لوگ بھاگے حضرت خیر رسول اور رسول اللہ کے  
 رد و روی برائے تھے اور فرماتے تھے اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبَ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ یعنی میں بنی ہون جو  
 نہیں میں فرزند ہوں عبد المطلب کا یہ بری شجاعت پر دلالت کرتا ہے کہ ایسے وقت میں جو اپنے ہمراہ چند متعدد  
 اس خاص سو اکوئی تھا خیر سست جانور پر جو دورانے کدھانے کا لائق نہیں سوار ہو کر نہاروں کے گھل  
 میں دشمن کے سامنا کرنا اور واقف نہیں لوگوں میں فلانا آپ ہی ہوں کر کہنا کمال شجاعت کی دلیل ہے کہ  
 رستموں کے پاؤں ایسے وقت اکٹھے جاتے تھے انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوبصورت  
 اور بہت ہی ادب سے شجاع تھے اور ایک بار شکوہ دینے میں کچھ کڑ برتری اور لوگ جس جانب میں آوازہ پڑا تھا غنیمت لیا  
 کر گئے دیکھے تو بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے اول ابی طلحہ کے گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر سوار ہو کر جا کے تشریف لے  
 گئے میں سو لوگوں کو کہے کچھ نہیں تم گہرا دست اور فرماتے ہم اس گھوڑے کو دریا کی سادوئے والا پاؤں اور وہ گھوڑا  
 نہایت سست تھا سو اس قدر چالاک کہ کوئی گھوڑا اس کی برابری نہیں کر سکتا تھا اور عبد اللہ بن عمر

رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں کسیکو شیع اور سنی زیادہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ دیکھا اور میرے منہ  
 علی رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ جب گرم ہوتا اور دشمن مکہ بہتر ہوتا تو ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے  
 لیتے اور دشمن کے نزدیک حضرت سواد دوسرا کوئی نہیں لگتا اور جو شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک  
 رہتا تو ہم اسکو سمجھے کہ یہ برا جوان فرد ہے اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب مخالف  
 کا شکریہ بہت رہتا تو ہم سب ہون کے اول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رہتے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 کی قوت اسقدر تھی کہ زور اور ان حضرت کے روبرو کمزور رہتے اور کشتی و لختی عاجز آئے کہ میں ایک جتنی تھا  
 کشتی بہرین بکا اور قوت و زور منہ ی میں بکا اسکا نام رکا نہ ایک روز چاروں باہر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 سے ملا حضرت اسکو فرما رکا نہ تو کیا خدا نہیں درتا اور میرا ایمان نہیں لانا رکا نہ بولا آپ کچھ معجزہ مجھے  
 بتاؤ تو میں ایمان لانا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما تو تو کشتی میں آ جا اگر میں تجھے بگون تو تو ایمان  
 لانا ہی کا نہ بولا بہتر اور حضرت کشتی کرنے لگا حضرت اسکو بٹکے رکا نہ بولا یہ طور نہیں دوسرا کشتی کرنا ہی تھی  
 کئے سو حضرت اسکو بٹکے بھی تیسرے بار کئے سو اس نے بھی حضرت اسکو بٹکے رکا نہ کو نہایت تعجب ہوا تو تمہارا حال  
 ہی اور بعضی روایات میں آیا ہے کہ وہ سلام لایا اور ایک شخص تھا اسکا نام ابوالاحجی برے قوت والا گائی کے  
 جمرے پر کھڑے ہو زور اور دس دیکھتا کہ اسکو اپنے پاؤں کے نیچے سے کھینچ لیا پھر جب کھینچا تو جمرہ اہت جا  
 پر اس کے پاؤں نہ سر غرض ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا اگر تم مجھے گراؤ تو میں ایمان لاؤنگا پھر حضرت  
 اسکو گراؤ اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم غذا بہت قلیل تناول فرماتے اور اکثر روزہ رکھتے وصال فرماتے اور فاقہ بہت  
 کھینچا کرتے با این ہی اللہ تعالیٰ آنحضرت کو اتنی قوت عطا فرمایا تھا کہ وہ قوت بشری خارج تھا چنانچہ طبرانی انس  
 رضی اللہ عنہ روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے لوگوں میں چار چیزیں برھکے ہوں سخاوت اور سخا  
 اور جماع کرنا بکثرت اور پکڑ میں شدت نہ اور بھی انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک  
 عت ہی سامین اپنے عورتوں سے صحبت کرتے اور وہ گیارہ عورت تھیں پھر انس سے کوئی پوچھا کیا حضرت کو اتنی قوت تھی

نو کہ ہم سنتے تھے کہ آنحضرت کو تیسری قوت دے گئی تھی : اٹھارہ سو درجہ ہند سے روایت ہے کہ حضرت کو جماع  
 جالیس کی قوت بخش ہوئی تھی : اور صفوان بن حکیم روایت ہے کہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ جنبر <sup>الجنم</sup>  
 دیکھیں کہ پھر پکار لائے سو میں کہایا پھر سدن مجھے جماع میں جالیس کی قوت عطا ہوئی : اور بعضی روایتوں میں آیا ہے  
 کہ وہ جالیس دہشت ہیں کہ وہ ان کے ایک ایک مرد کو دنیا کے سو مرد کی قوت دے جاگی : یہ حضرت کے سخاوت  
 و بخشش کا بیان ان رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے سخی تھے اور بھی ان سے  
 روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی چیز مانگین تو دیدا کرتے ایک بار ایک شخص آپ کو  
 حضرت بکر یا نکامندہ جو دو پہار کے درمیان پہر تھا دے اس نے اپنی قوم میں جا کر کہا تم ایمان لاؤ کیونکہ محمد  
 ایسا دیا کرتے ہیں کہ جسکو اپنے فقیر کا نہیں : اور صفوان بن اسیہ روایت ہے کہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہایت عداوت  
 رکھتا تھا سو میرے تین اوتان اور بکر یاں ایک جنگل پہر کرتے سو پہر میں ایمان لایا اور صفوان کے اسنادینے واسطے رو  
 نبی کے کیا دل خوش ہوگا : اور علی رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ بر سخی تھا  
 اور جابر رضی اللہ عنہ کہے کہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم کوئی کچھ مانگے تو نہیں کر کے کبھی فرمایا : بعضی روایتوں میں آیا ہے  
 اگر حضرت باس کچھ رہتا تو مانگنے والے کو دیتے نہیں تو خاموش رہتے : اور ترمذی روایت ہے کہ ایک بار حضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم باس نو ہزار درم آئے سو کو حصیر پر ڈالے اور جا کر مانگا سو کو دے بیٹھا کچھ باقی نہ رہا : اور میر <sup>منہ</sup>  
 عمر رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ ایک شخص حضور میں بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر ہو کر کچھ مانگا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 فرمایا اس وقت کچھ نہیں لیکن تجھے کیا لینا ہے خرید کر میں اس کو ادا کرو گا حضرت عمر رضی اللہ عنہ عرض کئے یا رسول اللہ  
 ایک جو دینے کی مقدور نہ ہو تو اس کو دینا کر کہ اللہ تعالیٰ تکلیف دے یا نہیں سو عرض اپنے ذمہ پر لینا کیا وہ بنی صلی  
 علیہ وسلم کا چہرہ مبارک اس وقت سے غصہ ہوا ان ایک انصاری حاضر تھے سو عرض کئے یا رسول اللہ اب خرچ کیا کرو  
 اللہ تعالیٰ جو مالک شکر کا ہے ایک کچھ دے گا کہ اگر اندیشہ مت فرما دینے سے چہرہ مبارک پر خوشی کے آثار ظاہر ہوئے  
 اور ہم کر فرما مجھے ایسا ہی حکم ہے اور حضرت نو مسلموں کو انعامات میں جب تک دے سو آٹھویں سال کے اجار میں گذرا

بعضی روایات میں آیا ہے کہ اس روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم انعام دے گا اسکا حساب کئے تو پانچ کروڑ درہم ہوئے  
 اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب بحرین کا جزیرہ حضرت باقرؑ آیا تو فرمایا اسکو لیجا کر مسجد کے کونے میں دالو  
 اور سامان نقد حضرت باقرؑ کے بھی آیا تھا جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز واسطے نکلے تو اس طرف نظر نہ کیا  
 نہ کئے بعد نماز سے فراغت پائے تشریف لے گئے اور جو ایسا سو کو دینے لگے عباس رضی اللہ عنہ اگر کہے یا رسول اللہ میں اور میرا  
 بھتیجا عقیل کو چھڑانے کے لئے جو پیسہ دیا تھا فقیر ہو گیا ہوں میری بہت عنایت ہو نا نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 فرمایا آپ قدر اٹھا سکتے ہیں اتنا لینا عباسؑ درجہ چھو کر بہت سہا سہا میں باندھ کر اٹھانا چاہئے تو اٹھانے کے اور مانے  
 اسکو اٹھانے واسطے کہیو حکم فرمایا حضرت فرمایا مجھ کو کچھ نکال دیکر اپنے کانڈ پر اٹھا لیگئے پھر اگر ویسا ہی کہہ کر اور لگئے  
 بعد سیر مرتبہ بھی اگے ویسا ہی لگئے عرض نبی صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے اٹھے تو اس طرف سے ایک مری باقی نہ رہی بعضی  
 روایتوں میں آیا ہے کہ وہاں لاکھ درہم تھا اور کچھ جابر رضی اللہ عنہ باقرؑ سے اونٹ مول لئے قیمت اور اونٹ  
 دونوں انہوں کو دے گا حاصل نجات و بخشش سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیان شرمندہ تھا اور دریا  
 کرم تو نہیں موج مارتی تھی اسکے کہنے کے میدان میں قلم کا گہوارا عاجزی حضرت کی شفقت وغیرہ چند  
 اوصاف کا بیان شفقت و رحمت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مخلوقات پر نہایت تھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے  
 وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ یعنی مجھے بھیجو نہیں سچا مگر مہربان کر کر جہاں کے لوگوں پر اور نبی اللہ تعالیٰ  
 فرماتا ہے لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ  
 رَؤُوفٌ رَّحِيمٌ یعنی آیا ہے تم باقرؑ میں کا بھاری ہوتی ہے اس میں جو تم تکلیف پاؤ تلاش کرتا ہے  
 تمہاری ایمان والوں پر شفقت کرتا ہے مہربان بموجب اس کی کریمہ کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں پر نہایت  
 رحم فرماتا اور امت پر احکام میں تخفیف اور سانی دے کر رکھتے اور عبادت کہ جسکا نہاؤ آئندہ دشوار ہو منع فرماتا اور  
 اللہ تعالیٰ کی جانب کبریائی میں دعا کرتے کہ اگر میں بشریت کے تقاضے سے کسی مسلمان پر لعنت کروں تو وہ اس کے حق میں  
 رحمت کرے اور اس کے گناہوں کا کفارہ اور اگر نماز حرام میں رہے اور کچھ کے رو کا آواز سنئے تو اسکی ما جو نماز میں

اسکو تشویش نہ ہونا کر نماز میں تخفیف کرتے اور فرماتے تم کوئی اگر میرے کسی کچھ نہ پسند بات جو کہا ہو طہر متکر  
کیونکہ میں دوست رکھتا ہوں کہ جب تم سے باہر آؤں تو میرا سینہ تم سے صاف ہو اور جب قریش ایمان نہ لاکر حضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا پہنچا دے اور اللہ تعالیٰ پہاڑوں کے درختوں کو حضرت باہر بھیجا دے اگر کہا ای محمد اللہ تعالیٰ  
مجھے بھیجا ہی اور فرمایا ہی کہ آج کہیں سو بجالاؤں اگر آپ مگرین تو مکے کے دو نو پہاڑ جھکا نام خشک بنیں ہی مگر ادیوں  
اسب لوگ ہلاک ہو جائیں حضرت فرماتے ہلاک ہو جائیں نہیں چاہتا شاید اللہ تعالیٰ انکی اولاد میں مسلمان پیدا کرے  
اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قرابت والوں کے ساتھ صلہ رحم کرتے اور امامہ کو جو حضرت کی نواسی تھی غلام میں لے  
لیتے اور حسن حسین رضی اللہ عنہما کو گود میں بٹھاتے اور پیار کرتے اور بعض اوقات میں دونوں صاحبزادے  
اگر حضرت کی پشت مبارک پر بیٹھ جاتے اور حضرت نماز میں رہتے تو شفقت سے انکو نہ اتار کے مسجد میں ہی  
رہتے اور حنین میں شیما نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی بہن ہوا زن بند یوانون میں آئے تو حضرت انکو  
بہجان کر اپنی چادر انکے واسطے بچھا دی اور ابو الطفیل سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حجرانے میں گوشت  
کی تقسیم کرتے تھے سو بی بی حلیمہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مرضعہ آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بدن پر کی چادر لے کر  
انکو بٹھائے اور ثویبہ ابولہب کی بازی حضرت کو دو دھ بٹائی تھی سو انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ کہنا کہ  
بھیجا کرتے تھے جب سکا انتقال ہوا تو پوچھے اسکا کوئی قرابت دار ہی نہیں تھا اسکو دیا کرے لو کہ عرض  
کئے اسکا کوئی نہیں الحاصل نبی صلی اللہ علیہ وسلم صلہ رحم کی بہت رعایت کرتے لیکن اپنے سے قرابت  
ہی کر کر انکو برے اصحاب یا ان پر قدم نہیں رکھتے اور انکو انہوں پر ترجیح نہ دیتے چنانچہ  
بخاری عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت کئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے فلا نے کی اولاد میرے رفیق  
نہیں میرا رفیق اللہ تعالیٰ ہی اور نیک مسلمان مگر انکو قرابت ہی اسکی تری انکو تر رکھتا ہوں اور حضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کی عفت اور راسخ دوست دشمن تمام باہر ثابت تھی چنانچہ بنی ازہرہ حضرت کو محمد الامین کہا  
کرتے تھے اور جاہلیت میں کعبہ کی تیاری ہوئی بعد حجر الاسود کو کون رکھنا کر کر قریش انہیں نزاع کئے آخر یہ

ٹھہرنے کہ اول جو شخص آتا ہی اسکو حکم کرنا ناگاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاکے تو سب کہنے لگے واللہ  
 محمد میں آیا وہ جو حکم کرے تو ہم سبکو قبول ہی پھر اپنے ہاتھ والا سود چادر میں رکھ کر قریبے کا بڑا ایک شخص اسکو  
 بکر کر لیا نا سب اخی ہو کر خوشی سے لپا ہی لگیئے اور حضرت دنان کے اٹھا کر اپنے دست مبارک سے اسکو نصیب کیے  
 روایت ہی علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کہے کہ ابو جہل نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تئیں کہا ہم تمکو جہنم میں  
 ہم نہیں سمجھتے کہ تم جو ہو لیکن یاد میں جو لاہو ہم اسکی تکذیب کرتے ہیں دیکھئے اس شقی کا کیا انداز بن تھا کہ جو  
 حضرت کی سچوتی اس میں ثابت رہے پر بھی جھٹھلاتا تھا اسی پر یہیت نازل ہوئی فَاِتَّخَذَ قَوْمُكَ  
 وَلَكِنَّ الظَّالِمِينَ بَايَاتِ اللَّهِ يَتَّخِذُونَ يَعْنِي دے لوگ تمکو نہین جھٹھلاتے لیکن بے انصاف اللہ کے  
 کے حکموں کے منکر ہو جائیں اہل سیر روایت کئے ہیں کہ اخضر بن شریق بدر میں جنگ کے روز ابو جہل سے کہا  
 ای اباالحکم بیان سیر اور میر سوا کوئی نہیں اور تو میرے سچ کہہ کہ محمد سچے ہیں یا چودہ شقی نے کہا واللہ نور  
 محمد سچے ہیں اور جہوت بات ہرگز نہیں کہیں اسی پر اخضر نے اپنی قوم بنی زہرہ کو لیکر الت گیا اور جنگ میں شریک ہوا  
 اور ابو سفیان بن ہوزایمان شرف ہوئے اور انکو روم کا بادشاہ ہرقل نے پوچھا کہ محمد نبوت کا دعوا کر نیکیے قبل  
 جہوت بات کہی کرتے تھے تو جواب میں کہے کہ محمد جہوت بات ہرگز کہی نہ کہے اس پر بادشاہ نے بولا لوگوں پر جہوت  
 بات نہ بولنے والا اللہ تعالیٰ پر جہوت کا ہیکو بولیکا اور نضر بن الحارث بہت سخت کافر تھا قریش کو کہا کہ  
 محمد نبوتان کم عمر تھا تو تم اسکے کاموں کو پسند کرتے تھے اور تمام سے اسکو سچوتی میں بر کر جانتے تھے اور سب اسکو  
 زیادہ امین سمجھتے تھے جب اسکے بنا گوش میں بود بال پھلے تو اسکو جھوٹا اور ساحر کہتے ہیں واللہ وہ جھوٹا  
 ساحر نہیں ہی اور حارث بن عامر باوجود مشرک رہے اور لوگوں میں حضرت کی تکذیب کرتے جب اپنے گھر میں جاتا  
 تو بولتا واللہ محمد جھوٹا نہیں اور ایک بار ابو جہل اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم ملھا فحی کیا جب اس سے اسکا ترض  
 لئے تو کہا واللہ میں یقین جانتا ہوں محمد پیغمبر ہیں لیکن ہم سابق میں عبدالمطلب کی اولاد کی تابعداری کرتے  
 تھے سوا ب کریں اور عفت دیار سائی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نہایت مرتبہ کو پہنچی تھی اور سب کا اتفاق

ہی کہ وہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام بد کاموں سے معصوم احادیث میں آیا ہی کہ حضرت اپنی عورت اور لونڈی کے  
سوا کسی بگانی عورت کو نہ چھنے اور بخاری میں بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا روایت ہے کہ حضرت عورتوں کے بچت  
لے تو زبانی اتنے اقرار تھے اور مردوں کو حبس ماتھے پکڑ کر بچت لیا کرتے ویسا اسے نہیں لیتے تھے حضرت کا دست  
مبارک کسی بگانی عورت کے ماتھے سے نہ لگا اور ابو سفیان سے بر قتل نے جب حضرت کی عفت کا حال پوچھا تو باوجود کافر  
رہنے حضرت کی عفت کا اقرار کیا الغرض تمام اوصاف حمیدہ اور خصال پسندیدہ اس عنبر لطیف اور جو ہر شریف میں  
درجہ کمال کو پہنچے تھے سوار زبان کو ظاہر نہیں کہ احوال میں اس مقال کے بیان کی باگ مور اور کمریت قلم کو  
قدرت نہیں کہ اس اوصاف کے ذکر کرنے میں اوراق کے میدان میں دور سے

## فصل تیسرا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کھانے پینے کے بیان میں

اللہ تعالیٰ انسان کسین اپنی عبادت و بندگی کرنے واسطے پیدا کیا آدمی کو ضروری کھانے پینے اور قات عبادت  
الہی میں صرف کرے اور علم و عمل کی برکت ذات حق کو پاو لیکن عباد کرنا قوت اور تندرستی پر موقوف ہے  
بدن در ہوا قوت عباد ہو نہیں سکتی قوت اور تندرستی کھانے پینے پر موقوف ہے تو دین کا مدار کھانا پینا ہوا اب  
ہر شخص کو ضروری اپنا کھانا پینا درست کرے اور نوروں کے مثال جو ملا سونہ کھاو اور شرع کی لگام منہ میں ڈال کر  
شارع جو حکم کیا ہے اسی پر قناعت کرے اور صحابہ رضی اللہ عنہم فیض صحبت سے سرور انام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے  
کہنا میں اپنے تئیں بہت کستے تھے اور کوئی پیت پھر کہتا نہیں تھا ان کے بعد جو لوگ اپنے پیت پھر کہنا شروع  
کئے رفتہ رفتہ قسام کی نعمت ان اور طرح طرح کے کھانے ساز اختراع کر کر عیش و عشرت شروع کئے اور سلاطین و امرا  
مزید رکھا توں خمار سے دولت کہوئے ز مقدم بن معدی کرب رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ نبی صلی  
اللہ علیہ وسلم فرما کر آدم کی اولاد اپنے پیت زیادہ بدگوئی طرف ہو سو بہر تا نہیں آدمی کو چھو چھو چھو چھو لقمے کھانا  
جو اسکے پیت کو مضبوط کرین پس پھر اگر کسی نفس غالب ہو تو پیت کے تین حصے کر کر ایک حصہ کھانے

واسطے اور ایک حصہ اپنی واسطے اور ایک حصہ دم واسطے رکھے غرض نبی صلی اللہ علیہ وسلم محض عبادت پر  
 قوت ہونا کر کر کہہ لقمے کہا کرتے اور اکثر بچے بیٹے بی بی عیسیٰ رضی اللہ عنہا سے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 کبھی بیت بہر تناول فرما اور بچے گھر میں رہتے تو کھانا نہیں مانگتے اور خواہش نہیں کرتے اگر دیویں تو کہاتے  
 اور جولا کہیں تو وہ کہاتے اور جو پلاٹین سوچتے اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت ہی کہے کہ نبی صلی اللہ علیہ  
 وسلم کے گھر کے لوگ حضرت کافات ہو تک بی در پی تین روز بیت بہر کر نہیں کہاتے ابن عباس رضی اللہ  
 عنہما سے روایت ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت کے گھر کے لوگ بے در پے رات ان بچے کہتے کھانا  
 کچھ نہ پاتے اور جو کی روٹی کہا کرتے اور بی بی عیسیٰ رضی اللہ عنہا روایت ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے  
 اونٹھے ملک و زمین دو طرح کی غذا فراغت تناول فرما اگر خزا کہاتے تو جو نہیں جو کہاتے تو خزا نہیں  
 نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ روایت ہی کہے کہ دل جو مانگا سو تم کہاتے اور بچے ہو میں دیکھا ہوں تمہارے  
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تین کہ ردی سرما بیت بہر کر کہا نیکو نہیں پاتے تھے اور بی بی عیسیٰ رضی اللہ  
 عنہا سے روایت ہی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں جہینہ جہینہ جولا نہیں ملکتا تھا خرمیکے کچھ نہ کہا کرتے  
 بیٹے تھے اور عتبہ بن غزو ان روایت ہی کہے کہ میں ساتواں آدمی ہوں جو ایمان لایا اور چلو سو اسیر کے  
 بتوں کے کہا نیکو کچھ نہیں ملتا تھا اسکو کہاتے کہاتے گلون میں زخان ہو اور بی بی عیسیٰ رضی اللہ عنہا  
 روایت ہی کہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وفات پاتے تو حضرت کا بکتر ایک ہودی یہاں صاع اناج برگر و تھا  
 الغرض نبی صلی اللہ علیہ وسلم فقر و فاقے کے حالت میں رہنا اختیار کئے تھے اور کچھ مال آدمیوں لوگوں پر تقسیم  
 کر دیتے تھے وگرنہ جو چاہے سوا انکو اللہ تعالیٰ عطا کرتا چنانچہ ابی امامہ رضی اللہ عنہ روایت ہی کہے کہ نبی صلی اللہ  
 علیہ وسلم فرما اللہ تعالیٰ مجھے کہا کہ مکے کے پتھر قیر لئے سونا کر دیتا ہوں میں عرض کیا لیکن ایک روز کہا  
 اور ایک روز بھوکا رہو گا جب سچ کا رنا تو تیرا یاد کرو گا اور تیرے پاس عجزی کرو گا اور جب کہا یا تو تیرا حمد  
 شکر کرو گا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیا کیا چران کہانے سو بیان عادت شریف

ایک ہی چیز کھائی تھی اپنے شہر کے طور پر روٹی گوشت سالن میوہ وغیرہ کھاتے تھے بخاری  
 روایت کئے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حلو اور شہد کو دوست رکھتے تھے بعضے روایتوں میں حلو کے  
 بیان آیا ہے کہ وہ خرما تھا اُس میں دو دھہ ڈال کر پکاتے اور حضرت حبیب تناول کئے ہیں حبیب  
 ہی کھاتا اور گھی اور شہد ملا کر پکاتے ہیں اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو کی روٹی اکثر کھایا کرتے تھے لیکن آٹا  
 نہ چھاتے اور بھوسا نہ نکالتے جو کو پیس بھوکے اُس میں بھوسا نکلا سو نکلا باقی رہا سو وہ نہیں روٹی  
 پکاتے اور حضرت کے واسطے روٹیوں کے قرص چھوٹے بناتے تھے یا بے سوا حدیث میں مذکور نہیں اور بعضوں  
 نے جو بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تم روٹیاں چھوٹے چھوٹے بناؤ  
 بہت برکت ہوگی سو یہ حدیث جھوٹ ہے چنانچہ ابن جوزی وغیرہ اُس حدیث کو موضوعات میں داخل کئے  
 ہیں اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بکری کا گوشت کھایا کرتے اور اس کے دست کا گوشت بہت پیار سے تناول  
 فرماتے اور بکری کے گردن کا گوشت بھی پیار سے کھاتے اور مارون بکری کا گوشت کو دانٹوں سے توڑ کر  
 کھاتے اور بعضے وقت چاکو سے بھی کاٹ کر کھاتے اور بکری کا دست بھونکر تناول فرماتے اور گوشت کے  
 کباب سکا کر بھون کے کھاتے اور مرغ کا گوشت کھاتے اور کورضر کا گوشت کھاتے اور اونٹ کا گوشت  
 اکثر کھاتے اور ضرگوشت کا گوشت کھاتے اور جبار یعنی چکئی اور چکوا کا گوشت کھاتے اور چھلی کا  
 گوشت کھاتے اور زید یعنی روٹی شوربے میں بھگائے سو کھاتے اور روٹی کو گھی لگانے کھاتے  
 اور روٹی زیتون کے تیل میں ڈبو کر کھاتے اور روٹی سر کے مین ڈبو کر کھاتے اور فرماتے سر کہ بہتر  
 سالن ہے اور کدو کو بار سے تناول فرماتے انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک درزی نبی صلی اللہ  
 علیہ وسلم کی دعوت کیا اور روٹی اور کدو کا شوربا حاضر کیا سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کثور کے اطراف  
 سے کدو کے کمرے لینے لگے انس کہتے ہیں میں اُس روز سے کدو کو بہت پیار سے کھانے لگا اور جو  
 میں جعفر و ڈالے کھائے سو بھی حضرت تناول فرماتے ہیں روایت ہے سلمی رضی اللہ عنہا کہ ایک

حسن بن علی اور عبداللہ بن عباس اور عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہم میرے گھر آئے اور کہے نبی  
صلی اللہ علیہ وسلم کھانا جو پیار سے تناول فرماتے تھے سو ہمارے لئے تیار کرو وہ بی بی کے بنیاب  
وہ کھانا تم نہ کھاؤ گے کہے خواجہ پکانا پھر حقوڑے جو لیکر پیسے اور اسکو دیک میں دالکر جو شہر  
دئے اور کچھ زیتون کا تیل اس میں دالے اور کالی مرچ اور گرم مصالح کو تھک کر اُس میں ملائے اور اسکو  
لاکر کہے اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم بہت پیار سے کھاتے تھے اور ضریرہ بھی تناول فرماتے ہیں گوشت  
کو کانت کر ڈلیاں پانی میں جو شہر دیتے ہیں خوب گلے بعد اُس میں آمادالتے ہیں سو اسکو ضریرہ کہتے ہیں  
اور قسط بھی کھاتے ہیں دودھ مسکہ نکال لیکر اسکو پینے کے طرح جلاتے ہیں اسکو اقط کہتے ہیں اور بوک  
کو تشریف جب لگئے تو وہاں میرا بی سو اسکو بسم اللہ بولکر چاکو سے کاٹے اور تناول کئے اور ضریرے  
کے درخت کا گاہ پیار سے تناول فرماتے اور رطب یعنی خرما و تر و تازہ اور تمر یعنی خشک خرما اور بسر  
یعنی ادگر تناول فرماتے ہیں سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
فرماتے مدینے کا خرما جسکا نام عجمہ ہی ساتھ دانے اسکے صبح کو جو کھاؤ تو اسکو سحر اور زہر تاثیر نہیں کرتا  
اور انگور کھاتے ہیں اور پیلو کے پکے سو پندو بھی تناول کئے ایک بار صحابہ پیلو کے پندو توڑنے لگے تو حضرت  
فرماتے جو کالے ہیں اسکو کھاؤ صحابہ عرض کئے کیا آپ بکریان چراتے تھے سیاہ کو جنگل کے پھلون  
کا احوال معلوم ہے حضرت فرماتے ہاں چرایا ہوں اور جو نبی ہوا سو وہ بکریان چرایا ہی اور ضریرے کو خرمے  
کے ساتھ تناول فرماتے اور کہے اسکی سردی کو اسکی گرمی توڑتی ہے اور کنکریوں کو خرمے کے ساتھ تناول  
کئے اور خرمے کو مسکہ لگا کر پیار سے تناول کئے اور خرمہ دودھ کے ساتھ کھاتے اور روٹی کبھی گوشت کے  
ساتھ اور کبھی ضریرے کے ساتھ اور کبھی خرمے کے ساتھ اور کبھی سر کے ساتھ کھاتے ہیں اور عادت تشریف  
ایسی تھی کہ اپنے شہر کا میو جس موسم میں نکلتا تو اسکو کھایا کرتے اور پیاز لہسن وغیرہ بدبو چیز نہیں کھاتے  
اور عادت تشریف یہ تھی کہ تین انگلیاں یعنی انگوٹھا اور اُسکے بازو کی انگلی اور پیر کی انگلی سے کھاتے اور

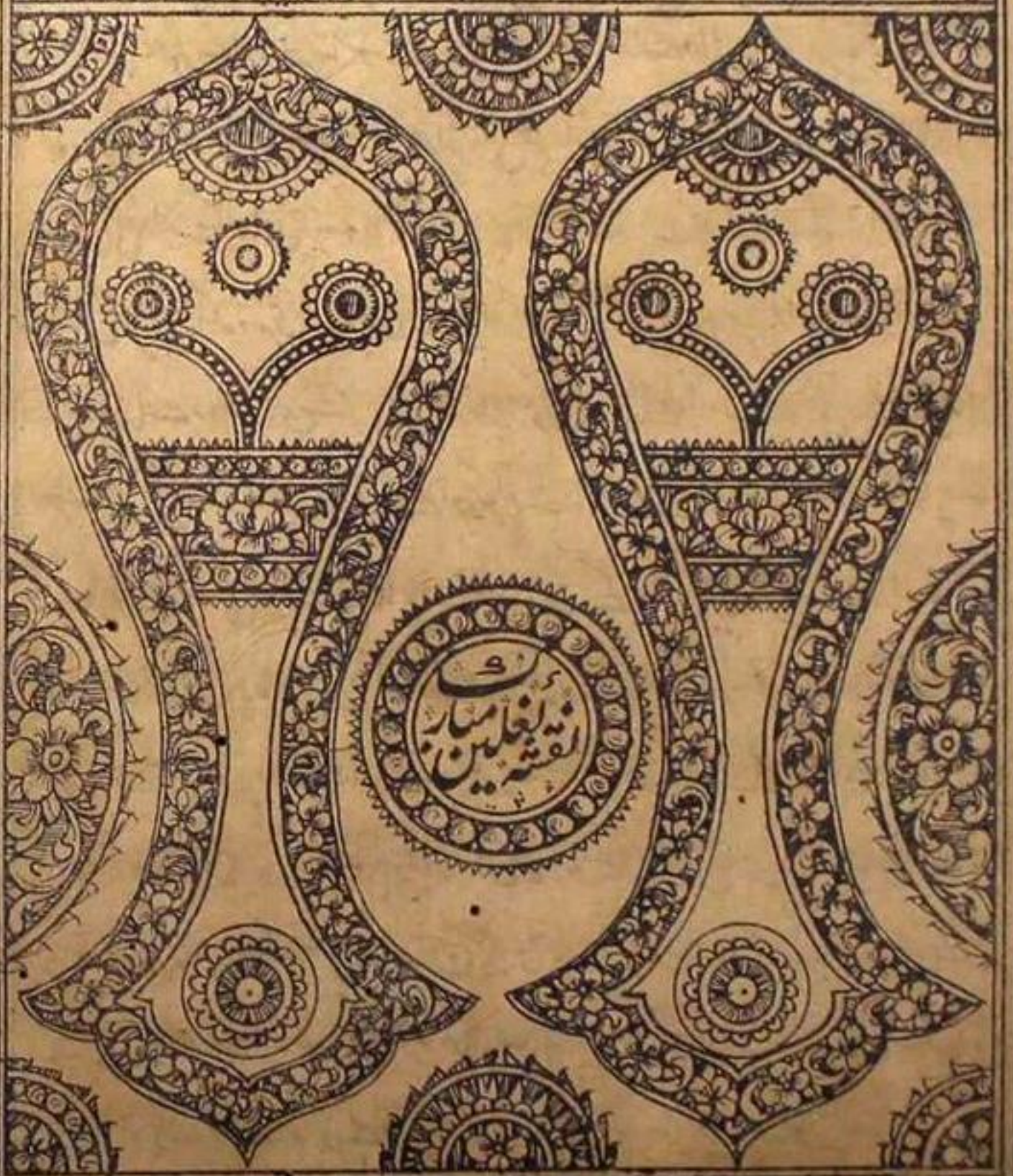
کھانا تناول فرمائے بعد انگلیوں کو چوستے اول بیچ کی انگلی بعد اسکے بازو کی انگلی بعد گھٹنوں اور تناول  
 کے وقت اگر رو بیٹھتے اور تکیہ لگا کر یا ماتھے ٹیک یا پالکھٹ بھیکر نہیں کھاتے اور فرماتے میں اللہ کا بندہ  
 اور غلام ہوں غلامان جیسا کھاتے ہیں جیسا کھانا ہوں اور سیدھی ماتھے سے تناول فرماتے اور بائیں  
 ماتھے سے اگر کوئی کھاوے تو اسکو زہر کرتے اور جب کھانے میں ماتھے والے تو ہلکے کھاتے اور کھانا تناول  
 فرمائے بعد اللہ کا شکر کرتے اور کھانا کھانے کے قبل ام رکھنا کھائے بعد تھو دھوتے اور کلی کرتے  
 اور گرم گرم کھانا نہیں کھاتے اور حضرت کو لکڑے کا قح تھا اس میں پانی اور نمید اور شہد اور دودھ  
 وغیرہ پیا کرتے اور کھانا بلند چیز پر رکھ کر کبھی نہیں کھائے اور سوزی کی روٹی بھی کبھی نہ کھائے اور کھانا  
 کھائے سو معا پانی نہیں پیتے اور حضرت کے واسطے میٹھا پانی بیوت سقیا سے جو مدینے سے دور ہے  
 فاصلے پر چشمہ تھا منگواتے اور شہد میں تھنڈا پانی ملا کے پیتے بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت  
 ہے کہ مسکھایا بی جو سرد ہو اسکو بی صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے اور پانی میں فرمایا کشتن لکے شب  
 رکھتے اور صبح ہی اسکو پیتے اور کبھی پھل دودھ پیتے اور کبھی اس میں پانی ملا کر اور پانی تھکے پتے کھرتے ہر  
 پانی پینے سے منع فرماتے اور بعض اوقات میں کھرتے ہو کر پانی پیا جائز ہی سو معلوم ہونے واسطے  
 کھرتے ہو کر پانی پئے ہیں اور پانی پئے تو کٹورے میں دم نہیں چھورتے بلکہ باسن سے منہ جدا کر کر باہر  
 دم چھورتے اور پانی پیتے وقت تین بار طرف کے باہر دم چھورتے اور کٹورہ منہ کو لگائے تو اللہ بولتے  
 اور منہ سے چھوڑے بعد اللہ کہتے اور لوگوں کے ساتھ کھاوے تو سب کے آفر آپ تھے اور کسی کے بیان  
 دعوت کو گئے تو اسکو دعا دیتے اور ایک بار عمرو بن الحمق رضی اللہ عنہ حضرت کو دودھ پلائے سو حضرت  
 انکو یہ دعا دئے کہ یا اللہ تو اسکو جوانی کے ساتھ بر خور دار کر سو انکی عمر اسی برس کی ہوئی تو بھی جوان ہی  
 دئے تھے اور انکو سفید ایک بال بھی نہ نکلا فصل چوتھا حضرت کے لباس وغیرہ کے بیان میں عادت  
 شریف یہ تھی کہ جو لباس میں سر ہو سو پینے نفیس یا زینین ہونا لازم نہیں کرتے اور اکثر چادر اور لنگ موتی پینے

اور چادر پھٹی تو اسکو تھکے جوڑتے اور فرماتے میں بندہ ہوں بندہ لباس جمع پہنتا ہی لباس لباس  
پہنتا ہوں اور کبھی عجم کے بادشاہوں کے یہاں سے نفیس لباس آتا تو انکی خاطر سے اسکو ہینکر جلد نکال کر  
لوگوں کو دیدیتے اور لباس پاک پہنتے اور فرماتے اللہ پاک ہی کپڑے پاک ہننا دوست رکھتا ہی  
اور حضرت سر پر پگری باندھتے پگری بہت بری نہیں باندھتے اور نہ بہت چھوٹی بعضے روایتوں  
آیا ہی ستار شریف بنی صلی اللہ علیہ وسلم کی چودھ ماٹھ سے زیادہ بری نہیں رہتی تھی اور کبھی ساٹھ  
کی باندھتے تھے اور بائیں طرف سے تھکے کی نیچے سے اُسکا پھیر لیکر سیدھے طرف اٹکاتے ایسا باندھتے  
کو عربی میں ٹھیک کہتے ہیں اور دونوں شانوں کے بیچ کبھی سملہ چھوڑتے اور کبھی نہیں چھوڑتے اور حضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم پگری گول باندھتے اور پیچوں کو سر پر پھراتے اور پلو کو پیچھے سے اٹکاتے فتح مکہ  
کے روز سر مبارک پر سیاہ رنگ کی پگری تھی اور عمرو بن حُرث سے روایت ہی ہے کہ  
بین بنی صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر دیکھا اور سر مبارک پر پگری سیاہ رنگ تھی اور حضرت کو ایک  
پگری تھی اُسکا نام سحاب تھا اور عادت شریف تھی پگری کے نیچے ٹوپی پہنتے ٹوپی بی ہوئی رہتی اور  
بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا روایت ہی ہے کہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم کی ٹوپی سفید تھی اور حضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم قمیص دوست رکھتے اور اُسکی آستین منگت سے زیادہ دراز نہیں رکھتے اور قمیص کا طول  
آدھی ہندری تک ہوتا اور رنگ اور چادر وغیرہ بھی اتنی ہی دراز رہتی لڑتا کہ اپنے سے منع فرما  
اور آستین بہت کشادہ نہیں رکھتے اور قمیص میں گریبان کی چاک سینے پر رکھتے انس رضی اللہ عنہ  
سے روایت ہی ہے کہ حضرت کی قمیص مٹی کے کپڑے کی تھی اور اسکا دامن اور آستین کوتاہ تھی اور  
اُسکو گوندیاں تھے اور قرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ ہم مزینہ کے قبیلے کے چند لوگ حضرت پاس  
حاضر ہوئے تھے دیکھے تو حضرت کی قمیص گوندیاں کھلے ہوئے تھے سو میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کی قمیص کے گریبان میں اپنا ماٹھ ڈال کر مہربوس دھیرا اور بنی صلی اللہ علیہ وسلم مسافرت میں وحشی

پہننے تھے اسکے آستین نہایت تنگ تھے یہاں تک کہ وضو کے وقت آستین سے دست مبارک نکال کر وضو  
کئے اور عبد اللہ سے مولیٰ اس کے روایت ہی کہے کہ بی بی اسماعیلیہ ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ایک جنبہ  
طیالہ کی سروانی انکو دکھلا کر کہے یہ جنبہ ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کے یہاں  
سوانکے وفات کے بعد میں اکولنی اور اسکی گریبان اور فرجان پاس سر لگاکھا اور کوئی بیمار ہو تو اسکو  
دھو کر پانی پلاتے تو اس بیمار کو شفا حاصل ہوتی اور ایکبار حضرت حریر کا قبایہ میں کر پھر کر اسے اسکو  
نکال دئے شاید کہ وہ حریر کا تھا اسلئے نکالے یا عجم کا لباس تھا کر اسکو پہنا دوست نہ جانے اور  
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکثر چادر اور کرتے چادر کا طول چار یا تھکے کا اور عرض ارہنی یا تھکے کا اور لنگ  
جو باندھتے تو روبرو چھوڑتے اور پیچھے سے اٹھاتے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہی کہے  
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم لنگ ناف کے نیچے باندھتے ناف دستی اور عمر رضی اللہ عنہ ناف کے اوپر باندھتے اور  
ابو بردہ بن ابی موسیٰ سے روایت ہی کہے کہ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ایک چادر اور لنگ  
موتی پویدان پری ہوئی لے آئے اور کہے یہ کپڑے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہین روح شریف حضرت کا  
اسی کپڑوں میں قبض ہوا بہت حدیث میں آیا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بدن میں حلقہ تھا سوسے مراد  
دو کپڑے ہین مثلاً چادر اور لنگ یا قمیض اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پا کجامہ خرید فرمائے اور کہے  
یہ بہتر شری لیکن اسکو پہنے یا نہیں سو کچھ ثابت نہیں قرآن رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہے کہ پہنتے سو  
کپڑوں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس حجرہ دوست تھا خبرہ ایک کپڑا میں میں فتاہی چادر کی طرح ہنتے  
اور اس میں خطوط سرخ اور میل بوئے رہتے ہین اور ابی ریمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہے کہ میں ایکبار  
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھا دو بردہ پہنتے تھے نرد ایک کپڑا ہوتا ہی میں میں کہ اس میں خطوط رہتے ہین  
اور ابی یعلیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہے کہ میں دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سبز برد کی جامل ڈالکے کہے کا  
طواف کرتے تھے اور بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز صبح کو

سیاہ کحل اور کے نکلے اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم صوف کا کپڑا پہنتے تھے  
 اور برار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حله سرخ رنگ پہنے اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے  
 کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عیدین اور جمعہ کو سرخ برد پہنتے یہ برد ہر سرخ تھی یا اس میں سرخ اور سیاہ خطوط  
 سو اختلاف ہے اور جابر بن سلیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک بار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا  
 تو شملہ یعنی دو پتہ اوڑھے تھے اور اس کے پلوؤں کے کرے حضرت کے پانوں پر پڑتے تھے اور حضرت پاس  
 و فوداؤں میں تو انکی ملاقات کے وقت سبز چادر اوڑھتے تھے بن ملائکہ کہتا ہے کہ خلیفہ ہشام بن عبد الملک نے  
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی برد جبرہ اوڑھا تھا تو اسکو دو حاشے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم چادر کھنڈوں کے  
 اوڑھتے اور بعضی اوقات میں سر پر سے اوڑھ کر اس کے پلو کا مذھون پر ڈالتے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سلاطین  
 کو نامے بھیجنا چاہے تو بعضی لوگ جاننے والے عرض کئے کہ وہ خط پر جب تک مہر نہ ہو تو اسکو قبول نہیں  
 کرتے پھر حضرت مہر کندہ کر کے حکم فرمائے نگین اسکا عقیقہ کا تھا اور انگوٹھی روپے کی تھی اور نقش محمد رسول  
 تھا محمد ایک سطر رسول ایک سطر اللہ ایک سطر اور اسکو حضرت سیدھے ماتھے کی کرانگلی میں پہنتے تھے بعضی  
 اوقات بائیں ماتھے میں بھی پہنتے ہیں اور حضرت مہر پہنتے تو گین متیلی طرف رکھتے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 کے وفات کے بعد اس مہر کو ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ پہنتے تھے اور اسی سے مہر کرتے تھے بعد عمر رضی اللہ عنہ  
 پہنتے تھے بعد عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس تھی سو انکے ماتھے سے اریس کے کنوین میں پر پی بہت تلاش کئے  
 اور پانی کھینچو اُسے پر نہ ملی ابن عساکر روایت کے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو امر  
 کئے کہ مہر میں محمد بن عبد اللہ کندہ کرو او علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ مہر کندہ کے تین تاکید کئے اس نے مہر کا نقش  
 جب کو دیا تو اسکا ماتھے پھر کے محمد رسول اللہ کا نقش ہو علی مرتضیٰ کچھ کراؤں سے تعرض کئے تو کہا میں نقش  
 کھوئے وقت غافل تھا لیکن ماتھے پھر جا کے نقش ہو گیا پھر حضرت سے عرض کئے تو حضرت تبسم کر کر فرمائے میں  
 رسول اللہ ہوں اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پانوں میں نعل یعنی چل پہنتے اور بعضی اوقات نئے پاؤں پہنتے

اور بھی موزے پہنتے حضرت کے فعلین میں دونا تھی رہتے تھے بزرگان سے منقول کی حضرت کے نعال شریفی کی  
 مثال بنا کر رکھنے میں بہت برکات ہیں درد کی جگہ اسکو رکھیں تو درد جاتا رہتا ہی اور وہ مثال رہنے سے دشمن  
 چور پناہ ہوتی ہی اور درد زہ کے وقت اسکو عورت سیدھے ہاتھ میں کرے تو بولبلد آسانی کے ساتھ ہوتا ہی اور اسکا  
 رکھنا نظر اور سر سے مان ہی اور لشکر میں رہے تو اس لشکر کو ہر میت نہیں ہوتی اور جہاز میں رہے تو غرق سے امن  
 رہتا ہی غرض اس کے رکھنے میں بہت فوائد اور برکات ہیں مگر تاثیر ظاہر ہونے اعتقاد ضروری اس کے اسکا  
 ہیں اور اکثر نامور علما یہ شکل پر اعتماد کر کے اسکو لکھے ہیں سو یہ عاصی بھی اسکی وہ شکل یہاں کھینچا



فصل پانچواں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سونیکے بیان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 ثلث شب کے بعد آرام فرماتے اور آدھی رات کو اٹھ کر مسواک کرتے اور وضو سے فراغت پا کر  
 نماز پڑھتے اور نماز میں قنات دراز پڑھتے اور رکوع سجود میں بہت دیر تک رہتے بعد پھر کچھ  
 آرام فرما کر صبح کی نماز واسطے باہر تشریف لاتے غرض شب کو آرام بہت کم فرماتے اور اکثر اوقات  
 شب کے عبادت الہی میں کاٹھتے اور با وضو آرام کرتے اور سیدھی کھڑے لیٹے اور پہلی کو خسارے  
 کے پتھر رکھتے اور منہ قبلہ طرف کرتے اور پچھلی شب آرام کرے تو کوئی ٹپک کر یا تھوٹھاٹھاتے اور میر مبارک  
 اُس پر رکھ کر آرام کرتے اور حضرت سونیکے وقت معدے کو املا سے خالی رکھتے حضرت سوو تو فقط  
 اٹکھ سوتے تھے اور دل ہوشیار رہتا پھر اگر کوئی کچھ بات کریں تو حضرت سنتے تھے حضرت سونے کا  
 پچھو بی بی عایشہ کے یہاں چمے کا تھا اس میں خرے کے درخت کا نار بھر تھے اور بی بی عایشہ  
 کے یہاں کھل تھی اسکو دیری کر کے پچھاتے تھے اور کبھی زمین پر اور کبھی چھیر پر آرام فرماتے اور بی بی عایشہ  
 رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک بلیگ تھا اسکو بردی کی تیوں سے بٹے تھے  
 الغرض عیشنگی سے کرنا اختیار فرماتے تھے اور کچھ آوے تو اُسی وقت اسکو خاجون تقسیم کیا کرتے  
 باب تیسرے حضرت کی نبوت کی دلائل اور معجزات کے بیان میں اس باب میں دو فصل ہیں  
 فصل پہلا نبوت کے دلائل جو اہل کتاب وغیرہ خبر دے ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے  
 دلائل آفتاب سے زیادہ روشن و تابان اور ہر شعور مند پر ظاہر عیان ہیں اور اگلے پیغمبروں کے کتابوں میں  
 مسطور اور علما یا مشہور ہی عاصی کچھ ایک بیان بطور نمونے کے گذارش کرتا ہے اگلے انبیاء کی کتابوں  
 میں جو بشارت نامہ مذکور ہیں وہ بیان بخاری عطا ہیں بسیار سے روایت کئے ہیں کہ میں عبد اللہ  
 بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے مل کر پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اوصاف تو ریت میں کیا لکھا ہے  
 انھوں نے تو ریت پر تھے سو کہے قرآن میں جو اوصاف مذکور ہیں انہی اوصاف سے بعضی تو ریت میں

بھی میں ای نبی ہمنے جگو بھیجا گواہ بنا کر خوشی کے باتیں سناوین اور دروین اور حافظ نادانوں کا  
 تو میرا بندہ ہی اور پیغمبر تیرا نام رکھا میں نے متوکل نہیں بد اخلاق اور نہ سخت اور نہ پکارنے والا بازاروں  
 میں بدی کا بدلا بدی نہیں کرتا لیکن معاف کرتا اور درگزر کرتا اور اللہ تعالیٰ اسکو موت نہ دیگا جب تک  
 کہ لنگری ملت سیدھی نہ کرے یہاں تک کہ کہے لا الہ الا اللہ اور کھولیکا اسکے سب اندھی انگٹھ اور  
 بہرے کان اور غلاف میں کے دل اور ابن عساکر عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے جو یہودیوں کے برے عالم  
 اور اسلام مشرف ہوئے تھے سو روایت کئے ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سے روانہ ہوئے کر کرنا  
 سے تو حضرت کی ملاقات اسطے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکو دیکھ کر فرمائے ابن سلام شرب کا عالم تو یہی ہے کہ  
 ہو حضرت فرمائے میں تجھے قسم دیتا ہوں اسکی جو موسیٰ پر تورت نازل کیا میری صفت کتاب الہی میں  
 کیا ہے ابن سلام کہے یا محمد تم اپنے پروردگار کا وصف کہو پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم مضطرب ہو گئے کہ اس میں  
 جبریل کے کہے کہ ہاں محمد وہ اللہ ایک ہی اللہ ہے نیاز ہی کسی کو جانہ کسی سے جانا اور نہیں اسکے جو رکا  
 کوئی یہ سن کر عبد اللہ بن سلام کہے میں گواہی دیتا ہوں تم بیشک اللہ کے رسول ہیں اور اللہ تعالیٰ تم کو اور  
 تمھارے دین کو سب پر غالب کرے گا اور میں تمھاری صفت اللہ کی کتاب میں سیا پاتا ہوں ای نبی ہمنے بھیجے  
 جگو گواہ بنا کر اور خوشی کے باتیں سناوین اور دروین تو میرا بندہ ہی اور رسول تیرا نام میں متوکل رکھا میں  
 ہی بد اخلاق اور نہ سخت اور نہ پکارنیو والا بازاروں میں اور بدی کا بدلا بدی نہیں کرتا لیکن عفو کرتا اور درگزر کرتا  
 ابی اسکو اللہ تعالیٰ وفات دیگا جب تک کہ تیرے ملت کو راست نہ کرے یہاں تک کہ بولے لا الہ الا اللہ اور کھولیکا  
 اس اندھی انگٹھ اور بہرے کان اور غلاف میں کے دل اور درجی اور ابن سعد اور ابن عساکر کے احبار سے روایت  
 کئے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت تورت میں یوں ہے محمد فرزند عبد اللہ کے پیدا ہوئے کے میں اور  
 ہجرت کر گئے طہی طرف اور ہوگی انکی مملکت شام میں نہیں ہی فخر کو اور نہ پکارنیو والا بازاروں میں اور بدی کا  
 لیگا بدی کا بدی لیکن معاف کرے گا اسکی امت ثنا خوان ہوگی اللہ کی ثنا اور حمد کرے گی ہر صفت میں اور اللہ کی

تکبیر بولگئے ہر بلندی پر اور دھویا کرتے اپنے ماتھے پاؤں اور لنگ بندھنے اپنی کمر پر صفوف کھڑے ہوئے  
 اپنی نماز میں جیسا صف کھڑے ہوئے جنگ میں آواز انھوں کے گونجے گا مساجد میں جیسا شہد کی مکھی گونجتی  
 اسی اور انکی ندا سننے جاگی آسمان کے درمیان اور روایت کہے ہیں ابو نعیم وغیرہ کہ لعاب حبار سے پوچھے تم نبی  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ایمان نہ لاکر اب عمر کے وقت  
 ایمان لائے سو کیا سب کے میرا باب برا عالم تھا اور جو کچھ موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوا تھا اس سے خوب  
 واقف تھا اور مجھے بھی تمام کتب کی تعلیم کیا جب اسکی موت کا وقت قریب پہنچا مجھے کہا میں جو کچھ جانتا  
 سو تجھ کو سکایا مگر دو ورق اس میں ایک نبی کا احوال مذکور ہے اور اس نبی کے نکلنے کا وقت قریب ہے  
 اور میں انکو ہر کر فلانے مقام میں رکھا ہوں اور اسکا منہ مٹی لگا کر بند کیا ہوں تو اسکو کھول کر گریز نہ  
 دیکھ شاید کوئی جھوٹا نکلے اور نبوت کا دعویٰ کرے اور تو نادانی سے اسکا تابع ہو جاوے غرض اسکی  
 موت بعد مجھے اسکو کھولے بغیر چپ ہوئی لکھا اس میں لکھا ہی محمد نے رسول اللہ ہی اور خاتم النبیین اسکی  
 بعد کوئی نبی نہیں پیدا ہو سکی ہے میں اور ہر تگاہ اسکا طیبہ بد اخلاق نہیں اور نہ سخت اور نہ پکار ہوا الا  
 بازاروں میں بدی کا بدلہ بدی نہیں کرتا لیکن عفو کرتا اور درگزر تا اسکی امت اللہ کی ثنا خوان میں ثنا  
 کرتی اللہ کی ہر حال میں اور انکی زبان پھر اگر گلی اللہ کی تکبیر میں اور اپنے نبی کی مدد کرے اسکی دشمنوں پر ہویا  
 کرے اپنی شرمگاہ اور لنگ بندھنے اپنی کمر پر انکی انجیل رہی انکے سینوں میں اور ایک دوسرے سے  
 سکے بھائی سا دوستی رکھیں اور وہی لوگ ہشت میں اول جائے القصہ حیدر روز نہیں گئے کہ سماعت میں  
 پہنچا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے میں دعویٰ نبوت کا کرتے ہیں پھر میں احوال کی دریافت میں تھا یہاں تک  
 کہ عمر رضی اللہ عنہ کے عاملان آئے اور انکی راست بازی اور وعدہ وفا میں میرے پاس غلبہ ہوئی اور انکو  
 انکے دشمنوں پر جو فتوح ہوئے سو بغور ملاحظہ کیا تو مجھے یقین ہوا کہ وہ نبی ہیں غرض ایک روز میں لاٹھا  
 پر تھا کوئی مسلمان میرے پاس آیا ایتھا الذین اولوا الکتاب امنوا بما نزلنا مصدقا

لَمَّا مَعَكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ نَطْمِسَ وُجُوهًا فَنَرُدَّهَا عَلَى أَدْبَارِهَا أَوْ نُلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّا أَصْحَابَ  
 التَّسْتِيبِ وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ مَفْعُوكًا إِي كِتَابِ الْوَيْمَانِ لَا وَاسِيَهُمْ هُوَ يَنْزِلُ كَيْسَ بَيَا تَهَارِ يَاسِنِ  
 کو پہلے اُس سے کہ ہم مشا دالین گئے منہ بہر الت دین انکو پیچھے کے طرف یا انکو لعنت کریں جیسی لعنت کی  
 ہفتہ والوں کو اور اللہ نے حکم کیا سو ہوا یہ آیت سننے ہی تجھے اندیشہ ہو کہ میرا منہ پیچھے طرف کہاں پھرتا  
 اور یہی نظار لگی کہ صبح کب ہوگا پھر صبح ہوتے ہی میں مسلمانوں یا سنا کر اسلام مشرف ہوا روایت کیے ہیں  
 بیہوشی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہے جا رو د بن اعلیٰ آکے اسلام لایا اور کہا قسم ہی اُسکی جو تم کو رسول  
 کیا میں انجیل میں تمہاری صفت دیکھا اور بتول کا فرزند یعنی عیسیٰ علیہ السلام تمہارے آنیکی خوشخبری دیا  
 اور یہی روایت کیے ہیں سب بن منہ سے اور انھوں اگلے انبیا کی کتابوں سے خوب واقف تھے کہ اللہ تعالیٰ  
 داؤد علیہ السلام کو وحی کیا کہ تیرے بعد ایک نبی آگیا اسکا نام احمد اور محمد ہی روایت کیے ہیں طبری  
 اور بیہوشی اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے فتنان بن عاصم سے کہے کہ ایک روز ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس تھے  
 ایک یہودی آیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس سے پوچھے تو تو ریت پر ہا ہی تو بولا پر ہا ہو پوچھے انجیل  
 تو بولا ہو پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسکو قسم دیکر پوچھے میری صفت تو ریت اور انجیل میں ہی یا نہیں تو  
 بولا ایک نبی آیا والا ہی اُسکی لغت تمہاری لغت سا ہی اور میت تمہاری میت سا اور نکلتا تمہاری نکلتا سا  
 اور ہمو آرزو تھی کہ وہ ہمارے میں ہوگا پھر تم نکلتے سے ہم اندیشہ ہو کہ دیکھے تو تم وہ نہیں کیونکہ  
 اس کے ساتھ ستر ہزار آدمی اسکی امت سے ہو گے کہ انپر حساب اور عذاب نہیں اور تمہارے تو چند آدمی ہیں رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمے قسم ہی اُسکی کہ میری امت کے حکم میں ہی میں وہی ہوں اور وہ میری امت  
 ہی اور وہ ستر ہزار اور پھر ستر ہزار سے بڑھ کر ہیں روایت کیے ہیں ابن سعد اور عیسیٰ کرنے پہل سے  
 مولیٰ عثمہ کا کہا کہ ہم جاہلیت میں نصرانی مذہب اختیار کئے تھے سو میں ایک روز انجیل لیکر پڑھتا تھا  
 دیکھا کہ ایک رقی کو سرش لگا کر جو راہی اسکو چیر کر دیکھنے لگا اُس میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف

یوں لکھا ہی کہ وہ نہ بہت کوتاہ قد ہی اور نہ دراز گوارانگ اسکے دونوں شانوں پر مہر ہو  
 ہی اکثر گوشت باندھ کے بیٹھا کر بگا اور صدقہ نہ لیگا اور دراز گوش اور اونٹ پر بیٹھا کر بگا اپنی بکری  
 کا دودھ آپ ہی پور کر بگا اور پیوند پری ہوئی قمیص بگا ایسا جو کہے تو تکر سے بری ہی اس نے  
 یہ کر بگا اور وہ اس عجل کے اولاد میں ہوگا اسکا نام احمد اتنا دیکھا کہ اس عرصے میں میرا چچا اگر مجھے مارا  
 اور بولا اسکو کیا تو دیکھتا ہی میں بولا اس میں احمد کا وصف لکھا ہی وہ بولا احمد بھی آئے نہیں آتے  
 کہے میں بن سعد ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہے کہ ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیت المقدس میں بیٹھے ہوئے  
 کے مدرسے کو تشریف لگے اور فرمائے تمہارے میں کا جو برا عالم ہی ہو آوے تو میں اس سے کچھ پوچھوں گا  
 پھر سب عبد اللہ بن صویر یا طرف اشارہ کئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسکو کنارے لیجا کر کہے تجھے تیرے  
 دین کی اور اللہ تعالیٰ جو نعمتان تم پر بخشش کیا اور من و سلوی کھلایا اور ابر کا سایہ کیا سو اسکی قسم  
 میں اللہ کا رسول ہوں سو تو جانتا ہی ہو لا درست اور میں جیسا جانتا ہوں ویسا ہی ہمارے سب  
 لوگ جانتے ہیں اور تمہارے اوصاف تو ریت میں نہ کوہ میں لیکن یہود حسد ایمان نہیں لاتے حضرت فرما  
 پھر تو کیا واسطے اسلام نہیں لانا تو بولا قوم کا خلاف کرنا خوب نہیں سمجھتا ہو شاید وہ ایمان لائے اس  
 وقت میں بھی لاؤنگار و آیت ہیں امام احمد اور ابن سعد کہ ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف  
 لیجاتے تھے راہ میں یہودی کا لڑکا بیمار تھا سو اسکا باب توریت نکال کر پڑھتا تھا نبی صلی اللہ  
 علیہ وسلم اسکو کہے ای یہودی تجھے قسم ہی اسکی جو توریت موسیٰ پر نازل کیا توریت میں میری صفت  
 اور میرا نکلنا مذکور ہی یا نہیں پھر وہ سر سے اشارہ کیا نہیں اور وہ لڑکا جو بیمار تھا سو کہا موسیٰ  
 توریت جو نازل کیا میں اسکی قسم کہ اگر کہتا ہوں تمہاری صفت اور نکلنے کی جگہ اور وقت توریت میں وہ  
 پاتا ہی اور میں گواہی دیتا ہوں کہ معبود نہیں سوائے اللہ کے اور مقرر تم اللہ کے رسول میں پھر حضرت  
 فرمائے اب یہودی کو بیان سر کا دیو اور روح اسکا قبض ہوے بعد اس پر حضرت جنازے کے نماز ادا کئے

روایت کئے ہیں ابن سعد اور ابو نعیم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہے کہ قریش نے نصر بن الحارث  
 اور عقیقہ بن ابی معیط وغیرہ چند اشخاص کو مدینے کے یہود پاس روانہ کئے تاکہ ان سے احوال نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 کا دریافت کریں پھر وہ لوگ مدینے کو جا کر یہود کے ہماری قوم میں ایک کا قیم بہت ہی حقیر تھا سو وہ  
 ایک سی بات کرتا ہی کہتا ہی آپ رسول ہوں رحمن کا یہود کہے اسکے اوصاف بیان کرو پھر اوصاف بیان  
 کئے پوچھے اسکے تابعدار کون ہوئے کہے چند سفار ہوئے ہیں یہ سن کر انکا برا عالم جو تھا سو منسک کہہ رہا  
 بنی بنی جسکی لغت ہم کتابوں میں دیکھتے تھے بعضی روایتوں میں آیا ہی کہ یہود بعد انکو کہے اسکے پوچھ  
 ذوالقرنین اور روح اور اصحاب کہف سے اگر نبی ہو تو دو بات کی خبر دے گا اور ایک بات کی خبر نہ دے گا پھر حضرت  
 سے پوچھے تو سورہ کہف نازل ہوا ذوالقرنین اور اصحاب کہف کا احوال بیان کئے اور روح کو امر رب ہی  
 کر کر فرمائے روایت کئے ہیں ابن ابی حاتم اور ابو نعیم نے وہب بن منبہ سے نقل کرتا ہی اشعیا علیہ السلام  
 کی کتاب سے کہ اللہ تعالیٰ اشعیا کو وحی کیا کہ میں ایک نبی امی کو بھیجے والا ہوں کہ لوگوں کا اس کے سب سے  
 بہرے کان اور غلاف میں کے دل اور اندھ کی آنکھ اسکی ہدایت کے میں اور حیرت کا دھندہ اور تمسک اسکی  
 شام میں وہ میرا بندہ ہی متوکل مصطفیٰ مرفوع جب متوجہ مختار مدی کا بدلا نہیں کرنا لیکن معاف کرنا  
 اور درگزر کرنا اور بخشش دینا مہربان مومنوں پر جانور پر سنگینی دیکھ کے روٹکا اور بیوہ کو دھمکے میں تنہا کو دیکھ  
 روٹکا وہ نہیں ہی بد اخلاق اور نہ سخت اور نہ پکارنیو لا بازاروں میں اور نہ آراستہ شخص سے طوڑنے کے  
 یہودہ لیا چین سے چلیگا اگر چراغ کی بازو چلے تو نہ بکھے اور اکثر خشک چھری پر چلے تو اسکے پانوں  
 کے نیچے آواز نہ آوے اسکو میں بھیجوں گا خوشخبری دینے اور درستی اور اسکو درست کروں گا ہر خوبی کے لئے  
 اور دیونگا اسکو پاکیزہ اخلاق کروں گا آہستگی اسکا لباس اور نیکی اسکا شعار اور تقویٰ اسکا باطن اور حکمت  
 اسکی عقل اور راستی اور وفاداری اسکی طبیعت اور معاف کرنا اور بخشش اور بھلی بات کرنا اسکی اخلاق  
 اور عدل کرنا اسکی سیرت اور حق اسکی شریعت اور ہدایت اسکی مشی اور ملت اسکی اسلام اور الحمد للہ اسکا نام

راہ بتاؤنگا اسکے سب گمراہی کے بعد اور سکھاؤنگا نادانی کے بعد اور نام اور کرونگا گم نامی کے بعد  
 اور نامدار کرونگا بے نامی کے بعد اور بروتی کرونگا کمی کے بعد اور غنی کرونگا محتاجی کے بعد اور کھتے  
 کرونگا جدائی کے بعد اور الفت کرونگا اسکے سبب دلون میں جو پرگندہ تھے اور ملتون میں جو  
 تھے روایت کئے ہیں ابو نعیم نے کعب الحبار اور وہب بن منبہ سے کہے کہ دانیال کی کتاب میں کئی تخت نصر  
 بادشاہ ایک خواب دیکھا دہشت ناک ہوشیار ہوا تو وہ خواب یاد رکھا پھر کاہنان اور ساحران کو بلوئے  
 خواب میں اپنے پر جو دہشت ہوئی سو بیان کر کر اسکی تعبیر پوچھا وہ کہے اگر تو خواب بیان کیا تو ہم اسکی  
 تعبیر کیسے یوں لا خواب مجھ کو یاد نہیں غرض آخر دانیال کو بلوئے کہ اپنا اضطراب بیان کیا دانیال کہے تو خواب  
 میں دیکھا ایک بت بہت ہی بڑا اسکے پائون زمین میں اور سر آسمان پر اور پرتو سونیکا اور بیچ میں  
 اور نیچے تانبہ پندریان لوہے کے اور پائون متی کے اور تو اسکی خوبی اور مضبوطی کو تعجب سے دیکھتا تھا  
 کہ اُس میں ایک پتھر آسمان سے اسکے بیچ سر میں پر کر اسکو ٹکرے ٹکرے کر دیا بیان تک اُس کا سونا روپا تھا  
 لوہا متی سب مخلوط ہو گئے اور تو سمجھا اگر جن اور انس تمام جمع ہو کر اسکو جدا کرنا چاہیں ان سے وہ نہ  
 ہو سکیگا اور اگر بار بار چلے تو اسکو اُڑا دیکھا وہ پتھر بڑے لگا اسقدر بالیدہ ہو کہ تمام  
 روئے زمین اُس سے بھر گیا سوائے آسمان کے اور اُس پتھر کے کچھ نظر نہ آنے لگا بخت نصر کہا تم سب کہے  
 میں یہی خواب دیکھا اب کہو اسکی تعبیر کیا ہے دانیال کہے بت جو ہی سو مختلف امتان میں اول اور اوسط اور آخر  
 زمانے میں اور پتھر جو گرسو وہ ایک دین ہی ان امتون پر گیا اور سب پر غالب آگیا اس طرح ہے کہ اللہ تعالیٰ  
 ایک نبی امی کو عرب سے بھیجا اُس نے تمام امتون اور دنیوں کو توڑ دیا جیسا پتھر بت کو توڑا اور تمام  
 دنیاں اور امتان پر غالب آگیا جیسا پتھر سب پر غالب ہو تمام کو پوشیدہ کیا الغرض اگلے انبیاء کی کتب  
 میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام ملاحظہ مذکور تھا اور حضرت اوصاف اور شانیاں مذکور تھے بعد حضرت  
 ظاہر ہونیکے یہود و نصاریٰ کے علماء عداوت اور دنیا کی لالچ سے اسکو نکال دئے اور بہت جگہ تغیر و تبدل

کئے چنانچہ آجنگ بھی وہ لوگ اپنی کتابوں میں تغیر و تبدل کر دیتے ہیں اور دو چار ہزار کتاب نئی چھاپتے ہیں اور اس کو مشہور کر کر پانی کتابوں سے بنیاست پوچھ کر پھیک دیتے ہیں باوجود اتنی ضرارت کے ہنوز ان کی کتابوں میں بہت سی مقام میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مذکور یہاں تھوڑا بطور نمونے کے لکھتا ہوں تو حضرت کے سفر الاستثنا کے اٹھارویں باب کی اٹھارویں سطر سے لکھتا ہوں کہ میں ان کے یعنی بنی اسرائیل کے لئے ان کے بھائیوں میں تجھ سے ایک بنی قایم کروں گا اور اپنا کلام اسکے منہ میں ڈالوں گا اور جو کچھ میں اسے فرماؤں گا اسے کہیں گا اور ایسا ہو گا جو کوئی میرے باتوں کو جھینے میں نام لیکے کہیں گے نہ سنیں گے تو قوم سے ہلاک کیا جاوے گا اور اس میں کہہا کہ ان کے بھائیوں سے تو معلوم ہوا وہ بنی اسرائیل سے نہیں بلکہ ان کے بھائیوں سے بنی اسرائیل کے بھائی نہیں مگر بنی اسمعیل اور بنی اسمعیل نبوت کا دعویٰ کوئی نہ کیا سوائے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور اپنے دعوے کو معجزات سے ثابت کئے تو معلوم ہوا کہ بنی سے مراد محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں بلکہ تو یہ جو یہود کے پاس ہی اسکے کئی نسخوں میں ہیں ای موسیٰ میں بنی اسمعیل کے لئے ایک بنی میرے گھر سے قایم کروں گا اور میری بات اسکے منہ میں ڈالوں گا اور جو کچھ کہ میں اس کو فرماؤں گا سو ان کو کہیں گا چنانچہ مولانا شاہ عبدالعزیز دہلوی اس عبارت کو اپنی کتاب درمہ وافض میں لکھے ہیں اور اس میں سے مراد محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہونے پر ایک قریبہ اور بھی ہے کیونکہ اس میں لکھا ہے کہ اسکے منہ میں اپنا کلام ڈالوں گا سو تو ریت نخل زبور وغیرہ اللہ تعالیٰ کا کلام انبیاء کے منہ میں ہی تھا تو معلوم ہوتا ہے کہ اسکے لئے کچھ ترہکروں گا ویسا کلام کوئی نہیں سوائے قرآن شریف کے کہ جس کو حضرت کا معجزہ کیا اور وہ کلام کو تمام امتیاز پرہتے ہیں اور اسکے حافظ ہیں اور اس سے احکام کا استنباط کرتے ہیں اور وہ جو کہا کہ جو کوئی نہ تو قوم سے ہلاک کیا جاوے دلائل کتابی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی مراد ہیں اور جو حضرت کی بات نہ مانے تو اس کو قتل کرنا ہی اور نصاریٰ اس نص کو مسیح علیہ السلام کے حق میں جو لیتے ہیں سو بات بن نہیں سکتی کیونکہ خدا تعالیٰ کا کلام ان کے منہ میں جس طور پر کہ ہم کہتے تھے اور علیہ السلام کی دعوت

جو قبول نہ کرے تو اسکو ہلاک کرنا آیا نہیں اور اس لئے معلوم ہوتا ہے کہ اس نبی کی دعوت علی العموم  
 رہیگی اور مسیح علیہ السلام کی دعوت مخصوص بنی اسرائیل کو تھی تو ریت کی سفر التکوین کے انچاسویں  
 باب کی دسویں سطر میں لکھا ہے یہوذا ہے ریاست کی چھری نہ جائیگی اور نہ ناموس وضع کرنیوالا  
 اس کے نسل سے جائیگے جب تک شیلو نہ آوے اور قومین اس کے پاس جمع ہونگے اس نے اپنا گدھا تاک سے  
 اور اپنی گدھی کا بچہ کرم سے باندھ کر اپنے کپڑے شراب میں اور اپنی پوشاک انگور کے لہو میں دھو کر  
 اس کی انکھیں شراب سے لعل ہونگی اور اس کے دانتھہ دو دھہ سے سفید ہونگے انتہی یعقوب علیہ السلام جس کا لقب  
 اسرائیل تھا اپنے فرزند یہوذا کو یہ بشارت دئے اور شیلو سے مراد محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں حضرت کے آنے  
 سے بنی اسرائیل کی غرت اور سلطنت اور ناموس کے وضع کرنیوالے یعنی انبیا جاتے رہے اور نصاریٰ جو کہتے  
 ہیں شیلو سے مراد مسیح علیہ السلام ہی سو یہ بات بن نہیں سکتی کیونکہ مسیح کے آنے سے نبوت بنی اسرائیل سے  
 نہیں گئی اس لئے کہ مسیح علیہ السلام بنی اسرائیل سے تھے اور مسیح پاس قمین جمع نہ ہوئے اور مسیح کے آنے کے بعد  
 نہ تھے بخلاف بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ حضرت پاس قمین جمع ہوئے اور انکھیں سرخ اور دانتھہ نہایت سفید  
 تھے اور گدھا تاک سے اور گدھی کا بچہ کرم سے باندھنا اس سے شاید اشارہ ہی کہ انکی سلطنت انتہائے  
 زمین تک ہونا اور شراب میں کپڑے دھونا شاید مراد جہاد کرنا اور خون میں کپڑے رنگین ہونا ہی تو ریت  
 میں سفر الاستثنا کے تین تیسو باب کی دوسری سطر میں لکھا ہے موسیٰ نے کہا کہ یہوواہ سینا سے آیا اور ساعیر  
 طلوع ہوا اور فاران کے پہاڑ سے اُنپر چمک کے بڑا دن مقدس سا تھا آیا اور اس کے دھنے ہاتھ ایک آتشی  
 شریعت ان کے لئے تھی وہ قوم کے ساتھ کمال اخلاص سے محبت رکھتا ہے اسکے سارے مقدس ہاتھ میں ہیں اور وہ  
 تیرے قدموں سے نزدیک ہیں اور تیری تعلیم کو قبول کریں گے انتہی سینا نام پہاڑ کا ہے جس پر موسیٰ علیہ السلام  
 کو تجلی ہوئی وہاں سے آنا مراد تو ریت کو نازل کرنا ہی اور دین کی تعلیم شروع ہونا ہی موسیٰ علیہ السلام قبل  
 بیت سے انبیا آئے پر دین کی تعلیم اس قبہ کی نہ تھی اور ساعیر نام پہاڑ کا ہے جس پر عیسیٰ علیہ السلام بیٹھا کرتا تھا

وہاں سے طلوع کرنا عیسیٰ تو ریت انجیل کے احکام کی تعلیم کرنا ہی کہ اسے شریعت یونان و روم میں رواج  
پائی اور فارن نام مکہ معظمہ کا ہی اسی کے پہاڑ صراط پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ابتدا میں وحی نازل ہوئی  
اور ہزاروں مقدس مراد صحابہ میں رضی اللہ عنہم کہ خدا تعالیٰ کے تعلیم کو قبول کئے اور تشریف شریعت  
مختار ہی کی شمشیر ہی کہ شمشیر کے زور سے لنگرے ملتے تھے کو راست کیا زبور کے ہتھوڑیں باب میں لکھا  
کہ اے خدا بادشاہ کو اپنی عدالتیں عطا کر اور بادشاہ کے بیٹے کو اپنی صداقت دے وہ تیرے بندوں میں  
صداقت سے حکم کریگا اور تیرے مسکینوں میں راستبازی سے پہاڑ تیری قوم کی لئے سلامتی ظاہر کریگا  
اور تیرے راستبازی وہ راستبازی سے خلق کے مسکینوں کا انصاف کریگا اور محتاجوں کے فرزندوں کو  
بچا دیگا اور ظالموں کو ٹکرے ٹکرے کریگا جب تک سورج اور چاند باقی رہیں گے سارے لپشتوں کے لوگ  
بتجہ سے دراکر نیگے وہ ہار کے مانند کائی ہوئی گھاس پر نازل ہوگا اور چھوٹی کے منہ کی طرح جو زمین کو  
سیلاب کرتا ہی اس کے عصر میں جب تک چاند باقی رہیگا راستباز بھلے اور سلامتی کا مل ہوگی سمندر  
سمندر تک اور دریا سے انتہائے زمین تک اس کا حکم ہوگا وہ جو بیابان کے باشندے ہیں اس کے  
سامنے بھٹکے اور اس کے دشمن بائی چائیکے ترسیں اور جزیروں کے سلاطین تجھے لاوینگے عرب کے اور  
بادشاہ ہدیے گزرائینگے ہاں سارے بادشاہ اس کے حضور سرنگوں ہونگے ساری گروہیں اس کے خدمت گزاری  
کریں گی کیونکہ وہ نالہ کرنیوالے محتاج کو اور مسکین کو اور سکو جو بے یار ہی چاویگا وہ دل شکستہ اور محتاج  
زخمی کریگا اور محتاجوں کی جان بچالیکا وہ انکی جانیں جو اور حضا سے بچالیکا اسکا نام انکے پاس  
ہوگا اور عرب کا سونا اسے دیا جائیگا سدا اس پر صلاۃ کہا کریگے ہر روز اسکی مبارکباد کہی جائیگی  
اسوقت ایک مٹی بھر دانے جو زمین میں یا پہاڑوں کی چوٹیوں پر گرے تو ان کے پھل لبان کے درخت  
کے طرح چھڑ آونگے اور مدینے سے گھاس کے مانند پھلے اسکا نام ابد تک باقی رہیگا جب کہ افغان  
اسکے نام کا رواج ہوگا لوگ اسے مبارک ہو کے ساری قوم اسے مبارک کہیں گے انتہی یہ نص سلیمان

علیہ السلام کے حق میں ہونہیں سکتا کیونکہ یہ اوصاف تمام انہیں پایا نہیں جاتے چنانچہ یہ دونوں نصاریٰ  
 کے پادریوں کا بھی استہارہ اتفاق ہی اور نصاریٰ جو دعویٰ کرتے ہیں کہ یہ یسوع مسیح علیہ السلام کے حق میں  
 ہی ہوئے دلیل ہی کیونکہ کوئی ایک صفت اسکی انہیں تھی مگر یہ تمام اوصاف محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں  
 موجود ہیں اور بادشاہ کا ہتیا کر کر جو ابتدا میں آیا ہی سو بعید نہیں کہ پادریوں کے کچھ تغیر دیکے وہ لفظ  
 لکھیں رہیں بر تقدیر نبوت اسکی تاویل یہ ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے داؤد علیہ السلام کے بنی الاعمام میں  
 تھے تو جہانی کے فرزند کو اپنا بھائی بنا لیا عادت ہی شاید اس عرف کے نظر کرتے بادشاہ کا فرزند کہا گیا  
 کی نبوت کے ایک تیسو باب کی پہلی سطر میں لکھا ہی کہ نبوت کے بیابان کے لوگوں میں ہی جو قریب سمندر سے اور  
 ساختوں سطر میں لکھا ہی کہ میں نے خواب دیکھا دو سوار ایک گدھے کا سوار دوسرا اونٹ کا پھر لوں سطر  
 لکھا ہی کہ ان دو سواروں میں سے ایک نے آگے کہا بابل ویران ہوا اور اسکے تمام تہان جو تھوڑے سے بنائے ہوئے  
 تھے سب گر پڑے ای پرہیزگار و سنیو وہ جو میں نے شکر کے سردار اسرائیل کے خدا سے سنا ہوں سو  
 تم کو خبر دنیا ہوں کہ نبوت ادم اور ساعیر کے لوگوں میں ہی جو اولاد میں عیسو کے پکارو مجھے ساعیر  
 نگاہ رکھو نزدیکوں کو پاس بانی کرو دذرات اگر تو دھونڈتا ہی تو دھونڈ نبوت عرب میں اور بنی قیدار  
 میں ہی انتہی دیکھو قیدار نام ہی اسمعیل کے فرزند کا جسکی اولاد میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور بنی قیدار  
 میں نبوت کا دعویٰ کوئی نہ کیا سوائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ عبارت قدیم ترجموں میں ہی حال کے  
 نسخے جو انگریز انکا ترجمہ کئے ہیں اس سے اس فقرے کو نکال دئے ہیں یوحنا کی انجیل کے چودھویں باب  
 کی سو لھوین سطر میں لکھا ہی کہ مسیح کہا کہ میں اپنے باپ سے درخواست کرونگا اور وہ تمہیں دوسرا باب  
 قلیطادیکا جو ابد تک تمہارے ساتھ رہے یعنی روح صدق جسے دنیا قبول نہیں کر سکتی کیونکہ اسے  
 دیکھتی نہیں اور نہ اسنے جانتی ہی لیکن تم اسے جانتے ہو کیونکہ وہ تمہارے ساتھ رہتا ہی اور تم میں ہوگا  
 اور یکتیسو سطر میں لکھا ہی کہ مسیح فرمایا کہ میں نے یہ باتیں تمہارے تھے ہوتے ہوئے تم کہیں لیکن

وہ بارقلیطا روح قدس جسے باپ میر نام سے بھی لکھا وہ تمہیں سب چیزیں سکھایا اور سب چیزیں  
جو کچھ کہ میں نے تمہیں کہا ہے تمہیں یاد دلائگا اور پند رہوں باب کی چھینیسو <sup>۱۵</sup> سطر میں لکھا ہے  
کہ وہ بارقلیطا جسے میں تمہارے لئے باپ کی طرف سے بھیجوں گا یعنی روح صدق جو باپ نکلتا ہے تو  
وہ میرے لئے گواہی دے گا اور تم بھی گواہی دو گے کیونکہ تم ابتدا سے میرے ساتھ ہو اور سو لھوں باب کی <sup>۱۶</sup> سطر میں  
لکھا ہے تمہارے لئے میرا جانا ہی سو دمنہ ہی کیونکہ اگر میں جاؤں بارقلیطا تم پاس آئے گا اگر میں  
جاؤں میں اسے تم پاس بھیج دوں گا اور وہ جب آئے تو جہاں کو گناہ سے اور راستی سے اور حکم سے ملزم  
کرے گا گناہ سے اسلئے کہ وہ مجھے ایمان نہ لائے راستی سے اسلئے کہ میں اپنے باپ پاس جاتا ہوں اور  
تم مجھے پھر نہ دیکھو گے حکم سے اسلئے کہ اس جہاں کے سردار پر حکم کیا گیا ہے سنو زبیت میں باتیں ہیں کہ  
کہ میں تمہیں کہوں پر اب تم انکی برداشت کر نہیں سکتے لیکن جب یعنی روح صدق آوے وہ تمہیں  
ساری سچائی کی راہ بتا دے گا اسلئے کہ وہ اپنی نہ کہیں گا لیکن جو کچھ وہ سنیکا سو کہیں گا اور وہ تمہیں  
آئندہ کی خبریں دے گا اور وہ میرے ستائش کرے گا اسلئے کہ وہ میری چیزوں سے پایگا اور تمہیں دیکھائے گا سب  
چیزوں جو باپ کی ہیں میری ہیں اسلئے میں نے کہ وہ میری چیزوں سے لے گا اور تم کو دکھائے گا انتہی  
دیکھئے کہ مسیح علیہ السلام نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی بشارت دے اور بارقلیطا یونانی لفظ ہے  
اسکا معنی وکیل اور شفاعت کنندہ اور تسلی نیندہ اور معزی اور مجدد اور خلافتی منہدہ اور بیجا مبرک کر آیا  
اور مسیح علیہ السلام کی نبوت کی سچوٹی اور انکا آسمان پر جانا حضرت کے فرمانے سے جہاں پر انکا راہو اور  
مسیح علیہ السلام جو اوصاف کہے ہو وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم موجود تھے تو معلوم ہو کہ بارقلیطا  
وہی تھے اور اس شخص میں جا بجا مسیح نے خدا تعالیٰ کو باپ باپ کر کے جو تعبیر کئے ہیں سو اس میں کچھ  
تغییر و تبدل کرنا پادریوں سے بعید نہیں احتمال ہے کہ شاید اصلی زبان میں کوئی لفظ مشترک تھا  
اسکو باپ کر معنی کئے رہیں چنانچہ انکے ترجمے ملاحظہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ خالق کو اور استاد کو

باب سے تعبیر کرتے ہیں یوحنا کی انجیل کے چودھویں باب کی تیسویں سطر میں لکھا ہے کہ بعد اسکے میں تم سے  
 بہت کلام کرونگا اس لئے کہ اس جہان کا از کون آتا ہے اور اس کی تجھ میں کوئی چیز نہیں آتی ہے کون یونانی  
 لفظ ہے اس کا معنی سردار سو عیسیٰ علیہ السلام کے بعد جہان کا کوئی سردار نہ آیا سوائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
 اور اس نص میں مسیح علیہ السلام اشارہ کئے کہ وہ اپنے سے افضل ہیں مشابہات کے ۲ دوسرے باب چھٹی سطر  
 میں یوحنا لکھتا ہے کہ میں دو گنا اوڑ گڑ کو جو یاد رکھتا ہے میرے کاموں کو سلطنت تمام  
 امتوں پر اور وہ آہنی عصا لئے ہوئے ان پر حکم رانی کرے گا اور سفالی مائی کے برتنوں کے مانند اُنھوں کو پیسے  
 آہنی اوڑ گڑ یونانی بھاگا ہے اس کا معنی مظفر اور جنگی اور غالب سو مسیح علیہ السلام کے بعد تمام امتوں کو  
 آہنی عصا یعنی تلوار کے بل سے حکم رانی کوئی نہ کیا سوائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے غرض باوجود تغیر و  
 تبدل کے ہنوراگلے کتابوں میں استدلال کے مقامات باقی ہیں اور ان کے سوائے اور بھی نصوص میں  
 طوالت اندیشے سے ہم اس پر کثافت کئے یہود و نصاریٰ کے علما حضرت کی رسالت کا اقرار  
 کئے سو بیان روایت کئے ہیں ابن سعد اور بیہقی اور ابو نعیم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے  
 کہے کہ ہم کو سلمان فارسی رضی اللہ عنہ خبر دئے اور کہے میں زاتہر مزار کا رہنے والا اور میرا پٹان کا  
 پٹیل تھا اور اس کا میرے پر پیار بہت تھا یہاں تک کہ گھر کے باہر جانے دیتا نہیں تھا اور مجھ سے ایک  
 طریقے پر مجھ کو خوب ماہر کیا غرض ایک روز مجھے کسی گھم کا احوال دریافت کرنے بھیجا راہ میں ایک  
 گیرجہ تھا نصاریٰ ان میں عبادت کرتے تھے اُنکے دیکھنے سے مجھے نہایت تعجب ہوا انھیں دیکھتا ہوا رہا  
 مغرب کو باب مجھے دھونڈتے لوگوں کو روانہ کیا اور میں شام ہوئی اپنے گھر کو آیا پوچھا اتنا  
 وقت کیا کرتا تھا میں کہا چند لوگ عبادت کرتے تھے سوائے ان کی عبادت مجھے خود سی اور ان قوم کو  
 نصاریٰ کہتے ہیں میں اُنکے پاس تھا باب میرا بولا تیرا دین اور میرے آبا کا دین اُنکے دین سے بہتر ہے بولا  
 وہ لوگ خدا کی عبادت کرتے ہیں اور ہم اپنے مانگے سے سلگائے آتش کی پرستش کرتے ہیں اگر چہ وہ دین

بجھ جاوے باپ غصہ ہو کر میرے پانوں میں ہزبان ڈالا اور میں کھینچ کر  
 دریافت کیا کہ تمہارے دین کا اصل کہاں ہے تو شام میں پھر میں انکو چا دیا کہ تمہارے کوئی لوگ  
 شام طرف جاوے تو مجھے اطلاع کرو غرض شام سے تجارت اگر جاتے وقت مجھے اطلاع میں بھاگ گئے انکے  
 ہمراہ شام کو گیا اور پوچھا تمہارے دین الون میں بہتر شخص کون ہے کہے فلانا اسقف بہتری میں  
 اسکی خدمت میں رہنے لگا وہ بہت بد آدمی تھا لوگوں کو صدقہ دینے ترغیب تا صدقہ لا کر اس  
 پاس دے تو آپ ہی داب لیتا اور فقر کو کچھ نہ دیتا اسکی یہ حالت دیکھ کر میں اسپر بہت خفا رہتا  
 غرض وہ مر گیا لوگ اسکو دفن کرنے آئے میں کہا یہ برا خراب آدمی تھا صدقہ لوگوں پاس سے لیکر آپ  
 ہی چٹ کرنا تھا غریبا کو کچھ نہیں دیتا تھا بولے اسکی کیا دلیل پھر میں تمام مال جو کار کے رکھا تھا دے  
 لوگ اسکو دفن نہ کر کر سولی پر لٹکائے اور اسکو سنگسار کئے بعد دوسرے کو اسکا قایم مقام کئے وہ بہت  
 خوب شخص تھا شب و زحمت الہی میں مشغول رہتا میں اسکے ساتھ محبت کئے لگا جب اسکی موت  
 وقت پہنچا تو میں اس سے پوچھا کہ اب میں کسکی خدمت میں رہوں بولا موصول میں فلاں شخص رہتا  
 اس پاس جا پھر میں اسکے پاس گیا جب اسکی موت کا وقت پونچھا تو میں پوچھا اب میں کس کے  
 پاس رہوں بولا نصیب میں فلانا ہی اسکے پاس جا پھر وہاں جا کر اس پاس رہا جب اسکی موت کا وقت  
 پہنچا تو پوچھا میں کسکے پاس رہوں بولا میری دانست میں اب کوئی ایسا نہ رہا جو اسکے پاس تھے  
 رہو کر کہوں لیکن اب ایک غمبہ نکلنے کا وقت قریب پہنچا ہے صرم میں نکلیگا اور اسکا رحلت گاہ  
 خرابندی چور کی زمین میں دو عروں کے بیچ اس میں نبوت کی علامات موجود رہیں گے دیکھنے والے  
 پر حنفی نہیں اسکے دونوں شانوں میں مہر نبوت رہیگا بد یہ کھاویگا اور صدقہ نہ کھایگا تیرے سے  
 ہو سکے تو اپنے تئیں کسی حال سے وہاں پہنچا غرض اسکا انتقال ہوئے بعد چند روز کے چند لوگ  
 بنی کلب کے قبیلے والے تجارت کو آئے سونکے ساتھ میں عرب طرف روانہ ہوا پھر وہ مجھے اپنے

ہمراہ لاکروادی تقری سین ظلم سے ایک یہودی پاسن بچا و مان غرمے کے درختوں کو دیکھ کر مجھے  
 گمان ہوا کہ شاید ہجرت گاہ یہی ہے بعد ایک یہودی بنی قریطہ کا و مان آیا سو مجھے خرید کر کر مدینہ کو  
 لایا و اللہ مدینے کو دیکھتے ہی تمام اوصاف جو اسقف کہا تھا سو پایا اور مجھے یقین ہوا کہ وہ شہر ہی ہے  
 غرض میں اس کے پاس تھا **اونبی صلی اللہ علیہ وسلم** کے میں دعوی نبوت کا کرنے لگے مجھے غلامی کے بند میں رہنے کے  
 سبب معلوم نہ ہوا جب مجھے کو تشریف لاکر قبا میں اترے اور اس یہودی کا چیرا بھائی اگر کہا ایک شخص کے  
 آیا ہی اور نبوت کا دعوی کرتا ہی اور قبا میں اتر ہی اس کے پاس بنی قیلہ تمام جمے میں اللہ یہہ سنتے ہی میرے  
 بدن میں لرزہ ہوا اور بیقراری سے اگر پوچھا کہ یہ کیا کہتا ہے یہودی غصے سے طبا پچہ مار کر کہا تو اپنا کام  
 کر اس باتوں سے تجھے کیا کام پھر میں شب کو ضرا کچھ لیکر حضرت پاس گیا اور عرض کیا یہہ صدقہ ہی آپ کے  
 واسطے لایا ہوں حضرت فرمائے لیجا میں کو نہیں کھانا میں دل میں یہہ پہلی علامت ہی بعد حضرت قبا سے  
 نکل کر مدینے میں گئے پھر میں ضرا کچھ جمع کر کر حضرت پاس لایا اور عرض کیا کہ آپ تو صدقہ نہیں کھاتے  
 اس لئے آپ کے واسطے یہہ لایا ہوں حضرت اسکو تناول فرمائے اور صحابہ کو بھی کھانے امر کئے میں دل  
 میں بولا کہ یہہ دوسری علامت ہی پھر میں ایک روز حضرت پاس آیا تو آپ کسی کے جنازے کے ساتھ تشریف  
 لیجاتے تھے میں مہر نبوت کو دیکھنے پشت مبارک طرف گیا حضرت میرے ارادے پر واقف ہو کر چادر  
 پشت پر سے نکالے میں مہر نبوت کو دیکھا تو وہ راسب کے کہے موافق پایا میں اسپر گر کے رونے لگا  
 حضرت فرمائے سلمان دھڑاؤ میں حضرت کے روبرو بیٹھا اور میرا حوالہ گذرا سو بیان کیا بنی صلی اللہ علیہ وسلم  
 فرمائے تم یہود کو پیسے کچھ دنیا قبول کر کر آزاد ہو سو میں تین سو درخت غرمے کے اور چالیس وقیعے پر  
 کتابت کیا پھر صحابہ میری اعانت واسطے کوئی غرمے کے درخت کے تیس روپ کوئی بیس روپ کوئی دس  
 روپ اور کم زیادہ اپنے مقدور موافق مجھے دنیا قبول کئے حضرت فرمائے ان روپوں کو بونے واسطے  
 بنا کر مجھے اطلاع کرو میں سب آئے کھود کر حضرت کو اطلاع کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دست مبارک

سے تمام روپوں کو گارے والے تمام درخت لگے اور کوئی روپیہ بیچ نہ ہوا اور حضرت پاس کہیں  
 سونے کا ایک ٹکڑا آیا کبوتر کے مقدار حضرت مجھے فرمائے اسکو لیکر یہود کا حق ادا کر میں غرض کیا  
 یا رسول اللہ میرا دین اس میں ادا ہونا ممکن نہیں حضرت فرمائے اسکو لے اللہ تعالیٰ ادا کرے گا پھر میں  
 اسکو لیکر تمام حق یہود کا ادا کیا دیکھا تو بھی اتنا ہی سونا میرے پاس باقی رہا ہی روایت کئے ہیں  
 ابن سخی اور یہی نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے کہے کہ انصار کے بودھے لوگوں سے میں سنا ہوں کہ تھے کہ  
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا احوال ہمارے سے زیادہ کسی عربوں کو معلوم تھا سب کا یہ تھا کہ ہمارے ہر  
 میں یہود رہتے تھے اور وہ اہل کتاب تھے اور ہم بت پرست پھر ہم ان سے کچھ بے اعتدالی کرے تو کہتے کہ ایک  
 نبی آنے والا ہی اور اسکا وقت قریب ہی ہے اسکے تابع ہو کر تم کو قتل کیے جائیں گے جب اللہ تعالیٰ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا  
 ہم حضرت تابع ہو اور یہود کافر ہوئے اس پر یہ آیت نازل ہوئی وَكَانُوا مِنْ قَبْلُ يُسْتَفْعَوْنَ عَلَى  
 الَّذِينَ كَفَرُوا فَلَمَّا جَاءَهُمْ مَا عَرَفُوا كَفَرُوا بِهِ فَلَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْكَافِرِينَ اور پہلے سے  
 فتح ملنے لگتے تھے کافروں پر پھر جت نہی انکو جو بھی ان رکھا تھا اس سے منکر ہوئے سو لعنت ہی اللہ کی منکروں  
 پر روایت کئے ہیں ابن سخی اور احمد وغیرہ سلمہ بن سلمہ سے کہے کہ ایک یہودی تھا جنت وغیرہ کا حال  
 بیان کرتا ہم اسکے کہے کو سچ نہ جان کر پوچھتے اسکی علامت کیا ہے تو ان سے کہے اور میں طرف اشارہ کر کر بولتا  
 کہ اس طرف سے ایک نبی ظاہر ہوگا اور میرے طرف دکھا کر کہتا کہ یہ شخص اگر جوان ہوگا تو اسکو پائیگا  
 دینان راتان تلے نہیں کہ اس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم ظاہر ہوئے اور ہم ایمان لائے اور وہ یہودی  
 اور عداوت کی راہ سے کافر ہوا روایت کئے ہیں یحییٰ اور طبرانی وغیرہ نے محمد بن عدی بن رجب  
 کہے کہ میں اپنے والد سے پوچھا کہ جاہلیت کے ایام میں تیرا نام محمد کر کے کیا رکھے تو کہے ہم چند لوگ  
 بنی تمیم کے شام کے ملک کو گئے اور ایک دیر پاس جا کر اترے وہاں کا راہب آکر پوچھا تم کون ہیں ہم کہے  
 مفسر قبیلہ والے ہیں بولا عنقریب تمہاری قوم سے ایک نبی پیدا ہوگا اور وہ خاتم الانبیاء ہی اسکی طاقت

کرے تو فلاح پائیے ہم تو تھے اسکا نام کیا ہوگا بولا محمد ہمارے قافلے کے لوگ یہ سن کر بچے جو پیدا ہوئے سونہوت کی طرح سے انکا نام محمد کر رکھے روایت کے میں ابو الشیخ اپنی تفسیر میں سعید بن جبیر سے کہے کہ بخاشی کے لوگ ایمان لائے سو بخاشی کو ایسا کہے کہ ہمواذن دیوتا ہم جاوین انہی پاس کہ جس کا احوال ہم کتابوں میں پاتے تھے روایت کے میں ابن سعد اور ابو نعیم نے عامر بن ربیعہ سے کہے کہ زید بن عمرو بن نفیل جاہلیت میں بت پرستی اور قریش کا طریقہ چھوڑ دئے تھے کہ انہیں اور لوگوں میں مناقشہ تھا سو مکے سے نکل کر صراہا طرف جاتے تھے راہ میں انکی میری ملاقات ہوئی مجھے کہے ای عامر میں اپنی قوم کی نجات کیا اور ابراہیم کی ملت کو اختیار کیا مجھے اب بتا رہی ایک بنی اسمعیل کی اولاد میں اور وہ عبدالمطلب کی نسل میں ہوگا نام اسکا احمد شاید میں اسکے زمانے کو نہ پاؤں گا لیکن میں اُس پر ایمان لایا ہوں اور اسکی تصدیق کیا ہوں اگر تیری عمر دراز ہوگی اور تجھے انکی ملاقات ہوگی تو میرا سلام انکو پہنچا ای عامر میں تجھے انکی نعت بیان کرنا ہوتا تھا پر پوشیدہ رہے وہ نہ بہت کوتاہ قد ہی نہ بہت دراز انکے سر کے بال نہ بہت میں نہ تھوڑے اور انکے انگلیوں سے سرخی جدا نہیں ہوتی انکے دونوں شانوں میں مہر نبوت ہی ان کا نام احمد پیدا ہوا انکی اسی مکے میں ہی بعد قوم اُنسے عداوت کر لی تو شرب کو ہجرت کر گئے اور وہاں انکو ترقی ہوگی ای عامر خبردار تو لوگوں کے باتان سن کر دغا مت کھا اور انکو مت چھوڑ اور میں ابراہیم کے دین کی تلاش میں بہت سی مکان پھر اور یہود اور نصاری اور مجوس کے علمائے ملاقات کیا جسکو پوچھا تو یہی کہا کہ تو جس دین کی تلاش میں نکلا ہی سو وہ تیرے پیچھے ہی اور میں جو اوصاف تم سے کہا سو بیان کئے اور خبر دئے کہ اسکے سوائے اب کوئی نبی آنا باقی نہیں عامر کہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو میں اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دیا حضرت زید پر رحم کئے اور فرمائے کہ میں سکودیکھا بہشت میں اپنا دامن لراتا ہوا پھر تیری روایت کے میں ابو نعیم نے عمرو بن عبسہ سے کہے کہ جاہلیت میں ہماری قوم بت پرستی کرتی تھی میں اُنسے ہزار ہوا اور مجھا کہ

پھر ایک شخص تھا اہل کتاب اس سے ملکر پوچھا دین بہتر کس کا ہے وہ بولا ایک مرد  
 کے میں نکلیگا اور بتوں کی پرستش سے منع کرے گا اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حکم کرے گا سو اس کا دین  
 بہتر ہے بنی نکلا کر کر تو سنیکاتا تو اس کا تابع ہو پھر مجھے یہی خیال تھا کہ کے کو جا کر احوال دریافت کرنا  
 غرض ایک روز میں اپنے ملک میں تھا راہ سے ایک قافلہ جاتا سود مچھکر پوچھا کہ ان سے آتا ہے لے کے سے پوچھا  
 نئی کیا خبر ہے ایک شخص نکلا ہی بتوں کی پرستش سے منع کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتا ہے میں یہ  
 سنکر سمجھا کہ یہ وہی ہے جو میں اسکی تلاش میں تھا پھر میں نے کو آیا حضرت پوشیدہ رہتے تھے میں حضرت  
 سے ملاقات کیا اور پوچھا آپ کون ہیں فرماتے میں بنی ہوں پوچھا بنی کہے تو کیا فرماتے رسول یعنی  
 ایلچی میں پوچھا آپ کس کے رسول ہیں فرماتے اللہ تعالیٰ کا میں پوچھا اللہ تعالیٰ آپ کو کیا حکم دیکر بھیجا  
 فرماتے قرابتوں میں ملاپ کرنا اور خون کرنے سے منع کرنا اور راہوں میں امان رہنا اور بتوں کو توڑنا  
 اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا اور اس کے ساتھ کسی شریک ٹھہرانا میں کہا بہت خوب چیزوں واسطے  
 نکو بھیجا ہے اور میں آپ پر ایمان لایا اور آپ کی تصدیق کیا اگر آپ کا حکم ہو تو آپ پاس رہتا ہوں حضرت  
 فرماتے لوگ تمام ہمارے درپے ہیں تم جا کر اپنی قوم میں رہو میں نکلا سو جب سنیکے تو آؤ پھر میں  
 وہاں سے روانہ ہو جب سنا حضرت مدینے کو تشریف لائے تو میں حاضر ہوا روایت کئے ہیں ابو نعیم  
 حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے کہے کہ میری سائتھ برس کی تھی دیکھا سو اسکو سمجھا اور سنا سوسکو یاد  
 رکھتا غرض ایک روز میرے باپ پاس تھا کہ ثابت بن ضحاک آیا اور بولا مجھے بنی قریظہ کے ایک یہودی  
 قاضی ہوا وہ بولا اب ایک بنی ظاہر ہونیکا وقت قریب پہنچا ہے ہکو جیسی کتاب ہے ویسی ہی کتاب  
 بھی لایگا اور تم کو عادی قوم سا قتل کرے گا بعد میں سیر کے وقت ایک کڑی پر سوار ہوتا تو دیکھا ایک یہودی  
 ہاتھ میں شعلہ لکڑے اختیار پکارتا ہے لوگ اس کے پاس جمع ہو کر پوچھے کیا واسطے پکارتا ہے تو بولا دیکھو  
 محمد کی پیدائش کا یہ ستارہ نمودار ہوا ہے اور یہ ستارہ نمودار نہیں ہوتا سوائے بنی کی پیدائش کے اور

ابن ابیہین سوائے احمد کے کوئی باقی نہیں رہا نہ لوگ اسکی منہی کرے روایت کے ہیں واقدی اور  
 ابو نعیم نے جو یحییٰ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہے کہ مدینے میں یہود رہا کرتے تھے سو اکثر بولا کرتے کہ میں  
 ایک بنی پیدا ہوگا اسکا نام احمد اب اس کے کوئی بنی باقی نہیں اور اسکا احوال اور اسکی صفت اور  
 نعمت تمام ہماری کتابوں میں مذکور ہے میں اس یام میں لڑکا تھا بات سمجھتا اور یاد رکھتا سو ایک روز بنی اشہل  
 کے گھروں طرف سے ایک آواز بہت ہی بڑا آیا کہ اس سے لوگوں کو گھبراہٹ ہوئی بعد بھی ایک آواز آیا کہ  
 اے شرب والو دیکھو یہ ستارہ احمد کی پیدائش کا نمود ہوا یہ سنکر سبکو نہایت تعجب ہوا غرض ایک مدت  
 گزری اور لوگ وہ بات بھول گئے اور اکثر لوگ اسوقت کے مر گئے اور نئے لوگ پیدا ہوئے اور میں بڑا ہوا سو  
 ایک روز بھی دسیا ہی آواز آیا کہ کہتا ہی اے شرب والو محمد کے میں کلک کر نبوت کا دعویٰ کئے اور اللہ تعالیٰ کے  
 یہاں سے اپنا نام موسیٰ اکبر جو موسیٰ علیہ السلام پر آیا تھا سو آیا چند روز نہیں ہوئے کہ اس میں جہاں ہی کہ  
 ایک شخص کے میں نبوت کا دعویٰ کرتا ہی بعضی لوگ اس پر ایمان لائے اور بعضی لائے اور ہماری قوم میں  
 جو ان لوگ جو تھے سو ایمان لائے میرے مقدمین نہ تھا سو میں اسوقت ایمان لایا پھر جب بنی صلی اللہ علیہ وسلم  
 مدینے کو تشریف لائے میں ایمان لایا روایت کے ہیں ابن سعد اور ابو نعیم نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ  
 عنہما سے کہے کہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کے قبل قرظہ اور نضیر اور فدک اور خیبر کے یہود حضرت  
 کی اوصاف بیان کرتے اور کہتے کہ ہجرت گاہ انکا مدینہ ہی اور بنی صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے سو  
 شب کو کہے کہ آج احمد پیدا ہوئے اور انکی پیدائش کی علامت کا یہ ستارہ طلوع کیا ہی اور جس یام  
 میں حضرت نبوت کا دعویٰ کئے تو وہ خبر دئے کہ اب احمد بنی ہوئے روایت کے ہیں ابن سعد اور  
 ابو نعیم اور ابن عساکر نے ابو تمیدہ رضی اللہ عنہ سے کہے کہ قرظہ کے یہود اپنی کتابوں سے اوصاف بنی صلی اللہ  
 علیہ وسلم کے بیان کرتے اور حضرت کا ہجرت گاہ مدینہ لکھتے اور اپنے بچوں کو حضرت کی صفات اور نام  
 کی تعلیم کرتے جب حضرت ظاہر ہوئے حسد سے انکار کرنے لگے روایت کے ہیں ابو نعیم نے مالک

سنان خدري رضی اللہ عنہ سے کہے میں ایک روز عبداللہ شہید کی مجلس میں حاضر ہوا وہاں یوشع یہودی  
تھا سو کہتا تھا کہ ایک نبی آفریب ہی انکا نام احمد حرم میں نکلیے ہم پوچھے انکی شکل کیا تھی بولانہ بہت  
کوٹاہ قد نہ بہت دراز لنگ باندھیکے چادر اور گئے دراز گوشت پر سوار ہو گئے تلوار انکی انکے کا ندھے پر  
رہیگی اور انکا ہجرت گاہ یہی شہر ہوگا یہ سننے سے مجھے تعجب ہوا میری قوم کے لوگوں کو اگر بولا  
کہ یوشع یہودی آج ایسا کہتا تھا وہ لوگ بولے یہ ایک یوشع کیا کہنا تیرے کہتے یہودی میں سب  
ایسا ہی کہتے ہیں پھر میں نبی قرطبہ پاس گیا تو وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مذاکرہ کرتے تھے سو انہیں  
زیرین باطابرا عالم تھا بولا ایک ستارہ سرخ طلوع کیا ہے ستارہ بجز نبی کی پیدائش  
اور ظہور کے طلوع نہیں کرتا اور اب بجز احمد کے کوئی نبی نکلا باقی نہیں اور انکا ہجرت گاہ یہی شہر  
روایت کے ہیں ابن سعد نے ابی بن کعب سے رضی اللہ عنہ کہے کہ میں کا حاکم تبع نے جب مدینہ  
میں آئے سو وہاں کے لوگوں کو قتل کرنا اور اسکو ویران کرنا چاہا تو سامون بہودی جو اسوقت کا  
براعالم تھا کہا ایسا ارادہ مت کر کیونکہ یہ شہر ہجرت گاہ ہی ایک نبی کا اسمعیل کی اولاد میں انکی  
پیدائش کے میں ہوگی انکا نام احمد ہی اور یہ انکی ہجرت گاہ ہی اور اس مقام پر جو تم اترے ہو برا  
جنگ ہوگا انکے اور انکے دشمنوں کے تبع پوچھا انے کون جنگ کو ایگا یہودی بولا انکی قوم اگر جنگ  
کرے گی تبع پوچھا انکی قبر کہاں ہوگی بولا اسی شہر میں پوچھا جنگ میں فتح کسکو ہوگا بولا ایکبار فتح  
انکو ہوگا اور ایکبار انکی قوم کو اور یہ مقام جو اتر اہی وہاں انکے بہت سی اصحاب مار جائیے جو کسی  
مقام میں اتے نہ گریے اور آخر غلبہ انہی کو ہوگا آخر انے مقابلہ کرنے والا کوئی نہ رہیگا پوچھا انکی شکل  
کیسی ہی تو بولانہ دراز قد نہ کوٹاہ اور انکی آنکھوں میں سرخی ہوگی اور اونٹ پر سوار ہو گئے لنگ باندھیکے  
چادر اور گئے تلوار انکے کا ندھے سے جدا نہ ہوگی اور کسی سے مقابلہ کرنے میں اندیشہ نہ کریے یہاں تک  
انکا امر نہ ہوگا روایت ہے ابن سعد نے کہ مدینہ میں ایک یہودی تھا براعالم اسکا نام زیرین تھا

باطا کا کہنا تھا کہ میرے باپ کے یہاں ایک کتاب تھی اسکو مجھے نہ بنا کر مہر کر کر چھوڑا تھا اسکے بعد میں  
 اس کتاب کو کھول دیکھا تو اس میں احمد کا ذکر ہی اور لکھا ہی کہ وہ فلانے مقام سے نکلیے اور انکی صفت  
 ایسی اور شمالین بہر غرض جنک بنی صلی اللہ علیہ وسلم معوث ہوئے تھے وہ حضرت کے اوصاف بیان  
 کرتا تھا جب سنا کہ حضرت کے میں ظاہر ہوئے اسکا انکار کرنے لگا اور کتاب کو مٹا دیا روایت کہ میں  
 ابن سعد اور ابو نعیم نے خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے کہے کہ اوس اور خزرج قبیلہ والوں میں بنی  
 صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت ابی عامر راہب سے کوئی زیادہ جاننے والا تھا اُس نے یہودیوں کے پاس  
 جایا کرتا اور دین کے باتان اُن سے دریافت کرتا وہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے صفات بیان کرتا اور کہتا  
 یہ شہر انکا بجز نگاہ ہی چہر تیا کو جا کروان کے یہود سے دریافت کیا وہ بھی ویسا ہی کہے پھر شام کو  
 جا کر نصاریٰ سے دریافت کیا وہ بھی بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف بیان کئے اور کہے کہ بجز نگاہ  
 انکا شرب ہی بعد ابو عامر اگر راہب بنا اور سیاہ گلاب بننے لگا اور کہا کرتا میں حنیفی ہوں یعنی ابراہیم  
 علیہ السلام کے دین پر اور بنی نکلتے کا منتظر ہوں جب بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے میں نکلیے حضرت پاس  
 نہ گیا جب بنی صلی اللہ علیہ وسلم مدینے کو تشریف لائے تو حضرت سے عداوت شروع کیا اور منافقوں  
 سے سازش رکھا ایک روز وہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا حضرت کہے میں حنیفی دین لایا ہوں وہ  
 شفی نے کہا تم حنیفی دین کے ساتھ اور کچھ مخلوط کرتے ہیں حضرت فرمائے نہ بلکہ حنیفی دین پاک  
 اور روشن لایا ہوں اور یہود و نصاریٰ کے علماء تجھے میرے اوصاف بتایا کرتے تھے سو کہاں ہی  
 بولا تم وہ نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تو جھوٹ کہتا ہی بولا میں جھوٹ نہیں  
 کہتا حضرت فرمائے جھوٹے کو اللہ تعالیٰ طرید و حید مارے بولا آمین بعد پھر وہ کے کو قریش پاس  
 گیا اور سابق کا طور چھوڑ کر قریش کا طریقہ اور بت پرستی اختیار کیا بعد مکہ فتح ہوئے کے طایف کو گیا  
 طایف کے لوگ اسلام لائے بعد شام طرف گیا اور وہاں حضرت کے فرمائے موافق طرید و حید ہوا



کچھ ضرورت در پیش ہوئی سو پھر اسی شہر میں گیا میں بازار میں کھڑے ہوا تھا کہ ایک بھڑنگا کر میری  
 گردن پر کرکھینچا میں چھڑانے لگا وہ پچھو را غرض مجھے گرجے میں لیجا کر بھاڑا اور تو کوری دیکر بولا یہ مٹی  
 اٹھا اور آپ چلے گیا اور میں تجویر میں تھا کہ کیا کروں جب وہ پہر ہوئی تو بھڑنگا اگر دیکھا کہ میں کام کچھ نہ  
 کیا ہوں غصے سے میرے سر پر مارا میں بھی پہاڑا اٹھا کر سر پر ایسا مارا سر جھوٹ کر مر گیا اور میں وہاں سے  
 بھاگا مجھے راہ معلوم تھی سو تمام دزات چلتا دوسرے روز صبح کو ایک دیر پاس آکر اسکے سایے میں بیٹھا کر  
 میں کارا سبک مجھے پوچھا تو کیا واسطے یہاں بیٹھا ہی میں بولا مسافر ہوں راہ بھول کر قافلے سے جدا ہوا ہوں  
 پھر وہ کھانا پانی لا کر مجھے دیا اور بھانجھا کر مجھے دیکھنے لگا بعد بولا اب رو زمین میں میرے زیادہ وقف  
 کتب الہی پر کوئی نہیں چنانچہ تمام اہل کتاب کو اسکی اطلاع ہی اور میں تجھے دیکھا تو تیری شکل اس ہی شخص کی  
 ہی جو ان شہروں پر غالب ہو کر سکوا اس دیسے نکال گیا میں بولا تو تو بے سمجھی کی بات کرتا ہی پوچھا تیرا نام  
 کیا ہی میں بولا عمر کہا و اللہ تو وہی ہی اس میں کچھ شک نہیں اور تم مجھ کو ایک ماں کا کاغذ لکھہ دو اگر وہی  
 تو ہمارا مقصود حاصل ہوا نہیں تو اس لکھے سے تمکو کچھ نقصان نہیں پھر میں خط لکھہ دیا اور اس پر اپنا مہر کیا  
 جب عمر رضی اللہ عنہ اپنی خلافت میں شام طرف گئے تو دیر القدس کا برابر اس ہی شخص تھا وہ خط لا کر دیا عمر  
 رضی اللہ عنہ اسکو دیکھ کر بہت تعجب کئے وہ کہا تم جو شرط کئے سو اسکو ادا کرو عمر رضی اللہ عنہ فرمائے کہ عمر کو اور  
 اسکے فرزند کو اس میں دخل نہیں روایت کئے ہیں عبداللہ بن احمد نے ابی عبیدہ رضی اللہ عنہ سے کہے کہ نبی صلی  
 علیہ وسلم کے زمانے میں ایک بار عمر رضی اللہ عنہ گھوڑا دوڑائے سو انکی ران دسی بخران کے نصاری سے ایک  
 شخص وہاں تھا سو عمر کی ران پر ایک خال دیکھ کر کہا ہماری کتابوں میں ہی کہ یہ شخص تمکو ہمارے شہروں سے  
 اخراج کریگا روایت کئے ہیں ابن عساکر نے کہ عمر رضی اللہ عنہ ایک اسقف سے پوچھے بعضی روایتوں میں  
 آیا ہی کہ کعب الحبار سے پوچھے تمہاری کتابوں میں ہمارا احوال بھی کچھ مذکور ہی تو وہ کہا ہاں ہی پوچھے  
 میری صفت کیا مذکور ہی کہا تم قلعہ میں لوہے کے یعنی کاموں میں نہایت بندوبست عمر بکیر کہے

بعد پوچھے میرے بعد ہوگا سو وہ کیسا ہی کہانیک آدمی ہی اپنی قرابت والوں کو برا لگا کر فرما  
عثمان کو اللہ رحم کرے پوچھے انکے بعد کیسا ہوگا تو کہا لو ہے میں مرا ہوا عمر کہے واذ فرأه اس  
کہا یا امیر المؤمنین جلدی نہ کرو وہ بھی نیک مرد ہی لیکن اسکی خلافت ہوگی خومان بیٹے اور تلوار چلنے  
کے وقت روایت کئے ہیں ابو نعیم اور ابن عساکر نے کہ مر القہر ان میں ایک رہتا تھا شام کے لوگوں  
میں کا اسکا نام عیص بن عالم تھا اپنے گرجے میں رہتا تھا اور مکے کو جب آوے تو لوگوں کو کہتا غفر تمہارے  
میں ایک لڑکا پیدا ہوگا کہ عرب کے تمام لوگ اُسکا دین قبول کریں گے اور عجم کا مالک ہوگا اسکی پیدائش کا وقت  
قریب ہی چاکو کوئی اُسکا تابع ہو تو اپنی مراد کو پہنچا اور جو تابع نہ ہو تو ہلاک ہوا اور میں اپنا ملک امن کا اور  
کھانے پینے کا چھوڑ کر بیان کی سختی اور بھوک اور اندیشہ اختیار نہیں کیا مگر اُسی کی خواہش میں کیفیت  
سکر کے میں کسی کے بیان بچا پیدا ہو تو اُس سے جا کر پوچھتے وہ کہتا ہوں زید نہیں ہوا جس کو نبی صلی اللہ  
علیہ وسلم پیدا ہوئے اسکے علی الصبح عبد المطلب نے صومعہ پاس اس راہ کے گئے پوچھا کون ہے عبد المطلب  
ہوں بولا انکا دادا یہی ہو بعد اگر بولا میں نکو جو خبر دیتا تھا سو وہ لڑکا آجکی شب پیدا ہوا اور انکی پیدائش  
کی علامت کا ستارہ نمود ہوا اسکی دلیل یہ ہے کہ وہ لڑکا اب بیمار ہی تین روز کے بعد درست ہوگا پھر بولا  
یہ کیفیت تم لوگوں سے پوشیدہ رکھو کیونکہ جتنے حاسد اس لڑکے کے ہیں سو کسی کے نہیں اور انکی عمر ست  
یا ایک ست یا ترست برس کی ہوگی روایت کئے ہیں ابن سعد اور ابن عساکر نے علی رضی اللہ عنہ سے کہ  
کہ مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں طرف روانہ کئے تھے سو ایک زمین خطبہ پڑھتا تھا یہودی ایک کتاب تھے میں  
لیکرا یا اور بولا ابو القاسم کی شکل بیان کرو میں کہا نہ بہت دراز قد ہیں نہ کوتاہ اور بال نہ بہت گھنگروا  
میں اور نہ سیدھے سر مبارک بزرگ ہی رنگ سرخ سفید سر کا آستخوان برے برے دست و پا کے  
بچے ستبر ایک خط ہو کا باریک سینے سے ناف تک بال پھونک دانت کمان ابرو ملے ہوئے انچی پیشانی چوڑی  
تختی چلے تو تھکے چلنا جیسا کوئی بلندی سے اُترتا ہی سکیو میں و سیا نہیں دیکھا اتنا کہہ کے میں خاموش ہوا

وہ یہودی کہا بھی کچھ کہوین بولالاب مجھے اتنا ہی یاد ہی یہودی کہا انکھون میں سرخی ریش منہ نہایت  
خوش طرح اور کان پور دیکھیں پورا پھر کر دیکھیں میں کہا درست بعد یہودی بولامین انکی یہ شکل اپنے  
آبا اجداد کی کتاب میں پاتا ہوں اور اس کتاب میں مذکور ہی بیت اللہ کے حرم میں مبعوث ہو گئے اور  
ایک حرم طرف جو اسکو انھوں نے حرم کر گئے ہجرت کر گئے اور انکے انصار ایک قوم ہو گئی اولاد میں عمرو بن عامر  
کے خرمے کے باغان والے علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کہے درست ایسا ہی ہی یہودی کہا میں گواہی تیاں  
کہ وہ نبی بن مبعوث تمام خلق طرف روایت کئے ہیں ابو نعیم نے کہ طفلی میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی  
والدہ کے ہمراہ مدینہ کو تشریف لگئے تھے یہودی ایک حضرت کو دیکھ کر پوچھا اسکا نام کیا ہے کہ احمد  
بعد شیت مبارک کو دیکھ کر بولایہ لڑکا اس امت کا نبی ہی بھی روایت کئے ہیں ام ایمن رضی اللہ عنہا کہے  
کہ ایک بار مدینہ میں دو یہودی دو پہر وقت آکر کہے کہ احمد کو لے آؤ میں حضرت کو لائیں تو پھر پھر کر دیکھ  
بعد ایک دوسرے سے کہا یہ لڑکا اس امت کا نبی ہی اور یہ شہر اسکا ہجرت گاہ ہی اور اس شہر میں قتل  
اور شیت ہو گئی روایت کئے ہیں ابو نعیم نے کہ ایک وزیر عبد المطلب حجر پاشن بیٹھے تھے وہاں نجران کا ایک  
اسقف بیٹھا عبد المطلب سے بہت دوستی رکھتا تھا سو باتان باتان میں کہا اسمعیل کی اولاد میں ایک نبی  
ہونا باقی ہی اسکی پیدائش اسی شہر میں ہوگی اسکا چہرہ ایسا تھوڑے وقت کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف  
لائے سو وہ اسقف حضرت کی انکھوں کو اور شیت کو اور پانوں کو دیکھ کر کہا میں تم سے جو بولا تھا سو نبی  
یہی لڑکا ہی اور عبد المطلب سے پوچھا یہ لڑکا تم کو کیا ہونا عبد المطلب کہے میرا لڑکا ہی اسقف بولا ایسا  
نہیں ہم پاتے ہیں کہ اسکا باپ زندہ نہ رہیگا تب عبد المطلب کہے یہ میرا توپا ہی اور یہ کہ میں اس کے باپ  
کا انتقال ہوا اسقف بولا تم سچ کہے پھر عبد المطلب اپنے فرزندوں کو تاکید کئے کہ تمھارے بھتیجے کی  
احتیاط کرو دیکھو لوگ اسکو کیا کہتے ہیں روایت کئے ہیں بیہقی اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے کہ جب بن  
ذی یزن حبشیوں پر غالب آکر انکو عین سے نکالا عرب کے قبیلے اسکی شیت واسطے جانے لگے سو عبد المطلب

بھی اسکی تہنیت اسطے گئے اسوقت عمر بنی صلی اللہ علیہ وسلم کی دو سال تھی سیف نے عبدالمطلب سے ملاقات  
 کر کر کہا میں تم سے بھیید کے چند بات کہتا ہوں تم اسکو کسی سے ظاہر نہ کرو تم اس بھیید کے معنی میں  
 اسے تم کو کہتا ہوں دوسرا کوئی نہ سونا تو اسکو نہ کہتا مخفی کتابوں میں اور ہم چھپا رکھے میں سو علم میں  
 ایک بڑی خبری کہ اُس سے زندگی میں شرف اور مرے پر فضیلت ہی تمام لوگوں کو اور تمھارے قبیلے والوں  
 کو علی الخصوص تمکو عبدالمطلب کہے وہ کیا تو بولا ملک تہامہ میں ایک لڑکا پیدا ہوگا اسکے دونوں شانوں  
 میں علامت رہیگی اور اسکو سرداری اور کموزعامت قیامت تک رہیگی یہ وہی دھب اسکی پیدائش کا ہی  
 ہوا ہی یا ہوگا اسکا نام محمد بابا اسکے مرجاگے دادا اور چچا اسکے اسکو پرورش کریں اور اللہ تعالیٰ  
 اسکو پرورش کریگا اور اللہ تعالیٰ اسکو مشہور کریگا اسکے انصار ہمارے لوگ ہو گئے اسکے باعث اللہ تعالیٰ  
 اسکے دوستوں کو عزت دیگا اور دشمنوں کو ذلیل و خوار کریگا اور وہ لوگوں کی آبرورکھیگا اور زمین کی  
 خوبیوں کو فتح کریگا اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو ایگا شیطان کو بھاگیگا تشکدے بجاگیگا بتان تو کریگا  
 اسکی بات ہوگی فیصلہ اور اسکا حکم عدل بنکیوں کا حکم کریگا اور آپ بھی انکو کریگا اور بدی سے منع  
 کریگا اور اسکو باطل کریگا بیت اللہ کی قسم عبدالمطلب تم اسکے دادا ہیں اسہیں کچھ شک نہیں میں یہ  
 خوشایان بولا ہوں اس سے کچھ ظاہر ہوا ہی یا نہیں عبدالمطلب کہے مان میرا ایک لڑکا تھا بیت پیارا  
 آمنہ و سب کی مٹی سے بیاہ کر دیا تھا اسکو لڑکا ہوا نام محمد رکھے اسکے ماباپ کا انتقال ہوا میں امیر  
 دوسرا فرزند اسکی پرورش کرتے ہیں سیف کہا میں جو بولا سو بات سچ ہی اسکو تم یاد رکھو اور یہود  
 اس کے بڑے دشمن ہیں ان سے اسکو بچاؤ اور اللہ تعالیٰ انکو اس پر ہرگز مسلط نہ کریگا اور میں بعثت  
 تک زندہ نہ رہو گا سو مجھے معلوم ہی نہیں تو میں اپنی فوج سنوارا اور پیدل کے ساتھ جا کر یرب کو اپنا دار السلطنت  
 کرتا سچی کتاب میں پاتا ہوں کہ یرب میں اسکا کام مستحکم ہوگا اور وہاں کے لوگ اسکے انصار ہوں گے اور اسکی  
 قبر بھی وہیں ہوگی روایت کے ہیں واقدی اور ابو نعیم نے کہ چند شخص نے دیکھے کہ وہاں کے کو عمرہ

کرنے آئے تھے انکے ہمراہ ایک یہودی تیماکا تجارت واسطے آیا تھا سو عبدالمطلب کو دیکھ کر بولا ہم  
کتاب میں جو تغیر و تبدل سے محفوظ ہی پاتے ہیں کہ اسکی اولاد میں ایک بنی ہو گا یہود کو اور اپنی  
قوم کو قتل کرے گا عادی کی قوم سا روایت ہے بنی ابن سعد اور بیہقی نے طلحہ بن عبید اللہ سے کہے کہ میں تجارت  
واسطے گیا سو بازار میں تھا وہاں کا ایک راہب صومعہ سے نکل کر دریافت کرنے لگا کہ کوئی شخص حرم  
کا اس موسم میں آیا ہی طلحہ کہے میں آیا ہوں پوچھا کیا احمد مبعوث ہوئے میں بولا احمد کون ہی بولا  
عبد اللہ بن عبدالمطلب کا فرزند اور وہ اسی مہینے میں مبعوث ہو گئے اور وہ خاتم الانبیاء میں حرم میں نکلیے  
اور انکا ہجر گاہ خرمابندی چورہ کی زمین میں دو حروف کے بیچ تم انکی متابعت کرنے میں جلدی کرو  
طلحہ کہتے ہیں اس راہب کی بات میرے دل میں تاثیر کری میں جلد سے کو آیا اور یہاں کا احوال دریافت  
کیا لوگ کہے محمد بن عبد اللہ نبوت کا دعویٰ کرتے ہیں اور ابو بکر بن قحافہ انکا تابع ہوا ہی ابو بکر رضی اللہ  
پاس جا کر راہب کی بات کی خبر دیا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس حاضر ہوئے اسلام لایا روایت ہے  
ہیں ابو نعیم نے عباس رضی اللہ عنہ سے کہہ کہ میں ایک بار قافلے کے ساتھ میں کو تجارت واسطے گیا  
ہمارے ساتھ ابوسفیان بھی تھا اسکو اسکے بیٹے خطلہ کا خط آیا کہ مکہ میں محمد نبوت کا دعویٰ کرتے  
ہیں اور کہتے ہیں تمکو میں اللہ طرف بلاتا ہوں پھر اس بات کا چرچا میں ہوا ایک دن میں وہاں بیٹھا ہوں  
کہ یہودیوں کا ایک عالم اگر پوچھا کہ میں سنا ہوں کہ نبوت کا جو دعویٰ کرتا ہی انکا چچا اس قافلے میں ہی  
بولانا میں ہوں اس نے کہا تیرے بھتیجے کو نفسانی خواہشوں کی اور کھیل کی کچھ رغبت ہی میں بولا  
نہیں اور گا ہے جھوٹ بات نہ کہا اور کسی معاملے میں خیانت نہ کیا اسکی امانت کے نظر کرتے قریش  
اسکو امین کہتے ہیں پوچھا اسکو نوشت خواند سے کچھ اطلاع ہی میں سمجھا کہ وہ بہتر چیز ہی اور چاہا کہ  
کہوں آتا ہی لیکن ابوسفیان جھٹلانے کا اندیشہ تھا سو بولا نہیں جانتا وہ یہودی اچھل پڑا اور بولا اب  
یہود ذبح ہوئے غرض وہ گئے بعد ابوسفیان نے عباس سے کہا ای ابو الفضل یہود تمہارے بھتیجے سے

میں میں بولا وہ جو بولا سو بات تو سنے بہتر یہ ہے کہ تم اپنا ایمان لانا اگر حق ہو تو تم اس طرف سبقت  
 کئے اگر باطل ہو تو تمھارے ساتھ شریک مقابلے والے اور لوگ بھی ہیں ابوسفیان کہا میں ایمان لانا  
 جب تک کہ کد میں گھورے نہ دیکھوں میں بولا یہ کیا بات تم کہتے ہیں ابوسفیان بولا میرے دل میں  
 یہی بات آئی اور مجھے یقین ہی کہ اللہ تعالیٰ کد پر گھورون کو آنے نہ دیکھا عباس کہتے ہیں جب صلی اللہ  
 علیہ وسلم فتح کرنے آئے اور گھورون کو دیکھا کد طرف آتے ہیں ابوسفیان کو کہا وہ بات جو کہے  
 تھے سو یاد رہی بولا یاد ہی روایت کئے ہیں یہی اور ابو نعیم نے ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے کہے کہ  
 ایک بار میں اور امیہ بن ابی الصلت ملکر تجارت واسطے شام کے ملک کو گئے ایک جگہ ہم پہنچے تو وہاں نصاریٰ  
 رہتے تھے امیہ بن ابی الصلت کی بہن عظیمہ تو قرعے بعد امیہ کہا یہاں ایک عالم نصاریٰ کا رہنا ہی جو کمال میں  
 میرا اسکی ملاقات واسطے جانا ہو تو تم بھی چلو میں بولا جھے اسے کچھ ہم نہیں پھرتیہ آپ بھی جا کر اسکی ملاقات کیا اور اگر وہاں اس  
 عالم کا تھا کیا وہ بولواستان کے لوگوں میں ایک ہی ہو گا میں پوچھا کہ شہر لوگوں میں تو بولا تم جس گھر کا حج کرتے  
 ہیں وہاں کے لوگوں میں قریش کے قبیلے سے میں بولا اس کے اوصاف بیان کرو تو بولا جب عمر اسکی  
 اوھر ہوگی وہ ظاہر ہوگا ثنثون سے باز رہیگا اور حرام سے معد دوستی جو ریگا اور دوستی جو رہے  
 حکم کریگا اپنے ماں باپ دونوں کی طرف سے انشرف رہیگا قوم کے تمام لوگوں میں اعلان نسب ہوگا  
 اور اسکی فوج اکثر ملائکہ کی ہوگی میں اس نصرتی سے پوچھا اس پر کیا دلیل ہے تو وہ عیسیٰ علیہ السلام کے بعد  
 شام کے ملک میں تیس ہزار لڑلہ ہوا لوگوں پر اس میں بری مصیبتان گذرے اب ایک ہزار لڑلہ باقی ہے  
 اس میں بہت بری مصیبت لوگوں پر ہے ابوسفیان کہے یہ سنکر میں بولا یہ سب جھوٹ باتان میں امیہ  
 بولا میں قسم کروں گا یہ جو بولا سو حج بولا ہم شام سے نکلے بعد خبر آئی کہ وہاں ایک لڑلہ عظیم ہو لوگ  
 بہت مرے اور بری مصیبتوں میں گرفتار آئے امیہ بولا نصرتی کا قول راست ہوا سو دیکھنے  
 میں بولا واللہ وہ سچ بولا غرض ہم نے کو آئے اور میں اپنے کاموں سے فراغت پا کر تجارت واسطے

یمن کو روانہ ہووے پانچ مہینے رہ کر کے کو آیا لوگ ملاقات کو آئے تو اپنی تجارت کے اسباب کا درمیان  
 کرتے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے سو فقط میری خیریت پوچھ کر گئے اپنی تجارت کے اسباب کا مذکور  
 کچھ کہئے مجھے اسکا نہایت تعجب ہوا میں اپنی عورت ہند سے تذکرہ کیا کہ جو لوگ میرے پاس تجارت کا  
 اسباب دئے تھے اگر اپنے اسباب کا احوال پوچھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم مطلقاً مال کا ذکر نہ فرمادے وہ دعویٰ  
 کرتے ہیں کہ آپ اللہ کا رسول ہوں میں یہ کہتے ہی ٹول ہوا اور اس نصرانی کا قول یاد کیا اور ہند  
 کو بولا محمد اتنے عقلمند ہوتے ہوئے ایسا نہ بولے گی وہ اللہ یہ کہتے ہیں کہ روایت کے میں طبرانی  
 نے ابوسفیان رضی اللہ عنہ سے کہے کہ ایک بار میں غزوہ میں تھا یا ایلیا میں میرے ساتھ امیہ بن  
 ابی الصلت بھی تھا سو پوچھا ربیعہ کا بیٹا عتبہ کیسا ہی میں بولا اسکا حال تم سے مخفی نہیں صاحبی  
 فرمانا کیسا ہی بولا کریم الطرفین ہی اور محارم و مظالم سے اپنے تئیں بچا رکھتا ہی میں بولا درست  
 اور قوم میں شریف ہی اور مسن امیہ بولا مسن ہونے سے اسکو عیب لگا میں بولا یہ کیا بات ہی  
 مسن نے سے اسکو بزرگی زیادہ ہوئی امیہ بولا جلدی مت کر کتب الہی میں مذکور ہے کہ ایک نبی  
 عربستان میں ہوگا میں گمان رکھتا تھا کہ میں وہ نبی رہوں لیکن اہل علم سے دریافت کیا تو بولا  
 وہ عبد مناف کے اولاد میں ہوگا میں عبد مناف کی اولاد میں دیکھا تو سوائے عتبہ بن ربیعہ کے کوئی  
 لائق نہ نظر آیا تم کہے وہ مسن ہی تو میرے تئیں یقین ہوا کہ وہ نہیں کیونکہ میں سنہا ہوں اس نبی کی  
 عمر چالیس برس کی ہوگی اسوقت اسپرچی اتری گی عتبہ کی عمر چالیس برس سے زیادہ ہوئی پر اسکی طرف  
 وحی نہ ہوئی بعد میں کے کو آیا تو سنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی اتری ہی پھر میں جب تجارت  
 واسطے نکلا تو میرا گدرا امیہ پر سے ہوا اسکو منہ ہی کے راہ سے بولا تم جس نبی کا احوال دریافت کیا کرتے  
 تھے سو نکلا امیہ بولا وہ بیشک نبی ہیں تم انکی متابعت کرو ای ابو سفیان میں ایسا سمجھتا ہوں کہ تم انکی  
 مخالفت کر گئے اور تمھارے تئیں چھیلے کو لائے سا باندھ کر لگے اور وہ جو چاہے سو نکلو کر گئے روایت

کہے ہیں ابن عساکر نے عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے کہے کہ میں یمن کو گیا تو عسکراں بن  
 عواکن خیمہ کے یہاں اترنا وہ بہت ضعیف تھا اور میرے سگے کا احوال دریافت کرنا اور نوچھنا  
 کوئی شخص تمھارے طریقے کے خلاف کر دینے کی باتیں نہ کہے بولتا ہی نہ کہتا نہیں پھر نبی صلی اللہ  
 علیہ وسلم مبعوث ہو بعد میں گیا وہ بہت ہی ضعیف بن گیا تھا اسکے بچے پورے میں آیا سو  
 اطلاع کئے اور اسکے آنکھوں کو پٹی باندھ کر اٹھائے اور ٹیکا لگا کر بٹھائے مجھے پوچھا ای قریش  
 کے بھائی تیرا نام اور نسب بیان کر میں بولا میں عبدالرحمن ہوں عوف کا بیٹا عبدالحارث کا  
 بیٹا زہرہ کا بیٹا وہ بولا اتنا نسب پس ہی اب میں تم کو خوشخبری دیتا ہوں تمھارے حق میں تجارت  
 سے بہتری میں بولا وہ کیا بولا گئے مینے میں تیری قوم والوں سے ایک نبی کو اللہ تعالیٰ بھیجا اور  
 انکو اپنی محبت میں پسند کیا اور انپر کتاب نازل کیا اور انکے لئے ثواب مقرر کیا وہ بتوں کی  
 پرستش سے منع کرتے ہیں اور اسلام کی دعوت کرتے ہیں خوب کام آپ کیا کرتے ہیں اور اسکو  
 کرنے حکم فرماتے ہیں اور بد کام سے منع کرتے ہیں اور اسکو توڑتے ہیں میں پوچھا وہ کس قوم  
 سے ہیں کہا نہ از دین نہ شمالہ میں اور نہ سرو میں اور نہ تبالہ میں مگر ہی بنی ہاشم میں اور تم انکے  
 مان کے قوم سے ہو ای عبدالرحمن تم یہاں سے جلد روانہ ہو ورنہ انکی تصدیق کرو اور انکی تائید میں  
 اور میرے یہ بتیان لیجا کر گزارنا اَشْهَدُ بِاللّٰهِ ذِي الْمَعَالِي وَفَالِقُ اللَّيْلِ وَالصَّبَاحِ  
 میں گواہی دیتا ہوں اللہ کے نام کی صاحب بزرگیوں کا اور چھوت نکالنے والی رات دن کا  
 اِنَّكَ فِي الشَّرَفِ مِنْ قُرَيْشٍ يَا ابْنَ الْمُفْدَى مِنْ ذِرْبِ بَاجٍ بِشَيْكَ شَرَفِ مِنْ قُرَيْشٍ  
 اسی فرج سے بدلا دئے گئے کے فرزند اور سلت تدعو الی یقین ۛ تُرْشِدُ لِلْحَقِّ وَ  
 الْفَلَاحِ ۛ تم بھیجا گئے بلوانی یقین طرف راہ بتاتا ہی حق کی اور خوبی کی اَشْهَدُ بِاللّٰهِ رَبِّ  
 مُوسٰی اِنَّكَ اَرْسَلْتَ بِالْبَطَّاحِ ۛ میں گواہی دیتا ہوں اللہ کے نام کی رب موسیٰ بشیک

تو رسول موابی بطاح یعنی کے میں فکن شفیعی الی املیات ید عوالب ایا الی الصلاح تو ہو  
میرا سفارشی پادشاہ پاس جو بلاتا ہی خلق کو بہتری طرف عبدالرحمن کہتے ہیں میں ان ابیات کو یاد  
کیا اور اپنے کاموں سے جلد فراغت پا کر کے کو آیا اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کی ملاقات کیا انھوں نے مجھے بنی صلی اللہ  
علیہ وسلم پاس لگے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبی نبی حدیجہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تشریف رکھتے تھے میرے  
دیکھ کر تبسم کئے اور فرمائے اس کے چہرے پر نیکی کے نشانیان دیکھتا ہوں اور فرمائے جو تو امانت لایا ہی  
اور تیری زبانی پیغام بھیجا ہے اگر میں ابیات بولا اور اسلام لایا حضرت فرمائے حمیرا وہ خواص  
مومنوں میں ہی روایت کئے ہیں ان شاہین نے صحابہ بن عباس وغیرہ سے کہے کہ دارین میں ایک راسب  
رہتا تھا اشج عبدالقیس کو اس سے نہایت دوستی تھی ایک روز وہ راسب کے کہا کے میں نبی پیدا ہو گا مدینہ  
کھا گیا اور صدقہ نہ کھا گیا اس کے دونو شانوں میں ہر نبوت ہوگی تمام دینوں پر وہ غالب آگیا غرض  
راسب ہوا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مشہر ہوا اشج نے اپنے بھتیجے کو جو اس کا داماد بھی تھا روانہ کیا اس کا  
نام عمر بن عبدالقیس جس سال حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کئے اسی سال وہ آیا اور راسب بولا تھا ستونیاں  
دیکھ کر اسلام لایا اس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم الحمد للہ اور قرآن کا سورہ یاد دلانے اور کہے تو جا کر اپنے مامو کو اسلام  
کی دعوت کر پھر وہ جا کر دعوت کیا اور اشج اسلام لایا روایت کئے ہیں بخاری اپنی تاریخ میں اور ابونعیم  
وغیرہ نے جابر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے کہے ہیں بھرے کو گیا اس یام میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ  
ہو گئے سو وہاں کے نصاریٰ کے چند شخص میرے پاس آکر پوچھے تو کہاں سے آتا ہے بوجہ لائرم پوچھے  
تمہارے یہاں ایک نبی نکلا ہے اس کو تو جانتا ہے میں بولا البتہ پھر مجھے ایک درمیں لگے وہاں کے  
تصویران مجھے بتا کر کہے وہ جو نبوت کا دعویٰ کرتا ہے اس کی تصویران تصویروں میں ہی میں بولا ہیں  
پھر مجھے دو سدر درمیں لگے وہاں نہایت تصویران تھے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر بھی ہی بعینہ  
حضرت کی شکل سے ہی وہاں ابو بکر کی بھی تصویر ہی حضرت کی آری کرے ہو سے ہیں میں ان لوگوں

کو بتایا دیکھو یہی تصویر ان کی ہی ہے کہ ہم کو اسی دینے میں کہ وہ تحقیق نبی میں اور شیخ شخص ان کے بعد  
ہوگا روایت میں واقع اور ابو نعیم نے عبد اللہ بن ابی بکر عیسیٰ کے دادا سے کہ ہم منی میں تھے  
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اگر ہم کو دعوت کے ہم قبول کئے ہمارے تھے میرے بن مرفق عیسیٰ بولا ہم اگر  
انکی تصدیق کریں اور ہمارے ملک کو لیاویں تو بہت مناسب واللہ انکا براظ ہوگا وہاں  
سے پھرے تو ہم کو میرے انکا احوال دریافت کرنے فدا کستیں لگیا ہم وہاں کے یہودیوں سے ملکر  
احوال دریافت کئے ایک یہودی کتاب کھول کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت بیان کیا کہ وہ نبی  
امی عربی ہی ہوگا دراز گوشہ دل دلدہی کر یکا شکستہ دل و لون کو نہ دراز قد ہی کوتاہ قد  
بال اسکے نہ بہت پچہ نہ سیدھے آنکھوں میں اسکے سرخی ہی اور رنگ سرخ و سفید یہ بولکر  
یہودی کہا وہ شخص جو تم کو دعوت کرتا ہی اس صفت کا ہی تم اسکی دعوت قبول کرو اور اسکے دین  
میں داخل ہو اور ہم یہودیوں کو اس سے حسد ہی اسلئے اسکے تابع نہو گے اور ہم کو اس سے چند  
مقام میں بلا عظیم پہنچے گی اور کوئی باقی نہ رہیگا مگر اسکا تابع ہوگا یا مارے جا یگا پھر اسکے  
پاس سے نکلے بعد میرے بولا یہ بولے سو سن چکے ہو بہتر ہی اسلام لانا عرض میرے حجۃ الوداع میں  
اگر اسلام لائے روایت کئے ہیں واقعی کہ جب بنی نضیر نے سے اخراج پا گئے عمربن سعدی  
یہودی انکے گھروں طرف نکلا دیکھا کہ تمام ویران میں بنی قریظہ پاس گیا اور انکو کہا لوگوں کا حال  
دیکھ کر مجھے عبرت ہوئی بنی نضیر باوجود غرت اور قوت اور شرف اور عقل کے اپنے اموال چھوڑ کر  
ذلت سے اخراج پائے تو ریت کی قسم اللہ کی عنایت جس قوم پر ہوا انکا احوال ہرگز ایسا نہوگا  
اب تم میرا کہا مانو اور محمد کے تابع ہو اللہ تم جانتے ہو کہ وہ سچ نبی ہی اور ابن ابیہان اور  
ابن حواش جو یہودیوں سے عالموں سے تھے اور شام کا ملک چھوڑ کر محض اس نبی کے واسطے بیان  
اگر قامت کئے تھے سو ہم کو اس نبی کی متابعت کرنا کرنا کید کئے تھے اور اپنا اسلام ان کو

پہنچاؤ کر حکم کئے تھے اور مرے بعد انکو یہیں دفن کئے ہیں سو دیکھو یہ سنکر زبیر بن باطا بولائے  
 نبی کی صفت میرے باپ باطا کی کتاب میں دیکھا ہوں وہ کتاب ہی تورت ہے جو موسیٰ پر اتری  
 اور مثانی جو ہم نئی بنائے ہیں ہمیں نہیں کعب بن اسد بولا ایسا ہی تو اسکا تابع کیون نہیں ہوتا  
 زبیر بولا تیرے سبب کر میں تابع نہ ہو کعب بولا میں تیرے بیچ آ رہا نہیں زبیر بولا تو ہمارا سردار ہے  
 تو تابع ہوگا تو ہم بھی تابع ہو گے اور تو تابع نہ ہووے تو ہم بھی نہو گے پھر عمرو بن سعدی میں  
 اور کعب میں بہت سی باتان ہوئے آخر کعب بولا محمد کے تابع ہونے میری قبول نہیں کرتا روایت  
 کئے ہیں یہی اور ابن السکن نے کہ ایک شخص بنی قریظہ والوں سے نقل کرتا تھا کہ ابن البیہان جو یو  
 شام کے ملک سے آیا اور بنی قریظہ میں رہنا اختیار کیا اسکے مثل نیک آدمی ہم نہیں دیکھے اگر میں نہ رہے  
 تو اسکو لجاتے وہ دعا کیا تو میں نہ رہتا جب اسکی موت کا وقت پہنچا تمام یہودیوں کو جمع کر کر  
 بولامیں کھانے پینے کا ملک چھوڑ کر اس سختی اور بھوک کے ملک میں رہنا اختیار نہیں کیا مگر ایک نبی  
 کے واسطے جو مبعوث ہوگا اور یہ ہر اسکا بھر تگاہ ہی وہ مبعوث ہوگا خون بیٹے اور بندی  
 بکرنے تم اسکی متابعت سے نہ بخلو غرض وہ مر گیا اسکی بات پر ثعلبہ بن سعید اور اسید بن سعید اور  
 اسید بن عبید بنی قریظہ کے فتح کی شب حاضر ہو کر ایمان لائے ابن سعد کی روایت میں آیا ہے کہ  
 جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم بنی قریظہ کو محاصرہ کئے ثعلبہ اور اسد اور اسید اپنی قوم والوں کو کہے  
 کہ محمد بنیک اللہ کے رسول ہیں اور تم لوگ اسکو مقرر جانتے ہیں اور بنی قریظہ اور بنی النضیر کے  
 علمائے انکی صفات جو کہتے تھے ہم پاس موجود ہی اور جی بنی خطب بھی انکی صفات کہا کرتا تھا  
 اور ابن البیہان جو برا راست گو تھا اپنی موت کے وقت انکی صفات سے ہم کو حیا دیا تھا تمہارا  
 حق میں بہتر ہی کہ اس نبی کی متابعت کرنا بنی قریظہ جواب دے کہ ہم تورت کو نہ چھوڑ گے انکا  
 سردار دیکھ کر یہ تمنیوں شخص انکی رفاقت چھوڑے اور ایمان لائے روایت کئے ابن سعد کہ

جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم بنی قریظہ کے قلعے پاس آنے کے انکا محاصرہ کئے کعب بن اسد بنی قریظہ کو  
 بولا تم اس شخص کی متابعت اختیار کرو اللہ وہ بیشک نبی ہی اور وہ نبی مرسل ہی سو تمکو ظاہری اور کتب  
 میں ایک نبی کی صفت پاتے تھے سو وہ یہی نبی ہی اور وہ تمام صفات جو اس میں ہیں سو تمکو خوب معلوم ہو  
 کہے درست یہ وہی نبی ہی لیکن ہم تو ریکے احکام سرگز نہ چھوڑے روایت کے ہیں بیہی نے حارث  
 بن عوف سے کہے کہ ہمکو یہود بولا کرتے تھے کہ محمد مقرر اللہ کے رسول ہیں اور ابو رافع سلام بن ابی حقیق  
 کہتا تھا محمد بیشک اللہ کے رسول ہیں لیکن نبوت ہارون علیہ السلام کی اولاد میں سے گئی کر کہ ہمکو محمد سے  
 ہی زمین محمد کے تابع ہو کر کتیا ہوں میری بات یہود مانتے نہیں اور محمد کے ہاتھ سے ہمارا فرج دو بار  
 ہوگا ایک شرب میں دوسرا خیابرمین میں سلام سے پوچھا کیا محمد زمین کے مالک ہو گئے تو بولا توڑ  
 کی قسم مالک ہو گئے روایت کے ہیں بخاری اور مسلم نے ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے کہے کہ میں جن ایام میں کہ  
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور قریش کی مصالحت ہوئی تھی شام کو تجارت واسطے گیا تھا اور میرا ساتھ  
 قریش کی جماعت تھی وہاں روم کا بادشاہ ہرقل ہم کو طلب کیا ہم اسکی ملاقات واسطے ایلیا کو گئے ہم کو  
 دربار عام میں بلایا اور اس کے گرد روم کے سرداران تھے ترجم کے واسطے سے ہمکو پوچھا نبی ہوں  
 کہ کر جو دعویٰ کرتا ہے اسکے نزدیک قرابتی اس قافلے میں کون ہی میں بولا میں ہوں بولا اسکو میر نزدیک  
 لاؤ اور اسکے ساتھ والوں کو بھی رکھو اور ترجم کے زبانی میرا ساتھ والوں کو کہا میں چند بات اس سے سوال کرتا  
 ہوں اگر جھوٹ بولا تو تم اسکی تکذیب کرو ابوسفیان کہتے ہیں میں جھوٹ بات کیا کر لوگوں میں حیرا  
 ہونکی شرم نہ ہوتی تو میں اسوقت جھوٹ بات بولتا غرض یہاں یہ پوچھا تمہارے نبی ہوں کہ کر شخص جو  
 دعو کرتا ہے اسکی ذات تمہارے کیسی ہے میں بولا وہ ہمارے بری ذات والا ہے پوچھا وہ باتان جو  
 کرتا ہے وہ اول بھی کوئی تم سے اس کے باتان کرتا تھا میں بولا نہیں پوچھا اس کے اجداد میں کوئی بادشاہ بھی ہوا ہے میں بولا نہیں  
 پوچھا وہ لوگ اس کے تابع ہیں یا ضعیف ہیں بولا ضعیف ہیں پوچھا اس کے تابعدار روز بروز آتے ہوتے ہیں یا کم میں بولا زائد

زائد ہوتے ہیں پوچھا اس میں داخل ہو کے دیکھو خراب سمجھا کوئی پھر جاتا ہی میں بولا نہیں چہا  
 اس نے دعوئی کر کے قتل جھوٹ بانکی گمان تم کو اس پر تھی میں بولا نہیں پوچھا کچھ دغا بازی کرتا ہی میں  
 بولا نہیں اور اب ہمارا اس کے بیچ صلح ہی دیکھا چاہئے کہ کیا کرتا ہے پوچھا تمہارا اور اس کے جنگ بھی ہوا  
 میں بولا ہو ہوا ہی پوچھا جنگ کیسا ہوتا ہی میں بولا جنگ برابر ہی کدھی ہم پر وہ غالب آئے ہیں اور کبھی  
 ہم پر غالب ہوتے ہیں پوچھا کیا بات کا حکم کرتا ہی میں بولا کہتا ہی اللہ کی عبادت کرو اور اس کا شریک  
 مت بنو اور تمہارے جو کہتے تھے اس کو ترک کرو نماز پڑھو زکوٰۃ دیو بات سچ کرو عفت اختیار کرو صلہ  
 رحم کرو یہ سنکر ہر قتل اپنے مرتجہ کو بولا اس کو بول میں سے اس کی ذات پوچھا تو بولا وہ بری ذات والا  
 سوا نبیا اپنی قوم میں بری ذات کے ہوتے ہیں اور میں پوچھا یہ بات کوی اول بھی کیا ہی تو بولا  
 نہیں سوا اس قسم کی باتان کوئی اول کہا ہوتا تو میں کہتا اسکا دیکھا دیکھ کر کہا ہی اور میں پوچھا اس کے اجد  
 میں کوئی بادشاہ ہوا ہی تو بولا نہیں اس کے اجد میں کوئی بادشاہ ہوا ہوتا تو میں کہتا وہ اپنے بابلی سلطنت  
 طلب کرتا ہی اور میں پوچھا اس پر سابق اس دعوئی کر کے جھوٹ بات کہنے کا گمان کرتے تھے تو بولا  
 سو میں کہتا ہوں لوگوں پر جو شخص جھوٹ بات نہ کہے تو خدا پر کیا واسطے جھوٹ بول گیا اور میں پوچھا عمدہ لوگ  
 اس کے تابع ہوتے ہیں یا غریبان تو بولا غریبان سو یہی لوگ پیغمبروں کے تابع ہوتے ہیں اور  
 اور میں پوچھا لوگ روز بروز زائد ہوتے ہیں یا کم تو بولا زائد سو ایمان  
 کا کام ایسا ہی ہی یہاں تک کہ پورا ہو و اور میں پوچھا اس کے دین میں داخل ہو کر بعد دیکھو ناپسند نہ کر  
 کوئی پھر جاتا ہی تو بولا نہیں سو ایمان ایسا ہی جب اسکی بشارت دلو میں ملتی ہی تو اس کو ترک نہیں  
 کرتے اور میں پوچھا دغا بازی کچھ کرتا ہی تو بولا نہیں سو پیغمبران ایسے ہی ہوتے ہیں دغا نہیں کرتے  
 اور میں پوچھا وہ کیا حکم کرتا ہی تو بولا اللہ کی عبادت کرنا اور اس کا شریک نہ کرنا اور منع کرتا ہی تو نیکی  
 پرستش سے اور کہتا ہی نماز پڑھو اور رستی عفت اختیار کرو سو تو جو بولتا ہی اگر سمجھو تو اس کا جو میر

قدم ہیں وہ مالک ہوگا اور مجھ کو معلوم تھا کہ ایک بنی ہونے والا ہی لیکن یہ معلوم نہ تھا کہ وہ تمہارے میں ہی اگر  
مجھے یقین ہو کہ میں اس تک پہنچ سکوں تو اس کی ملاقات واسطے میں رنج اٹھاتا اور اگر میں اس کے پاس نہ جاتا تو  
اس کے سپرد ہوا کرتا بعد خط بنی صلی اللہ علیہ وسلم جو ذبیحہ کے ہاتھ سے بھیجے تھے اور بصری کے حاکم کی  
معرفت سے آیا تھا اس کو دنگوایا اور اس کو بڑھنے کا حکم کیا اس خط میں یہ مرقوم تھا **بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ**  
**شَرَعَ اللّٰهُ** کے نام سے جو بزرگوار ہے رحم والا **مِنْ مُحَمَّدٍ سُوْلٍ اللّٰهِ اِلٰی ہر قُلْ عَظِیْمُ الرَّوْمِ** محمد رسول  
اللہ کی طرف سے ہر قُل کو روم کا بزرگوار **عَلٰی مِنْ اَشْبَحَ الْهُدٰی** سلام اس پر جو قبول کیا ہدایت کو  
**اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّی اَدْعُوْکَ بِدَعَاِیْرِ الْاِسْلَامِ** اس کے بعد پھر میں تجھے کرتا ہوں اسلام کی دعوت  
**اَسْلَمْتُ لَسَلَمْتُ** تو اسلام بھیگا **اَسْلَمْتُ یٰوَتٰکَ اللّٰهُ اَجْرَکَ** مرتبہ اسلام لاویگا تجھ کو اللہ تعالیٰ  
دونا ثواب **فَاِنْ تَوَلَّیْتَ فَاِنَّ عَلَیْکَ اَثْمَ الْاَرْبَعِیْنِ** پر اگر تو منہ پوزیگا تو ہوگا پچاس گناہ  
تمام رعایا کا **وِیَا اَهْلَ الْکِتَابِ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَیْنِنَا وَبَیْنِکُمْ اَلَّا تَعْبُدُوْا اِلَّا اللّٰهَ**  
اور ای کتاب والو او ایک سیدھی بات پر ہمارے درمیان کی کہ منہ لگ کر ہم مگر اللہ کو ولا شریک  
یہ شے اور شریک نہ ہو اور میں اس کا کسی پر کو ولا یتخذ بعضنا بعضا اربابا میں دون  
اللہ اور نہ پکڑیں آسمان ایک ایک کو رب سوا اللہ کے **فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاَقْوِلُوْا اَشْهَدُ وَاِنَّا لَمُحَمَّدٍ**  
پھر اگر قبول نہ کریں تو کہو شاید ہو کہ ہم تو حکم کے تابع ہیں ابوسفیان کہتے ہیں خطیہ کے فرات کے پاس کے  
لوگوں کا بہت سا شور و پکار ہوا اور ہلچل ادا ہوا وہاں سے نکلے بعد میں اپنے ساتھ لوگوں بولا اب تو ابی  
کہتے کہ فرزند کا کام بہت خود میرا یا بنی الاصف کا بادشاہ اس سے درنا ہی اور تب مجھے یقین ہوا کہ بنی  
صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہو گا بیان تک اللہ تعالیٰ مجھے بھی مسلمان کیا اور ایللیا کا ناظم ابن الناطور جو  
ہر قُل کا بہت دوست اور شام کے نصار کا اسقف تھا کہتا تھا کہ ہر قُل ایللیا کو آیا سوا ایک فرزند نہایت لکیرا  
نظر یقین نے اس کو چھپے کیا ہی جو آج بہت دلگیری ہر قُل کو نجوم میں خوب راہ تھی سو بولا میں شکوہ ستار

دیکھا تو ظاہر ہوا کہ خستہ کرنے والوں میں کا بادشاہ کھٹائی بطریقوں نے کہتے خستہ نہیں کرتے ہیں مگر سوداوار نے  
 کچھ اندیشہ نہیں اپنے قلم و من حکم کر دیا جو یہودی ہی اسکو قتل کریں اسی اندیشہ میں تھی کہ خسان کا حاکم ایک  
 شخص کو بھیجا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر دیا ہر قتل بولا اسکو دیکھو خستہ ہوئی یا نہیں لوگ دیکھ کر  
 بولے خستہ کیا ہی ہو چاہے کب کیا دستور ہی تو بولا وہ خستہ کرتے ہیں ہر قتل بولا اس کا بادشاہ ہی ہی  
 جو ظاہر ہوا اور ہر قتل کا ایک دست رو میہ میں رہتا تھا اور علم میں ہر قتل کا نظیر تھا سو اسکو ہر قتل خط لکھ کر  
 بھیجا اور آپ محض کو روانہ ہوا اسکی تجویز ہر قتل کے مطابق ہوئی سو ہر قتل محض کو نہیں پہنچا تھا کہ اس نے  
 خط کا جواب لکھا کہ محمد تحقیق اللہ کے رسول ہیں ہر قتل اس خط کے مضمون پر مطلع ہو کر روم کے عمدہ لوگوں کو محض  
 کے دشمن کے میں جمع کیا اور دسکری کے دروازے بند کیا اور دریچے میں سے دیکھ کر کہا تمکو بتی اور اپنا  
 ملک قبی بنام منظور ہوا اس سببی کی متابعت کرو وہ لوگ جنگلی گھوڑوں کے مانند دروازہ پر حملہ کئے دروازے  
 بند ہی ہر قتل انکی ہر نفرت دیکھ کر ایمان لانے سے ناامید ہوا اور انکو بولا میں تمہارے مضبوطی دین پر کسی  
 سوا کرنے یہ بولا اب دیکھا کہ تم بہت مستقل ہو پھر سب رضی ہو کر اسکو سجدہ کئے روایت کے میں  
 ابو نعیم نے محمد بن کعب قرطبی سے کہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وحیہ کلی کے ساتھ خط دیکر روم کا  
 بادشاہ قیصر کو بھیجے اس نے محض میں تہاد و بخشی کو بلوا کر خط پڑوایا اس میں تھا محمد رسول اللہ صلی  
 قیصر کو روم کا بڑا ایسے سنکر قیصر کا بھائی غصہ ہوا اور بولا اس نے اپنا نام پہلے لکھا ہی اور تجھے بادشاہ  
 کر کر لکھا اس کے خط کو مت دیکھ یہاں دے قیصر بولا تو احمق دیوانہ ہی اس خط کا مضمون نہ دیکھ کر  
 اسکو تو بہار و کہتا ہی اگر وہ اللہ کا رسول ہو تو اپنے نام کو شروع میں لکھنا سزاوار ہی اور مجھے روم کا بڑا  
 کر کر جو لکھا ہی میں ویسا ہی ہوں میں انکا مالک نہیں ہوں مگر اللہ تعالیٰ انکو میرا سرخ کیا ہی اگر چاہے تو  
 میرے انکو مسلط کر سکتا ہی بعد قیصر نے لوگوں کو بولا عیسیٰ بنی کی بشارت دے میں سو شاید یہی  
 اگر سچ مجھے معلوم ہو تو میں جا کر اسکی خدمت کروں گا اور اسکی وضو کا پانی گرتا سو اپنے ماتو میں لیا کروں گا

روم و شام کا جو کچھ  
 اسکو بھیجے گئے تھے اور اس  
 عقیقہ کا نام قتل تھا  
 سابق کی حدیث میں ہے کہ  
 سوا اسکا اصل نام انکی زبان  
 میں ہر ایک کے لیے  
 غمزدگی ہے قتل ہے میں  
 ۱۲

لوگ بولے ہم اہل کتاب رہتے پر ہم کو چھوڑ کر نادان اعراب میں اللہ تعالیٰ نبی نہ کر گیا قیصر بولا اے محاسن  
کتاب ہدایت ہوئی اس کا اصل نسخہ میری پاس موجود ہے اس کو دیکھا اگر یہ وہی نبی ہی کر کر اٹھے تو اس کے  
تابع ہونا اگر وہ نہ ہو تو پھر اس پر مہران کر دیونگے کہتے ہیں کہ انجیل کا اصل نسخہ روم کے بادشاہ ہونکے پاس تھا اس کو  
صدق میں بقتل کر کر مہر کر دئے تھے اور جو بادشاہ دنیا تخت پر بٹھتا تو اس پر ایک مہر کرتا اور ہر قل کی  
مہر سے اس پر بارہ مہر ہوئے تھے اور یہی کہتے آتے تھے کہ اپنے مذہب میں اس انجیل کو کھولنا جائز نہیں  
اور جس روز اس کو کھولیں گے تو تمہارا دین بدل جائیگا اور بادشاہ ہلاک ہو گا غرض قیصر وہ انجیل  
منگو کر اس کے پیچھا رہا مہر توڑ ایک مہر باقی تھی کہ شماسان اور اسقفان اور بطریقون نے یکھئے ہو کر  
اپنے کپڑے پھاڑ لئے اور بال اکھار لئے اور سرون پر مار لئے پوچھا کیا واسطے یہ کئے تو بولے آج تیرے  
گھر سے دولت جاتی ہے اور لوگوں کا دین بدل جاتا ہے ہدایت کا اصل میری پاس ہی دین کا ہی کوئل  
جاتا بولے اس امر میں جلدی نہ کرنا اس شخص کا احوال دریافت کرنا اور خط کا جواب لکھنا اور  
اس کے کام میں تامل کرنا پوچھا کس سے دریافت کرنا تو بولے شام میں عرب کے لوگ بہت جمع ہوتے ہیں ان سے  
دریافت کرنا غرض شام میں ابوسفیان اور اسکے ساتھ والوں کو جمع کر کر قیصر پاس لیگے قیصر نے پوچھا یہ شخص  
جو تمہارا دین مچوٹ ہوا ہے سو کیا ہے ابوسفیان نے حضرت کی تحقیق کر نہیں کچھ قصور نہ کیا اور بولا اس کا یہ  
شان نہیں جو بادشاہ پاس اس کو عرض ہو اور ہمارے لوگ اس کو ساحر بولا کرتے ہیں اور شاعر اور کاہن قیصر بولا  
سابق کے انبیاء کے حقیقین بھی لوگ ایسا ہی کہا کرتے تھے لیکن وہ بول کر اس کی ذات کہی ہے ابوسفیان بولا  
وہ بری ذات والا ہے قیصر کہا انبیاء کی ذات انکی قوم میں ایسی ہی ہوتی ہے اور اس کے تابع کون ہوتے ہیں  
ہمارے بیان کے غلامان اور چھوکرے تابع ہوتے ہیں عہدہ لوگ کوئی تابع نہیں ہو قیصر کہا انبیاء پر وہی لوگ ہوتے  
ہیں اور عہدگان حیت سے تابع نہیں ہوتے پوچھا لوگ کس کے تابع ہو بعد کوئی پھر جاتا بھی ہے بولا نہیں  
قیصر بولا تیرے کہے سے میرا یقین اور برائے اللہ کی قسم غفر رب میری تہمت گاہ پر بھی غالب ہو گا اسی رومیان

اس شخص کی دعوت قبول کرو پھر اس سے شام کا ملک مانگ لینگے کہ کبھی کوئی اس ملک پر نہ آوے اور سب  
جب کہ بنی بادشاہ کو دعوت کرے اور وہ اس دعوت کو قبول کر کر کچھ مانگے تو وہ دیتا ہی میری اطاعت تم کو  
لوگ کہ اس میں ہمیری اطاعت کبھی نہ کرینگے ابوسفیان کہتے ہیں جاتا تھا کہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم  
کے حقیق کچھ حیوٹ بات ایسی بنا کر کہ دون کر بادشاہ کے نظروں سے گرجاویں لیکن میرا حیوٹ اسکو معلوم  
ہو تو میرے مواخذہ کرکھا اور لوگوں میں رسوائی کا اندیشہ تھا اس لئے کچھ حیوٹ بات نہ کیا پھر بعد مجھے  
قصیدہ آنا سو قیصر کو بولا اس نے ایک قصیدہ بیان کرتا ہے اگر وہ بیان کروں تو بادشاہ کو اس کا حیوٹ  
معلوم ہو گا پوچھا وہ کیا میں بولا وہ کہتای کہ ایک شب کو ہمارا حرم سے نکل کر بیان ایلیا کی مسجد میں آیا  
اور شیش اڑھ ہو نیکی النکرا یا قیصر ایک بطریق کھڑا تھا بولا وہ شب کا ماجرا مجھے معلوم ہی قیصر پوچھا وہ کیا  
بولا میری عادت تھی شب کو مسجد کے تمام دروازے بند کرنا سو اس شب کو تمام دروازے بند کیا مگر ایک  
دروازہ میرے بند نہ ہو سکا پھر میں لوگوں کو جمع کر کر اس کو بند کرنا چاہا گویا ایک بیمار سا جنبش کیا  
میں برائوں کو بلوایا دیکھ کر کہ اس دروازے پر براق یا کوئی بیمار اگر دست ہے صبح ہوئی تک ہم  
اسکو ہلانہیں سکتے میں شب کو وہ نہیں کھولا چھوڑ دیا صبح کو اگر دیکھا تو دروازے کے کونے طرف کے پھتر  
سوراخ ہوئی ہی اور جانور کو باندھنے کی نشان معلوم ہوتی ہی میں لوگوں کو اس وقت بولا شب کو کسی نبی کے  
لئے ہمارا دروازہ بند نہ ہوا اور ہمارے مسجد میں نبی نماز پڑھائی بعد ہر قل لوگوں کو بولا انکو معلوم ہی عیسیٰ کے بعد قیامت  
ہو نیکی قبل ایک نبی آئی اور اسکی بشارت عیسیٰ دئے ہیں سو یہی نبی ہی اسکی دعوت قبول کر وہ لوگ  
بلوائے قیصر انکی نفرت دیکھ کر بولا میں تمہاری مضبوطی دین میں دیکھنے آزمائش کیا تو تم اس کے حضور میں سخت  
کہے ہر لوگ خوش ہو کر اسکو سجدہ کئے روایت کے ہیں ہزار اور ابو نعیم نے دجیہ گلابی رضی اللہ عنہ سے کہے  
کہ مجھے بنی صلی اللہ علیہ وسلم اپنا نامہ دیکر روم کا بادشاہ قیصر پاس روانہ کئے میں وہاں پہنچا قیصر کو اطلاع  
کئے کہ ایک شخص تمہاری اور کتابی میں رسول اللہ کا ایلی ہون یہ سن کر گھبرا ا اور کہا بلاؤ میں گیا اور اس کے پاس

بطریقانِ حاضر تھے مین رو برو جا کر نامہ حضرت کا دیا خط پڑھنے کا حکم کیا ہر قتل کا بہائی لال رنگ  
 کا رنگ دیا۔ رسید بال اس میں پچھتاہ خط کے ابتدائین لکھے تھے محمد رسول اللہ کے طرف سے قیصر کو  
 روم کا براہوسنکر غصے سے ہر قتل کو بولا اُن نے اپنا نام ابتدائین لکھا ہے اور روم کا بادشاہ ہی لکھ  
 نہ لکھا اس کا نامت پر ہر قتل اس کی بات نہ ملے خط پڑھا بعد لوگوں کو برخواست کیا اور مجھے اپنے پاس بلو اگر  
 احوال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پوچھا بعد ایک برس اسقف کو جس کا کہنا سب مانتے تھے بلا کر وہ خط سنایا  
 اسقف بولا وا اللہ یہ وہی رسول ہے جس کی بشارت موسیٰ اور عیسیٰ دئے تھے اور ہم انکی انتظار کرتے  
 ہر قتل بولا تو مجھے کیا حکم کرتا ہی اسقف نے لامین اسکی تصدیق کرتا ہوں اور اس کا تابع ہوتا ہوں قیصر بولا میں بھی  
 جانتا ہوں کہ وہ وہی ہی لیکن میں ایمان لاؤں تو میرا ملک جتنا رہے گا اور رومیان مجھے قتل کرنے کے بعد یوسفیا  
 کو بلا کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا احوال اس درایت کیا اور مجھے رخصت کرنے کے وقت بلا کر بولا تو جا  
 کہ میں جانتا ہوں کہ تم تحقیق نبی ہیں لیکن میں اپنی سلطنت کو چھوڑ نہیں سکتا ہوں اور حضرت کا نامہ لگو  
 بھریا اور اپنے سر پر رکھا اور حریر میں لپیٹ کر صندوق میں رکھا اور وہ اسقف مجھے ہر روز بلا کر دین  
 آمین کی بات درایت کرتا تھا اور اسکی عادت تھی ہر ایک شے کو نکال کر لوگوں کو دکھانا اور بولا کہ اس کو نکالنا  
 ترک کیا اور پہانہ چار کایا نصاریٰ چند امیوار انتظار کئے نکلتا نہیں اسکو کہلا بھیجے عجب ایامِ دروس سے آیا  
 اس فرستے تیرا دل بدل گیا تو سچ بیماری یا نہیں ہم اگر دیکھیں گے پھر وہ اسقف مجھے کہلا بھیجتا تھا کہ جا کر تمھارا  
 صاحب کو میرا سلام کہو اور عرض کرو کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ معبود نہیں سوا اللہ کے اور تم تحقیق اللہ کے  
 رسول ہیں انصاری اس اسقف کو قتل کرے ابن عساکر کی روایت میں آیا ہی اسکو مارا بعد دو  
 روز وحید کو ہر قتل نے مخفی بلوایا اور ایک عمارت تھی نہایت بڑی اس میں لگیا اسمیں تصویر ان پیغمبروں کے  
 دکھا کر بولا اسمیں تمھارے پیغمبر کی تصویر کو لٹائی ہے بتاؤ میں دیکھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر ہی گویا  
 اب بت کرے اور حضرت کے دو طرف دو تصویر تھے مین بولا یہی تصویر ہی بولا بازو پر یہ تصویر ان کس کے

ہیں میں بولا سیدھے طرف تصویر ایک شخص کی ہی اکی قوم سے اسکو ابو بکر کہتے ہیں اور میں  
 طرف تصویر ایک شخص کی ہی اسکا نام عمر اس نے بولا ہماری کتابوں میں ابائی کران دنوں سے اس کی  
 دین پورا ہوگا روایت کہ میں یہی اور ابو نعیم نے ہشام بن العاص سے کہے کہ ابی بکر صدیق  
 رضی اللہ عنہ اپنی خلافت میں مجھے اور ایک شخص کو قریش سے روم کا بادشاہ ہرقل پاس روانہ  
 لے کر اسکو اسلام کی دعوت کرنی ہم نکل کر غوطہ یعنی دمشق کو پہنچے جبکہ بن الاہم عنانی  
 وہاں کا ناظم تھا اسکے بیان گئے ان اپنے تحت پر تھا سو ہمارے پاس اپنے آدمی کو بات کرنے واسطے  
 روانہ کیا ہم بولے واللہ ہم آدمی سے بات نہ کریں گے بلکہ بادشاہ پاس بھیجے ہیں بادشاہ حکم رو برو  
 تو ہم بات کرنے کے یہ جا کر اس حکم کو اطلاع کیا اس نے حکم بلا لیا کیا میں رو برو ہو کر اسکو اسلام کی  
 دعوت کیا اور وہ سیاہ کپڑے پہن کر بیٹھا تھا میں پوچھا سیاہ کپڑے کیا واسطے پہنا ہی بولا قسم  
 کہا یا ہوں تمکو شام کے ملک سے نکالے ہیں یہ لباس اتاروں میں بولا بلکہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے کہیں کہ تیرے سلطنت کی یہ جگہ بھی ہم لیکے اور تمہارا برا طلب ہی اسکو بھی انشاء اللہ لیکے  
 وہ بولا اسکو لینے والے لوگ تمہیں وہ غیر لوگ ہیں دنکو روزہ رکھیں اور شکوہ افطار کریں گے  
 بعد ہمارے روز کا احوال دریافت کیا ہم بولے وہ منکر منہ اسکا سیاہ بن گیا اور ہمارے ساتھ آدمی  
 کر کر بادشاہ پاس بھیجا ہم ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی حایل ڈال کر گئے اور اسکی حویلی کے نزدیک جا کر  
 اونٹوں پر سے اترے بادشاہ اوپر سے بلکہ دیکھتا تھا ہم وہاں کہے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ  
 یہ کہتے ہی اسکی حویلی والی کے سامنے لگی ہم رو برو گئے بلکہ بولا تم لوگ سپہین ملے تو جیسا سلام کرتے  
 ہیں ویسا ہی میرے کرو پھر ہم بولے السلام علیک پوچھا تمہارا خلیفہ کو کیا سلام کرتے ہیں ہم بولے یہی سلام  
 کرتے ہیں پوچھا وہ کیا کرتا ہی ہم بولے ویسا ہی جواب دیتا ہی پوچھا تمہارا برا کہن کیا ہی بولے لَا إِلَهَ  
 إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ یہ کہتے ہی اسکی حویلی کو بھی لرزہ ہوا بیان ملت کہ اس نے اپنا سر اٹھا کر دیکھا

اور پوچھا تمہارے گھروں میں یہی یہ کہنے سے ایسی حرکت ہوتی ہے کہ ہم ایسا کبھی نہیں دیکھے مگر  
یہیں ہوا بولا کاش یہ ہمیشہ ہوتا تو میں اپنی ادھی سلطنت نکل جاتا ہم پوچھے کیا واسطے بولا اگر ہمیشہ  
ایسا ہوا کرتا تو وہ دلیل نبوت سے بھونگی تھی پھر ہمارے نماز روزے کا احوال پوچھا بعد ہما کو ایک مکان میں آنا  
اور ضیافت بھی پھر شب کو چار تین طلب کیا اور ان باتان پوچھا تھا سو اسکو بھی اعادہ  
کیا بعد ایک کتاب خانہ منگوایا اس پر تمام کام ملا کا تھا اور اسکے خانوں پر قفل ہے تھے ان میں سے  
ایک خانہ کھول کر ہر ہر کا کیر سیاہ رنگ نکالا اس پر ایک تصویر تھی خوش دہل سرخ رنگ آنکھوں کا  
برے برے گردن نہایت دراز پے ریش سر میں بال بہت دو طرف چوٹیاں چھتے ہوئے پوچھا یہ کی  
تصویر ہے ہم کہے معلوم نہیں بولا آدم کی تصویر ہے بعد دوسرا خانہ کھول کر ایک سیاہ کیر نکالا اس پر ایک  
تصویر تھی گورا رنگ سید بال آنکھ سرخ بر اسرواری خوش دہل پوچھا یہ کون سی کہے معلوم نہیں  
بولا یہ نوح ہے اور ایک خانہ کھول کر ایک سیاہ کیر نکالا اس پر ایک تصویر تھی رنگ بہت گورا  
کٹادہ پیشانی آنکھ بہت خوش دہل لہجے گلے داری سفید گویا منستی ہے پوچھا یہ کون سی کہے معلوم نہیں  
بولا یہ ابراہیم ہے بعد ایک خانہ کھول کر سیاہ کیر نکالا اس میں تصویر تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
کی ہم کہے یہ تصویر محمد رسول اللہ کی ہے بادشاہ تعظیم واسطے کھڑے ہو کر بیٹھا اور پوچھا واللہ انکی تصویر  
ہی ہم کہے حضرت ہی کی تصویر ہے تو راقوت خاموش رہ کر بولا یہ خانہ سب کے بعد تھا لیکن میں تم سے  
آزمائش کرنے اسکو اول کھولا بعد ایک خانہ کھولا اس میں سیاہ حریر کا کیر تھا اس پر تصویر تھی گندم  
رنگ گھنگروا لے بال اکنبہاں دو نگان میں تیرنگاہ غصیلہ منہ دانت ایک پر ایک اونٹان چمڑے  
ہوئے گویا غصے میں ہیں پوچھا یہ کون سی کہے معلوم نہیں بولا یہ موسیٰ ہے انکی بازو سے اور ایک تصویر  
ہی انہیں سے شبیہ مگر انکے سر کو تل لگا ہوا ہے اور انکی پیشانی چوری ہے پوچھا یہ کون سی کہے  
معلوم نہیں بولا یہ ہارون ہے بعد ایک خانہ کھول کر حریر کا سفید کیر نکالا اس پر تصویر تھی گندم رنگ

سید بال مایہ قد غصہ میں ہوا پوچھا یہ کون ہی کہے معلوم نہیں بولا یہ لوطی ہی بعد ایک خانہ  
 کہو لکھنوی کا سفید کیر نکالا اس پر تصویر تھی رنگ سرخ و سفید ناکہ اونچے خنجر سے ایک خوش صورت  
 پوچھا یہ کون ہی کہے معلوم نہیں بولا یہ اسحاق ہی بعد ایک خانہ کہو لکھنوی کا سفید کیر نکالا اس پر  
 ہتھی اسحق سے شبیہ گراوت پر خال تھی پوچھا یہ کون ہی کہے معلوم نہیں بولا یہ یعقوب سے بعد ایک  
 خانہ کہو لکھنوی کا سیاہ کیر نکالا اس پر تصویر تھی گورازنگ سرخی مایل خوش چہرہ اونچی ناکہ سجدہ چہرہ پر  
 نور ستاہی اور منہ پر آنا خشوع کے نمایان ہیں پوچھا یہ کون ہی کہے معلوم نہیں بولا یہ اسماعیل ہی  
 تمھارے پیغمبر کے بعد ایک خانہ کہو لکھنوی کا سفید کیر نکالا اس پر تصویر تھی رنگ گوراجہرہ آفتاب  
 کے مانند چمکتا ہی آدم کے تصویر سے شبیہ پوچھا یہ کون ہی کہے معلوم نہیں بولا یہ یوسف ہی بعد  
 دوسرا خانہ کہو لکھنوی کا سفید کیر نکالا اس پر تصویر تھی رنگ سرخ پندریان تیلے اکہ چوئے پٹ برا  
 قد میانہ تاوار بندہ ہوا پوچھا یہ کون ہی کہے معلوم نہیں بولا داؤدی بعد دوسرا خانہ کہو لکھنوی کا سفید  
 کیر نکالا اس پر تصویر تھی بہاری دہونہ لینے پائون گھوڑی کا سوار پوچھا یہ کون ہی کہے معلوم نہیں بولا یہ  
 سلیمان ہی بعد دوسرا خانہ کہو لکھنوی کا سیاہ کیر نکالا اس پر تصویر تھی جوان خوبصورت داری سیاہ سینا  
 دانت بال پوچھا یہ کون ہی کہے معلوم نہیں بولا عیسیٰ بن مریم ہی پر ہم کہے عمار سے پیغمبر کی تصویر عیسیٰ  
 ہی اس سے معلوم ہوتا ہی کہ یہ تصویر ان سچے ہیں نملو کہا ہے آئے بولا آدم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے چاہے  
 کہ اپنی اولاد میں انبیاء جو ہو گے سو انکو اپنے تئیں بتا تا پھر اللہ تعالیٰ یہ تصویر ان بھیجا اور یہ تصویر ان آفتاب کی  
 عذوب کی جگہ آدم کے خزانچین تھے ذوالقرنین اسکو نکال کر دانیال کے حوالے کئے سو یہ ہی تصویر ہیں بعد  
 حکو بولا مجھے یہ خوب دستا ہی کہ میری یہ سلطنت ترک کروں اور تمھارا بادشاہ کا غلام بن کر مرے رہوں  
 پھر تمکو حضرت کرتے وقت انعامات دیکر روانہ کیا ہم اگر اپنی بکری صدیق رضی اللہ عنہ سے اسکا احوال بیان  
 کئے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ روئے اور فرط غریب کو اللہ چاہے تو ہدایت دیو اور کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

فرماتے ہیں کہ یہود اور نصاریٰ اپنے کتابوں میں میری صفت پاتی ہیں روایت کئے ہیں وادی  
 اور ابو نعیم نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے کہے کہ بنی مالک کے ساتھ مقوقس عہد کے حاکم پاس  
 گیا اور پوچھا تم بیان تک کیسے پہنچ کر آئے حالانکہ ہمارے اور تمہارے حایف کے درمیان محمد کے  
 لوگ حایل ہیں بولے تمکو اس کا اندیشہ تھا پر ہم دریا کے ساحل پر سے ہوتے آئے پوچھا محمد کی دعوت کو  
 تم کیا کہے بولے ہمارے لوگ سے کوئی ان کا تابع نہ ہوا پوچھا کیا سبب بولے اس نے ایک نازہ دین  
 لایا ہی نہ وہ ہمارا ابا کا دین ہی اور نہ بادشاہ کا اور ہم ہمارا ابا کے دین پر ہیں پوچھا انکی قوم کیا کہے  
 بولے چھو کر سے کم عمر لوگ ان کے تابع ہو اور ہر لوگ عمدہ اور عرب کے دوسرے قبیلے والے ان سے جنگ  
 کے پوچھا غلبہ سے ہوا بولے کبھی اسکو اور کبھی انھوں کو پوچھا کیا دعوت کرتا ہی بولے کہتا ہی خدا کو ایک  
 ہی سمجھ کر اسکی عبادت کرو اور اس خدا کا شریک کسی کو نہ ٹھہراؤ اور ابا تمہارے بون کی جو پرستش کرتے  
 تھے اسکو ترک کرو اور نماز پڑھو اور زکوٰۃ دیو پوچھا نماز اور زکوٰۃ کو کچھ وقت اور مقدار میں ہی بولے  
 رات دن میں پانچ نماز پڑھتے ہیں اور ان کے اوقات اور عدد میں ہیں اور شش مشال ہوا اور  
 اونٹ پانچ رہیں تو زکوٰۃ دیا کرتے ہیں پوچھا اس زکوٰۃ کو لیکر کیا کرتا ہی بولے فقرا کو تقسیم کرتا ہی  
 اور صلہ رحم کا اور وعدہ وفا کرنا حکم کرتا ہی اور زنا اور شراب اور سودی منع کرتا ہی اور جس جانور کو  
 اللہ کے نام سے ذبح نہ کریں تو اسکو کھانا نہیں مقوقس یہ سن کر بولا محمد بنحقوق خدا کے نبی ہیں تمام جہاں  
 کے لوگوں طرف مبعوث اگر قطب میں یا روم میں مبعوث ہوتے تو وہ تمام ان کے تابع ہوتے اور عیسیٰ  
 بن مریم انکو ایسا ہی حکم کر چکے ہیں اور انبیاء کے یہی اوصاف ہوتے ہیں جو تم ان کے بیان کئے اور انہیں کو  
 امینہ غلبہ ہو گا اور ان سے مقابلہ نہ کرنا اور انکو ہر گاہ گھوڑے اونٹ جہاں تک پہنچ کرتے ہیں وہاں تک  
 انکا دین ظاہر ہو گا ہم بولے کیا ہر گاہ تمام لوگ ان کے تابع ہو لیکن ہم ان کے تابع نہ ہو گے مقوقس جھٹک  
 کر بولا تم اسکو کھیل سمجھتے ہیں بعد پوچھا ان کا نسب ان کے قوم میں کیسا ہی بولے عالی نسب ہی کہا انبیاء ایسا ہی

عالمی نسب ہوتے ہیں پوچھا وہ بات میں کیسے ہیں بولے نہایت راست گو ہیں بیان تنگ قوم انکو  
 امین کہتے ہیں کہا تم انصاف کیجوسے آپس میں جھوٹ بات نہ بولنا ہوا اللہ پر کیا واسطے جھوٹ  
 بولیکہ پوچھا انکے تابع کون ہوتے ہیں بولے فوخیز لوگ کہا سابق کے انبیاء کے بھی یہی لوگ تابع ہوا کرتے تھے  
 پوچھا تیرے کے پیو د کے پاس تو تورت ہی وہ کیلے بولے مخالفت کئے سو انکو قتل کیا اور عورت بچوں کو  
 انکے کپڑے لیا کہا ہم جیسا جانتے ہیں ویسا ہی ہو رہی وہ بنی ہیں سو جنتے ہیں لیکن وہ قوم سیر کا سد ہوا  
 کرتے ہیں حد سے تابع نہیں ہو مگر کہتے ہیں یہ گفت و گو کر کر ہم و تائسے نکلے اور اس کا سخن سنکر محمد کے  
 سرنگوں ہوا اور بولے عجم کے سلاطین باوجود قراست نہ رکھنے کے انکی تصدیق کرتے ہیں اور انسے درتے ہیں اور  
 بکھوانکے ساتھ قراست اور عسائیہ ہر اور ہمارا پاس گھر و ملک و دعوت کرتے پرانکے دین میں داخل نہ ہونا  
 عقل کا کام نہیں پھر میں اسکندریہ میں رہا اور وہاں کے کوئی گیرے میں جانا نہ چھوڑا اور قبط و روم  
 کے اُسقفان جتنے تھے سب سے محمد کا احوال دریافت کیا اور قبط کا ایک اُسقف تھا بڑا داناست  
 عبادت گزار اس سے پوچھا کیا اب کوئی بھی انباتے ہی تو بولا ہی اور وہ خاتم الانبیاء عسی کے اور  
 انکے دو میان دوسرا بنی نہیں اور انکی متابعت کرنا کر عسی حیا دے ہیں وہ بنی ہی امی علی احمد کا  
 نام قد نہ دراز نہ کو ماہ الگنومین سرخی ہی رنگت اجلا ہی نہ سانولا سرین بال چھوڑتا ہی موٹے کپڑے  
 پہنتا ہی کھانا جو طے اس پر قناعت کرتا ہی تلوار اسکی اسکے کا ندھے پر رکھتا ہی کس سے مقابلہ کرنے پڑا  
 نہیں رکھتا اپنی ذات سے آپ جنگ میں شریک رہتا ہی اس کے ساتھ اصحاب ہیں اپنی جان کے  
 تئیں اس پر سے فدا کرتے ہیں اور اپنے باب و فرزند سے اسکی محبت زیادہ رکھتے ہیں ایک حرم میں  
 نکلے گا دوسرے حرم کو مہجرت کرے گا وہاں کی زمین چور کی ہی اور خواہمبداورد میں ابراہیم پر ہوگا مغیرہ کہتے ہیں  
 میں اسکو بولا اور پچھراوصاف بیان کرو کہا لنگ بانہ تھا ہی اور ماتھے پانوں دھویا کرتا ہی اور اس کے  
 چند خصوصیت ہیں کہ وہ کسی نبی کو نہ تھی انبیاء اپنی ہی قوم طرف معجوت ہوتے تھے اور وہ تمام لوگوں طرف

مبعوث ہو گا تمام زمین اسکے لئے مسجد ہی اور پاک تیم کرتا ہی اور نماز کا وقت ہو تو جھانکے نماز کرتا  
اگلے لوگ پر کھڑے کھڑے نماز پڑھتا روا تھا وغیرہ کہتے ہیں آسفان کے زبانی احوال یہ سنکر میں مدینے  
کو آیا اور اسلام لایا روایت کئے ہیں ابن سعد نے زامل بن عمرو جذامی کے کہے فروہ بن عمرو جذامی روم  
کے بادشاہ کی طرف سے بلقا کے علاقہ میں عثمان کا حاکم تھا سو بنی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان  
لا کر حضرت کو لکھ بھیجا یہ کیفیت بادشاہ روم کو معلوم ہوئی اس نے فروہ کو طلب کیا اور اسکو بولا تو فرمایا  
ترک کر اور اپنی حکومت اختیار کر فروہ نہ مانا اور بولا عیسیٰ جو بشارت دے گا میں سو تجھے بھی معلوم لیکن تو اس سلطنت  
زایل ہوگی کر کر نخل کرتا ہی اور میں محمد کا دین برگزیدہ چہرہ و نگاہ بادشاہ روم اسکو قید کیا اور کھانا پھرنا دیکھ کر  
اگر اسکو قتل کیا روایت کئے ہیں مسلم نے فاطمہ بنت قیس سے کہی کہ تیم داری بنی صلی اللہ علیہ وسلم  
یاسر اگر اسلام لائے اور خبر دے کہ ہم جہاز پر جاتے تھے راہ میں طوفان کہا کر جہاز ایک جزیرے پر جا کے لگا  
لوگ پانی کے واسطے اترے اور اطراف میں دُنُونہ یعنی لگے دمان ایک عورت نظر پڑی اس کے سر کے بال اس قدر  
دراز ہیں کہ زمین تک پہنچے ہیں ہم اسکو پوچھے او کون ہی بولی میں جہاں سے ہوں ہم کہے تیری کیفیت بیان کر کہی  
نہ بولونگی لیکن تم فلاںے مقام پر جاؤ معلوم ہو گا ہم اس جگہ گئے دمان ایک شخص مفسد تھا اے کو پوچھا تم کون ہیں  
بولے ہم عرب ہیں پوچھا تمھاری بنی نکلا سو کیا ہوا بولے بہت لوگ اسکی تصدیق کئے اور تابع ہو میں کہا  
انکے حق میں یہی بہتر ہے بد پوچھا عرو کے چشمے کا کیا حال ہی یا پانی ہی یا نہیں بولے پانی ہی پوچھا جسیان کا حیرا  
پھل دیتا ہی یا نہیں ہم کہے دیتا ہی بولا چند روز کے بعد نہ دیکھا بعد بولا میں سچ ہوں میری نکلنے کا حکم ہو گا  
سو سو آگے اور طیب کے تمام بستیوں میں پھردیگا غرض تیم نے مدینے کو اگر اسلام لائے اور یہ کیفیت بیان  
کئے بنی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے وہ شخص دجال ہی اور طیب یہی ہی ان روایات سے ظاہر ہوا کہ بنی صلی  
اللہ علیہ وسلم کو تمام اہل کتاب تحقیق بنی ہیں سو جانتے تھے اور حسد سے ایمان نہ لائے کا نہ ان جنہر  
وے سو بیان روایت کئے ہیں ابن عساکر نے کہ میں نے نصر بن نصر لخمی کا بادشاہ خواب دراؤنا

دیکھا اور اپنے ملک کے کاہن اور عراف اور ساحر تمام کو جمع کیا اور بولا میں خواب دیکھا ہوں اسکی تفسیر کرو وہ  
لوگ عرض کئے اگر خواب سنا ہوں تو ہم تفسیر کھینکے بولا میں خواب کہہ یوں تو تمھاری تفسیر کا مجھے اعتماد نہیں جس نے  
میرا خواب بولے تو تفسیر بھی وہی کہے ایک شخص بولا ایسا جاننا منطوق ہو تو دو کاہن میں انکا نام سطح اور شق انہی  
دریافت کریں تو البتہ وہ جواب دیگے بادشاہ دونوں کو طلب کیا انھیں اول سطح آیا بادشاہ اس سے کہا میں  
خواب دیکھا ہوں وہ کیا ہی سطح بولا رائیت حمہ خرجت من ظلمہ فوقعت فی ارض تھمہ فاکلت  
منھا کل ذات جحہ یعنی تو دیکھا ایک کو یلا نکلا تار کی سے اور پیرا تھا مری زمین پر اوکھا یا گیا تمام سر والو کو  
سو بولا تو سمجھ گیا میں یہی خواب دیکھا اب تو اس کی تفسیر بول کہا اھلف بما بین الحرتین من حبش لھن  
ارضکم الحبش فلیملک ما بین ابین الی حرش یعنی دونوں حرون کے درمیان کے کھرن کی تم  
تمھاری زمین پر حبشیان اتر گئے اور اس سے جرش تک مالک ہو گئے سو بوجھا کیا وہ میر وقت میں ہو گا یا بعد  
بولا بل بعدہ بجائیں اکثر من ستین او سبعین یحضی من السنین یعنی تیرے بعد  
ایک زمانیکے سات یا ستر برس سے زیادہ گزرے مجھے بوجھا کیا انکو یہ دایم رہیگا یا منقطع ہوگا بولا لا  
بل یقطع لیضع وسبعین من السنین ثم یقولون وخرجون منها ہاربتین یعنی نہیں  
بلکہ منقطع ہوگا ستر پر چند سال کے مجھے پھر وہ مارے جائیگے اور وہ بھاگ نکلن گے بوجھا انکو کون نکالے گا بولا  
یلپیہ ارم ذی یزک یخرج علیکم من عدن فلا یترک منھما احدا یا لیمن یعنی اسکو  
کریگا ارم ذی یزک نکلیگا ان پر عدن سے اور ان سے نہ چھوڑے گا کسی کو یمن میں بوجھا اسکی سلطنت ہی  
یا منقطع ہوگی بولا منقطع ہوگی بوجھا کون اسکو منقطع کریگا بولا ینقطعہ نبی زکی یا شہ الوحی  
من الملائک علی یعنی منقطع کریگا اسکو نبی پاک اتی ہی اسکو وحی سے بادشاہ کی بوجھا وہ نبی  
کس کے اولاد میں ہوگا بولا لاجل من ولد غالب بن فھر بن مالک بن النضر یكون الملق فی  
قومیہ الی اخر الدھر وہ ایک مرد ہی اولاد میں غالب کے بیٹا فھر کا بیٹا مالک کا بیٹا النضر کا بیٹا

ملک کی قوم میں زمانہ آخر ہوے لک پوچھا کیا زمانے کو انتہا بھی ہے بولا نعم یوم یجمع فیدر الا  
 وَلَوْ كُنْ وَالْآخِرُونَ لَيَسْعَدُنَّ فِیْرِ الْمُحْسِنُونَ وَلَيَشْقَى فِیْرِ الْمُسِيئُونَ یعنی ہوا ایک روز  
 ہی کہ لوگ اول آخر کے تمام اس دن جمع ہو گے اس میں نیکی کرنے والے نیک بخت ہو گے اور بدی کرنے  
 والے بد بخت ہو گے پوچھا کیا سمجھتا ہے بولا نعم وَالشَّفِیقُ وَالْعَفِیْفُ وَالْفَلَقُ اِذَا الشَّقِیُّ  
 اِنَّ مَابَآئِكَ بِرِ الْحَقِّ یعنی درست ہی قسم ہے شام کی سرخی اور اندھیرے کی اور صبح کی  
 جب پورا ہوا میں جو پولا ہوں مشک حق ہی بعد دوسرا کاہن شق حاضر ہوا بادشاہ سطح سے حسیا  
 نہ بولا انتہا ویسا ہی اس سے بھی خواہ بول کے پوچھا دیکھیں دونوں برابر کہتے ہیں یا کچھ اختلاف کرتے  
 ہیں پھر شق بولا اِنَّ اَسْرَآئِیْتَ حَمْمَ خَرَجْتَ مِنْ ظِلْمَةٍ فَوَقَعْتَ بِآئِیْنَ رَوْضَةٍ وَاَكْمَهَ  
 وَاَكْمَتْ مِنْهَا كُلَّ ذَاتِ شَعْرٍ یعنی تو دیکھا ایک کو یلا نکلا تار کی سے اور ہر امان کے اور پتے کے پیچ اور  
 کھایا اس سے ہر جی والے کو بادشاہ بولا تو سمجھ بولا اس کی تعمیر کیا ہے بولا اَحْلَفُ بِمَا بَیْنِ الْحَرَمَیْنِ  
 مِنْ اِنْسَانٍ لَّیَنْزِلَنَّ بِآرْضِكُمُ السُّودَ اِنْ فَلَیْغَلِبَنَّ عَلَیْ كُلِّ طِفْلَةٍ الْبَنَانِ وَ  
 لَیَمْلِكَنَّ مَا بَیْنَ اَبَیْنِ الْیَنْجَرَانِ یعنی قسم کہتا ہوں لوگوں کی جو میں دونوں حرموں کے بھیج  
 التبتہ اتر گئے تمہاری زمین پر حشیان پھر غالب آگے ہر نازک انگلی والوں پر اور میں سے نجران  
 تک مانگ ہو گے بادشاہ بولا یہ کب ہو گا میری وقت یا میرے بعد بولا اَلَا بَلْ بَعْدَهُ بَنِیْ مَآنِ ثُمَّ  
 لَیَسْتَنْقِذَنَّكُمْ مِنْ عَظِیْمٍ ذُو شَانٍ وَیَدْفَعُكُمْ اَشَدَّ اَلْهُوَ اِنْ یعنی ترے وقت میں  
 بلکہ ترے بعد ایک زمانہ گزرے پھر تم کو ان کے ہاتھ سے چھڑا دیا ایک شخص بڑی شان والا چکا چکا  
 انکو بڑی خواری پوچھا وہ کون شخص ہے بولا اَعْلَامُ لَیْسَ بَدَنِیْ وَكَلَامُكَ دَنَیْخَرُجُ مِنْ  
 بَیْتِ ذِی یَزْنَ یعنی وہ لڑکا ہی نہیں ہے کم ذات اور نہ شہری نکلیگا ذی یزن کے گھرانے سے پوچھا  
 کیا اس کی سلطنت یہی یا منقطع ہوگی بولا بَلْ یَقْطَعُ بِرِ سَفُولِ مَرْسِلِ ثَانِیْ بِالْحَقِّ وَ

الْعَدْلُ بَيْنَ أَهْلِ الدِّينِ وَالْفَضْلُ يَكُونُ الْمَلَكُ فِي قَوْمِهِ إِلَى يَوْمِ الْفَضْلِ  
 یعنی ملک منقطع ہوگا ایک قوم سے بھیجے گیا خدا کی طرف سے ایک حق اور انصاف کے واسطے اہل  
 دین و فضل کے لئے ہوگا ملک اس کی قوم میں فیصلے کے روز گت پوچھا فیصلے کا روز کیا ہی بولا یَوْمُ  
 نَجْرِي فِيهِ الرُّوَالَتُ وَيَدْعِي فِيهِ مِنَ السَّمَاءِ عَوَاتٍ يَسْمَعُ فِيهَا الْأَحْيَاءُ وَالْأَمْوَاتُ  
 وَيَجْمَعُ فِيهِ بَيْنَ النَّاسِ لِيَوْمِ الْمِيقَاتِ يَكُونُ فِيهِ لَمَنْ اتَّقَى الْفَوَازُ وَالْخَيْرَاتُ  
 یعنی وہ ایک دن ہی جزا دے جائے اس میں والیا اور پکارے جائیگا اس میں آسمان سے کچھ  
 اس کو زندہ اور مرد اور جمع کئے جائیں گے اس مقررہ دن میں لوگ ہوگا اس میں اس کو جو درستی چھوٹا  
 اور خوبیاں پوچھا کیا تو کہتا سوچھی بولا اَيُّ رَبِّ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا مِنْ  
 شَيْءٍ خَفِضَ إِلَيْكَ أَمْ أَنْتَ لَمْ تَنْزِلْ بِشَيْءٍ مِّنْهُ أَمْ قَضَىٰ يَعْنِي درست ہی قسم ہی آسمان  
 وزمین کی اوجھ اس کے مجھے ہی بلندی اور پستی میں جو خبر دیا ہوں سو بیشک حق ہی اس میں شک  
 نہیں روایت کئے ہیں یہی نے برا رضی اللہ عنہ سے کہے کہ ایک بار رضی اللہ عنہ سواد بن قار  
 سے پوچھی تمہارا اسلام لایکا ابتدا کیا ہوا سواد بولے میرا ایک ربی تھا یعنی اخباری جس شکوہ  
 سوتا تھا سو اگر ہوشیار کیا اور بولا اٹھہ اور میں کہتا ہوں سو اس کو سمجھ اللہ کا رسول لوی من  
 غالب کی اولاد میں معوث ہوا بعد چند بیت بولا انکا خلاصہ یہی کہ جن او تو نیر کجا و باندہ ہے  
 باندہ صکرہ است کے کو جاتے ہیں تو بھی حل اس کے پاس جو خلاصہ ہی ماثم کی اولاد کا اس میں سورہ  
 بہت ہی گھبراہٹ سے مجھے ہوشیار کر کر بولا اللہ تعالیٰ ایک بنی معوث کیا ای سواد بن قار  
 تو اسکے پاس جا بدایت پایگا پھر شکوہ اکر دیا ہی ہوشیار کیا اور وہی ابیات کچھ عبارت کے  
 تغیر کے ساتھ بولا بعد میری شب بھی اگر اسی مضمون کے ابیات بولا جب میں یہ اس سے مکرنا  
 میرے دل میں اسلام لایکا جب پیدا ہوا سو حضور میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر ہوا

مجھے دیکھتے ہی فرمائے مَرَجَبُ اِی سَوَادِ بْنِ قَارِبٍ تُوکِیَا واسطے آیا سوچم معلوم کرے بعد میں عرض  
کیا یا رسول اللہ میں چند بیت بولا ہوں آپ انکو سماعت فرمانا اور یہ آیات پڑھا اَتَانِی رُبِّی  
بَعْدَ لَیْلِ دَهْجَةٍ ۚ وَلَمْ یَلِکْ فِیْمَا بَلَوْتُ بِکَاذِبٍ ۚ میرا اخباری جن شبکو سوے  
بعد آیا اور میری آزمائش سے وہ کاذب نہیں ثَلَاثَ لَیَالٍ قَوْلُهُ کُلَّ لَیْلَةٍ ۚ اَتَاكَ رَسُولٌ  
مِّنْ لَّوِیِّ بْنِ غَالِبٍ ۚ تین شب آیا سو ہر شب یہی کہتا تھا کیا یہی رسول لوی بن غالب کی  
اولاد میں فِشْمَتْ عَنْ سَاقِی الْاِزْرَارِ وَسَطَّتْ ۚ اِنِّی اِلَیْکَ الْوَحْدَانُ عِنْدَ السَّاسِیْبِ ۚ  
پھر میں سنا اپنی ہڈی پر سے لگ اور واسطہ ہو میرے لئے ساندنی بیابان ۚ اِنِّی فَاشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ  
لَا شَیْءَ غَیْرُهُ ۚ وَاِنَّکَ مَآمُوْنٌ عَلٰی کُلِّ غَآیِبٍ ۚ سو میں گواہی دیتا ہوں مشک  
اللہ کوئی نہیں اسکے سوا اور مقرر تو مامون ہی پر پوشیدہ پر و اِنَّکَ اَدْنٰی الْمُرْسَلِیْنَ  
شَفَاعَةً ۚ اِلٰی اللّٰهِ یَا اَبْنَا الْاَکْوَیْنِ الْاَطَاطِیْبِ اور مشک تم پیروں سے سفارش میں  
قرب ہیں اللہ پاس ای فرزند بزرگ پاکون کے فَرُّنَا بِمَا یَاثِیْکَ یَا خَیْرَ مَنْ مَّشٰی ۚ  
وَ اِنْ کَانَ فِیْمَا حَآءِ شَیْبِ الَّذِیْ وَ اِیْبِ سو فرماؤ مجھ کو جو مکتوبات ہی ای  
ترجیے والوں کے اگر چہ ہوا میں جو آیا ہی سفید ہو جانا سر کے بال و کُنْ لِّی شَفِیْعًا یَوْمَ کَا  
ذُو شَفَاعَةٍ ۚ سِوَاکَ یُجْعَلُ عَنْ سَوَادِ بْنِ قَارِبٍ اور ہومیرے سفارشی اس روز جو  
نہیں ہی صاحب شفاعت تمہارے سوا ہے پروا سواد بن قارب سے روایت کئے ہیں ابن  
سعد اور طبرانی اور ابو نعیم وغیرہ جابر رضی اللہ عنہ سے کہے کہ پہلے خبر منی صلی اللہ علیہ وسلم کے  
بعث کی دئے سوا ایک عورت تھی اسکو جن رکھا تھا ایک دن پرندے کی شکل میں اگر دیوار پر چھا  
وہ عورت بلائی تو بولا اے میں نبی معوث ہوا اور ہم پر زنا حرام کیا اور حکم دے سے منع کیا روا  
کئے ہیں ابو نعیم عثمان رضی اللہ عنہ سے کہے کہ پیش از نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعث کے شام

طرف تجارت کو گئے وہاں ایک عورت تھی کاہنہ ہم اسکے بیان گئے وہ بولی میرا جن اگر دروازے پر کھڑے ہو امین اسکو بلائی بولا بکواسے کچھ نہ کہیں احمد بکھلے اور ایک امرانا کہ اسکی طاقت نہیں جب ہم کے کو آئے معلوم ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دعوت کرتے ہیں روایت ہے ابن شاہین اور ابن منذر نے ذباب بن الحارث رضی اللہ عنہ سے کہے ابن وقشہ کے پاس ایک اخباری جن تھا اکثر ہونا چیزوں کی خبر دیتا ایک روز میں بیٹھا تھا جن اگر اس سے کچھ بولا پھر اس نے میرے طرف دیکھ کر بولا ای ذباب ایک نادرباست سن پوچھا وہ کیا بولا محمد کے میں معبود ہو اور کتاب طرف لوگوں کو دعوت کرتے ہیں اور لوگ قبول نہیں کرتے میں پوچھا یہ کیا بات ہی بولا مجھے بھی معلوم نہیں مگر جن سے بولا چند روز گزرے نہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم معبود ہو خبر آئی پھر میں اسلام لایا روایت ہے میں ابو سحنہ شرف المصطفیٰ کتاب میں جنہاں فضلہ سے کہے کہ میرا اخباری جن ایک روز میں سوتا تھا سو اکر اٹھا یا اور بولا اھب فقد لا ح سواج الدین بیدار ہو روشن ہو ای دین کا چراغ بصادق مہذب اب اپن راست گویا کذا امانت داری فارحل علی ناجیۃ امون تو جابلہ روساندنی پر تمٹشی علی الصبح والحرون چلتی ہی ہوا زمین اور دشوار پر میں گھبراہٹ سے اٹھ کر پوچھا کیا ہی تو بولا واسطی الارض قسمی زمین میں کرنے والے کی وفارض الغرض اور فرض مقرر نے والے کی لقد بعث محمد فی الطول والعرض تحقیق محمد معبود ہوئے زمین کے طول وعرض میں کثافی الحرمان العظام وھا جرای طیبۃ الامینۃ پیدا ہو برے حرم میں اور ہجرت کے طیبہ طیف یہ سنکر میں حضرت پاس آئے نکلا راہین شناتاف سے اواز آیا یا ایہا الکرکب المرحی مطیۃ نحو الرسول فقد وقفت للرسول ای سوار وہ جو کتابی اپنی سواری رسول کی طرف تحقیق تو توفیق پایا راست کی پھر میں دیکھا کہ یہ کون کتابی تو وہی میرا جن ہی غرض میں

بدینے کو آیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لایا روایت کئے میں ابن الکلبی نے عدی بن  
 حاتم سے کہے کہ ایک شخص تھا میرے جانور چراناس کا نام حابس بن دغنه ایک نیکو پاس گھبراہٹ  
 سے آیا اور بولا تمھارے اونٹ لیو میں جاتا ہوں میں اس کا سبب پوچھا وہ بولا میں یہاں  
 تھا ایک بودا سر کا نہایت سفید پیار سے ازنا ہوا زمین پر اتر اور بولا یا حابس بن دغنه  
 یا حابس! لا یعرضن الیک الوساس ای حابس بن دغنه کا ای حابس تجھے عارض ہو  
 و سواس ھذا اسنا النور یکف القاس! فاجنح الی الحق ولا توالس! یہ  
 یہ دشمنی نور کی ہی تاتھ میں فائدہ دینے والے کے تو پھر تو جھک حق کے طرف اور مت فریب  
 یہ لیکر غائب ہوا میں اونٹوں کو لیکر دوسرے طرف گیا اور وہاں سو گیا ایک سوار اگر مجھے ہوشیار کیا دیکھا  
 تو وہی بودا ہی کہتا ہی یا حابس اسمع ما اقول ترشد! لیس ضلول حائر کھٹکتا  
 لا تترکین کھج الطریق الاقص! قد کسبح الدین بدین احمد ای حابس من کہا ہوں سوسن  
 ہایت پاگیا سنیں ہی گمراہ حیران ہایت پائے سو شخص کے ساتوت چھوڑ دے سوار کو جو قریب ہے  
 یہ تحقیق دین بنو سوخ ہوا احمد کے دین سے یہ سنکر مجھے غش ہو گئی کئی وقت کے بعد ہوشیار ہوا اور میرے  
 ولین اللہ تعالیٰ اسلام کی محبت نے الاغرض وہ شخص حضرت پاس اگر اسلام لایا روایت کئے میں ابن  
 عساکر نے عثمان رضی اللہ عنہ سے کہے میں ایک روز قریش کے ساتھ کعبہ پاس سمجھا تھا کسی نے اگر بولا  
 مجھ اپنی پشی رقیہ کو ابی لبس کا بیٹا عتہ کو بیاہ کر دے بی بی رقیہ نہایت حسین تھی اس لئے مجھے بہت  
 حسرت ہوئی کہ تو کیا واسطے اول سی پام نہ کیا بعد میں گھر کو گیا میری خالہ کہانت کرتی تھی مجھے دیکھ کر  
 بولی البشر و حیثیت ثلاثا ترا تم ثلاثا احرى تم باخرى کی تین عشر! ا  
 خوشی سن اور تجھے دعا دیتی ہوں تین بار لگتے تار پھر تین بار اور تین بار دوسرے کچھ ایک دس پورے  
 ہوں اناک خیر و وقت شرا تجھے اسی خوبی اور تو یکا بدی سے انکس واللہ حصنا

نہ تھکا تو بیاہ کیا خدا کی قسم غیظ اور خوب عورت کو و انت بکر و لقیث بکر ا اور تو  
 کنوارہ ہی اور ملی تجھ کو کنواری و ایشہ بنت عظیمہ تو نے حاصل کیا تیری برہنہ  
 والے کی عثمان کہتے ہیں اس بات سے مجھے تعجب ہوا سو بولا خال تم کیا فرماتے ہو بولی عثمان لك  
 الجمال ولك اللسان ای عثمان تجھے جمال ہی اور زبان ہذا نبی محمد اللہ ان میں ہی اس کے  
 ساتھ دلیل اس مسئلہ بحقہ الدیان بھی اس کو نبی راستی سے دیان و جاءہ الشریک والفرقان  
 اور آیا اس کو قرآن اور حکوتی فاتبعہ لا تعالک الاوتان سو تو اس کا تابع ہو بلا کہ  
 تجھ کو تباہ میں بولا خال جو تم کہتے ہیں اس کا چرچا ہماری بستی میں نہیں وہ کیا بات ہی صاف بیا  
 کر بولی محمد بن عبد اللہ رسول من عند اللہ جاء بتبئیل اللہ یدعو ا بہ الی  
 اللہ محمد بن عبد اللہ رسول ہی اللہ کے بیان اسے لایا انا رابو اللہ کا بلاتا ہی ساتھ  
 اللہ کے طرف بعد بولی مضباح مضباح و دینہ فلاح و امرہ بخاج و قر نہ نطاح ذلت  
 لہ البطاح ما ینفع الصیاح لو وقع الذی باح و نلت الصیاح و مدت الرماح  
 چراغ انکار و شن ہی اور دین انکا چھٹکارا اور کام انکا تر اور نیگ انکی دھستی مکہ انکے اختیار میں آیا نفع  
 بنین دنیا کا نافع ان پر کوبہ او ملوار ان کھینچے گئے اور نیز سے راست ہو چکے عثمان کہے اس کی بیات  
 میرا جیو لگی اور میں اسی فکر میں لگا میری عادت تھی الی بکر صدیق کے بیان جانا پھر میں جا کر یہ شے بولا  
 ابو بکر کہے ای عثمان تجھ سا دانا شخص حق بات کو نہ سمجھنا بہت عجب ہی اور عاری قوم یہ جو  
 بتوں کی پرستش کر رہے ہیں کچھ بھی ہی وہ تو پھر میں نہ سنتیں نہ دیکھتیں اور نہ نفع دیتے عثمان  
 کہے واللہ وہ ایسے ہی ہیں ابو بکر کہے تمھاری خال سمجھ کہی محمد بن عبد اللہ کو اللہ تعالیٰ اپنی رسالت کے  
 بھیجا خلق طرف تمھاری مرضی ہو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس چلو پھر میں حضرت پاس آیا  
 مجھ دیکھو کہ فرمائے ای عثمان اللہ تعالیٰ بہت طرف بلاتا ہی سو تو قبول کر اور میں اللہ کا رسول

رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیغمبروں کو طلاق دیا اور میں انکو نکاح کیا تاکف سے آواز ان آئے سو  
 بیان روایت کئے ہیں خرایطی اور ابن عساکر نے عروہ سے کہ قریش کی جماعت ایک  
 پاس آیا کرتی تھی انہیں ورق بن نوفل اور زید بن عمرو بن نفیل اور عبد اللہ بن حبش اور عثمان بن  
 الحویرث بھی تھے ایک روز اگر دیکھے تو بتا دینا پیرنای سب ملکر اسکو اس کے مقام پر رکھے  
 تھوڑا وقت نہیں گزرا کہ سبت بدطوری کے ساتھ بھی وہ گریز پر اچھڑے کئے تیرے بار بھی ہوندا  
 گر عثمان بن حویرث بولا آج کوئی حادثہ نیا ہوا ہی اور اسی شب کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 پیدا ہوئے سو دیو کے اندر سے آواز آیا تو دی ملو تو دانا سرت بنورہ : جمیع فجاج الارض  
 بالشرق والغرب : بیت گرے واسطے ایک لڑکے کے کہ روشن ہوا اس کے نور سے زمین  
 کے تمام راستی شرق اور غرب میں وخرئت لہ الاوتان طرا وارعدت : قلوب  
 ملوک الارض طرا من العتب اور اوندھے گرے اس کے واسطے تمام اور کانپ گئے ل  
 زمین کے بادشاہوں کے رعب سے ونا جمیع الفرس باخت و اظلمت : وقد بات  
 شاہ الفرس فی اعظم الکرب اور آتش تمام فارس کی بجھ گئی اور تاریک ہوئی اور رمانا فارس کا  
 بری سختی میں وصدت عن الکھان بالغیب جنہا : فلا یخبر منہم بحق ولا کذب :  
 اور باز رہی کانہوں کو غیب بولنے سے انکے جن پھر انہی خبر دینے والا نہ رہا نہ سچ نہ جھوٹ فیالقصہ  
 ارجعوا عن ضلالتکم : وعبوا الی الاسلام والنزل الرحب : سوال نفسی کی تم پھر  
 اپنی گمراہی سے اور ہوشیار ہو طرف اسلام کے اور فراغت کی طرف ضیافتوں کے روایت  
 کئے ہیں خرایطی نے اسما بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے کہے کہ انہی کے سے بہا کا بعد جس کو بخاشے  
 بادشاہ کے بیان زید بن عمرو بن نفیل اور ورق بن نوفل ملکر گئے اسکی ملازمت حاصل ہوئی بعد کہا ہی



بتر کام ہی جو نصیحت کر نہ والا کہتا کہ لا الہ الا اللہ لوگ گھبراہٹ سے بہا گئے مین آپ میں یہاں سے نہ جاو گنا  
 جنگ کہ بنائون کہ اس کے بعد کیا ہی پھر دوسرے بار ویسا ہی آواز آیا بعد سے کوفہ بھی وہی آواز آیا پھر کچھ دیر ہوئی  
 کہ محمد کہنے لگے مین بنی ہون روایت کئے سقینے کہ مازن طحائی عثمان مین بنون کا پوجاری تھا ایک  
 روز بت پاس جانور کا ثابت مین سے آواز آیا کہ ای مازن تو ادھر اس بنی معوث ہوا اور حق بات لایا  
 تو ایمان لا بری آتش سے جسکی اندھن پتھر مین پچگا مازن بولا یہ عجیب بات ہی بعد چند روز کے بھی  
 جانور کا نام مین سے بھی آواز اول کے آواز سے صاف آیا ای مازن تو سنکر خوش ہو نیکی ظاہر ہوئی  
 بدی پوشیدہ ہوئی مضر مین ایک بنی معوث ہوا اللہ کے یہاں سے برادر مین لایا مازن سے تراشے  
 سوت کو چھوڑا اور دوزخ سے اپنے کو بچا یہ سنکر مین اپنے دل مین بولا اب میری خوشیا وقت آیا ہی اور  
 اسکی دریافت مین تھا کہ ایک شخص حجاز سے آیا مین اس سے وہاں کی کیفیت دریافت کیا وہ بولا  
 شخص کھلا ہے اس کا نام احمد لوگوں کو کہا ہی مین اللہ کے طرف تلو دعوت کرتا ہوں مین بولا  
 مجھے جو نارت ہوئی اس کا مشاہدہ ہی ہے مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور اسلام لایا اور عرض  
 کیا یا رسول اللہ مین گانے بجانے مین اور شراب اور زیند یونین گرفتار ہوں میرا تمام مال انہو مین  
 ہوا اور مجھے اولاد نہیں آپ دعا کرو تا اللہ تعالیٰ یہہ بدیان میرے دفع کرے اور مجھے شرم و حیا  
 دیو اور اولاد ہو و بنی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے یا اللہ اسکو در عوض راگ کے قرآن کی  
 تلاوت نصیب کر اور حرام کے بدلے حلال دے اور اسکو حیا و شرم بخش اور فرزند دے مازن کہتا  
 میرا تمام خصلت ان دفع ہو چار عورتوں کو نکاح کیا اور نہایت شرم مجھے حاصل ہوئی اور حیاں لڑکا پیدا  
 ہوا روایت کئے مین ابو نعیم اور خراطی اور ابن عساکر نے کہ ختم کے قبیلے والا ایک شخص بولا  
 ہم تو بکلی پرستش کرتے اور قضیے کے فیصلے واسطے ان پاس جاتے ایک روز کوئی مقدمہ فیصلہ کرنے واسطے  
 گئے مائف سے آواز آیا کہ تمھاری عقل کہا مارے گئی سی جو بتوں سے فیصلے مانگتے ہیں دیکھو کام کا

سرا برے عدل و انصاف کا بنی بلد حرام میں نور اسلام کا ایسا ہی لوگوں کو گناہوں سے منع کرتا  
یہ سنکر لوگ گھبراہٹ سے بھاگے بعد چند روز کے معلوم ہوا کہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے  
میں نکلے اور مدینے کو ہجرت کے پھر میں اگر اسلام لایا روايت کئے ہیں ابن سعد اور بزار اور  
ابو نعیم نے جسر بن مطعم سے کہے کہ بنی صلی اللہ وسلم مبعوث ہوئے ایک مہینے کے آگے ہم  
ایک اونٹ خرکے دیو کے پیٹ سے آواز آیا تم نادریات سنو کہ میں بنی احمد نام مبعوث ہوا اب  
شرب کو ہجرت کر لگا اس کے باعث جن آسمان پر جانے سے منع ہوا اگر گنہگارے پرتے  
ہیں ہکو اس سے تعجب ہوا پھر بنی صلی اللہ وسلم ظاہر ہو روايت کئے ہیں ابو نعیم نے تمیم  
داری سے کہے کہ بنی صلی اللہ وسلم بنی ایام میں مبعوث ہوئے میں شام کے ملک میں تھا ایک کچھ کام  
واسطے کسی قرینے کو گیارہ شب ہوئے سے ایک بیابان میں اترا اور جاہلیت کے دستور موافق بولا کہ  
ایسا بانگے برے جنگی نیاہ میں ہوں بعد میں لیثا ماتف سے آواز آیا کہ اب اللہ کی نیاہ مانگنا جس کو  
اپنی نیاہ میں لے نہیں سکتے میں بولا تو کیا بات کہتا ہے وہ بولا رسول میں نکلے اور انکے پیچھے ہم  
جھوٹے نماز پڑھے اور اسلام لائے اور تابع ہو جنوں کا فریب دینا جاتا رہا پھر انکاروں کا مار  
ہوتا ہی تو فوجی ماسین جاوہ رب العالمین کے رسول میں اور انہیں اسلام لایا کو میں ایک ایک سے یہ فقرہ بولا وہ  
کہا سمجھو کہ ایک بنی حرم میں ٹکنا اور دوسرے حرم کو ہجرت کرنا ہی اور وہ سب انبیاء سے افضل ہی تو  
ایسے جاہلستی متکرر وایت کئے ہیں ابو نعیم نے حویدہ غفیری سے کہے کہ ہم ایک پاس تھے اس کے اندر سے  
آواز آیا جس کا سچنا اخبار واسطے موقوف ہوا اگر جاوین تو انہیں انکارے پڑھتے ہیں سب کا وحی آنے  
سے ہی ایک بنی پر جو کہ میں مبعوث ہوا نام انکا احمد اور ہجرت گاہ شرب حکم کرتے ہیں نماز روز اور نیکی  
اور صلہ رحم کی ہم وہاں سے نکل کر دریافت کئے تو معلوم ہوا کہ میں ایک بنی مبعوث ہوا انکا نام احمد  
روایت کئے ہیں ابو نعیم اور ابن جریر وغیرہ عباس بن مرداس سے کہے ہیں ایک بت کی پرستش کرتا تھا

ابن کا نام ضمہ اکر و زاس کے پیٹ میں سے اواز آیا قل للقبائل کلہا ۛ ہلک الانیس  
و عاش اقل السنجد ۛ تو کہہ سلیم کے تمام قبیلے والوں کو کہ انیس ہلاک ہوا اور جسے منجی نے  
اوصی ضمیر دکان بعد مدہ ۛ قبل کتاب الی النبی محمد ۛ وصیت کیا ضمہ اور تھا عبادت  
کے جاتا تھا ایک دست پیش از کتاب اترنے کے نبی محمد پر ان الذی وریث النبوة والہدی ۛ بعد  
ابن تمیم من قریش مہندی ۛ بے شک وہ جو وارث ہوا نبوت اور ہدایت کا مریم کے فرزند کے چچے  
قریش سے راہ نمایی عباس کہاریات میں کسی سے ظاہر نہ کیا جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ احرا  
پھر میں ذات عرق میں عقیق باس اپنے اونٹ چراتا تھا ایک بڑا اواز سنا سنا تھا کہ دیکھا تو ایک شخص  
شتر مرغ کے کچھوٹو پیر کھڑا ہی اور کھتا دو شنبہ کے روز شنبہ کے سبکو نور جو پیدا ہوا تھا غضبا اوٹنی کے  
صاحب کے ساتھ ہی دوسرے طرف سے ٹاف اسکو جواب دیا جن کو تیر ہوا سود کچھ اوٹنی اپنے  
اوپر کی جھول رکھی ہی اور آسمان پر چوکیاں بیٹھے ہیں میں گھبراہٹ سے اٹھا اور جانا کہ محمد صحیحہ  
میں روایت کئے ہیں ابن سعد اور ابو نعیم نے عمرو بن سعید مذلی سے کہے کہ میں سواع بت پاس  
فوج کیا اس کے اندر سے اواز آیا کہ عجب ہی بنی عبد المطلب میں مسجوت ہوا احمد نام زنا اور بت پر فرج  
کیا آسمان پر گمان بیٹھے اور ہم پر انگارے پڑ کر ہلکے متفرق کئے میں وہاں سے نکل کر کے گویا نبی صلی اللہ  
علیہ وسلم کا احوال کچھ معلوم نہ ہوا پھر میں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ملاقات کر کر چھا کہ کوئی  
شخص اس کا نام احمد بیان کیا بخلا ہی اور لوگوں کو اللہ کی طرف دعوت کرتا ہی ابو بکر کہے تم کیا واسطے  
دریافت کرتے ہیں میں یہ قصہ بیان کیا ابو بکر کہے درست محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب اللہ کی طرف دعوت  
اور وہ فقر رائد کے رسول ہیں روایت کئے ہیں بیہقی ابن عساکر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے  
کہے کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اگر ایمان لایا اور عرض کیا میں اپنا اونٹ بھاگا سو  
وہونڈ نے بخلا صبح کے وقت ایک اواز ٹاف سے آیا کہ اللہ تعالیٰ حرم میں ایک بنی مسجوت کیا

ماستم کی اولاد میں تاریکی رفع کر خین اطراف پھر کر دیکھا کوی نظر نہ آیا میں بولا ای ٹائف وہ کیا ہی ہو بیان  
 کر دیکھ آواز آیا کہ نور ظاہر ہوا اور جھوٹ باطل ہوا اور اللہ تعالیٰ محمد کو خوشخبری دینے واسطے بھیجا اللہ کا شکر کہ  
 خلق کو عبث نہ پیدا کیا اور تیرہ نبی احمد کو بھیجا جب تک کہ سوار حج کیا کر گئے اس پر درود بھیجیو جب روز روشن ہوا  
 میرا اونٹ طار و ایت کئے ہیں ابو سعید نے شرف المصطفیٰ کتاب میں جعد بن قریس سے روایت کی ہے کہ  
 جاہلیت میں میں اور تین شخص حج واسطے نکلے میں نے ایک بیابان میں اترے اور جا نور کو باغز سے اور  
 اس بیابان کے برسر جس کی شاہ لے شب بوی تمام لوگ سو گئے میں جاگتا تھا ٹائف سے آواز آیا اَللّٰهُمَّ  
 اِنِّیْ اَسْأَلُکَ الْمَعْرِفَةَ اِذَا مَا وَقَعْتُمْ بِالْحَظِیْمِ وَنَزَمْتُمْ اِیْ سَوَارِیْ جَوْشَبَانِ شِیْ کر تے ہیں  
 بیجا جب تم اتر گئے حطیم اور زمزم پاس محمد المبعوث منا حنیۃ شیعہ من حیث سار  
 ویمما محمد کو جوعوت ہو ہمارے طرف سے نکت جو ساتھ رہے انکے جہان جاوے اور قصد کرے  
 وَقُولُوا لِدِیْنِکَ شِیْعَةً بِذَٰلِکَ اَوْ صَانَا الْمَسِیْحِ اَنْ مَّرِیْمًا اور کہو انکو کہ ہم تمہارے دین کے  
 تابع ہیں مکوی بی وصیت کئے ہیں مسیح سے مریم کے روایت کئے ہیں ابن عساکر نے زمل بن عمرو عنہ  
 سے کہے کہ بنی عذرہ میں ایک بت تھا اس کا نام حمام بنی صلی اللہ علیہ وسلم ظاہر ہو بعد میں سے  
 آواز آیا نبی ہدی بن حرام ظاہر ہوا حق اور ہلاک ہوا حمام اور شرک کے تین اسلام ہم یہ سن کر گھبرائے چند  
 روز کے بھی آواز آیا ہی طارق ای طارق مبعوث ہو ابی صادق وحی کا مطلق تھا ہے میں پکارنے والا پکارا  
 کہ اسکی تائید کرنے والوں کو ہی سلامت اور اس کے مخالفوں کو ہلاکت اب تیر اور میر جہانی ہی تا  
 بقیامت اور بت او نہ ٹاگر ازل کہے پھر ہم چند شخص بنی عذرہ کے قبیلے کے حضرت پاس اگر اسلام لائے اور یہ  
 آواز سے سو بیان کئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے یہ بات جن بولا روایت کئے ہیں  
 طبرانی اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہے کہ خیریم بن فاکت کہتے تھے کہ اپنے اسلام کا سبب  
 یہ تھا کہ میں اپنے اونٹوں کو دھونڈنے نکلا اور شب بوی سو میں پکار کر پر آواز سے بولا میں ابی ہریرہ بن عذیر

کے میں پناہ میں ہوں ٹائف سے آواز آیا اس مضمون سے کہ تو خدا سے ذوالجلال کی پناہ میں آیا اور سورہ انفال کی آیتان پر تھہ اور خدا کی توحید کر اور کسی سے مت درپہ سنکر مجھے نہایت خوف ہوا اور بے حواس بن گیا جب اپنے تئیں حواس آئی بولا تو مجھے سمجھتے تھے کہ اب ارشاد کر رہی یا گمراہی بتا رہی پھر آواز دیا تیرے میں اللہ کا رسول نجات کی دعوت کر رہی اور پس و خم وغیرہ سورتان لایا یہی حلال حرام کی تفصیل ہی اور نماز روزے کا حکم کر رہی اور یہ چیزوں سے منع کر رہی ایک روایت میں آیا پھر میں اسکو کہا تو کون شخص ہی سو بول کہا میں عمرو بن اٹال ہوں نجد کے جنوں کا حیدر مسلمان ہوا ہوں اور تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس جا کر اے مکتیرے اونٹوں کی نگاہبانی کرنا ہوں خریم کہتے ہیں یہ سنکر میں مدینہ کو آیا اور مسجد طرف چلا راہ میں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ملاقات کر کر کہتے تمھارا اسلام کی خبر معلوم ہوئی چلو میرے ساتھ پھر مدینہ لگے حضرت خطبہ پڑھتے تھے میں جا کر اسلام لانا حضرت فرما تیرے اونٹوں کا جو شخص ضامن ہوا تھا محافطت انکو تیری لوگوں پاس پہنچا دیا اس کے سوائے اور بھی روایتان اس مضمون کے ہیں لیکن سخن بہت دراز ہونیکے اندیشے سے اسی پر اختصار کیا فضل دوسرا معجزوں کے بیان میں معجزے کا معنی لغت میں عاجز کر دینے والا اور بیان مراد وہ ہی کہ جس نے آپ کے تئیں رسول اللہ قرار دیا ہی اور اپنی راستی پر دلیل جو لاتا ہی اس کا نام معجزہ ہی اور معجزے کے چند شرط ہیں پہلی شرط یہ کہ وہ معجزہ عادت کے برخلاف رہنا اگر عادت کے مخالف نہ ہو مثلاً آفتاب ہر روز نکلنا اور غرقہ کالے میں ٹھنڈ زیادہ ہونا اسکو معجزہ نہ کہیں گے دوسری شرط یہ کہ لوگ اس کا مقابلہ کرنے سے عاجز ہوں یا نہیں تو وہ معجزہ نہیں تیسری شرط نبوت کا دعویٰ کرنا والا اسکو ظاہرین علانیہ کرنا چوٹی شرط دعویٰ کے موافق ہونا اگر والا میں مرد کو زندہ کرنا ہوں پھر وہ نہ کر پھر مار گویا کروایا تو اسکو معجزہ نہ کہیں گے یا چوٹیں شرط اس نے جو ظاہر کیا اسکو جھٹلانے والی ہونا مثلاً بولا میں اس مرغ کی زبان سے سخن کروانا ہوں پھر مرغ بولا کہ یہ شخص جھٹوتا ہی تو وہ معجزہ نہیں چھٹیوں شرط وہ معجزہ دعویٰ پر مقدم نہ ہونا اگر

ہو تو اسکو معجزہ نہ بولیں گے بلکہ وہ از قیل کر امانت ہی اسکو ارمیٹھ کتے ہیں اب سنئے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
نبوت کا دعویٰ کئے اور معجزہ انکے ثاتو نہ ظاہر ہوا تو ثابت ہوا کہ وہ نبی میں حضرت کے معجزے دو طور کے  
تھے حسی اور عقلی حسی معجزے میں قسم پرین ایک تو وہ جو حضرت کی ذات کے باہر تھے جیسا چاند شمع ہونا  
اور جانور اطاعت کرنا اور اسکے مانند دوسرا قسم وہ جو حضرت کی ذات مقدس میں احوال موجود تھے مثلاً  
نور جو حضرت کے آبا کی مشائی پر چلے آتا تھا اور دونوں شانوں میں مہر نبوت تھی اور صورت مقدس سی  
جو فرانت سے نبوت پر دلالت کرتی تھی تیسرا قسم حضرت میں چند صفات تھے اسکو جاننے سے معلوم ہوتا ہی  
کہ وہ نبی تھے چنانچہ کسی سختی کے یا کوئی حاجت کے واسطے جھوٹ بات نہ بولے اور بد کام پر کبھی اقدام  
نہ کئے نہ پیش از نبوت نہ بعد از نبوت اور اعدائے مقابلے سے کبھی نہ نہ پھیرے اور خلق پر کمال شفقت اور  
رحمت تھی اور سخاوت نہایت مرتبہ میں اور دنیا کی محبت انکے دلمیں بالکل نہ تھی سیانہ تک قریش بولے تمکو  
جو چاہے سو ہم مہیا کر دیتے ہیں تم اپنے دعویٰ سے باز آؤ تو انھوں نے بات طرف التفات کے لئے اور سخن  
حضرت کا جامع اور نہایت موثر دلو میں تھا اور دنیا داروں کے ساتھ نہایت پیر و اتھے اور فقر اسان  
کے ساتھ بہت تواضع کرتے تھے اور اول عمر سے وفات تک ایک ہی پسندیدہ نیک طریق پر تھے اور صاف  
نام حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں مجتمع رہا نبوت پر برا معجزہ ہی اما عقلی معجزے ایک ہی یہی کہ حضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نادانوں میں برے ہو اور کسی عالم یا حکیم پاس تربیت نہ پاسے اور نبوت کا دعویٰ کر کر اللہ تعالیٰ  
کی ذات و صفات اور اس کے افعال اور احکام کو ایسے دلائل سے ثابت کئے کہ اعدائے میں مجال دم مار سکا نہ رہا  
اب جس کو عقل سلیم اور طبع مستقیم ہی وہ سمجھتے کہ یہ احوال میر نہ ہو گئے جب تک تعلیم ربانی اور ہدایت الہی ہو  
دوسرا یہ کہ وہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم پیش از اظہار کرنے نبوت کے دعویٰ کے مسائل الہیہ ذکر کئے زبان پر نہ  
لائے اور دعویٰ نبوت کا بالکل زبان شریف پر جاری نہوا جس کی عمر چالیس برس کی گزر چکی اور اس قسم کے  
مسائل زبان پر جاری نہ ہو اور یکایک اسکی تعلیم دنیا شروع کئے اور ایک کلام لائے کہ اس کے معارضے سے تمام جہاں

کے لوگ عاجز آئے اور اب بارہ سو پچاس پر پانچ برس گذر گئے کسی کو معارضے کی طاقت نہیں تو  
 بدلت عقل گواہی دیتی ہے کہ یہ اللہ کے بیان کی وحی ہی تیسرا وہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نہایت  
 پسینے میں اقسام کے مشتقان اور تعب کھینچے اور خویش و بگائے بلکہ تمام جہان کو اپنا دشمن گردانے لیکن حضرت  
 کے عزم میں کچھ قصور نہ آیا جب تمام دشمنوں پر غالب آئے اور لشکر براج جمع ہوا اور کمال قوت و قدرت حاصل آئی  
 اور نبی الاصف کا بادشاہ دُر نے لگا لیکر وہ حضرت اپنا زہد و تقویٰ چہرے اور چہرے کی ایک تہ کو دوقتا کرنا  
 ناسو وقت گوارہ نہ کئے جو کوئی ذرا انصاف کر دیکھا تو معلوم ہوتا ہے کہ دعا باز سے یہ بناؤ نہیں ہو سکتا اور  
 اسکی بناوٹ جتنی نہیں دعا باز اپنی دعا اور چوٹ کو رواج نہیں دیتا مگر دنیا حاصل کرنے دنیا طے اور آپ اس سے  
 کچھ منفعت نہ حاصل کرے تو وہ اپنی دین و دنیا دونوں ضائع کیا عقل مند ایسا نہ کر گیا معلوم ہوا کہ تمام مشتقان  
 اٹھانا اللہ کی وحی سے تھا چوتھا حضرت کے دعایان مقبول ہوتے تھے اگر چھوٹا ہوتا تو دعا مقبول نہ ہوتی  
 پانچواں غیب کی سب چیزوں کی خبر دے بموجب حضرت کے مقولے کے وجود میں آیا ان دلائل سے یقین  
 معلوم ہوا کہ وہ حق رسول تھے اللہ تعالیٰ کے طرف سے اور ان تمام معجزوں سے سب چیزوں کا بیان سابق مذکور  
 ہوا اب جو معجزے سابق میں ذکر نہ پائے ہم بیان لکھتے ہیں قرآن شریف کا معجزہ یہ بڑا معجزہ  
 ہی جو اب تک باقی ہے اور یہ معجزہ عیسیٰ علیہ السلام کے معجزے سے بڑھ کر کیونکہ عیسیٰ علیہ السلام مرد و نکو زندہ  
 کرتے تھے اور پست کے اندر سے پورے ملک کو درست کرتے تھے دوسرے کسی کو یہ کامان کرنے کی طاقت نہ تھی اور  
 درست کر کے عالم الکو حاصل نہ تھا پھر لوگ اس سے عاجز ہونا تعجب نہیں بخلاف اس معجزے کے کہ قریش سن گوی  
 کالاف مارتے تھے اور فصاحت و بلاغت کا دکھایا تے تھے فی الواقع اس میں الکو کمال قدرت تھی تاہن  
 عاجز ہونا بڑی دلیل ہے کہ وہ مقرر اللہ کا کلام ہی اور سب موافق و مخالف اتفاق ہی کہ نبی صلی اللہ  
 علیہ وسلم بڑے عقلی تھے یا اس عقل علانیہ کہ اس کلام کے مثل کوئی برگز بول نہ سکیگا اگر انکو یقین  
 نہ ہوتا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہی تو پیش از انکے عاجزی ظاہر ہونیکے ایسا نہ کہتے بیان تک فرمائے قل لئن

اجتمعت الالہی علی ان یاتوا بمثل هذا القرآن لایاتون بمثلہ ولو  
 کان بعضهم لبعض ظہیر الہ اگرچہ ہر آدمی اور جن اس پر کہ لاوین ایسا قرآن نہ لاوین گے  
 ایسا قرآن اگرچہ ہوں ایک کی ایک مددگار بعد اس کے دس سورتوں کے مقدار کہو کر فرمائے  
 اَمْ یَقُولُونَ افترانا قُلْ فَاَنْتَوِیْزِیْزُورٌ مِّثْلَ مَقْتَرَاتٍ وَاَدْعُوا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ اِنْ کُمْ  
 صَادِقِیْنَ کیا کہتے ہیں باندھو لایا ہی اسکو محمد تو کہ تم لاو ایک دس سورتیں ایسی باندھو کہ اور پکارو جسکو  
 پکار سکو اللہ کے سوائے اگر تم سچے بعد فرمائے ایک چھوٹے سور کے مثل کہو وَاِنْ کُنْتُمْ فِی رَیْبٍ  
 مِمَّا نَزَّلْنَا عَلٰی عَبْدِیْ نَا فَاْتُوا بِسُوْرَةٍ مِّثْلِہِ وَاَدْعُوا شُرَکَآءَکُمْ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ  
 اِنْ کُنْتُمْ صَادِقِیْنَ اور اگر تم شک میں ہو اس کلام سے جو اتارا تم نے اپنے بندے پر تو لاو ایک سو  
 اسی قسم کی اور بلاؤ جن کو حاضر کرتے ہو اللہ کے سوائے اگر تم سچے ہو باوجود ایسا دعویٰ کرتے کوئی  
 شخص جواب میں نہ آیا اگر انکو طاقت ہوتی تو البتہ کہتے اور اس وقت کے بہت کانہوں کو شیطان  
 تعلیم کیا کرتے تھے تو البتہ اللہ اعانت چاہنے جب کوئی معارضہ نہ کر سکا تو معلوم ہوا کہ وہ کلام الہی سے  
 دیکھنے پر اسوچ کچن سال ہجرت سے گزرے لاکھوں علما فضیلتی شاعر ہو اور ہر ایک سخن کو تازے  
 طور کے رونق دے پر قرآن کے مثل کلام کسی سے بن نہ آیا معلوم ہوا کہ وہ کلام الہی ہے اور قریش کے  
 دانا لوگ باوجود عداوت کے اسکو کلام الہی سمجھتے تھے روایت کہے ہیں حاکم اور یحییٰ ابن عباس  
 رضی اللہ عنہما سے کہے کہ ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس ولید بن مغیرہ آیا حضرت اسکو چند آیت  
 پڑھ کے شائے اسکو بہت دقت آئی بعد یہ کیفیت ابو جہل کو معلوم ہوئی سو ولید پاس گیا اور بولا ای  
 چچا مجاری قوم ارادہ کہے ہیں کہ تمکو کچھ مال سے اعانت کرنا بوجھاکس لئے بولا ہم سنتے ہیں کہ تم محمد کی  
 طرف مایل ہوئے سو شاید تمکو کچھ مال ضرور ہی جو محمد سے طمع رکھتے ہیں ولید بولا قریش جانتے ہیں  
 کہ میں سب میں زیادہ مالدار ہوں مجھے کیا حاجت ہی کہ محمد پاس اس طمع سے جاؤں ابو جہل بولا اس

کچھ بات محمد کے حق میں کہ دیوتا لوگوں کو معلوم ہو کہ تم اس سے منکر ہو اور محمد کی باتان ٹکلو پسند نہ آئے ولید  
 بولامیں کیا کہو واللہ تمھارے میں میرے کوئی زیادہ پر کے نہیں جانتا رجز اور قصیدہ اور جن کے اشعار اور  
 کانہوں کی انشاسب جانتا ہوں لیکن محمد جو کہتے ہیں کسی کے ساتھ مشابہت نہیں رکھتا اور محمد کے کلام  
 میں ایک شیرینی اور رونق اور حسن ہے کہ کیسے کلام میں نہیں اس کلام کا اعلا بھلدار ہی اور اسفل خوشہ دار  
 اور وہ بلند ہی ہو یا پر گرا نہیں اور وہ تو رہا ہی اپنے ماتحت کو ابو جہل بولا ان باتوں سے قوم راضی ہو گے  
 ان کے لئے کچھ بات بناوٹ کی کرنا پھر تجویز کر لیا اس کو سحر کہتا جو اس قدر تاثیر رکھتا ہی روایت کے  
 ہیں بیعتی اور ابو نعیم عبد اللہ بن عباس سے کہے نصر بن حارث بن کلدہ بن عبد مناف بن عبد الدار بن قصی بولا ای  
 قریش تم پر ایسا وقت کدھی آیا تھا محمد کم عمر تھا تو سب سے بڑا تھا اور سب سے زیادہ راست گو اور براہ راست  
 دار اب اس کے بنا گوش میں بال سخیہ نکلا اور لایا وہ جو لایا تم اس کو کہتے ہیں ساحر مع والدہ وہ ساحر نہیں  
 ہم ساحروں کا نثر اور ان کے گندے دیکھتے ہیں کہتے ہیں وہ کاہن ہی والدہ وہ کاہن نہیں ہم کانہوں کو دیکھے  
 اور ان کے عبارت ان سے کہتے ہیں وہ شاعر ہی والدہ وہ شاعر نہیں ہم شعر بولتے ہیں اور بیت شاعروں کا  
 سخن نغے ہیں اور شعر کا برج اور رجز جانتے ہیں کہتے ہیں اس پر شیطان ہی والدہ اس پر شیطان نہیں شیطان  
 لگا سوا اس کو دیکھے ہیں اس کا گلا دانا اور دوسوہ اور پریشانی اس میں نہیں والدہ بیت برا امر آیا ہی تم  
 اس کو تامل کرو اور خوب دریافت کرو روایت کہتے ہیں ابن ابی شیبہ اور بیعتی جابر بن عبد اللہ سے کہے کہ  
 ابو جہل قریش کی مجلس میں بیٹھ کر بولا محمد کا چرچا پوتا چلا آئی جو سحر اور کبات اور شعر سے خوب واقف ہو محمد اس  
 بھیج کر اس کا حال دریافت کرنا جب بن رسول کہا میں شاعران اور کانہان اور ساحران کا سخن سننا ہوا اور اس  
 فنون میں مجھے خوب مہارت ہی اگر محمد کا کلام اس ہی قیل کا ہی تو مجھے پر مغنی نرسکا پیر و مان سے ٹک کر نی  
 صلی اللہ علیہ وسلم میں آیا اور بولا اسی محمد تم تبرؤ یا تم تبرؤ یا عبد اللہ حضرت اس کا جواب کچھ نہ  
 فرمائے بعد بولا تم خدایان کو تم بدکیلو اسطے بولتے ہیں اور تم برباب داد و دن کو کمر ای کی نسبت کیا

کرتے ہیں اگر مگو ریاست منظور ہو تو سب ملکر اپنا ریس کرتے ہیں اور سب تمھاری متابعت کرتے  
 ہیں اگر مگو عورتاں منظور ہو تو دس عورت خوب صورت مگو نکاح کر دیتے ہیں اگر مال حاصل ہونا غرض ہو تو  
 اتنا مال جمع کر دیتے ہیں کہ تمھاری اولاد تک بھی کفایت کرے بنی صلی اللہ علیہ وسلم خاموش تھے  
 جب اپنے باتوں سے فراغت پایا بنی صلی اللہ علیہ وسلم شروع کئے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ حَمْدٌ مِّنْ لِّلَّهِ  
 الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کِتَابُ فَصِّلَتْ اٰیَاتُهُ قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا لِّقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ یہاں تک کہ اس آیت کو  
 پہنچے فَقُلْ اِنَّ رِزْکَہُمْ صَاعِقَةٌ مِّثْلُ صَاعِقَةٍ عَادٍ وَّ تَمُوْدُ یعنی پھر تو کہہ میں نے خبر سنائی تم کو ایک  
 کڑا کے کی جیسے کڑا ایا عا در اور تمھو پر عتبہ یہ سننے ہی بنی صلی اللہ علیہ وسلم کا منہ پکڑ کر رحم کے قسمان دیا اور  
 بولا اب بس کرو اور وہاں سے نکل کر اپنے مکان کو گیا قیر شنب دیر تک اسکی نظاریا کھینچے پرنہ آیا ابوہریرہ  
 بولا میں سمجھتا ہوں کہ عتبہ صحابی ہوا اور محمد کا کہنا اسکو خوب لگا شاید اسکو حاجت کیچھو پیش تھی سو  
 یہ حیلہ کیا اور ابوہریرہ اپنے ساتھ چند لوگ کو لیکر عتبہ کے گھر کو گیا اور اسکو بولا ہم سمجھے ہیں کہ تو محمد کا تابع ہوا اگر  
 تجھے ضرورت درپیش ہو تو کہہ کہ ہم سے دیگے تا تجھے محمد کے کھانے کی احتیاج ہو عتبہ غصے سے قسم کیا یا کہ میں  
 محمد سے کبھی بات نہ کروں گا بعد بولا میں برا مالدار ہوں سو تم کو معلوم ہی لیکن میں محمد سے ایسا کہتا ہوں وہ اسکا  
 جواب یہ سو والدہ نہ سحری نہ شعر نہ کہانت جب اس نے بولا فَقُلْ اِنَّ رِزْکَہُمْ صَاعِقَةٌ مِّثْلُ صَاعِقَةٍ  
 عَادٍ وَّ تَمُوْدُ یہاں اس کا منہ پکڑ کر رحم کی قسم دیا تو وہ اسکو موقوف کیا کیونکہ محمد بات جھوٹی نہیں  
 کہتا مجھے اندیشہ ہوا کہ شاید عذاب اتر جاوے روایت کے ہیں ابن اسحق اور سہیب نے زہری سے کہے  
 کہ ایک شب بنی صلی اللہ علیہ وسلم پر ہتھے سوئس نے واسطے ابوہریرہ اور ابوسفیان اور اخضر بن  
 شریق نکلے لیکن ایک کی خبر دوسرے کو نہیں تھی اور یہ ہر ایک علاحدہ علاحدہ جگہ پر متعین صبح کو تینوں وہاں سے  
 پھر راہ میں تینوں کی ملاقات ہوئی سو ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگا اور کہنے لگا کہ اگر عوام الناس  
 مگو دیکھیں تو ہم سے بدگمان ہو جائیگے پھر سب ملکر عتبہ کے کہ دو سب بارہم نہ جائیگے دوسرے شکوہ دیا ہی

تینوں مٹھی اکر سنے اور صبح کو کھیرے سو بھی ملاقات ہوئی ایک کو ایک ملاقت کیا تیسری شب  
 بھی ویسی ہی اتفاق ہوا سو اس روز قسم کہا ہے کہ بار دیگر ہم نہ آئیں گے غرض کھرون کو گئے بعد صبح ہوئی تو  
 اختر نے مانتھ میں عسالیہ ابوسفیان کے بیان کیا اور اس سے پوچھا ای ابوحنظلہ صحیح کلام  
 تو جو سنا سو کیا کہتا ہی ابوسفیان بولا میں باتان جانتا سو ہی سنا اور اس سے غرض کیا ہی سو  
 بھی معلوم ہی اختر بولا میں بھی یہ کہتا ہوں اور اختر نے نکلا ابو جہل کے گھر گیا اور اس کو بولا  
 اسی ابو الکحکم محمد کا سخن تو سنا سو کیا کہتا ہی ابو جہل بولا میں کیا کہتا ہوں اور عبد مناف کی اولاد شرافت اور  
 بزرگی کا جھکا اگے انہوں نے لوگوں کو کھلانے لگے تو ہم بھی کھلائے اور سواران دینے لگے ہم بھی دینے لگے  
 اور انعامات دینا شروع کئے ہم بھی دے یہاں تک کہ ہم ان کے گڑ گون سے گرنے لگا کر سٹیجے اور شرط  
 دو گھوڑوں کے سی برابر ہو گئے لگے ہمارے بنی ہی آسمان پر سے اسکو وحی آتی ہی یہ بزرگی سکو  
 ملنا کیا صورت واللہ ہم تو اس پر کبھی نہ لائے روایت کئے ہیں سیدھے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے  
 کہے کہ میں ابو جہل ملکر جاتے تھے راہ میں بنی صلی اللہ علیہ وسلم ملاقات ہوئی حضرت ابو جہل کو فرمائی ابو الکحکم  
 میں تجھے دعوت کرتا ہوں تو خدا کی اور اس کے رسول کی طرف ابو جہل بولا ای محمد تو کیا ہمارا خداؤنگو  
 ببولے سے بار نہیں آتا واللہ تو کہتا سو اسکو میں حق جانوں تو ایمان لاؤں پھر نبی صلی اللہ  
 علیہ وسلم شرف لگے اور ابو جہل مری طرف متوجہ ہو کر بولا واللہ میں جانتا ہوں مجھ کتنے سو  
 حق ہی لیکن نبی کی اولاد بولے کہ جس کی درباری سکو ہی تو اسکو ہم قبول کئے بولے ہمارے لوگ کو  
 مجلس بزمین ہی ہم قبول کئے بولے ہمارے لوگ نشان اٹھانا ہی ہم قبول کئے بولے ہمارے لوگ  
 کعبے کا ابدار خانہ رکھنا ہی ہم قبول کئے پھر وہ کھانا کھلانے لگے تو ہم بھی کھلائے یہاں تک کہ ہم انکی  
 برابری کئے اب کہنے لگے ہمارے بنی ہی واللہ ہم اسکو قبول نہیں کرتے روایت کئے ہیں میں سلم  
 نے ابی ذرہ رضی اللہ عنہ سے کہے کہ میرا بھائی انیس کے سے اگر بولا میں وہاں ایک شخص سے ملا وہ کہتا ہی

تعالیٰ اپنے تین رسالت دیکر بھیجی ہیں اپنے بھائی سے پوچھا لوگ اس کو کیسے ہیں بولا کہ تھے ہیں شاعر  
 ساحری کا ہیں ہی انیس بھی شاعر تھا کہا میں کاہون کا شخص نہ ہوں لیکن وہ انکا قول سنیں اور  
 اسکو شعر کے وزن و نثر تو لکے دیکھا تو برابر سنیں پڑھتا و اللہ وہ بنی سمجھ ہی اور یہ لوگ جھوٹے  
 ہیں ابو درکتے ہیں میں ملے کو جا کر تیس روز رما دیاں زمزم کے پانی کے سوائے مجھے کھانا کچھ  
 نہ ملا مگر میں اس کے پینے سے خوب موٹا ہوا اور پیٹ پر جھلکے دیاں پر سے اور بھوک کی کچھ قہقہے  
 نہ ہوئی اور اسلام لایا روایت کئے ہیں ابو نعیم نے زہری سے کہ عقیقے کی حبت کے روز احد  
 بن زرارہ نے عباس سے کہے کہ ہم اپنے قراہوں اور دوستوں سے مخالفت کئے اور ہم گواہی دیتے ہیں  
 کہ محمد اللہ کے رسول ہیں مقرر اللہ تعالیٰ انکو رسالت دیکے بھیجی ہی اور انھوں جھوٹے نہیں اور  
 کلام جو الے ہیں بشر کے کلام سے مشابہت نہیں الغرض جب کو عربی زبان کا کچھ شعور ہوا تو اسکو  
 یقین معلوم ہوتا ہی کہ قرآن بشر کا کلام نہیں اور ویسا کلام کہنے کی بشر کو طاقت نہیں اور قرآن معجزہ  
 ہو نیکاحہ اسکی حسن البقیہ اور ایک عبارت بدو سے عبارت کے ساتھ ملی رہا فصاحت کے ساتھ اور اقسام کی  
 ایجاز بلاغت کی رعایت کے ساتھ اور اس کا نظم عجیب اور اسلوب غریب جو مخالف ہی عرب کے  
 اسلوب کے اور اسکی آیتوں کا مقطع اور کلمات کے فواصل انکے نظم و نثر کے طریقے کے باہر کہ کوئی فصیح  
 و بلیغ اس کے مثل نہ بولا اور غیب کے باتان اور آئندہ ہونے والی چیزوں کی خبر دینا اور اس کے مطابق نمود  
 میں آنجیسا اس آیت میں قُلْ اِنْ كَانَتْ لَكُمْ الدُّارُ الْآخِرَةُ عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً مِنْ  
 دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوْا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صَادِقِيْنَ وَلَنْ يَّمْنُوْهُ اَبْدًا اِمَّا قَدْ مَتَّ اِيْهُمْ  
 وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِالظّٰلِمِيْنَ تو کہ یہودیوں کو اگر تمکو ملنا ہی گھر آخرت کا اللہ کے بیان الگ سوا اور لوگوں  
 کے تو تم مرنے کے آرزو کرو اگر کچھ کہتے ہو اور یہ آرزو کبھی وہ یہود نہ کریں جس واسطے اگے بھیج چکے ہیں  
 انکے اور اللہ خوب نایابی گزاروں کو سو تو کی آرزو انکی اختیار میں رہتے پر وہ ایسی آرزو نہ کریں کہ کر گناہ اور

آج تک کوئی یہودی وہ آرژونکرنا اور لوگوں کے دلوں میں جو بامان کھین لے آگئی دنیا اور اگلے لوگوں کا  
 احوال اور گزری شہرتوں کی اخبار جو یہود اور نصاریٰ کے برے عالموں کے سوائے دوسرے کو اطلاع نہ تھی  
 اور وہ ایک مدت منت منت کرتے تھے اسکو رات بیان فرمانا حالانکہ وہ حضرت صلی  
 اللہ علیہ وسلم آئی تھے لکن پرنے نہیں جانتے تھے اور کسی عالموں کی صحبت میں رہ کر تربیت نہیں پائے تھے  
 یہ وہ بیان دلالت کرتے ہیں قرآن مجید ہونے پر شوق الفجر کا معجزہ یہ بر اعجزہ ہی جس کی تاثیر افلاک پر  
 ہوئی اور اس معجزہ کو اللہ بن سعد اور عبد اللہ بن عمر اور عبد اللہ بن عباس اور علی مرتضیٰ اور خلیفہ اور  
 جبرین مطہم اور ان کے سوا بہت سے صحابہ روایت کرتے ہیں اور ان سے بھی بہت سے تابعین نقل کرتے ہیں اور ان سے  
 ایک جماعت کثیر روایت کرتے ہیں نگ ہو تو انہیں معلوم ہوا اور قرآن میں بھی اس کے طرف اشارہ ہی کہ  
 اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَالشَّيْءُ الْقَرِيبُ نَزِدُ بِالسَّحَابِ أَفْجَارًا وَنُفِثَ الْوَدَّانِ وَأُتِيَ الْأَنْفُسُ الْكَافِرَةُ أَفْجَارًا  
 آیت میں شوق الفجر کا مذکور ہوا اشارہ آئندہ قیامت میں ہو سکا ہی ہو غلط ہی اور اس کی بعد کی آیت اس  
 قول کو رد کرتی ہے اِنْ يَرَوْا آيَةً يُعَرِّضُوا وَايقُولُوا سِحْرٌ مُّجْتَمِعٌ اور اگر وہ کہیں تو کوئی نشانی نال دین اور دیکھیں  
 یہ جادو ہی چلا آتا کیونکہ قیامت کے دن کفار ایسا نہ کہیں گے اس معجزے کا حاصل قصہ یہی کہ نبی  
 صلی اللہ علیہ وسلم پیش از ہجرت کے حج کے ایام میں منیٰ میں تشریف رکھتے تھے ولید بن معجزہ  
 اور ابو جہل بن ہاشم اور عاص بن دہل اور اسود بن المطلب اور نضر بن الحارث اور ان کے سوا بہت  
 سے کافران نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہے اگر تم نبوت کے دعو میں صادق ہو تو چاند کو دو ٹکڑے  
 کر دو وہ شب بدر کی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکشت مبارک سے چاند کو اشارہ کرتے چاند دو ٹکڑے ہو کے  
 ایک ٹکڑا ابوبہرہؓ طرف اور ایک ٹکڑا عقیقہ عانؓ پیار طرف گر حضرت فرمائے اسکو خوب دیکھو  
 ایک ساعت کے دو ٹکڑے پھر ٹکڑے کفار کہنے لگے ابن ابی کبشہؓ مکو سحر کیا انہیں کے دانا لو کہ کہے مسافر  
 آئے تو ان سے یہ دریافت کرنا اگر وہ بھی دیکھیں ہو تو محمدؐ سحر کیا قافلے آئے بعد دریافت کئے جو قافلہ آیا سو خبر

کہ ہم دیکھتے ہو تو کھڑے ہوا صبح حدیثوں میں یہ قصہ ایسا ہی مذکور ہے عوام میں جو مشہور ہے کہ چاند گرہان  
 میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جا کر آستین سے نکلا ہے اصل اور غلطی مخالفان اس معجزے کے  
 انکار میں بحث کرتے ہیں کہ فلکیات کا فرق التیام ممکن نہیں اور اس پر عقلی دلائل جو قائم کرتے ہیں  
 سوچا ہی اول تو وہ دلائل ثابت نہیں مستحکم ان اس دلائل کو باطل کئے ہیں اور چاند خدا تعالیٰ کا بنایا  
 ہوا ہے وہ جو چاہے سو کرے نبی کے معجزے واسطے اسکو شوق کرنا عقل باس محال نہیں اور وہ جو کہتے  
 ہیں اگر چاند شوق ہوتا تو تمام اہل جہان پر عیان ہونا تمام ملکوں کے لوگ اسکو دیکھتے اور انیسے حال کو  
 منجمان اور مورخان لکھتے جواب اس کا یہ ہے کہ یہ معجزہ شب کے وقت ہوا وہ وقت اکثر لوگوں کے  
 سوچا ہی اور جو ہوشیار رہتے ہیں وہ بھی گھر و دھن رہتے ہیں چاند کو نہ چھتا ہوا کوئی نہیں مٹیایا اور  
 اس کا شوق و التیام ایک لمحے میں ہوا اس لئے کوئی اسکو نہ دیکھا چاند گرہان اور سورج گرہان ہونکی خبر منجمان  
 حساب دیکھ کر دیا کرتے ہیں اس لئے لوگوں کو معلوم ہوتا ہی نہیں تو کسی کو اسکی خبر نہ ہو اور بعض اوقات  
 شہاب نہایت روشن مقاب سا گر تا ہی اسکو نادر کوئی شخص دیکھتا ہی تمام لوگ نہیں دیکھتے انکے  
 نہ دیکھنے سے اور نہ لکھنے سے واقع میں ہونا لازم نہیں آتا اس کے سوائے آفتاب غروب ہو کر کسی شہر  
 شہر تی ہی اور کسی شہر میں غروب نہیں ہوتا کسی کی شبابہ گنتھو کی ہوتی ہے کہیں جا گنتھو کی گین سولہ گنتھو  
 نہیں اس سے بھی زیادہ یا کم ہوتے ہیں جب چند سورج کے طلوع غروب میں اتنا تفاوت ہوتا ہے  
 شوق الفروہ سوروم والون کو مثلا در سنا جو پوز و مان شب نہیں ہوی ہی کیا امکان چاند سورج کو حیدر آباد  
 دہلی میں گھس گھس سوتا ہی لیکن اس میں دن یا رات باقی رہنے کے سبب نہیں دستا اور شوق الفروہ  
 سو وقت بروز میں پر تمام کفار تھے اللہ تعالیٰ کا نور بجانا اور محی کی نبوت کا ظہور نہ ہونا او انکے معجزے  
 حیر چاہے پانا تمام کو منظور تھا اگر دیکھیں بالکھیں ہوں تو بھی یقین ہی کہ اسکو نکال دینا اولیو ار کے راجہ  
 بیان مسلمان آئے اور اس سے شوق الفروہ کا معجزہ بیان کئے اس نے اپنے قدیم یوتیان منگو لکھا اس لکھا

تھا کہ فلاںے وقت فلاںے تاریخ میں چاند شق ہوا وہ راجہ اسکو دیکھ کر اسلام لایا سو ملیواری کے تاریخیوں  
 میں لکھا ہوا ہی آفتاب غروب ہو بعد نکلا سو معجزہ روایت کنی ہیں اس منہ اور اس  
 شاہین و طہرائی نے اسماء بنت عیسیٰ رضی اللہ عنہا سے کہے اکیروز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر کٹا دے پر  
 علی رضی اللہ عنہ کے رکھے تھے حضرت پرچی اتڑی تھی اس میں آفتاب غروب ہوا اور علی رضی اللہ عنہ کی کرم اللہ وجہہ  
 نماز نہیں پڑھے جب حضرت کو افاقہ ہوا فرمائیے یا اللہ علی تیری طاعت اور تیرے رسول کی طاعت میں تھا تو اسکے لئے  
 آفتاب کو پھر سورج غروب ہو گیا تھا سو پھر نکلا علی رضی اللہ عنہ وضو کر کر نماز پڑھے بعد غروب ہوا اور قصہ صہبائے  
 واقع ہوا مہینہ برسا سو معجزہ روایت کنی ہیں حاکم اور بیہقی اور ابو نعیم نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہے ہم تو کو گئے  
 سو موسم بنایا بتا نکا تھا ایک نر میں بانی تھا لوگ تشنگی سے پتے تاب ہو نوبت یہ ہوئی کہ اسب جرائگے  
 بعض لوگ تاب لا کر اپنے اونٹوں کو کھڑ کر کر انکے پھوٹوں کو پھوڑ کرے اور باقی رہا سو اس کا بانی اپنے جگر پر والے یہ حال  
 دیکھ کر ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ عرض کیے یا رسول اللہ آج دعا کرنا اللہ تعالیٰ دعا میں خوبان رکھا ہی نبی صلی  
 اللہ علیہ وسلم تان انہ کے دعا مانگے ہوڑا تھا تو میں جھپوڑے تھے کہ ابر خود ہو کر سر سے لگا لوگ سیراب ہو اور اپنے  
 ساتھ کے ظروف بھر لئے بعد دیکھے تو منہ لشکر میں برسا تھا اور لشکر کے باہر ایک قطرہ نہ پڑا تھا اس روایت کنی ہیں  
 ابن سعد اور بیہقی نے ابی وجہہ سعدی سے کہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم توک سے تشریف لائے بعد سے یون حبشہ میں بنی فزارہ  
 کی وفات سے چند شخصائے اور عرض کیے یا رسول اللہ عمار ملک میں یہ نہ برسا میں سو جان و ضایع ہو اور باغان خشک ہو  
 اور اہل و عیال تباہ گئے خدا تعالیٰ سے دعا مانگو نبی صلی اللہ علیہ وسلم منہ سر وار ہو کر فرمائیے اللہم اسقنا غیتا  
 مغیتا مریا مریا طبقا واسیعا عاجلا غیر اجل نافعاً غیر ضار اھم اسقنا سقیا رحمہم ولا سقیا  
 عذاب ولا حدیم ولا عرقا ولا فحوا اللهم اسقنا الغیت والنصرنا علی الاعداء حضرت  
 دعا مانگے بعد ابولبابہ بن عبد المذہب رضی اللہ عنہ ابشکر عرض کیے یا رسول اللہ خبر ما مدون میں ہے یہ نہ برسا تو ضایع ہو کا حضرت  
 فرمائی یا اللہ یہ نہ برسا یہاں تک کہ ابولبابہ نہ ہو کر اپنی لنگ سے بڑ کی مھوڑی بند کرے پھر منہ شروع ہوا چھوڑ

تنگ آسمان نظر نہ آیا اور ابولبابہ اپنے مرہ کی مھوری تنگ سے بند کئے لوگ عرض کرنے لگے یا رسول اللہ مال ضایع  
 ہوا اور براہ چلتا انگ گیا دعا کرو مینہ موقوف ہو و حضرت دعا کئے اللع حوالینا ولا علینا علی الاکام  
 والطراب و بطون الاودیه و منابت الشجر مجرید دعا مانگتے ہی مینے پر سے ابر گر گیا اور  
 اطراف میں برسنے لگا روایت کئے ہیں ابو نعیم نے کعب بن مرہ سے کہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مضر کے قوم پر  
 مینہ نہ برسا کر دعا کئے سو مخط ہوا پھر میں حضرت سے عرض کیا یا رسول اللہ ایکو اللہ تعالیٰ نصرت دیا اور شیش  
 کیا اکی دعا مستجاب کیا اکی قوم ہلاک ہوتی ہی اکی لئے دعا مانگو حضرت دعا کئے پھر مینہ برسا روایت کئے  
 ہیں بخاری نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہے کہ لوگ ایمان نہ لاتے سو دیکھ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 دعا کئے کیا اللہ ان پر ساٹھ سال لا ایحہ جو یوسف علیہ السلام کے وقت آئے تھے سو ایسا فحوا یا تمام  
 اناج گیر گیا یہاں تنگ لوگ حجرے اور مردار کھائے آسمان طرف دیکھیں تو بھوک سے دیوانہ ہو گئے سفیان  
 اگر عرض کیا یا محمد تم حکم کرتے ہو اللہ کی طاعت اور صلہ رحم کا اور تمھارا قوم ہلاک ہوئی انکے لئے اللہ سے دعا  
 مانگو نبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا کئے اور برسات ہوئی روایت کئے ہیں ابن سعد اور ابو نعیم نے کہ نبی مرہ کی  
 وفدائی سو بارش نہیں کر کر شکایت کئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا کئے بعد وہ لوگ اپنے ملک گئے دریا  
 کئے تو معلوم ہوا جو روز حضرت دعا کئے اس روز وہاں برسات ہوئی روایت کئے ہیں اقی نے کہ سلا  
 کی وفد آئی سو مینہ کی شکایت کئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا کئے پھر وہ لوگ اپنے ملک کو گئے بعد معلوم ہوا کہ جس  
 حضرت دعا کئے وہی وقت وہاں برسات ہوئی تھوڑا کہا نا بہت لوگوں کو کفایت کیا سو  
 روایت کئے ہیں ابن سحوق نے علی رضی اللہ عنہ سے کہے کہ جب آیت نازل ہوئی وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ  
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھے امر فرما بکرا اکیست اور کھانا اکی صاع کا تیار کرو اور دو دو تھوڑا دیئے او بموجب حکم کے  
 میں تیار بعد عبد المطلب کے اولاد کو دعوت کئے چالیس تھے یا ایک کم یا زیادہ ہو گا امین حضرت کے چچا یان ابو طالب  
 اور حمزہ اور عباس اور ابولہب بھی تھے میں وہ کھانا حاضر کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس میں کا ایک کمر الیکر اپنے خدا

مبارک سے توڑ کر بھی اس میں ذالے اور فرمائے اللہ کا نام لیکر کھاؤ تمام لوگ پٹیان بھر کر فراغت سے کھائے  
 بدو دھو لاکر پلائے سب سیکر ہوئے انہیں کا ایک شخص ایسا خوراک تھا کہ وہ تمام کھانا کھا جاو اور وہ دودھ  
 تمام سچا و غرض کھانے سے فراغت ہوئی بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کچھ فرمانا چاہا اس میں ابو لہب کی کرکر  
 بولا دیکھو محمد کیا سحر کر دیا لوگ متفرق ہو گئے حضرت کو کچھ فرمایا اتفاق ہوا دوسرے روز بھی تاکید کئے کہ کل کے  
 موافق آج بھی تیار کرو اس روز بھی تیار کر لو گونکو دعوت کئے سب جمع ہو کر فراغت سے کھا بعد نبی صلی  
 اللہ علیہ وسلم فرمائی ای اولاد عبد المطلب کی میں ایسی تشریز لایا ہوں کہ وہ اللہ عز و جل کوئی شخص نہ لایا  
 میں دنیا و آخرت کی خوبیاں لایا ہوں روایت کئے ہیں واقیدی اور ابو نعیم نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ  
 عنہ سے کہے کہ ذات الرقاع کے غزوے میں ایک روز عذیب بن زید حارثی تین اندھے لاکر عرض کیا یا رسول اللہ  
 یہ اندھے شتر مرغ کے گھونسلے میں مجھے ملے سو لایا ہوں حضرت فرمائے ای جابر اسکو بران کر کر لاؤ  
 میں اسکو تیار کیا اور روئی دہونڈا تو نہ ملی پھر حضرت صحابہ کے ساتھ ملکر اس اندھ کو کھانے کے لیے پہنچا  
 کھائے میں دیکھا تو اندھے جس قدر تھے سوائے ہی موجود ہیں بعد جتنے لوگ ہمراہ تھے سمجھو نکو وہ کھلایا  
 روایت کئے ہیں بخاری اور مسلم نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہے کہ خندق کے جنگ میں جب خندق کھوا  
 کرتے ہیں ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو نہایت گرسہ میں میں گھر کو جا کر اپنی عورت سے  
 دریافت کیا ایک صاع جو تھے اسکو پوچھا اور ایک بکری تھی خوب فرمایا اسکو ذبح کیا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 یا میں حاضر ہو کر مخفی عرض کیا کہ تھوڑا کھانا تیار کروایا ہوا آپ ایک دو شخص کو ہمراہ لیکر تشریف لانا حضرت تمام  
 لشکر والوں کو چار کر فرمائے جابر ضیافت کی مجلس جمائی تم سب جلد چلو اور جابر کو فرمائے تاکید کرو میں آئے  
 ننگ چولے پر دیکھ اتارے اور آٹیکے روٹیاں نہ بناو پھر حضرت تشریف لاکر آئے پر اور دیک میں دعا پڑھ کر  
 پھونکے بعد کھانا تیار ہوا حضرت دس دس شخص کو بلا کر کھلانے لگے غرض ہزار آدمی اگر اسکو کھائے اور  
 دیکھن گوشت ویسا ہی خوش کھانا کھا اور آئے سے روٹیاں بن رہے تھے اور ایک بیت میں ابائی پھونکے

بعد جو باقی رہا سو لوگوں کے گھر و کھوٹے اور تمام روز کھاتے رہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سدھارود کھانا  
 سرگیا روایت کہتے ہیں واقعی اور ابن عساکر نے عبد اللہ بن مغیت بن ابی ہریرہ انصاری سے کہے کہ  
 جنگ خندق میں ام عامر اشہلیہ عورت تھی ایک خواہجہ جیس ڈاکڑی صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے بھیجی حضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم دیر میں ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا پاس تشریف رکھے تھے پھر ام سلمہ اس سے اپنے جی لگاتے  
 کھائے جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسکو لیکر ہر تشریف لائے اور لوگوں کو دعوت کے کرتب کھانا کھانے یہاں  
 اوتھام لشکر کے لوگ حاضر ہو کر کھائے اور سیر ہو اور قتب میں جوق تھا سو تھاروایت کہتے ہیں  
 بیہقی اور ابو نعیم نے کہ بشیر بن سعد کی عورت اپنے لڑکے کے پلو میں تھوڑا خرماد ڈال کر اپنے مرد کے اور بھائی کے  
 واسطے بھیجی وہ لوگ خندق کے کھودنے میں مشغول تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس لڑکے کو دیکھ کر بلا اور  
 اپنا کیر اچھا کر اور اس کے پاس کا خرمالیکر لے میں داکو وہ دانے کپری کے ایک کو غنیں لگے بعد لشکر کے تمام لوگوں کو  
 بلا کر کھلا سب کہا کر چھپ گئے اور خرمالیکر میں سما کر باہر گئے تاہاروایت کہتے ہیں مسلم نے سلم بن اکوع رضی  
 اللہ عنہ سے کہے ہم ایک رات صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جنگ کو نکلیے کھانا لیا لوگوں کو نہایت تصدیع ہوئی  
 ارادہ کئے انسان خر کر کر کھانا بنی صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع ہوئی سو فرمائے لوگوں پاس بقدر توشہ باقی ہے  
 اسکو حاضر کرو اور ایک کسی بچھا کر حوالا یا سو اس پر دانے لگے سب جمع ہو ابجد میں اس کا اندازہ کیا تو بکری مٹھی  
 اتنی دھیک ہوئی لوگوں کو کھانا حکم کئے چودھ سو آدمی سب کھا کر چھپ گئے اور اپنے توشہ دان تمام بھر لئے  
 بیہقی وغیرہ کی روایت میں ہے کہ یہ قدر حدیث کے غرض میں سواروایت کہتے ہیں ابن سعد اور حاکم اور  
 بیہقی اور ابو نعیم نے ابی عمرہ انصاری رضی اللہ عنہ سے کہے کہ عمر بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک جنگ  
 میں تھیں لوگوں کو نہاد کشتی کی نوبت پہنچی بعضے لوگ بی صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت چاہے کہ سواری کے  
 اوتھو گونم و ج کرتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ عرض کئے یا رسول اللہ سبحانہ دشمن سے مقابلہ ہو اور ہم بھوکے  
 اور پیادہ رہیں تو کیسا ہو گا اگر رضی شریف او تو تو گونکو حکم فرمانا کہ جس کے پاس کچھ توشہ ہو اسکو حاضر کرنا

اور آپ دعا کرنا اپنی دعا کی برکت سے ہم اپنے مقصد کو پہنچیں گے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے خوب  
 پھر کوئی توشہ اپنے پاس کا ایک سو لایا کوئی دو سو عرض سبت کسی لایا سو ایک صاع لایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 اٹھ کر عائشہ اور لشکر کے لوگوں کو حکم کئے اپنے پاس بھر لیں لوگ قبضہ ظروف تھے پہلے پھر وہاں جو جمع تھے  
 سو وہ اتنا ہی تھا روایت کئے ہیں مسلم نے اپنے ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہے توک کے جنگ میں لوگوں پر  
 کھانہ کی تصدیق ہوئی صحابہ عرض کئے حکم ہو تو اوٹو لگو خرا کر گوشت کھا لیں اور چربے بدن کو لگاتے ہیں  
 عرض اللہ عنہ عرض کئے یا رسول اللہ اوٹو لگو خرا کریں تو سولہ کو اونٹ نہ رہی لیکن توشہ منگو اگر آپ دعا کرے  
 تو یقین ہی کہ اللہ تعالیٰ اس میں برکت دیگا پھر حضرت حکم کئے سو چڑا بچھا کر توشہ کچھ حوٹانی تھے لائے کوئی ایک  
 چھٹی چارری لایا کوئی سٹھی خرا لایا کوئی روٹے کا ٹکڑا لایا عرض چڑے پر کچھ توشہ تھوڑا سا جمع ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 دعا کر فرمائے اپنے ظروف اس سے بھر لیں لشکر میں جس قدر ظروف تھے اس میں وہ توشہ بھر لئے بعد باقی رہا  
 اس کو تمام کھاتے کھاتے چھک گئے اس پر بھی وہ توشہ کچھ ابر گیا روایت کئے ہیں ابو نعیم نے حمزہ بن عمرو  
 اسلمی سے کہے توک کے جنگ میں گئی کا بد لامیر کسی اختیار میں تھا سو گھی گریا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم واسطے  
 کھانا پکا یا اور بدے کو دھو میں رکھا تا بد لا گرم ہو کر کچھ اس سے نکالے اور میں سو گیا ہوشیار ہو کر دیکھا تو  
 بد لا گھی سے بھر کر گھی باہر نکل رہا ہی میں دور کر اس کا منہ ٹاٹھ سے بند کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 دیکھ کر فرمائے اگر تم اس کا منہ نہ پکڑتے تو گھی کی نری بہتی روایت کئے ہیں واقدی اور ابو نعیم اور ابن  
 عساکر نے عباس بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے کہے توک کے جنگ میں بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر ادبہ ایک شب  
 حضرت نے بلال کو فرمائے کھانا کچھ موٹو حاضر کرو بلال عرض کئے توشہ دان تمام خالی ہو گئے انہیں کچھ نہیں حضرت  
 فرمائے پھر دیکھو کچھ ٹھیک بلال ایک ایک توشہ دان کو لیکر چٹھکے لگے کس میں سے ایک از کس میں سے دو دنے خر مے  
 طے عرض ساتھ دانے جمع ہوئی صلی اللہ علیہ وسلم ان دانوں کو باریک دیکھ کر انہما دست مبارک اس پر رکھے  
 اور فرمائے اگر کا نام لیکر کھاؤ تم میں شخص کھانے لگے میں کھا کر اس کے تخم بائیں ہاتھ میں جمع کرنا تھا آسمان

کہ وہ عین کتنا کھانا ہوں سو بعد کھانے کتنا کیا تو چوپن دانے ہو اور میرا سو او شخص تھے سو بھی وہی سی  
 شمار کے غرض ہم تینوں شخصیت بھر کر کھانا کھانے دیکھا سنا وہ او وہیں باقی ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 بلال کو فرماتے اس کو اٹھا لو سو کو کھانا کھانا تو میرا بعد دو سر روز بھی بلال کو فرما ان دانوں کو حاضر کرو  
 پھر انادست مبارک پر رکھ کر فرما کھاؤ ہم اس شخص تھے بھر کر کھاؤ وہ اجتے تھے سو اتنے ہی حضرت  
 فرما اگر خدا شرم اتی تو ان دانوں کو ہم سب کے تین گئے لگتے کھاؤ ایک لڑکے کو بلو اگر وہ داد  
 وہ کھانا چلے گیا روایت کے ہیں امام احمد اور طبرانی اور بیہقی نے نعمان بن مقارن رضی اللہ عنہ سے کہ  
 میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چار سو آدمی مرزہ اور حبشہ کے لیکر حاضر ہو ابی صلی اللہ علیہ وسلم انکو جو حکم کرنا تھا  
 حضرت کے اور عمر رضی اللہ عنہ کو فرمایا لوگو کو تو شہ کر دو عمر رضی اللہ عنہ عرض کے یا رسول اللہ میرا سر کھینچ کر  
 مگر تھوڑا فرمایا حضرت فرما اس میں دو عمر جا کر خرماد کیجئے تھوڑا تھا سو اونٹ بیٹھے اتنی دھیک ہو گئی  
 اس میں چار سو سو ار کو تو شہ بانڈھا کر دے بعد اس خرماد کیجئے تو جس قدر تھا اتنا ہی باقی ہی اس دھیک کا  
 ایک دن بھی کم ہوا روایت کے ہیں بخاری اور مسلم نے از رضی اللہ عنہ سے کہ ایک بار ابو طلحہ نے ام سلمہ کو  
 آج میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا بھوک سے چہرہ نہایت ضعیف معلوم ہوتا ہی تمھارا میں سو تو  
 وہ بی بی جو کی روتی کے نگرے چہلنے پاس سے ان کے خوالے گزری صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک بھیجے  
 نے جا کر تہ حضرت کے عرض کے حضرت اپنے سادوں کو فرمائے اٹھو چلو اسے میں جلد اگر ابو طلحہ سے  
 بولا ابو طلحہ نے ام سلمہ کو کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کون کو لیکر تشریف لاتے ہیں تمہارا میں تمام کو کھلا  
 اتنا نہیں ام سلمہ نے کہ اس سوال دانا ہی غرض نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لا کر فرمائے ام سلمہ تمھارا  
 یا کیسی سوال اوچھوٹ کرے حاضر کے فرمائے اسکو تو رکھو رکھو ام سلمہ کو چور کر سالن کے سٹے اس  
 کھے دے نبی صلی اللہ علیہ وسلم عاشر کھانے دس دس دیکو بلو اگر کھلا وہ موجب حکم کے بلو اگر کھلا  
 شہ کے شیر یا اسی شخص کھانے تمام چھیک روایت کے ہیں ابو نعیم اور ابن عساکر نے

از رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم زینب بنت جحش کو نکاح کے سوروز میر والدہ ام سلمہ کی بیٹی تھیں  
 اللہ علیہ وسلم آج نوشتہ میں ناشتے کو کچھ نہ ہو گا بیٹا تو جا کر ایک مخرم لے آئیں خرم لایا اس کا جلوہ بنا کر بھگور  
 کے کوڑے میں اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس بھیجے حضرت مجھے فرمائے اس کو بیان رکھو کر خرم جاؤ اور ابو بکر  
 عمر اور عثمان اور علی و فلانے فلانے کو بلو او ان کے سوا کسی میں لوگ حور تے ہیں اور راہ میں تکو حور تے  
 ہیں تمام کو بلو اور مجھے احسنا لگا کھانا تھوڑا لوگ آتے آئیں تو کفایت کا ہلو کر گیا غرض میں ناجا کر دعوت کیا  
 لوگ گھر بھر کر جمع ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھے فرمائے وہ پاس بیان لاؤ اور اس میں اپنے بیٹے انکلیا دالے  
 وہ کھانا بھر گئے کھا بھر تمام لوگ بیان بھر کے کھا او پاس میں حوا جتنا تھا سو ہی تھا بعد فرمائے اسکو  
 زینب کے رو برو رکھو اس سے پوچھو یہ کھائے سو لوگ کتنے تھے بولے بہر آدمی تھیں روایت کہے ہیں  
 طرانے اور ابو نعیم اور ابن عباس کرنے والے بن الاسقع رضی اللہ عنہ سے کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک صفہ تھا سمین  
 محتاج لوگ ٹا کرتے ایک روٹان کے سر شخص بھوک سے بیتاب کر مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجے  
 حضرت انکا احوال سن کر محل سر میں جا کر دیکھے تو روٹی کے کچھ ٹکڑے اور تھوڑا دودھ ہی سو اس تکڑوں کو  
 جو روٹو دودھ میں دالے اور مجھے فرمائے انہیں دس دس شخص کو بیان بلو ابھر انکو فرمائے انکا نام لیکر کھائے  
 او پاس کے اطراف سے لیجیو سب میں ہاتھ نہ ڈالو بریچ میں ایسی وہ لوگ بغیر اغت کھا کر گئے باقی کے  
 دس شخص کو بلا کر ویسا ہی کھلائے وہ بھی کھا کر گئے او پاس میں کھانا دہنہیں باقی تھا او میں تعجب کر کر اٹھا  
 روایت کہے ہیں داری اور ابن ابی شیبہ اور ترمذی اور حاکم اور بیہقی اور ابو نعیم نے سمرہ بن جندب  
 رضی اللہ عنہ سے کہے ایک بار نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک کٹور کھانا آیا اسکو لوگ صبح سے ظہر تک کھاتے تھے ایک  
 جماعت کھا کر جاتی پھر دوسری جماعت آتی روایت کہے ہیں بیہقی اور طبرانی اور ابو نعیم نے ابی  
 رضی اللہ عنہ سے کہے ایک بار میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو کفایت کرے اٹنا کھانا  
 لیا کر لایا مجھے سارے تم جا کر انصار کے فلانے فلانے کو بلو او انصار کے سب شخص کا نام لے کر کھانا کر رہے

سے میں تغافل کیا بھی تا کید سے فرمائے کہ انکو بلو او میں لاچار انکو بلایا وہ اگر فراغت سے کھائے اور کھانا  
دے کہ آپ بیشک خدا کے رسول ہیں بعد فرمائے بھی سات شخص کو بلو او غرض ایک سو اسی مردانہ کے  
وہ کھانا کھائے روایت کہے ہیں بخاری نے عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما سے کہے ایک بار ہم  
ایک سو تیس آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے حضرت پوچھے کھانا کیو کسی کے پاس کھینے تو  
ایک شخص ایک صاع کے شمار میں آنا حاضر کیا حضرت اسکو گدڑ کا حکم فرمائے اتنے میں کسی نے بکریاں  
بکالتا لایا اس کے پاس سے ایک بکری خرید فرمائے اور تیار کرنے حکم کئے اور کہے اس کے کلمی بھون لاؤ اللہ  
کی قسم اسکو بھونے بعد ایک سو تیس آدمی کو ایک ایک ٹکڑا اس کلمی کا دے جسے حاضر تھا اسکو دے اور جو کوئی  
حاضر نہ تھا اس کا حصہ رکھو چھوڑے بعد اس کھانا کیو پکا کر دو کوندون بھر کر حضور میں حضرت کے لئے پھر تمام لوگ  
اسکو سپان بھر کے کھائے اس پر بھی وہ کوندون میں کھانا بچ رہا اس کو ادت پر رکھ کر لیجئے روایت  
کہے ہیں ابن سعد نے علی رضی اللہ عنہ سے کہے ایک بار ہم شبکو بھوکے رہ گئے صبح کو میں تلاش کرنے سے  
ایک درہم ملا اس کا کھانا گوشت خرید کر کے بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا پاس لادیا بی بی اس کے روٹیاں تیار کئے  
اور گوشت دیکچے میں ڈال کر چولے پر چرائے اور کہے میرا بی بی صلی اللہ علیہ وسلم پاس جاؤں تو تیرھی دوہنیں  
اشکباری صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان آئے اور سننے کہ حضرت یہ فرماتے ہیں اللہ کی پناہ مجھے بھوک سے اس لئے  
کہ وہ بدریق ہی حضرت بی بی رضی اللہ عنہا عرض کئے یا رسول اللہ ہماریاں کھانا تیار ہی آپ تشریف لاؤ  
نبی صلی اللہ علیہ وسلم جا کر دیکھے دیکھی چولے پر جوش کھاتا ہی حضرت فرمائے اس میں سے عایشہ کے بیان  
ایک حصہ بھی مجھ کو جب حکم کے انکو حصہ بھیجے بعد فرمائے حضور کو بھیجیو بعد دوسری بی بی کو بھیجیو غرض نو فون مجلسیں  
حصے بھیجے بعد فرمائے علی کو نکال کر دو بعد فرمائے تم اپنے واسطے لیو اور تمام فراغت سے کھائے اور کھانا جو  
تھا سو وہ نہیں تھا اسکو رکھ کر جب تک اللہ تعالیٰ چاہتا تھا کھائے روایت کہے ہیں ابن سعد  
ابن ابی شیبہ اور طبرانی اور ابو نعیم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہے ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم

کھل کر فرمائے ابو ہریرہ صغی و النکو بلاؤ میں جا کر انکو بلوایا اور بنی صلی اللہ علیہ وسلم کثورہ لائے  
 اسمیں جو یکے ہو تھے ایک مد کے شمار حضرت اسیر اپنا دست مبارک رکھ کر فرمائے اللہ کا نام لیکر کھاؤ  
 اتنی آدمی کے قریب تھے بغراغت کھا اور جب قدر تھا سو ویسا ہی تھا فقط الطلیون کے نشان دستے تھے  
 روایت کہ بنی طبرانی نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے کہ میری والدہ کھانا پکا کے کہ بنی صلی اللہ  
 علیہ وسلم کو بلو او میں اگر حضرت سے آہستہ عرض کیا حضرت لوگوں کو فرمائے چلیو پاس آدمی حضرت کے  
 ہمراہ ہو چھ حضرت دس دس شخص کو کھلا کر روانہ کئے تمام لوگ فراغت سے کھا کر گئے اس پر بھی ہائیں  
 جیسا تھا سو ویسا ہی تھا روایت کہ بنی ابو نعیم نے صہیب رضی اللہ عنہ سے کہ ایک بار بنی صلی  
 اللہ علیہ وسلم کے واسطے کھانا تیار کرو اگر حضرت پاس آیا حضرت ایک مجمع میں تشریف لکھے بنی میں شرم کر  
 کھڑے رہا حضرت میر طرف نگاہ کئے بنی اشار سے بلایا فرمائے کیا یہ تمام لوگوں کو لاؤں میں بولا نہ حضرت  
 خاموش رہے اور میں اس جگہ کھڑے رہا میری طرف دیکھے پھر اشارہ کیا فرمائے ان تمام کو بھی لاؤں میں عرض  
 کیا میں تھوڑا کھانا آپ کھا آتا تیار کیا ہوں آئندہ آپ کی مرضی حضرت اس نگل کو ساتھ لیکر تشریف لائے اور  
 تمام لوگ فراغت سے کھا کر ابھر گیا روایت کہ بنی احمد اور ابن اسعد اور ابو نعیم نے کثورہ غفار  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم پاس مہمان جمع ہو تو اپنے لوگوں کو فرماتے ہر یک  
 آدمی ایک دو مہمان کو اپنے بیان لیجئے عرض کیا ہر ایک کو سب سے مہمان بہت جمع آئے حضرت فرما  
 ہر شخص اپنے نزدیک کے مہمان کو لیجاؤ اور حضرت چند مہمان کو اپنے بیان لیگیے میں بھی اٹھیں میں تھا حضرت  
 بی بی عائشہ کے گھر جا کر پوچھے کھانا ہی بی بی کے تھوڑا خرچ ہے آپ کے افطار واسطے رکھی ہوں اور چھوٹی  
 رکابی میں والہ لائے بنی صلی اللہ علیہ وسلم آپ کچھ اسمیں سے تناول کر کرانی ہمارو برور کھے اور فرمایا  
 اللہ کا نام لیکر کھاؤ ہم اسکو آتا کھاتے کہ پھر اسکی طرف نہ دیکھیں بعد پوچھے پنے کچھ بی بی تھوڑا دو  
 کثورہ میں لائے حضرت اسمیں سے آپ کچھ پکڑ باقی بکود نے ہم بغراغت پکیر اسکی طرف نہ دیکھے روایا

کہیں ابو علی نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے کہے ایک بار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تین چند روز کھا  
 کچھ ملا بہت بھوکے ہو کر بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کے یہاں گئے اور پوچھے کھانیکو کچھ حضرت بی  
 عرض گئے کچھ نہیں حضرت بھر کر گئے بعد کسی برس کسی یہاں سے دو روٹیاں اور گوشت کا ایک مچھو آمانی  
 اسکو دنا پ رکھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں گئے اور عرض گئے آپ تشریف لے گئے بعد کسی کچھ کھا  
 کچھ بھی اس کے لئے رکھی ہوں حضرت فرمائے اسکو بیان لاؤ بی بی فاطمہ اسکو حضرت پاس لاکر کھو تو با  
 بھر کر دوٹیاں گوشت ہی بی بی اسکو دیکھ کر متعجب ہو اور معلوم کرے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف کی برکت ہے  
 پھر صلی اللہ علیہ وسلم اسکو دیکھ کر پوچھے کہ اتنا کھانا کہاں سے آیا بی بی کہی کہ اللہ کے یہاں سے ہی اللہ جس  
 اس کو شمار دیتا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو بلوایا اسکو آپ علی مرتضیٰ اور فاطمہ اور  
 حورسین اور ازواج مطہرات اور گھر کے تمام لوگ ستیان بھر کے کھائے بعد باسن میں حقد رتھا  
 اتنا ہی تھا کچھ تمام بھائے کے لوگوں کو بھیجے **روایت** کہیں ابن سعد اسماء بنت زید رضی اللہ  
 عنہا کے ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم اگر عمار مسجد میں مغرب کی نماز پڑھتے ہیں گھر میں جا کر بکری کے مار کا  
 ایک ٹکڑا اور چند روٹیاں حاضر کری نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھ والوں کو فرمائے اللہ تعالیٰ کا نام لیکر  
 کھاؤ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت کے ساتھ والے اور گھر میں رہنے والے تمام ملکہ جا لیں اسکو کھائے  
 اور روٹیاں اور گوشت ہو و سیاہی باقی تھا روایت کہیں طبرانی نے مسعود بن خالد رضی اللہ  
 عنہ کہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے ایک بکری بھیجا پھر میں کچھ کام واسطے گیا حضرت آدم علی  
 آپ کے باقی بکری بھیج دے میں اگر گوشت گھر میں دیکھا اور میری عورت ام حسان پوچھا یہ گوشت کہاں کا ہے  
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم بکری جو بھیجے تھے اس میں سے حضرت نے آدمی آپ لیکر باقی بکری بھیج دی میں بولا کچھ نہ لیا  
 کہتا ہوں بولی سب کچھ کھا کر باقی رہ گیا سو اور تم یہاں کہ اگر دو تین بکریاں کا تین تو کفایت نہیں کرتے نہیں  
 دیا کہ میں بالائی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز مجھے فرمائے ہمارے گھر کو جا کر جو کھانا ہو سو

لے آؤ میں جا کر عہدہ خیمہ میں بیٹھا تھا ایک سال میں لیکر آیا بنی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے مسجد النون کو  
 بلاؤ میں بلین بولا میری خرابی آئی کھانا تھوڑا اتنے لوگ آؤ میں تو مجھے ملنے کے کیا صوت غرض بلانے سے  
 کہ نہ تھا سب کو بلایا لو کہ حاضر ہو بعد بنی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی انگلیاں اس کے اطراف میں ڈالے اور فرما اللہ  
 لیکر کھاؤ تمام فراغت کھا اور میں بھی پیٹ بھر کر کھا یا جب سب بنکواٹھا یا تو اس میں حقیر رکھا تھا یا  
 تھا مگر بنی صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیاں کا نشان تھا روایت کہ بنی بخاری اور مسلم نے عبد الرحمن بن ابی بکر  
 صدیق رضی اللہ عنہما کے کیا بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں مہاج جمع ہو انہیں کے متخص کو میر والد ابی بکر صدیق  
 رضی اللہ عنہ اپنے ہمراہ ضیافت کرنے لگا اور انکو کھانا کھلائے تاکہ کراہے صلی اللہ علیہ وسلم مایس کا رہم کھانا  
 تیار کر کے انصاف کو کئے ہو کھر کا صبا ای گت ہم کھائیں گے ہم انکی مہمانت کئے پر نہ مابین بعد ابو بکر رضی  
 اللہ عنہ اگر جو چھے مہمان کو کھانا کھلا تو وہ نہ کھا کے اکی انتظار میں ہیں ابو بکر غصے میں اگر فرماتے اللہ  
 الہ کی میں کہانا نہ کھاؤ کھا بھانے کو بھی اللہ کی قسم تم نہ کھاؤ تو مجھے نہ کہا یکن ابو بکر اجاڑ کر کھانیکو تھے  
 نوالہ تھا بعد سے زیادہ مابین موجود ہوتا تھا بغایت کہا اب دیکھئے اول سے زیادہ باقی ہی پیر اسکو بنی صلی  
 اللہ علیہ وسلم مایس لیکے حضرت بھی سمیں ساؤل کئے اور جب کو لوگ جانے والے تھے انکو بھی اس سے توشہ دئے وہ بارہ  
 حجہ تھے ہر کے ساتھ کتنی جمعیت تھی اللہ ہی بجا غرض وہ کھانا ان تمام کو کھایت کیا روایت کہ بنی  
 اور ابو نعیم نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہے میں اسلام لا بعد میر بن مصیبت ہو جو وی مصیبت کبھی  
 نہ ہوئی ایک وفات بنی صلی اللہ علیہ وسلم کا دوسرا قتل عثمان کا تیرا توشہ دان گم ہونا لوگ  
 پوچھے توشہ دان کیا کہ میں ایک بار بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر میں تھا حضرت  
 فرماتے اے ابو ہریرہ تیرے ساتھ کچھ کھانا ہی عرض کیا یا رسول اللہ خیر کے چند  
 دانے ہیں فرماتے لے آؤ میں اسکو حاضر کیا اگر دانے تھے آپ پر دعا پڑھ کر فرماتے دس  
 شخص کو بلو امین دس شخص کو دعوت کیا وہ اگر فرغت کھا بعد مابھی دس شخص کو دعوت کر غرض

اسی طرح لشکر کے تمام لوگ کو بلا کر کھلا اور خراج تھانہا سو اتنا ہی تھا اسکو تو شہ د انھن ڈاکٹر فرمائے ای ابوہریرہ صحیح  
 احتیاج ہو تو اسمیں ڈاکٹر لیا کر لیکن اسکو ادنہ ماکر نہ جبکہ پردہ تو شہ دان میں رکھا تھا اور جب احتیاج ہوتی تو اس  
 سے نکالی تھا اور عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت تک میرا تھا دو سو و سق کے شمار میں اس سے لیا عثمان کا قتل ہوا  
 اور لوگ میرا لہ لوئے تو شہ دان ہی لوٹیں گیاروایت کے میں بخاری نے ابی عابیدہ رضی اللہ عنہما کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 وفات پانے تب میرا پس گھر میں تھو جو تھے اسمیں میں جو نکال کر کھایا کرتی تھی سب روز ہو لو کہ اسکو نکال کر پیمائش کنی سوجہ  
 روایت کے میں بخاری اور مسلم نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہے میرا والد احد جنگ میں شہید ہوا میرا قرض تھا قرض خوانان کو بولا  
 میرا باغ کا خرما قرض ہی اسکو لیکر ماتی قرض معاف کر دیا وہ سنا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو عرض کیا حضرت آپ تشریف لا کر  
 خرما کی دھکیگو میں بہر اور ایک دھیک پر آپ تشریف رکھ کر فرمائے میرا کہ قرض خود اہو نکال قرض ادا کر میں خرما یا پ کو دنیا  
 کیا تمام قرض ادا ہوا بعد کھا تو خرما قرض سوا اتنا ہی باقی ہی روایت کے میں طبرانی اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے ابی  
 کہ انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی انصاری کے باغ میں تشریف لیکے اس نے دھکو پانی بانڈھا تھا حضرت فرمایا میرے باغ کے دھقون کو  
 میں نے پینا یا تو مجھے کیا دیگا بولا میں تمام روز خفت کرنا ہو پر تمام دھکو پانی پینا نہیں سکتا ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا خرما  
 دالے میں تمام دھکو پانی بنا ہو پر اس نے قبول کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم دال لیکر خند دال دالے کہ اسمیں تمام خرما میں پانی ہے  
 گیا اور باغ والا کہنے لگا کہ اب تم کو نہیں تو میرا باغ دو جا گیا اور وہ سودا لاکر حاضر کیا حضرت انکو تاد ل کے اور ہراہ جو لوگ  
 انکو یہی کھلا سب فراغت ہو کہ اس کے سودا اسکو پور دے دے روایت کے میں مسلم نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہے ام مالک ایک  
 عورت تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تین بیوی میں گہنی بھی کرتی اس کے بچے سالانہ گیس تو بدلی میں دیکھتی اس میں گھی موجود ہوتا  
 روزگ ویسا ہی نکلتا تھا ایک اسمیں تمام کھی تھا رنی سودہ سر گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کنی فرمائے اگر اسکو نہ تھارتی  
 تو کچھ نہ تار روایت کے میں طبرانی اور بیہقی نے ام ادس بہرہ رضی اللہ عنہما سے کہے میں ایک بار بدھ میں گہنی لکرنی صلی اللہ علیہ وسلم  
 کو کھی حضرت سب گہنی لکرتو امیر لے چور د اور اس پر دعائے بکریوں کے اور میرا بھیج دے کہ میں گہنی لکھ کر ہی سمجھتی تھی حضرت  
 اللہ علیہ وسلم قبول فرمائے پھر میں میں رونی حضرت سب حضرت فرما میں اسمیں لے چکا پر اللہ تعالیٰ برکت دے تو اسکو کیا کر

اگر کسی گہی کو کھایا کرتی تھی عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت تک اسی کو خرچ کرتی تھی احتیاج اور گہی لسنکی نبوی بعد علی  
 اور معاویہ رضی اللہ عنہما کے جنگوں میں وہ بدلی جلتی رہی روایت کہیں ابو یعلیٰ اور طبرانی اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے  
 انس رضی اللہ عنہ سے کہے میری والدہ اپنی بیکریاں مسک جمع کر کر اسکو بچلائی اور بدلی میں دیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو  
 بھیجی حضرت گہی خالی کر لیکر بدلی دے دئے میں اسکو اگر منج سے لگا دیا بعد ام سلمہ بدلی دیکھے تو بہر گہی شک رہا ہی  
 حضور میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر ہو کر تعجب سے عرض کئے حضرت فرمایا کیا کرتے ہو تم خدا تعالیٰ کے پیغمبر کو جس  
 بھیجے وہ یہاں تکوالہ تعالیٰ برکت بھیجا تم اسکو کھایا کرو اور لوگوں کو بھی کھاؤ ام سلمہ اگر گہی اس میں نکال نکال کر تمام  
 اپنے دوستوں کو تقسیم کئے اور باقی رہا سو اسکو دو مہینے تک کھا تھے روایت کہیں میں یہی نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ  
 سے کہے انصار کا کوئی شخص ایک بار اپنے گہر میں آیا دیکھا کہ انکی سنات تنگی سے جنگ میں جا کر دعا کیا یا اللہ تمکو روٹی دے پھر  
 میں آکر دیکھا طبق میں سو تیان بھر کے ہیں اور چکی سے آنا گر رہا ہی عورت سے پوچھا بولی اللہ تعالیٰ تمکو یزق غیب سے بھیجے  
 چکی خشک کر آنا جہاز لئے بعد حضور میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر ہو کر کیفیت عرض کیا حضرت فرما اے اسکو تم جہاز لئے تو  
 قیامت تک اس میں آنا نکلتا رہتا تھا پانی بہت ہوا اور پانی زمین سے نکلا سو معجزہ میں روایت کہیں  
 مسلم اور یحییٰ اور ابو نعیم نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے کہے ذات الرقاع کے غزوے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز وسیع  
 بیابان میں اتارے اور قضا حاجت کر کر وضو کیا اسطے پانی طلب کئے کسی کے پاس پانی نہ تھا جابر کو فرمائے فلا نا انصاری میرا خا  
 پانی رکھا کر مای اس کے پاس جا کر دیکھو شک میں کچھ پانی ہی ہو تو لے آؤ میں جا کر دیکھا اسکی مشک میں پانی کا ایک قطرہ اتار  
 اگر اٹھیلے تو شک کی خشکی اسکو جذب کر لگی میں حاضر ہو کر اطلاع کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس مشک کو منگو اگر اپنے دست  
 مبارک میں پکڑے اور کھجندہ ہستہ پر پکڑ اسکو چوز لگے اور فرمایا میں اس بڑا کوند ہو تو لے آؤ لوگ کوند حاضر کئے حضرت  
 اپنا دست مبارک اس میں رکھے اور جابر کو حکم کئے تم بسم اللہ بول لیا پانی میرا تھویرا لہو پھر پانی کا فوارہ حضرت کے اٹھیلو  
 اڑنے لگا اور کوند ابھر گیا فرمائے اسی جابر لوگوں کو کہہ دیا کہ پانی کی احتیاج ہو تو لیون لوگ پانی لینے اور مکان بہر لگے پھر  
 سب فرغت پھر بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنا دست مبارک نکالے کوند اوں میں ابھر تیار روایت کہیں میں بخاری نے

جابر رضی اللہ عنہ سے کہے حدیث میں لوگوں کو تشنگی ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس جمع ہو حضرت کے روبرو ایک دلی تھی  
اسے دھوکہ دیا کہ جو جمع ہو گیا وہ اسے جمع میں سے اور نہ کرنے پالی نہیں مگر یہی دلی جو حضور میں ہی رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم انوار دست مبارک میں رکھے پانی خوش رکھا کر چشمے کا منہ نکلتے لگا لوگ اس کو پئے اور حضور جابر کو چھپے تم  
لوگ کتنے تھے کہ پندرہ سو آدمی اگر ہم لاکھ آدمی ہوتے تو ہم کو کفایت کرتا روایت کئے ہیں واقعی اور تو نعم نے  
ابن قتادہ رضی اللہ عنہ کے ایک بارم لشکر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے تشنگی نہایت ہوئی سو نہایت ہو آدمی اور  
گھوڑے اور انت تشنگی سے مر جانیں یہ حال دیکھ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک چھگل منگوا اسمیں پانی کچھ پھوڑا سا باقی تھا او  
انگلیاں اسمیں اٹھائیوں پانی کا چشمہ نکلتے لگا لوگ آپ سے اور تمام جانور کو بھی ملا آدمی تیس ہزار تھے اور  
اونٹ بارہ ہزار اور گھوڑے بارہ ہزار اور بھی ایک روز پانی تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسید بن حنیف کو پانی کے لئے روانہ کیا وہ  
خارجا کر ایک غول کو حاضر کئے جس کے پاس پانی کی ایک چھگل تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگا کہ لوگوں کو پانی فراں اسمیں  
پانی لوگوں تک عام اور پانے گھوڑے اور توں کو پانی اور مکان بھر لئے اور سب گل میں اتنے پھر بھی پانی ایک ٹاٹھا روایت  
کئے ہیں بخاری اور مسلم نے از رضی اللہ عنہ کے ایک بار نبی صلی اللہ علیہ وسلم پانی منگوائے وہاں پانی نہ تھا قیامت کئے کہ پیر  
تھوڑا پانی لایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم انوار دست مبارک میں اسمیں رکھے انجلیو سے پانی ایک لے لگا اور لوگ حاضر تھے  
تمام اس وضو کئے اور میں تھا کیا تو اسی شخص تھے جو اس وضو کئے یہی کہ روایت میں ہی کہ یہ معجزہ قیامت واقع ہوا  
روایت کئے ہیں بخاری اور مسلم نے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے کہ ایک بارم سفر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
ہمراہ لوگ پانی نہیں کر کر شکایت کرنے لگے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عام رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ایک شخص کو دیکر  
فرما تم دونوں پانی کہاں ہی سو تلاش کر کر لاؤ یہاں جاتے جاتے راہ میں دیکھے ایک عورت اونٹ پر کھال ڈال کر پانی  
بھر لیا تھی اس کو چھپے پانی کہاں ہی بولی میں کل کے روز اس وقت پانی بھر کر نکلی ہوا اس کو بولے تو نبی صلی اللہ  
علیہ وسلم اس حل کو چھپے کیا وہ جس کو لوگ کھالی کہا کرتے ہیں کہے ہو غرض اس کو حضور میں حاضر کئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس  
پانی کو یہ ظریف دیکھ کر اس میں کلمے فرمایا نکلیو یہ کہاں سے لیا ہو اور لوگوں میں دی کر پانی کی احتیاج جس کو ہوا اگر لین

لوگ آئے اور کوئی تو آپ یا اور کوئی جانور کو پلا یا بعد تمام اپنے ساتھ کے مستحان بھولے اور وہ عورت کمرے  
 ہو کر دیکھ رہی تھی کہ اپنے بانی کو کیا کرتے ہیں غرض لوگ تمام فراغت سے بعد دیکھ کر اول سے زیادہ پانی ہی بہت متعجب  
 صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے اسکو کہ تو شہ دیو چھڑا اور آنا اور ساتو بہت ساجھ کر اسکو دے اور اسکو نبی صلی اللہ علیہ  
 وسلم فرما دیکھ میرا پانی جس قدر تھا سو اتنا ہی ہے لہذا سے کچھ ترانہ تھا یہو الیکن اللہ تعالیٰ عکولایا بعد وہ عورت اپنے گھر کو  
 گئی اس کے لوگ بھی کیا تھے آج دیر لگی ہوئی آج میں ایک عجب تماشا دیکھتی ہوں شخص اگر میری نین فلائیے پاس لگے میں گئی  
 بویا کیا قصہ ہوا تو تمام گذر اسو جان گئی اور بولی یا وہ آسمان زمین کے دریا کا بحر اساحری یا مقرر الکرار رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے قبیلوں کو غارت کرتے اور اس کے قبیلے کا قصد نہیں کرتے وہ لوگ اپنے لوگوں کو ایک دوسرے کو دیکھو  
 لوگ اس پانی لینے کا خاطر کر رہے تھے یا راج نہیں کرتے میں ہم انکا دین قبول کرنا تیری اسکی رعایت سے وہ تمام قبیلے  
 ایلا یا رواست کہیں یہ سلم نے ابی قتادہ رضی اللہ عنہ سے کہنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سفر کے سوا کبھی شکر و حل کر آخر  
 شب آکر اور آرام کے لوگ بھی تمام سو گئے ہوشیار نہیں ہو مگر آفتاب کی گرمی بدھ لگی پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 میضاۃ میرا سے لیکر وضو کرنے اور فرماتے اس میں کا پانی ختم رکھو اسکا ایک شان ہو گا غرض وہاں سے کوح کے اور  
 چہ اپنی مشیر اور کئے لگے تشنگی سے ہلاک ہو ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے کا ہا کیو ہلاک ہوئے پانی پینے کا کوہ  
 لاوا و میرا سے میضاۃ لیکر پانی کتو میں دالے اور ابوقتادہ کو کچھ تمام کو پلا و پھر تمام لوگ فراغت سے آئے اور کوئی تشنگی  
 رواست کہ میں احمد اور یحییٰ اور ہزار اور طبرانی اور ابو نعیم نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ ایک روز صبح کو  
 لشکر میں پانی تھا سو کسی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا حضرت فرما کچھ تھو پانی بھی ہو تو لاؤ غرض کہ میں تھو را  
 پانی انکی طرف میں لایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے انگلیاں اس میں پھر میں دیکھا انگلیوں میں سے پانی کا جھرا نکلتا  
 تھا بلال کو فرماتے لوگوں میں منادی کرو یا اگر وضو کریں رواست کہ میں ابو نعیم نے علی رضی اللہ عنہ سے  
 کہیم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک بار کفاح میں جس کو سچا کہتے ہیں اترے وہاں پانی تھا نبی صلی اللہ  
 علیہ وسلم لوگوں کو میان کے ایراثے روانہ کئے اس میں ایک بھونان تھا سو کھنکھوئی انکی کھنکھوئی

۲۰  
 بخلاف وہ کہ کہہ رہا ہے

تھے دیکھتے تو مٹی میں کچھ تراوت نمود ہوئی بھی تھوڑی مٹی سکائے یکایک یا سکا جھرا کھلا بنی صلی اللہ وسلم کو  
اطلاع کئے حضرت تشریف لاکر آپ بھی بے اور تمام لوگوں کو جو ساتھ تھے پلائے اور فرمائے سقیّا سقا کو  
کھوہا اللہ تعالیٰ یعنی پانی کا حصہ جو تمکو اللہ تعالیٰ پلایا اور وہ چشمہ عین جاری ہوا اور اس کا نام  
سقیّا کر مشہور ہوا روایت کئے ہیں طبرانی اور ابو نعیم نے ابی لیلیٰ انصاری رضی اللہ عنہ سے  
کہے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے لوگ تشنگی کی شکایت حضرت پالے حضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ایک گڑا کھودو اور اس گڑے پر ایک کسی بچھا کر اپنا دست مبارک اس پر رکھو اور  
فرمائے کسی پانی میں کچھ پو تو بسم بول کر میرا تھویر والے ایک صاحب دو پلچ میں پانی پو تو اتھا سوا اگر  
میں دیکھا بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے انگلیوں کے درمیان سے پانی کے چہرے نکلنے لگے اور لوکان اور نوران  
تمام پانی پکیرا بہر روایت کئے ہیں ابن انگن نے تمام بن تغلبہ سے کہے ہیں رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم پانی اگر عرض کیا یا رسول اللہ ہم ایک کھود لیکن کالے نہایت شور ہی بنی صلی  
اللہ علیہ وسلم جھگل میں پانی ڈال کر میرا مال کئے اور فرمائے اس پانی کو لپی کر اس کو مے میں ڈال پھر میں  
پانی لپی کر مے میں ڈال پھر کنوین کا پانی نہایت شیریں ہوا اور وہ کنوین میں ہی روایت  
کئے ہیں حارث بن انام اور بیہقی اور ابو نعیم نے زیاد بن حارث محدثی سے کہے ہیں بنی صلی اللہ  
علیہ وسلم کے ہمراہ تھا سفر میں ایک روز صبح صادق طلوع ہوئے وقت سواری پر سے اتر کر فضا  
حاجت سے فراغت پائے اور مجھے پوچھے وضو کو پانی ہی میں بولا تھوڑا پانی ہی وضو کو نہیں ہوگا  
حضرت فرمائے اسکو باس میں ڈال کر لے آئیں اسکو باس میں ڈال کر حاضر کیا بنی صلی اللہ علیہ وسلم  
اپنا دست مبارک اس میں رکھے حضرت کے انگلیوں میں پانی کا فوارہ نکلنے لگا حضرت فرمائے لوگو میں منادی کی پالی ضرور  
ہو تو اگر تمام لوگ اگر اپنے مشکوین پانی بھر لیں بعد میں عرض کیا یا رسول اللہ ہماری جگہ میں ایک ہی اس پانی  
برسات میں بہت ہوتا اور تابتا نہیں ہو جاتا ہماری قوم پانی بہنے کے وقت جمع ہو میں جب خشک ہوتا ہی

تو سب متفرق ہو کر حبان کین پانی ہی جلتے ہیں اب ہم اسلام لانے اطراف کے لوگ ہمارے دشمن ہو گئے  
 آپ دعا کرو تا اس میں ہمیشہ پانی رہے اور عمار قبیلہ متفرق نہ ہو و بنی صلی اللہ علیہ وسلم دس کنکھنگلوں کو  
 اپنے دست شریف میں لئے اور دعا پڑھ کر ہر گھوڑے کو دے گئے اور فرمائے املو لہجاکر کنوے میں بسم اللہ بول کر  
 ایک کنکر ڈال پھر ہم ویسا ہی دالے کنوے اس قدر گہرا ہو اگر انتھہ اس کا نہیں لگتا تھا اور کبھی اس کا پانی خشک ہوا  
 روایت کئے ہیں پیچھے نے انس رضی اللہ عنہ سے کہے قبا میں ایک کنوا تھا ایک پکھال پانی اس سے سینہ میں تو  
 پانی اس میں بہن رہتا تھا سو بنی صلی اللہ علیہ وسلم اس کا پانی ایک دو پچی منگو اور وضو کئے یا اپنا لہجہ  
 شریف اس میں ڈالے اور فرمائے اس میں نیکو کنوے میں ڈالو پھر کبھی وہ کنوا خشک ہوا روایت کئے  
 ابن سعد نے کہ ایک روز ابو طالب چچا بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے ذوالمجاز میں تشنگی سے پتے تاب ہو گئے  
 بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے جو ان کے ہمراہ تھے التی کئے حضرت اپنی ایزی زمین پر مار رہے پانی جاری ہوا  
 اور انھوں نے ان حدیثوں کے سوا اور کئے باری پانی نکلا ہی چنانچہ سابق غزوات کے یہاں نہیں مذکور ہوا وہ  
 بہت ہوا سو اور پات بکری دودھ دی سو معجزہ روایت کئے ہیں بخاری نے ابو ہریرہ  
 رضی اللہ عنہ سے کہے قسم ہی اسکی ہوا اس کے سوا کوئی نہیں میں ہوں سے اپنے جگر کو زمین سے لگانا اور پت پر  
 پھرتا نہ بھٹنا ایک بار سب بھوکے تھے اس سے پر جا بیٹھا ابو بکر رضی اللہ عنہ گئے ان سے قرآن کی آیت پوچھا شاید  
 مجھے اپنے ساتھ لہجہ کر کھانا کھلاؤ لیکن آیت پڑھ کر چلے گئے بعد عمر رضی اللہ عنہ گئے ان سے بھی پوچھا وہ بھی آیت  
 پڑھ کر گئے بعد ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم شرف لائے اور بھی دیکھا کہ تبسم کئے اور بیرون کا مطلب سمجھ کر فرمانے میرے ساتھ  
 بنی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے حجر میں شرف لگائے میں ہی جا کر اذن جانا مجھے اذن دئے اور دیکھے قدح میں دودھ  
 پوچھے یہ کیا ہے ابانہ کے لوگ کہنے فلاں شخص یہ بھیجی ہی بنی صلی اللہ علیہ وسلم کہے اسی ابو ہریرہ صوفی کو بلا  
 وہ چیز مسلمان بھی محتاج کہ اوں کا لکھا نہ تھا اور وہ لوگ بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان کے مہمان تھے بنی صلی اللہ  
 علیہ وسلم یا اس کو چھوڑ دو تو آپ اس کو نہیں کھاتے انھیں کو دیتے اور کہیں یہ آوے تو آپ بھی کھاتے اور ان کو کھلاتے

غرض انکو بلا بجا حکم کے سو میر جھکا اچھا نہ لگا اور دلیں بولا صف والے اورین تو یہ دیکھ کر ہنس کر بولے  
 کہ یہ دودھ تو تمام میں ہی اداں تا مجھے قوت ادا ہے لوگ اورین تو مجھے فرمائے انکو پھر مرگ تیرا کیا صورت  
 اللہ تعالیٰ کے اور رسول اللہ علیہ السلام کے حکم کو مانے بن گزرتھی لاچار جا کر انکو بولایا حسب مع رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم مجھے مارنے ای تو سر پر قدم لیکر لوگوں کو بلا میں قدم ایک پس لیجا تا تھا وہ ذرا عت سیکر پھر اور قدم  
 حوا کرتا تھے لوگ جمع تھے تمام میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک لیکھا حضرت قدم ہے دست سفیر لیکر  
 طرف دیکھی اترے کہ اگر ہر مایا اب میں اور تو سنایا ہی میں عرض کیا دست ماستھکلی میں خوب سے لولے اور بھی  
 پی سو میں سافر مایا وہی آخر میں عرض کیا یا رسول اللہ قسم ہے اسکی جو ایک رسول حق کیوکر بھیجا ہے جبکہ میں حضرت  
 قدم میرا پس لیکر اللہ تعالیٰ کا حمد اور اسم اللہ لکھ رہا تھا پھر روایت کہیں ابن سعد اور یحییٰ اور ابو نعیم  
 ابن السکن نے یافع بن حارث بن کلدہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد ایک مقام میں اتر اور ہم جا رہے تھے وہ  
 یلی تھا لوگ تشنگی کی شکایت کرنے لگے ایک ایک بکری جھگڑ سے اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس گھرے رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم اس کا دودھ پھر کر تمام لوگوں کو پلا بعد مجھے فرمائے ای یافع اس کو تو لے لیکر میں سمجھتا ہوں تو اسکو نہ کھو گی گا  
 غرض میں سچ زمین میں گا کر اسکو مضبوط بنا دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم آرام کئے اور لوگ بھی اپنے تھکا نو نہیں سو گئے جب  
 اودھ دیکھے بکری سہل گئی ہی اور بکری نہیں میں جا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرض کیا حضرت نے میں اول کیا  
 تہا نام اس کو نہ کھو گئے اسکو بھیجا وہی اسکو لیا یہ روایت کہیں طیار الشیعی عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ  
 سے کہ میں لکھتا تھا کہ میں غنیمت بن ابی معیط کے بکریاں چراتا سو ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کافرون  
 کی اذیت سے بھاگے اور مجھے فرمائے کچھ دودھ کو پلا دیکھا میں بولا میں یا نبی غیر کامال کیا دونوں حضرت فرمایا بکری جسے  
 ارونہیں کہتے تو ان میں سے کسی بکری لایا ابو بکر رضی اللہ عنہ اسکو کپڑے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کے کاس کو مٹھ لگا کر دغا  
 مانے کاس میں دودھ بھر کر آیا ابو بکر دیکھا ایک دغا پھر لاکھڑا حضرت اس میں دودھ پھر کر آپ بھی پئے اور ابو بکر کو پلا بعد  
 سے کاس اور کاس کو پھر جا کاس چرگنی روایت کہیں پی پی ابی القالیہ کے لیکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کاس لوگ جمع

تھے حضرت انکے واسطے کہا مانگو اسے حضرت کے نون محل سے کچھ آیا ہو گھر میں ایک بات بکری تھی اسکی کاس بہت  
مبارک پھر کاس بھر کر اسی کو ڈانگوا کر دو دو کھجور اور محلات میں ایک ایک کو بٹا کھجور بھی خور کر سکو بلکہ وہ اس  
کے بہن احمد اور طہالی اور ابن سعد اور یحییٰ نے لڑکی سے جناب بن الارت رضی اللہ عنہما کے کچی جناب جنگ کو گئے  
تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر کو تشریف لاکر خیر لیا کرتے اور ہمارے بیان بکری تھی اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس  
دو دو کھجور لائی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرما کھجوریں یا نبی کوئی برا ہو تو لاؤ پھر انکا گندے سو کو ڈالو ایسی  
صلی اللہ علیہ وسلم دو دو کھجور سو کھجور کیا حضرت فرما تم بھی سو اور پھر ہمسایوں کو بھی بلاؤ پھر ہر روز اس بکری کو  
صلی اللہ علیہ وسلم پاس لیجاتی دو نہین دو دو کھجور بوجہ اب آئے سو انھوں کھجور کے تو ویسا نہ ہوا اور سابق میں اس  
قدر دیا کرتی تھی اتنی ہی دی میر والد کے ہمارے گھر کو تم بکار دے گئے وہ کیا بولی ہر روز کھجور بھجور کے دو دو تھی تھی تم کو  
سو کھجور دو کھجور نکالا چاہے روز کون دو دو کھجور تھے کبھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جناب لے والے وہ حضرت کے کما حقہ کی  
بکرت تھی کیا مجھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو برابر کرتے ہو روایت کے ہیں ابو نعیم نے ابی قریصہ سے رضی اللہ عنہ  
کہے میرا اسلام ایسا سب تھا میں یتیم ہوا میر والدہ بو خالہ مجھے پرورش کرتے اور میں بکریاں چراتا خالہ بولتی تو محمد  
پاس جاتے تھے کہ اہل گھامیں ایک بات نہ مان گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتا اور حضرت کا منہ سننا کرتا اور شام کو  
بکریاں ٹانگ کر گھر کو آتا چارہ نہ ہونے کی باعث بکریاں دو دو نہین دے گھر میں پوچھتے بکریاں کیا واسطے دو دو نہین  
دیتے میں کہتا مجھے معلوم نہین غرض ایک روز میں جا کر اسلام لایا اور بکریاں کا احوال عرض کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرما وہ  
بکریاں میرا پاس آیا پھر میں بکریاں حضرت یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکے کاس پر اور پھر پر اپنا دست مبارک پھر اور  
دعا کے بکریاں فرما گئے اور کاس دو دو نہین بھجور میں گھر کو لے گیا خالہ بیکر بولی ٹان ایسا چرانا میں فقیر جو گندرا سو لایا پھر  
میرا خالہ اور والدہ دونوں ایلائے روایت کے ہیں مسلم نے محمد بن اسود رضی اللہ عنہ سے کہنے اور میرا آشنا تھے  
نہایت فاؤ کشی میں قریب تھا کہ سماعت اور بھارت جاتی رہیں ہم رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم پاس حاضر ہوئے حضرت ہاتھ بکریاں دیکر فرما تم انکا دو دو کھجور پھر ہم انکا

دو دھو پھونک کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے ایک حصہ رکھتے باقی ہم پیا کرتے بعد رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاکر سلام ایسا کرتے ہوتا تھا ہر شخص سننا اور سوتا سو شخص سننا  
 نہوتا اور وہ دو دھو تناول فرماتے غرض ایک روز شیطان میرے دل میں ڈالا کہ رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم کو تو انصار کے بیان سے تحفے آیا کرتے ہیں اور اس دو دھو کی احتیاج نہیں وہ بھی مجھ  
 پر مین اسکو لیکر گیا بعد مجھے بہت مذمت ہوئی میں اپنے تئیں کہنے لگا تو یہ کیا حرکت کیا اب رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور دو دھو نہیں سو دیکھ کر تجھے بد دعا کر گئے اور تو ہلاک ہو گا اسی وقت وگو  
 میں تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی عادت پر تشریف لائے اور نماز جو پڑھتا تھا سو ادا کئے بعد  
 دیکھے دو دھو نہیں سوتا ان اٹھائے میں سمجھا کہ اب بد دعا کرتے ہیں اور میں ہلاک ہوتا ہوں اور  
 فرمائے یا اللہ مجھے جو کھلاؤ تو اسکو کھلاؤ اور جو پلاؤ تو اسکو پلاؤ یہ سنکر میں اٹھا اور چھو الیکر چلاؤں  
 بکریوں سے ایک اچھی بکری بیچ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھلاؤں دیکھا تو سب بکریوں کے  
 کاس بھرے ہیں میں باسن لیکر دو دھو اتنا پھونک کر کف اوپر آیا پھر حضرت کو لاکر پلا پلا روایت  
 کئے میں سبقتی نے نبی کریم کے ایک شخص سے کہا ایک بار تمہارے بیان نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف  
 لائے تمہارا بیان ایک اونٹنی تھی بہت شیر لوگ اس کے نزدیک نہیں جاتے سو نبی صلی اللہ علیہ  
 وسلم اس کے پاس گئے اور اپنا دست شریف اس کے کاس کو لگائے کاس میں دو دھو اترا اس کو تمہارے  
 بے روایت کئے میں ابن سعد نے سالم بن ابی الجعد سے کہے دو شخص کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 کچھ کام واسطے روانہ کئے وہ عرض کئے یا رسول اللہ کھانے کچھ نہیں سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے  
 ایک چھگل لاؤ اور اس میں پانی ڈالو پھر چھگل میں پانی بھر کر اس کا منہ بند  
 کئے اور نہ مانے اسکو لیکر نہ لانے مقام پر جاؤ اللہ تعالیٰ تمکو کھانا دیگا غرض  
 وہ دونوں شخص اس مقام پر پہنچ کر چھگل کھولے تو اس میں دو دھو اور سکھایا وہ دونوں اسکو کھائے

حضرت کی دعا سے بھوک پیاس گئی سو معجزہ۔ روایت کئے ہیں بیہقی اور ابو نعیم نے عمر  
 بن حصین رضی اللہ عنہ سے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا تشریف لاکر  
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو کھڑے ہوئے حضرت انکے چہرے طرف نظر کئے بھوک سے چہرہ زرد گویا  
 حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنا دست شریف انکے سینے پر رکھ کر فرمائے اللہم مشیع الجماعت و  
 رافع الوضیعتین ارفع فاطمۃ بنت محمد عمران کہتے ہیں پھر میں بی بی کے چہرہ کو کیا تو چہرے سے زردی  
 پھر بعد میں بی بی سے ملکر پوچھا تو فرمائے ای عمران اس دعا کے بعد مجھے بھوک لگی روایت کئے ہیں قاسم بن ثابت  
 نے مسور بن خثیمہ سے کہ جس بن عقیل کے تین نبی صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ کھلائے سو انکو بھوک پیاس لگی  
 جمادات اور حیوانات سخن کئے سو معجزہ۔ روایت کئے ہیں ابو نعیم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے  
 کہ بدر کے جنگ سے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم پھرے تو بھوکے تھے راہ میں ایک یہودی طبق ہر پیکے آئی  
 اس میں گوشت بکرے کا بھونا ہوا تھا اور عرض کئی باجمہد میں خدا سے نذر کئی تھی کہ اگر تم جنگ سے پھکر آؤ گے تو  
 یہ بکری بھونکے کھلاؤنگی حضرت اسکو کھانا چاہے اللہ تعالیٰ گوشت کو گویا سوکھا اٹھا کہ یا رسول اللہ آپ  
 تناول فرمنا کہ اسنے زیر طائی ہی روایت کئے ہیں بزار اور طبرانی اور ابو نعیم وغیرہ جابر رضی اللہ عنہ سے کہ غزوہ  
 ذات الرقاع سے جب ہم پھرے ایک اونٹ اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو کودنے لگا حضرت فرمائے یہ  
 اونٹ اپنے صاحب کفایت کرتا ہی کہ سالہا اپنے سے محنت لیا اب کا تنے کا ارادہ رکھا ہی و جابر کو فرمائے  
 تم جا کر اسکے صاحب بلو او جابر کہے وہ کون ہی سو میں نہیں جانتا حضرت فرمائے تم اونٹ کے ساتھ جاؤ وہ  
 اپنے صاحب کو بتاؤ گیا پھر اونٹ میرے روبرو جلد چلنے لگا اور اپنے صاحب سے لیجا کے کھڑے ہو میں اسکو  
 بلا کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس لایا حضرت پوچھے اس اونٹ کا قصہ کیا ہی اسنے بولا اس اونٹ کی عمر بیس سال  
 کی ہوئی اب ہم اسکو کھانا چاہے حضرت فرمائے اسکو بیچو میں خرید کر تاہوں مالک عرض کیا یا رسول اللہ میں  
 آپ کو چپے یا ہوں حضرت فرمائے ایسا ہی تم اسکی اجل آئی نگ خبر لیا کرو روایت کئے ہیں خطیب جابر

بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے کہے ایک روز ہم راہ چلتے تھے ایک ناک سیاہ رنگ آیا اور اپنا سر حضرت کے کان پاس رکھے کچھ نہ لانی صلی اللہ علیہ وسلم اپنا دہن شریف اس کے کان پاس رکھ کر کچھ فرمائے بعد ایسا غیب کو باز نہ کھلنے میں عرض کیا یا رسول اللہ ہم کو اس سے بہت اندیشہ ہوا کہ اگر کو ایذا کچھ کہان پہنچا یا ہی حضرت فرمائے وہ جنوں کے بیان سے اچھی آیا تھا ایک سورہ بھول گئے سو پوچھنے بھیجے تھے پھر میں اس کو یاد دلوا یا روایت میں برابر اور ابو نعیم نے بریرہ رضی اللہ عنہ سے کہے ایک اعرابی اگر عرض کیا یا رسول اللہ میں اسلام لایا ہوں آپ کچھ معجزہ بتلاؤ تا قین مجھے زیادہ ہو و بنی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تو کیا چاہتا ہی سو کہہ بولا اس درخت کو آپ بلوانا حضرت فرمائے تو جا کر اس کو بلا اعرابی اس درخت پاس جا کر کہا تیرے تین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاد فرمائے درخت سید اور بائیں طرف ملے اکھرا اور حضرت پاس کے کہا السلام علیک یا رسول اللہ اعرابی بولا اب اس کو حکم کرنا تا اپنے مکان پر جا و حضرت اس درخت کو کہا اب تو مکان پر جا وہ درخت پھر اپنے مکان گیا روایت کئے ہیں طبرانی اور ابو نعیم نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہے ایک روز بنی صلی اللہ علیہ وسلم جنگل میں تشریف لجاتے تھے پیچھے سے آواز آیا یا رسول اللہ حضرت پھر کر دیکھے تو کوئی نہیں مگر ایک سرن باندھی ہی حضرت کو دیکھ کر عرض کئی یا رسول اللہ یہاں تشریف لاؤ بنی صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس جا کر بولے کیا کہتی ہی بنی صلی اللہ علیہ وسلم عرض کئی یا رسول اللہ اس بہار میں میرے دو بچے ہیں آپ مجھے چھوڑے تو میں ان کو دودھ پلا کر آتی ہوں حضرت فرمائے اگر تو نہ آوے تو کیا کرنا وہ عرض کئی اگر میں نہ آؤں تو اللہ تعالیٰ مجھے عشار کا عذاب دیوے حضرت کو چھوڑے وہ اپنے بچوں کو دودھ پلا کر آئی بنی صلی اللہ علیہ وسلم اس کو باندھتے تھے کہ اتنے میں سرن کو باندھ کر تھا سو اعرابی تیار ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ کو کچھ حاجت ہی حضرت فرمائے ہاں اس کو چھوڑ دے اعرابی سرن کو چھوڑ دیا سرن ارنے اور کہنے لگی اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ روایت کئے ہیں احمد اور ابن سعد اور نزار اور حاکم اور بیہقی وغیرہ ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہے ایک چروہ عثرہ پاس بکریوں کو پھراتا تھا سو لاند کا ایک بکری کو پکرا چروہ پہاڑا کہ اس کے منہ سے

چھراوے لاندگا بولا اللہ تعالیٰ مجھے دیا سو رزق کو کیا واسطے چھرا تا ہی ہر وہ بولا تعجب وہ ہی کہ  
 رسول اللہ دو حروں کے بیچ لوگوں کو گزرے قصوں کی اور ہونہار چیزوں کی خبر دیتے ہیں اور تم ایمان  
 نہیں لاتے یہ سنکر حرو یہ مرنے کو آیا اور ایمان لایا اور اپنے پریتا سو قصہ بیان کیا روایت کئے ہیں  
 ابن عساکر نے ابی منظور سے کہے خیر کی غنیمت جو ہاتھ لگی اسمین ایک سیاہ دراز گوش تھا اسکو  
 بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے رو برو لائے حضرت اس دراز گوش کو پوچھے تیرا نام کیا ہی بولا نیرید  
 بن شہاب اور بولا میرے اجداد میں سات دراز گوش ہوئے اُن تمام پر انبیا ہی سوار ہوئے آئے  
 اب میرے جد کی نسل میں میرے سواے کوئی باقی نہیں اور انبیا میں آپ کے سواے کوئی نہیں مجھے  
 آرزو تھی کہ آپ مجھے پر سوار ہونا سو میں ایک یہودی کے یہاں تھا اسکو عدا کرتا تھا اور وہ مجھے چارا  
 پیٹ بھر کے نہیں دیتا تھا اور مجھے مارتا تھا پھر بنی صلی اللہ علیہ وسلم اسکو اپنی سواری خاص میں  
 رکھے اور اسکو فرمائے تیرا نام یعفور ہی غرض وہ حضرت کی سواری میں تھا حضرت کیتین کیکو  
 بلوانا منظور ہوتا تو اس دراز گوش کو بھیجتے وہ جا کر اس شخص کے دروازے کو اپنے سر سے مارتا  
 جب نکلے تو اپنے سر سے اسکو اشارہ کر لیتا تا جب بنی صلی اللہ علیہ وسلم وفات پائے وہ دراز گوش  
 غم سے جا کر ابو الہیثم بن التہمان کے کنوین میں پڑا اور اس میں ہوا روایت کئے ہیں طبرانی وغیرہ  
 عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے کہے ایک زبنی صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں تشریف رکھے تھے  
 ایک اعرابی گھوڑا بھولایا اور بولالات و عڑی کی قسم میں تم پر ایمان نہ لاؤنگا جب یہ جانور ایمان  
 نہ لاوے بنی صلی اللہ علیہ وسلم اسکو پکارے ای گھوڑا بھوڑا سننے زبان فصیح سے بولا البتہ و  
 سعدیک یا رسول رب العالمین فرمائے تو کسکی بندگی کرتا ہی بولا اسکی بندگی کرتا ہوں کہ  
 آسمان پر اسکا عرش ہے اور زمین پر اسکی سلطنت اور دریا میں اسکی رحمت اور دوزخ میں اسکا عذاب  
 بعد فرمائے میں کون ہوں بولا رسول رب العالمین و خاتم النبیین جسے آپ کی تصدیق کیا تو فلح یا یا

اور جو کوئی تکذیب کیا تو ملاک ہوا یہ سن کر اعرابی ایمان لایا روایت کئے ہیں ہزار اور طبرانی اور ابو نعیم  
 ابو یوسف نے ابی ذر رضی اللہ عنہ سے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لکھے تھے اور حضرت نہایت  
 سو میں اگر حضرت پاس بیٹھا بعد ابو بکر آئے بعد عمر بعد عثمان اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس لنگر تھے  
 انکو ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ماتھے میں دئے وہ لنگر انکے ماتھے میں تسبیح کرنے لگے شہد کی مکھیاں کے آواز کی سا  
 آتا تھا بعد میں پرانکو رکھے تو وہ آواز بند ہوا بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکو اٹھا کر عمر رضی اللہ عنہ کے ماتھے  
 میں دئے انکے پاس بھی ویسا ہی تسبیح لکھی بعد رکھے تو چپ ہو پھر انکو عثمان رضی اللہ عنہ کے ماتھے میں دئے انکے پاس  
 بھی آواز آیا بعد رکھے دئے انس کی روایت میں آیا ہے پھر بعد ان لنگروں کو دوسرے لوگوں کے ماتھے میں دئے تو آواز  
 نہ آیا روایت کئے ہیں ابو نعیم نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ حضرت موت چن لوگ آئے اشعث  
 بن قیس بھی انھیں میں تھے سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کئے ہم دل میں کچھ گاتے ہیں آپ نبی ہو تو بیان  
 کرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے سبحان اللہ ایسا تو کہا میں سے پوچھتے ہیں کہا میں اور کہا نہت دوزخ میں  
 ہیں پھر انھوں نے کہے آپ نبی میں کر کہیں یا سمجھنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی میں لنگر اٹھا کر فرمائے یہ سنکر  
 گواہی دیتے ہیں سو کنکر دست شریف میں تسبیح کرنے لگے اور وہ لوگ ایمان لائے روایت کئے ہیں  
 ابوالشیخ کتاب العظیمہ میں انس رضی اللہ عنہ سے کہ ایک بار نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس بیٹھے رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے یہ کھانا تسبیح کرتا ہی لوگ عرض کئے یا رسول اللہ کیا آپ آواز سننے میں  
 فرمائے ہاں بعد فرمائے اس پاس کو فلانے پاس لیجاؤ انھو بھی آواز سنے بعد کہے فلانے پاس لیجاؤ  
 وہ بھی آواز سننے وہاں سے کہے فلانے پاس لیجاؤ وہ بھی آواز سنے بعد فرمائے اب یہاں لے آؤ ایک  
 شخص عرض کیا یا رسول اللہ اگر تمام لوگوں پاس لیجاؤ میں تو بہتر ہی حضرت فرمائے اگر کسی کے پاس آواز  
 نہ کرے تو کہیں گے کہ اس سے کچھ گناہ صادر ہوئی ہی جو اس پاس آواز نہ آیا اور وہ طرف اپنے پاس  
 منگوائے روایت کئے ہیں بخاری نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ مسجد نبوی میں خرمے کا ایک تہ تھا

اس پاس کھڑے رہ کر حضرت خطبہ پڑھا کرتے جب منبر تیار ہوا حضرت اس پر کھڑے ہوئے وہ تندر  
 رونے لگا پھر روئے سانبی صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر اتر کر اس کو اپنے گلے سے لگائے وہ سکھانا چاہتا  
 بنی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اسکے پاس کر الہی جو متعوف ہوا اسکے فراق پر وہ رویا دار می کی روایت  
 آیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکے پاس تشریف لے جا کر اپنا دست مبارک اس پر رکھے اور فرمائے  
 اگر تو چاہتا ہی تو قدیم مکان پر تجھے رکھا ہوں ہاتھ میں جیسا تھا ویسا ہی رہ نہیں تو تجھے بہشت میں بوجوگا  
 وہاں کے نہروں کا پانی پکیرے تو اگیگا بار آور ہوگا اور اللہ تعالیٰ کے دوستان تیرے پھلوں کو کھائے پھر وہ  
 بہشت میں رہنا اختیار کیا روایت کئے ہیں بیہقی اور ابو نعیم نے ابی اسید ساعدی رضی اللہ عنہ سے کہے  
 ایک روز عباس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تجھے تم سے کچھ کام ہی سب ان تم اور تمھارے بچے کہیں  
 مت جاؤ غرض علی الصبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکے گھر کو تشریف لگے اور اپنی چادر عباس  
 پر اور انکی اولاد پر اڑھا کر فرمائے اے رب انھوں میرے چچا ہیں اور یہ سب بھائی ہیں انکو تو آتش سے چھپا  
 جیسا میں چادر سے چھپا یا ہوں پھر دہلیز اور دیواروں سے آواز آیا آمین آمین روایت کئے ہیں ابن عباس  
 نے کہ ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کوئی شخص بوجھا آپ ایمان لانے کے قبل کوئی دلیل نبوت پر رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے دیکھے تھے فرمائے قریش اور انکے غیر سے کوئی شخص باقی نہ رہا مگر نبی صلی اللہ  
 علیہ وسلم کی نبوت پر دلیل دیکھا اور میں جاہلیت میں ایک وز درخت کے نیچے بیٹھا تھا دالی بکا یک  
 جھک کر میرے سر پر آئی میں تعجب سے اسکو دیکھنے لگا پھر وہ دالی سے آواز آیا فلاں روز نبی نکلیگا تو  
 تو اسکے پاس سے زیادہ سعادت حاصل جمادات اور حیوانات اطاعت کیے سوچو  
 روایت کئے ہیں مسلم اور بیہقی اور ابو نعیم نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے کہنے ذات الرقاع غزوے  
 میں ہم ایک سیح بیابان میں اترے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضاء حاجت واسطے تشریف  
 لگے سنتے واسطے کچھ نہ ملا دیکھے بیابان کے آخر درخت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک

درخت پاس جا کر اسکی ڈالی کھینچے اور فرمائے اللہ تعالیٰ کے اذن سے اونٹ کی جہاں کھینچے تو جیسا چلتا ہی  
 درخت ویسا چلا اسکو دوسرے درخت پاس لا کر اسکی ڈالی کھینچے اور فرمائے اللہ تعالیٰ کے اذن سے  
 ملجاؤ وہ دونوں درخت باہم پیوست ہو حضرت انکے آسرے بیٹھ کر قضاء حاجت سے فراغت پائے  
 جب ٹان سے نکلے پھر وہ دونوں جدا ہو کر اپنی حالت اصلی پر آئے روایت کئے ہیں ابو نعیم نے عبد اللہ  
 بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہے غزوہ خیبر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے فرمائے ای عبد اللہ  
 دیکھ قضا حاجت کرنے کہیں گوشے کی جگہ ہی سو میں دیکھ کر عرض کیا ایک درخت ہی فرمائے  
 اور بھی کچھ ہی کیا دیکھ میں عرض کیا تھوڑے فاصلے پر اور ایک درخت ہی فرمائے اون دونوں درخت  
 کو جا کر بول رسول اللہ کہتا ہی تم دونوں ملجاؤ پھر میں بچہ د کہتے ہی دونوں درخت اپنے جگہ سے  
 جدا ہوئے اور با یکدیگر پیوست ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکے آسرے بیٹھ کر قضاء حاجت  
 سے فراغت پائے بعد وہ درخت اپنے مقام پر پھر آگئے روایت کئے ہیں امام احمد وغیرہ نے  
 عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہے ایک اعرابی بنی عامر کے قبیلہ والا آیا اور نبی صلی اللہ علیہ  
 وسلم سے عرض کیا تم اللہ کے رسول میں سو میں کیوں سمجھوں حضرت فرمائے یہ درخت پر سے خرچے  
 کا خوشہ بلوانے سے آوے تو تو مجھے رسول اللہ ہوں کر کر سمجھ گیا بولا البتہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس  
 خوشے کو بلوائے خوشہ چھار پر سے جدا ہو کر حضرت پاس آیا حضرت فرمائے اب جا پھر درخت پر گیا اعرابی  
 بولا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ بیشک اللہ کے رسول ہو اور ایمان لایا روایت کئے ہیں ابو یعلیٰ اور سیقی  
 نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے کہے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کو نکلے جب وہاں میں تھے حضرت  
 مجھے فرمائے آسرے واسطے درخت یا پتھر ہو تو دیکھو میں عرض کیا متفرق چند درخت خرچے کے اور پتھروں  
 کی کچھ دھکا رہی حضرت فرمائے انکو جا کر ہو رسول اللہ فرماتے ہیں میں قضا حاجت واسطے آتا ہوں تم باہم  
 ملجاؤ اور پتھروں کو بھی ایسا ہی بول میں جا کر انکو کہا درخت اپنی جگہ سے اکھڑ کر باہم چسپیدہ ہو اور پتھر بھی

مکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم وہاں تشریف لے کر قضاہ حاجت سے فراغت پائے اور مجھے فرمائے انکو کہ  
 اپنے مقام پر جاوین میں جا کر پیغام دیا تمام اپنے مقاموں پر گئے روایت کئے ہیں بخاری اور مسلم نے  
 انس رضی اللہ عنہ سے کہے ایک بار نبی صلی اللہ علیہ وسلم احد پر یا حرا پر سوار ہوئے حضرت کے ہمراہ ابو بکر اور عمر  
 اور عثمانؓ پہاڑ حرکت کرنے لگا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پاؤں سے اسکو مار کر فرمائے ثابت رہے میرے  
 نبی ہی اور صدیق اور دو شہید روایت کئے ہیں بخاری اور مسلم نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہے ایک بار جنگ  
 فراغت پا کر آتے تھیں میرا اونٹ چلنے سے رہ گیا میں لما چار سوالتے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے  
 اور میرا حال سن کر دست مبارک میں لکڑی تھی سو اس سے اونٹ کو مارا اور مجھے فرمائے اب سوار ہو سو  
 ایسا جلد ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری سے بھی رہنے چاہا پھر میں اسکو تھانے لگا روایت  
 کئے ہیں بیہقی نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے کہے حمیر بن ایک چرویا بکریان چراتا تھا اسکو پرے وہ  
 ایمان لایا اور عرض کیا یہ بکریان لوگوں کی امانت میں اسکو میں بیچا نا ضروری نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے  
 کنکر ایکمشت لیکر اس بکروں کے منہ پر مار اپنے مالکوں پاس جاو گے اسنے ایکمشت کنکر لیکر بکروں کے منہ پر مارا  
 بکریان بھاگ کر اپنے مالکوں کے بیان چلے گئے روایت کئے ہیں بیہقی نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے  
 کہے بنی سلمہ میں کسی کا اونٹ پانی باندھتا تھا سو بھر کھ گیا لوگوں پر حملے کرنے لگا لوگ چار سو کر خدمت میں  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عرض کئے حضرت باغ کے دروازے پر تشریف لے گئے کہ آپ اندر تشریف نہ  
 لیجنا نا آپ پر چوت کر گیا حضرت فرما چلو کچھ اندیشہ نہیں سو اونٹ حضرت کو بجز دیکھتے ہی سر جھکا کر آیا اور حضرت کو  
 سجد کیا حضرت فرمائے تمھارا اونٹ کو پکڑ لےو اور اسکو مہار دالو ایک روایت میں آیا ہے حضرت اس کے مالک کو بلوا کر فرماتا تو چار نہیں  
 اونٹ شکایت کرتا ہی تو ناکید چار برابر دیا کروایت کئے ہیں ابو نعیم ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہے نبی صلی اللہ  
 علیہ وسلم ایک انصاری کے باغ میں تشریف فرمائے وہاں دو اونٹ پکارتے اور لوگوں پر حملے کرتے  
 تھے سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتے ہی اپنی گردنوں کو زمین پر رکھ دئے روایت

کہے ہیں ابن حبان کتاب الصحابہ میں اور طبرانی حکم بن ایوب سلمی سے کہے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ  
 تھا میری ساندنی ہانڈی ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسکو زجر کئے پھر تمام پرزہ کی روایت کہے ہیں  
 ابو نعیم نے انس رضی اللہ عنہ سے کہے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز کسی انصار کے باغ میں تشریف لے گئے  
 حضرت ہمراہ ابو بکر اور عمر اور چچا انصار تھے رضی اللہ عنہم اس باغ میں بکریاں چرتے تھے سو نبی صلی اللہ  
 علیہ وسلم کو سجدہ کئے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کہے یا رسول اللہ ہم آپ کو سجدہ کرنا اتنی ہی حضرت فرما  
 میری امت کو روا نہیں کوئی کسی کو سجدہ کرے اگر سجدہ کرنا روا ہو تو میں نے حکم کرتا عورت کو کہ اپنے مرد  
 کو سجدہ کرے روایت کہے ہیں ابو نعیم اور ابن سعد وغیرہ مطلب بن عبد اللہ بن خطیب سے کہے ہیں ایک روز  
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ میں بیٹھے تھے لاند گا آیا اور حضرت کے روبرو کھڑے ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 فرمائے یہ درندہ کا پیغام لایا ہے تم اگر سالانہ کچھ مقرر کریں تو تمہارے جانوروں کے متعرض نہ ہوں نہیں  
 تو تمہارا جانور بیکار کر گئے اور تم کو جانوروں کی اختیاط کرنا ضرور ہوگا لوگ پوچھے کس قدر مقرر کرنا فرما  
 مندے میں سے سال کو ایک بکری لوگ عرض کئے ہم راضی نہیں حضرت اسکو اشارے فرمائے تمکو سالانہ  
 مقرر کرنے کی مرضی نہیں تم کو جب بو پرے تو لیا کرو پھر وہ لاند کا جھپٹتا گیا روایت یہ بھی ہے جعل  
 رضی اللہ عنہ سے کہے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جنگ گیا میری سواری میں گھوڑا تھا بہت  
 سست نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسکو کورامارے اور فرمائے یا اللہ اسکو گھوڑے میں برکت دے پھر وہ  
 گھوڑا تمام سے جلد ہوا یہاں تک میں اسکو سنبھالنا دشوار ہوا روایت کہے ہیں بخاری اور مسلم نے  
 انس رضی اللہ عنہ سے کہے ہیں ایک بار مدینے میں دشمن آیا کر کر غل ہوا سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابی طلحہ کے  
 گھوڑے کی تنگی پر سپار ہوئے اور وہ غل جھڑپا تھا اُدھر جا کر آئے اور لوگوں کو فرمائے  
 کچھ نہیں تم اندیشہ نہ کرو اور فرمائے یہ گھوڑا دریا کی سی تھا وہ گھوڑا نہایت سست تھا پھر اتنا جلد ہوا  
 کہ اسکو کوئی گھوڑا بڑھ نہیں سکتا تھا روایت کہے ہیں ابن سعد نے کہ ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم سعد

رضی اللہ عنہ کی ملاقات واسطے تشریف فرما ہوئے اور دوپہر کو لے کر یہاں آرام فرما کر تھکدہ وقت نکلنا چاہئے  
 سو سچے دراز گوش پر زین باندھ کے حاضر کئے وہ دراز گوش نہایت مست تھا سو حضرت سوار ہوئے  
 ہی بہت جلد رو ہوا روایت کئے ہیں ابن سعد اور ابو نعیم اور بزار اور ابن منذر اور حاکم اور بیہقی  
 اور ابو نعیم نے سفینہ رضی اللہ عنہ سے مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہے ہیں جہاز پر سوار  
 تھا جہاز بہت گیا میرا تھا ایک تخت لگا سو اس پر تھکے کے ساحل کو پہنچا دیکھا وہاں گوی میں  
 باگ سے مجھے دیکھ کر میری طرف چلے آیا میں اس کو بولا ای ابو الحارث میں سفینہ ہوں مولی رسول اللہ صلی  
 علیہ وسلم کا باگ سر جھکا کر دم ہلا تا میری بازو سے کھڑے ہوا اور میرا تھا چل کر راہ پر مجھے حوڑا  
 اور جانے وقت کچھ یار یک آواز نکالا میں سمجھا کہ وہ میرے رخصت مانگا اعیان متغیر ہو سو معجزہ  
 روایت کئے ہیں بخاری نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے کہ جب خندق میں عین قندق کہوتے  
 سو موقع میں پتھر سخت آیا کہ اسپر سبیل کام نہ کر سکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اتر کر آپ پھاؤر امار بالو  
 کے سا پھوٹ گیا روایت کئے ہیں بیہقی وغیرہ نے کہ عکاشہ بن محض رضی اللہ عنہ کی تلوار  
 بدر کے جنگ میں توت گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکو خرم کی چھری سے دوہ تہر برق تلوار ہوئی فتح  
 ہو گئی اس سے جنگ کئے پھر عکاشہ مر گیا اپنے پاس ہی تلوار رکھے تھے روایت کئے ہیں عبد  
 الرزاق کہ عبد اللہ بن حبش کی تلوار احد کے روز توت گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکو خرم کی چھری  
 سے سو وہ انکے ہاتھ میں تلوار ہو گئی روایت کئے ہیں زبیر بن بکاء کہ ذی قریص کے غزو میں  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے حشیے پر نیچے لوگ عرض کئے یا رسول اللہ اس حشیے کا نام کیا ہے انہیں کہا  
 کھار اہی حضرت فرماتے ایسا نہیں بلکہ اس کا نام نعمان ہے اور وہ شیرین ہی غرض نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 اس کا نام بدل دئے اور اللہ تعالیٰ اس کو بدل دیا سو نہایت شیرین ہوا بعد کو طلحہ رضی اللہ عنہ خرید کر لوگوں  
 نے وقف کئے روایت کئے ہیں بیہقی نے عایشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

ایک حال لائے اس پر عقاب کی تصویر تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس پر تیا دست مبارک پھرائے سو وہ تصویر  
 جاتی رہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دست شریف کی برکت کا معجزہ۔ روایت کے بن بخاری  
 تاریخ میں اور بخاری اور ابن مندہ نے کہ لشیر بن معاویہ اپنے والد معاویہ بن ثور کے ہمراہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 کے پاس آئے سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم لشیر کے منہ پر دست شریف پھرائے اور عادتے پھرانے  
 منہ پر وہ جگہ روشن تھا اور کسی بیمار پر بشر تھا پھر سے تو وہ بیمار صحت پا تا روایت کے بن  
 ابن سعد کہ خرمیہ بن ابی حارث نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے  
 منہ پر اپنا دست شریف پھرائے پھر وہ موضع ان کے منہ پر روشن تھا روایت کے بن ابن سعد  
 اور ابن مندہ اور بخاری اور بیہقی اور ابن عساکر نے سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے کہ ایک روز نبی صلی اللہ  
 علیہ وسلم تشریف لیجاتے تھے اور میں بچوں کے ساتھ تھا مجھے پوچھے تو کون ہی میں عرض کیا سائب ہوں  
 یزید کا فرزند نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے سر پر ہاتھ پھرائے اور فرمائے بَارکَ اللہُ بعد جب سائب  
 بوڑھے ہوئے اور انکا ستر تمام سفید ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم دست شریف لگائے جو جگہ کے بال سیاہ  
 روایت کے بن بخاری اپنی تاریخ میں اور بیہقی نے محمد بن انس سے رضی اللہ عنہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 مدینے کو آئے سو وقت میں دو مفتون کا تھا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لگے حضرت میر  
 سر پر ہاتھ رکھے اور عادتے پھر بعد بوڑھے ہوئے تو انکا تمام سر سفید ہوا مگر دست شریف لگا  
 جگہ کے بال سیاہ تھے روایت کے بن ابن عساکر لشیر بن عثمان بن جہنی رضی اللہ عنہ سے کہ میر والد احد کے  
 جنگ میں شہید ہوئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس روتا آیا فرمائے کیا واسطے روتا ہے تو خوش  
 نہیں اس نے کہ باپ تیرا میں ہوں اور ماتیری عائشہ ہی اور میر سر پر ہاتھ رکھے انھوں بوڑھے ہو بعد تمام سر  
 سفید ہوا مگر دست شریف لگا جو جگہ کے بال سیاہ تھے اور انکی زبان میں لکنت تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 اپنا لعاب مبارک لے لے انکی لکنت اتاری رہی اور اسے پوچھے تیرا نام کیا ہے کہا بخیر فرمائے نہیں تیرا نام لشیر ہے

روایت کئے ہیں بغوی اور بیہقی نے عمرو بن ثعلبہ جثنی سے کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے سر پر ہاتھ رکھے سو انکی عمر سو برس کی ہوئی اور حضرت کا دست مبارک لگنا سو جگہ کے بال سفید نہیں ہوئے تھے <sup>سے</sup> روایت کئے ہیں زبیدی اور بیہقی نے ابی زید انصاری سے کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے سر پر اور منہ پر ہاتھ رکھ کر فرمائے اللہم جملہ سو ایک سو برس سے زیادہ انکی عمر ہوئی اور انکی دیر بھی میں سفیدی نہ آئی اور منہ پر جھلہ بیاں نہیں پڑے روایت کئے ہیں بیہقی نے ابی العلاء سے کہے قتادہ بن یحییٰ رضی اللہ عنہ کے منہ پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنا دست شریف پھر لئے تھے سو انکا منہ اتنا چمکا تھا گو یا تیل لگائے ہیں میں کی عبادت کو ایک بار کیا تھا کسی راستی سے گذرنا تو اسکا عکس دہ کے چہر میں نمایاں ہوا روایت کئے ہیں ابن شامہ نے خرمیہ بن عاصم عکلی سے کہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا حضرت میرے منہ پر ہاتھ پھر لئے سو مرے منہ کا تارہ تھا روایت کئے ہیں ابن سعد نے اپنے طبقات میں کہ محمد بن یزید بن عدی کے سر میں بال تھے سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکے سر پر اپنا دست شریف پھر لئے تو انکے سر میں بال نکلا روایت کئے ہیں ہدائی نے کہ سید بن ابی اسیر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنا دست شریف پھر لئے سو انکا منہ اتنا روشن تھا کہ اگر تاریکی میں جاو تو مکان روشن ہو کر یا چیران روشن ہو سو معجزہ روایت کئے ہیں حاکم اور بیہقی اور ابو نعیم نے ابی عیینہ بن جبر رضی اللہ عنہ سے کہے میں بنی حارثہ میں رہتا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ کر وہاں جاتا سو ایک شب نہایت تاریک تھی اور منہ پر ہاتھ تھا میں نکلا میرے ہاتھ میں عصا تھا سو روشن ہو گیا اسی کی روشنائی میں اپنے گھر کو گیا روایت کئے ہیں بخاری نے انس رضی اللہ عنہ سے کہے دو صاحب نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس تھے جب ان سے رخصت ہوئے تو شب بیک تھی سو انکے روبرو چراغ کی روشنی نمود ہوئی اسی روشنی میں چلے جب وہ نون چلا ہوئے روشنی بھی جدا ہوئی اور ہر ایک کے ساتھ ایک ایک روشنی ہوئی ابن سعد اور حاکم کی روایت میں ان صاحبان کا نام عباد بن بشر اور اسید بن حفصہ گزرا یا روایت کئے ہیں ابو نعیم نے انس رضی اللہ عنہ

ہے کہ ایک شب ابی بکر رضی اللہ عنہ کے یہاں بنی صلی اللہ علیہ وسلم اور عمر رضی اللہ عنہ باتان کرتے  
 تھے جب وہاں سے نکلے ابی بکر رضی اللہ عنہ بھی ساتھ ہو شتاب یک ہتی سو دو نو صاحبو کے ہاتھ میں کے عصے  
 روشن ہو اسی روشنائی میں اپنے گھر کو پہنچے روایت کے یہاں بخاری اپنے تاریخ میں اور بیہقی اور  
 ابونعیم حمزہ سلمی رضی اللہ عنہ سے کہے ہم بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے ایک شب  
 تمام لوگ متفرق ہو گئے شبائیت تاریک تھی سو میرا گلیان روشن ہو بیان تک میرا پس تمام  
 لوگ جمع ہو روایت کے یہاں ابونعیم نے ابی سعید خدی رضی اللہ عنہ سے کہے ایک شب میں بر  
 تھا اور نہایت تاریکی تھی سو بنی صلی اللہ علیہ وسلم نماز واسطے نکلے ہی ایک رکعت کا چمکا  
 ہوا بعد قنادرہ بن حیان کو دیکھ کر فرمائے تم نماز سے فراغت پا کر جانے وقت مجھے اطلاع کرو ورنہ میں  
 اطلاع کے بنی صلی اللہ علیہ وسلم ایکو خریکی چھری دیکھ کر فرمائے تم اسکو ہمراہ لیجاؤ اسکی روشنائی  
 اگے دس ہاتھ پیچھے دس ہاتھ رہی پھر انھوں نے گئے تو ویسا ہی روشن ہوا روایت کے یہاں حاکم اور  
 بیہقی اور ابونعیم نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہے ایک شب میں بنی صلی اللہ علیہ وسلم  
 کے پاس تھے جب دو نو صاحبہ آد جانا چاہے بجلی کی سی ایک روشنائی ہوئی اور دو نو صاحبہ آزاد  
 اپنے والدہ کے یہاں گئے ورنہ باقی رہی روایت کے یہاں ابن سعد حمزہ بن عمر سلمی رضی  
 اللہ عنہ سے کہے ہو کہ راہ میں منافقوں نے بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹ کو گھاٹھ پر سٹھا رکھا اس پر کا اسباب  
 گر گیا وہ وقت شب کا تھا سو میرا پچو انگلیان روشن ہو تمام اسباب گر اسو اسی روشنائی  
 میں اٹھا یا یہاں تک گورا اور رستی حضرت کے دعائیں مقبول ہو سو معجزہ روایت کے یہاں  
 بیہقی نے کہ طفیل بن عمرو دوسی ایمان لائے بعد اپنے شہر کو جانا چاہے سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 سے عرض کئے کہ مجھے کچھ نشان ہو تو میری قوم کو ایمان کی دعوت کرتا ہوں حضرت دعا کئے کہ  
 یا اللہ اس کو کچھ نشان دے انکی پیشانی پر چران کی سا ایک نور چمکے لگا طفیل کے

یا اللہ یہ نور پیشانی پر نہ ہو تو تیرے کیا واسطے کفار بولیں اسکو پیشانی پر داغ دے ہیں  
 پھر وہ نور انکے کورے پر قذیل کی ساروشن ہوا اور طفیل اپنی قوم کو جا کر دعوت کیے انکی قوم نہ مانی پھر  
 عرض کئے یا رسول اللہ دوسکی قوم میری بات نہ مانی اب اپنر بد دعا کرو حضرت فرمائے یا اللہ دوس کو نیک  
 راہ بنا اور طفیل کو فرمائے اب جاؤ اور دوس کو ایمان کی دعوت کرو پھر طفیل جا کر دعوت کیے ستر  
 اسی گھوڑا لے ایمان لائے روایت کئے ہیں سمعی اور ابو نعیم نے کہ ابی لہب لڑکا بنی صلی اللہ علیہ وسلم  
 کی جناب میں اذ بیان کرتا تھا ایک روز بنی صلی اللہ علیہ وسلم بد دعا کئے اللہم سلط علیہ  
 کلباً من کلابک یعنی یا اللہ اس پر تیرے درندوں میں ایک درندہ کو مسلط کر جس تجارت کو  
 شام طرف نکلا تو ابولہب لو کون کو تاکید کیا اسکی محافظت بہت کرو مجھے اندیشہ ہے محمد کی دعا کا  
 پھر راہ میں اسکی محافظت کرتے اور سوتے وقت کہے اور اگر چھپا غرض ایک منزل میں باگ اگر  
 لوگوں کو سونگنے لگا اور اس کے پاس جا کر چھپا رد الاروایت کئے ہیں بخاری اور مسلم نے ابن مسعود رضی اللہ  
 عنہ سے کہ قریش اسلام لانے میں تاخیر کئے سو بنی صلی اللہ علیہ وسلم دعا کئے کہ اللہم اعننی  
 علیہم یسبح کسبح یوسف یعنی یا اللہ مجھے اعانت کر امیر سات برس یوسف کے  
 سات برس کی سی پہر اپنا قحط ہوا کہ قریش مردار کھائے انکو اٹھا کر دیکھیے تو وہ ان دستا قریش حاضر ہو کر  
 عرض کئے اگر عذاب اٹھ جاوے تو ہم ایمان لا دیے جب قحط گیا بھی اپنے کفر پر قائم ہوئے تب اللہ تعالیٰ ہمت  
 نازل کیا یوم نبطش البطشۃ الکبریٰ انا منتقمون یعنی جس دن پکڑینگے ہم میری  
 کہ ہم بدلہ لینے والے ہیں عویدہ بن ابی لہب رمین لیا روایت کئے ہیں عبد الرزاق نے کہ ایک یہودی  
 بنی صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کا دودھ پوڑا حضرت اسکو دعا دی کہ اللہم حملہ یعنی یا اللہ  
 اسکو حامل دے سو اسکی داری سفید تھی سو سیاہ ہو گئی اور نو دیر میں ہوا پر وہاں نہین تباہا روایت  
 کئے ہیں سمعی اور ابن مسعود عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم بدر کے جنگ

کو نکلنے وقت دعا کئے کہ یا اللہ مسلمان برسنہ میں انکو لباس سے بھوکے ہیں انکو سیر کر سو بدر کا  
فتح ہو برآمد کی کو ایک اونت دو اونت کا بوجا غنیمت ملی لباس پہنے سیر ہوے روایت کئے ہیں  
واقفی اور بیہقی نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدر روز فرمائے یا اللہ نوفل بن خویلد کو  
تو کافی ہو بعد اسکا حال دریافت فرمائے تو علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ لہ یا رسول اللہ میں اسکو قتل  
کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر کہے اور فرمائے خدا کا شکر میری بد دعا اسکے حق میں قبول  
کیا روایت کئے ہیں عبد الرزاق نے مقسم رضی اللہ عنہ سے کہ اہل جنگ میں عتبہ بن ابی قحاص نے  
مار کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دندان شریف تو اسو حضرت اسکے حق میں فرمائے یا اللہ  
سال گذرنے کے قبل کفر پر یا رہیں برس کے اندر وہ کفر پر مار روایت کئے ہیں واقفی اور بیہقی اور اس  
نے عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما سے کہ ایک روز میں بکری کا مول چکاتا تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
تشریف لائے اور فرمائے یا اللہ اسکو معالے میں برکت دے اس روز سے میں جب کچھ بیچتا ہوں یا  
ضرر دیکر تا ہوں تو مجھے نفع ملتا ہی روایت کئے ہیں ابو نعیم نے جریر رضی اللہ عنہ سے کہ میں گھوڑے پر  
بیٹھ نہیں سکتا تھا سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنا  
دست مبارک میرے پر لیا مارے کہ دست مبارک کا نشان میرے پر پڑا تھا اور حضرت فرمائے  
یا اللہ اسکو مضبوط کر اور اسکو لہنا بنا پھر میں گھوڑے پر سے کبھی نہ گرا روایت کئے ہیں ابن عدی  
اور بیہقی اور ابو نعیم نے بلال رضی اللہ عنہ سے کہ ایک روز میں صبح کی اذان دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
بات شریف لائے دیکھے مسیٰ بن لوگ جمع نہیں میرے پوچھے لوگ کہاں ہیں وہ ایام سرے کے تھے  
سو میں عرض کیا تھنہ کے لئے نہیں آئے حضرت فرمائے یا اللہ انکی تھنہ دور کر پھر میں دیکھا لوگ صراحت  
سے نکلا کرنے لگے روایت کئے ہیں امام احمد نے حنظلہ بن خدیم سے کہ ایک بار نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
سورہ دست شریف پھا کر فرمائے بُولِ لَكَ فَيْلِكَ یعنی تیرے میں برکت ہو و سون پاس کا سچا

ہوئی بکری وغیرہ اور مسہ یا ورم والا آدمی آوے تو اسپرٹھہ پھیرے وہ درست ہوتا روایت  
 کئے ہیں ترمذی اور حاکم نے قیس بن سعد کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز سعد بن قحطانی کے یا اللہ  
 بعد جب علمائے نو اسکوتو قبول کر پھر بعد جو دعائے مانگے تو وہ مستجاب ہوئی تھی روایت کئے ہیں ابن مندہ  
 ابن عساکر نے مالک بن ربیعہ سلوی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھے دعا دئے کہ یا اللہ اسکی اولاد  
 میں برکت دے پھر انکو اپنی فرزند ہوے روایت کئے ہیں بیہقی اور ابو نعیم نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 کے ربوہ نابغہ جعدی اپنی اشعار پڑھے سو حضرت فرمائے تو خوب بولا اللہ تعالیٰ تیرے دانقہ نہ گراو  
 سونا بغہ کی عمر سو برس اور پر ہوئی پرانکا کوئی دانت نہ گراو روایت کئے ہیں ابن ابی شیبہ ابو نعیم  
 ابن عساکر نے عمر بن الخطاب سے کہ ایک بار میں دھلا کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا یا حضرت فرما یا اللہ  
 اسکو جوانی سے بخود دار کر سوانکی عمر اسی برس کی ہوئی سفید بال اسکو نہ نکلا اور جوان ہی دستے تھے  
 روایت کئے ہیں طبرانی نے کہ ضمہ بن ثعلبہ بنیری نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم عرض کئے یا رسول اللہ آپ  
 دعا کرو تا اللہ تعالیٰ مجھے شہادت نصیب کرے حضرت فرمائے یا اللہ اسکا خون مشرکوں پر حرام کر  
 سوانکی عمر دراز ہوئی اور جنگوں میں کامروں پر حملہ کیا کرتے اور انکے حنفوں کو چیرنے دیتے پھر جگر بختے  
 روایت کئے ہیں بخاری اور مسلم ان رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھے دعا دئے کہ یا اللہ اسکو  
 مال اور اولاد بہت دے اور جو دنیا ہی اس میں برکت رکھو اللہ کہتے ہیں میرا مال بہت ہی اور بکے شوکے  
 قریب ہیں روایت کئے ہیں مسلم نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ میں پر مرد یا عورت جو مسلمان  
 مجھے دوست رکھتا ہے اسے پوچھئے تم کو کیسا معلوم ہے کہ میں میری والدہ کو اسلام کی دعوت کرناؤ  
 قبول نہیں کرتی لاچار ہو کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ والدہ ابو ہریرہ کی ایمان  
 نہیں لائی ہے آپ دعا کرو حضرت دعا کئے میں گھر کو گیا تو میری والدہ اسلام لائی پھر میں خوشی سے  
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور خوشی سے مجھے رونایا جیسا غم کے وقت آتا ہے عرض کیا یا رسول

ایک دعا اللہ تعالیٰ قبول کیا اور ابو ہریرہ کی والدہ اسلام لائی حضرت ایسا کرد کہ اللہ تعالیٰ مجھے  
اور میری والدہ کو اپنے مومن بندوں پاس اور مومن بندوں کو ہمارے پاس دست رکھے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
دعا کئے کہ یا اللہ تیرا اس بند کو اور اس کی والدہ کو مومنوں پاس اور مومنوں کے پاس دست کر سنو کوئی مومن  
مرد یا عورت نہیں جو مجھے دوست نہیں رکھتا روایت کئے ہیں بیٹی اور ابو نعیم نے عروہ باریقہ  
رضی اللہ عنہ سے کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھے دعا دے کہ اللہ تعالیٰ میری خرید میں برکت دے سو انہوں نے اگر میں  
بھی خرید کرتے تو انکو فائدہ ملتا ایک روایت میں آیا ہی عروہ کہے میں اگر گھوڑا چاہوں تو چاہوں  
رمون بھر گھوڑا آؤں تنگ چالیں ہزار درم کا فائدہ مل جاتا ہے روایت کئے ہیں بخاری نے  
ابن ابی عقیل سے کہے کہ اپنے دادا عبداللہ بن ہشام نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھے تھے اور عبداللہ کی والدہ رب  
بت حمید انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس لجا کر کہی یا رسول اللہ اس سے حاجت لیو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے  
وہ ہوز لڑکا ہی بچو انکے سر پر ٹاٹھو پھر اسے اور انکو دعا دے ابو عقیل کہے ہیں میں اپنے دادا عبداللہ  
بن ہشام کے ساتھ بازار کو جاتا پھر اناج خرید کرتے تو ان سے عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن زبیر ملاقات  
کر کرکے بکھو بھی تمہارا ساتھ شریک رکھو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمکو برکت ہونا کر دے عافیا ہے  
پھر انہوں کو شریک کرتے سو بعض اوقات میں انکو فائدے میں پورا اونٹ مل جاتا تو اس کے تین چار  
گھروں کو بھیجتے روایت کئے ہیں ابن سعد کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکیم بن خرام کو بھیجے  
خرید کرنے واسطے ایک دینار دیکر بھیجے انھوں ایک دینار کو بکری خرید کر دو دینار سے بچے بھی جا کر ایک دینار  
سے ایک بکر خرید کئے اور بکر اور دینار لاکر حضرت کو دے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا دے  
کہ اللہ تعالیٰ انکی تجارت میں برکت دیو پھر انھوں جب کچھ خرید کئے انکو فائدہ ملتا روایت کئے ہیں  
بیہقی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہے ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس آکر اپنے مرد کی شکایت کی سو  
حضرت اسکا اور اس کے مرد کا سر طر کر فرمائے یا اللہ ان دونوں میں الفت دے دو دونوں میں

نہایت الفت ہوئی روایت میں مسلم بن الحجاج رضی اللہ عنہ سے ایک شخص بائیں ہاتھ کھانا کھا رہا تھا  
 صلی اللہ علیہ وسلم اس کو فرمائے یہ ہاتھ سے کھاتے تیر کی راہ سے بولاکہ میں سیدھا تھکے کھا سکتا  
 حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تو ناہی کھے سو سکا ہاتھ پھر منہ پا کیں ہی آیا روایت میں  
 مسلم اور بیہقی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ مجھے ایک یار نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے معاویہ کو  
 بلو میں بلو آیا تو وہ کھانا کھاتے تھے میں اگر عرض کیا بعد فرمائے نکو بلو پھر وہ کھاتے تھے تیسرے بار بھی  
 بلوئے تو وہ کھانا کھاتے تھے حضرت فرمائے اللہ تعالیٰ اس کا پیت نہ بھرے سو نکا پیت کہہ بھی پھر پیتا  
 کئے میں ابو نعیم نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کو دیکھے بالوں کو تھنی لگنا کر کرسی کے  
 وقت اٹھاتا ہی حضرت فرمائے یا اللہ اس کے بالوں کو تباہ کر سو اس کے بال جھڑ گئے روایت میں ابن کثیر نے  
 علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھے میں بھیجنے کا ارادہ کئے میں عرض کیا یا رسول اللہ  
 ہندو جوان بٹو قاضی چکانا جانتا نہیں سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنا دست مبارک میرے پر مار کر فرمائے  
 اللَّهُمَّ اهْدِ قَلْبَهُ وَثَبِّتْ لِسَانَهُ پھر بھی مجھے قاضی چکانے میں تردد نہ ہوا روایت میں بیہقی اور  
 طبرانی نے اوسط میں اور ابو نعیم نے عبد الرحمن ابی لیلیٰ سے کہ علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ گرنے کے ایام میں قبادت  
 پینہ داریتے اور سر میں اکھیر کیرا باریک پہنتے گرنے اور سر سے کچھ روپا نہیں ان حضرت رضی اللہ عنہ  
 اس کا سبب کہنے پوچھا تو فرمائے خیر کے جنگ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاتھ میں نشان دیتے  
 وقت فرمائے یا اللہ اس کو گرنی اور سردی سے بچا رکھ سو میں دنت سے مجھے نہ تھند ہوتی ہی اور نہ گرمی حضرت  
 کی دعا بیمار ان دست کو معجزہ - روایت میں ابن عدی اور بیہقی نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ کیا  
 ابو طالب بیمار ہو کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکی عیاد واسطے تشریف لگئے ابو طالب کہے میں درست ہوں تمہارا  
 خدا ہے جسکی تم عبادت کرتے ہیں عا مانگو نبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا کئے کہ یا اللہ میرے چچا کو شفا دے سو  
 ابو طالب اسوقت درست ہوئے کو یا یا ولی سے بند کھودئے ابو طالب کہے تم جس کی عبادت کرتے

وہ تمہاری بات سنتا ہی حضرت فرمائے چچا تم اگر خدا تعالیٰ کی اطاعت کرو گے تمہاری بات سنیگا روایت  
کئے ہیں بن عدی غیر قبادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ سے کہ بدر جنگ میں میری آنکھ کا حدقہ مار لگے نکل پڑا  
لوگ جا بے اسکو قطع کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دست مبارک سے آنکھ کو لگا کر دے سوا  
سے بہتر آنکھ ہو نہی بعض روایتوں میں آیا ہے کہ یہ قصہ جنگ حدین ہوا روایت کئے ہیں حاکم اور بیہقی  
اور ابو نعیم رافع بن رافع رضی اللہ عنہ سے کہ بدر جنگ میں تیر لگ کر میری آنکھ پھوٹ گئی نبی صلی اللہ علیہ  
وسلم اپنا لعاب شریف لگائے آنکھ درست ہو گئی روایت کئے ہیں بیہقی کہ کعب اللاشرف یہودی کو قتل  
کر نیکی واسطے لوگ جو گئے تھے ان میں عمارت بن اوس کو تلوار کی زخم لگی پھر آنکھ اٹھا لیکر نبی صلی اللہ  
علیہ وسلم پائے حضرت نے زخم پر اپنا لعاب شریف لگائے زخم درست ہو گیا بیہقی روایت کئے ہیں ابو یعلیٰ کہ احد  
جنگ میں ابو ذر رضی اللہ عنہ کی آنکھ ضایع ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنا لعاب شریف لگائے آنکھ درست ہو گئی  
روایت کئے ہیں بخاری نے معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ سے کہ خندق کے جنگ میں میرا ہاتھ باؤں کو خندق  
کا گھس لگا کر لوہا جاری ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم شریف لائے اور بسم اللہ ہو کر اسکو پونجی سوخا درست ہوئی  
اور سین بھر کچھ درد و انداز ہوئی روایت کئے ہیں بخاری نے کہ عبد اللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ نے ابو رافع  
یہودی کو مار کر اترتے وقت گرا لگا پاؤں تھمت گیا پھر کو اٹھا کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پائے حضرت نے  
پاؤں پر اپنا دست شریف پھرتے ہی پاؤں درست ہو گیا کچھ شکایت تھی روایت کئے ہیں ابن سعد نے  
ابن قبادہ رضی اللہ عنہ سے کہ ذی قرد کے جنگ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھے دعا دے کہ یا اللہ اسکو  
بالون میں اور پوست میں برکت دے اور میری پیشانی پر تیر کی زخم لگی سو دیکھ کر پوچھے یہ کیا ہے میں عرض  
کیا کہ دشمن کی تیر لگی پھر مجھے اپنے نزدیک ملو اگر اپنا لعاب شریف لگائے معاد درست ہوئی پھر نہ درد  
ہوا اور نہ پھل پکرا اور ابو قبادہ مرتے وقت متر بر سر کی عمر تھی دیکھنے کو پندرہ برس تھے روایت  
کئے ہیں بخاری نے کہ سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ کی پندری پر زخم کا نشان تھا آنکھ پوچھے یہ کیا زخم

ہی کہ خیر کے جنگ میں مجھے زخم لگی لوگ کہے سلمہ مار گیا پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا  
 حضرت اسیر دم کے زخم درست ہو گئی اور آج تک اس میں کچھ شکایت نہ ہوئی روایت کے میں بھی اور  
 ابو نعیم کہ جب بشر بن زرارہ یہودی کو مارنے لوگ گئے تو عبد اللہ بن ابی بنی رضی اللہ عنہ کو سر پر زخم لگی  
 دماغ کے پردہ تک پہنچی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر نالعباب شریف لگائے اس وقت درست ہوا  
 اور مرنگ اس میں کچھ شکایت نہ ہوئی روایت کے میں حاکم اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے عاید بن عمر  
 کے جنگ میں میری پیشانی پر تیر لگی اور خون جاری ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 اس کو اپنے دست مبارک سے پوچھ کر دعا کئے سو زخم درست ہوئی اور دست مبارک جو لگا تھا سو  
 وہ جگہ و شش تھار روایت کے میں ابن عساکر کہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو جنگ میں زخم لگی  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر نالعباب شریف لگائے سو زخم درست ہوئی روایت  
 کے میں بیہقی اور ابو نعیم نے عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے کہے ایک بار میں بہت بیمار ہوا  
 فریبکا حال قریب پہنچا پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گیا حضرت فرما  
 تو اپنا سیدنا تا تھ اپنے بدن پر سا تھ بار پھیر اور بار بار یہ دعا پڑھ لیسلم اللہ اعوذ بعزۃ  
 اللہ وقد رتبہ من شر ما اجد پھر میں وہ نہیں کیا میری شکایت دفع ہوئی روایت  
 کے میں ابن سعد نے کہ ابو سبرہ رضی اللہ عنہ کا تھ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹ کی مہار  
 پکرنے سے عاجز ہوئے سو یہ شکایت حضور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان کے رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم قدح میں پانی منگو کر اس پر مارنے اور دست شریف پھرانے کے پھر وہ گلگلی ہوا  
 کے میں ابن سعد کہ حضرت موت کی وفد کر ایمان لائی سو ان میں مخزوم بن معدی کربج عرقن بایر سو  
 اللہ میری زبان میں لکنت ہی آپ کا کرنا تا وہ دفع ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا پھر انکی زبان  
 درست ہوئی روایت کے میں بیہقی نے کہ ایک عورت اپنے لڑکے کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس لائی

اور عرض کی یا رسول اللہ یہ لڑکا جو ان ہوا پر سنو زیات نہیں کرتا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس  
لڑکے کو پوچھے میں کون ہوں تو فصیح زبان سے بولا آپ رسول اللہ ہو روایت کئے ہیں ابن ابی شیبہ  
اور ابن السکون اور بخاری اور بیہقی اور طبرانی اور ابو نعیم نے حبیب بن قذیفہ سے کہ میرے والد مجھے  
لیکھ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گئے میرے والد کے آنکھوں کو کچھ دستانہ تھا سفید ہو گئے  
تھیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پوچھے آنکھوں کو کیا ہی عرض کیا یا رسول اللہ میرا بیٹا انہوں سانپ کے اندر  
پر پڑا سو آنکھیں جاتے رہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم آنکھی آنکھوں میں اپنا لعاب شریف لگائے آنکھیں درست  
ہوئیں اور آستی برس کی عمر ہوئی تھی سوئی میں ناگاپرو تھے روایت کئے ہیں بیہقی نے محمد بن ابراہیم  
سے کہ ایک شخص کے پاؤں میں خم تھی اہلبا اسکے علاج سے عاف آئے پھر سکون نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس  
لائے حضرت اپنا لعاب شریف انکلی سے لئے اور اسے متی پر لگائے پھر وہ متی زخم پر پھک فرماتے اللہم ربی  
بعضنا تربہ ارضنا لیشفی سقیمنا یا ذن ربنا پھر اسکی زخم درست ہوئی روایت کئے ہیں  
بیہقی نے محمد بن حاطب سے کہ ایک بار میں دیک پر گر کر ہاتھ جگلیا میری والدہ مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس  
لیگئے حضرت اپنا لعاب شریف اسپر لگائے اور فرماتے اذهب لباس رب الناس پھر میں اسی  
وقت درست ہو گیا روایت کئے ہیں طبرانی اور ابن السکون اور ابن مندہ اور بیہقی نے شریح جعفی سے کہ  
میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس آکر عرض کیا یا رسول اللہ میرے ہاتھ میں مسہ تھا برا ہو گئی میں تلوار  
پکڑ کر نہیں سکتا ہوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنا دست شریف اسپر پھیرائے پھر وہ گل گیا اور اسکا اثر کچھ  
نہا روایت کئے ہیں ابن سعد اور بیہقی نے کہ کوئی عورت اپنے لڑکے کو حضور میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
کے لاکر عرض کی یا رسول اللہ اس کے کی عمر اتنی ہوئی اور اسکا حال آپ ملاحظہ کرتے ہیں دعا کرو تا وہ ٹھیک  
جاوے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں تا اسکو شفا حاصل ہوو اور نیکبت  
جو ان ہو کر راہ خدا میں شہید ہوو اور شہت میں جاوے دعا کئے پھر وہ لڑکا شفا پایا اور جو ان صلی اللہ علیہ وسلم

راہ خدا میں شہید ہوا روایت کئے ہیں ابن عدی اور ابن ابی الدنیا اور ابو نعیم نے انس رضی اللہ عنہ سے  
 ایک جوان بیمار تھا ہم اسکو دیکھنے گئے ہم وہاں سے ہنوز تھے ننھے کہ اسکا روج قبض ہوا ہم اسکے انگلی بند کر کر  
 چادر رازائے اور اسکی ماہیت بودھی تھی انگلی کو دستا تھا ہم اسکو تسلی دینے لگے وہ پوچھی کیا وہ لڑکا مر گیا  
 ہم بولے ہاں پھر وہ بودھی تھا راتھا کر کہی یا اللہ تو دانا ہی کہ میں تیرے اور تیرے نبی کے واسطے ہجرت کئی  
 تاسختی کے وقت تو میرے فریاد کو پہنچے اور اس مصیبت کا غم مجھے مت دکھا ہنوز ہم وہاں سے نکلے تھے کہ وہ  
 زندہ ہو کر بیمار سا کھا کھا یا اور ایک مد زندہ رہا روایت کئے ہیں بیہقی نے کہ ایک بار عبداللہ بن ولید دانتوں  
 کا درد شدت سے ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنا دست شریف انکے رخسار پر رکھ کر سات بار فرمائے  
 اللَّهُمَّ اَذْهَبْ عَنْهُ سُوءَ مَا يَجِدُ وَفَحْشَاهُ بِدَعْوَةِ نَبِيِّكَ الْمُبَارَكِ لَمَّا كُنَ عِنْدَ  
 پھر انکا درد اسی وقت رہ گیا روایت کئے ہیں بیہقی اور ابو نعیم نے رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے کہ میں کہا  
 چربی کا تکر لکھا یا سو میرے پیت میں درد شروع ہوا ایک برس تک وہ شکایت رہی آخر میں نبی  
 صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے پیت پر دست شریف پھر ائے وہ ٹکرا کر  
 ہو کے پیت سے نکلا پھر میرے پیت میں کبھی شکایت نہ ہوئی روایت کئے ہیں واقدی اور ابو نعیم  
 عروہ سے کہ ملاعب اللہ اگر شکایت کیا کہ اپنے تئیں ناہور ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم زمین سے  
 تھوڑی مٹی اٹھا کر اس میں تھوڑے اور فرمائے اسکو پانی میں گھول کر پی سو پیتے ہی درست ہو رہا  
 کئے ہیں ابن سعد سہیل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کہ ایک بار نبی صلی اللہ علیہ وسلم برضا پاس شریف لاکر دو  
 میں وضو کئے اور وہ پانی کنوین میں لے آئے اور کنوین میں تھوڑا کر بعد وہ پانی پئے غرض نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 نانے میں کوئی شخص بیمار ہوتا تو حضرت فرماتے بضعہ کے پانی سے اسکو غسل دے پھر غسل دینے ہی دست  
 ہوتا گویا بند سے چھوٹا ہی روایت کئے ہیں طبرانی اور ابن مندہ اور بادر دینی کہ ثابت بن یزید اگر غرض کیا یا سو  
 میرے پاؤں میں لنگ ہی پاؤں میں ہر لگ نہیں سکتا سو حضرت دعا کئے پاؤں درست ہو کر زمین لگنے لگا

روایت کئے ہیں ابن سعد اور بیہقی نے اُم طارق سے باندی سعد کی کہی کیا رہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں  
گئی دروازے پر بات کر نکلا آواز آیا لیکر گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پوچھے تو کون ہی کہی میں اُم سلمہ  
ہوں یعنی آپ حضرت فرمائے کہ اُم حباب لا اھلاً بعد فرمائے کہ قبا کے لوگوں پاس جاتی ہی تھی بولی ہمسرو  
وہاں کے لوگوں کو تباہ لگے وہ لوگ گڑ شکایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اگر تم چاہے ہو تو میں  
دعا مانگتا ہوں اور تم کو صحت ہوگی اگر صبر کرو گے تو تمھارے حق میں پاکی ہی پھر وہ لوگ پاکی اختیار کئے بعض  
روایتوں میں آیا ہے چند روز کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا کئے پھر لوگ صحت پا کر روایت کئے ہیں بیہقی ابی الطغفل  
سے کہ ایک شخص کو نئی لیت کے اسکا نام فراس بن عمرو درو تھا اسکا باپ اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا  
حضرت اسکی پیشانی کا چم اکر کر کھینچے سو درو جاتا رہا اور حضرت کا دست شریف لگا سو جگہ بال نکلے بعد اسے  
خواج کے ساتھ شریک ہونا چاہا اسکا باپ اسکو قید کیا اور وہ بال جھر گئے اور لوگ اسکو ملامت کرنے لگے پھر  
وہ توبہ کیا سو بال نکلے ثیابیں دفع ہوئے معجزہ۔ روایت کئے ہیں ہزار اور طبری اور ابو نعیم جابر رضی اللہ  
عنه سے کہ ذات الرقاع کے غزوے میں ہم واقع کے حرے کو پہنچے تو ایک عورت بدویہ اپنے لڑکے کو لاسی اور  
عرض کی یا رسول اللہ سپر سایہ پیچھا کرنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کے کامنہ کھو لکر اپنا لعاب شریف دے  
اور میں باز فرمائے اِحْسَنَ عِدًّا وَاللّٰہُ اَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ بعد اسکو فرمائے اب تیرے لڑکے کو لیجا کھو  
سایہ دکھائی نہ دیگا سو اسکو کھنچے حالت نبوی روایت کئے ہیں ابو نعیم نے عثمان بن العاص رضی اللہ عنہ سے  
کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھے طایف کو روانہ کئے سو میں بان جاتے ہی میرا یہ حال ہوا کہ نماز پڑھتا تو معلوم نہیں  
ہوتا کہ کیا پڑھا ہوں پھر میں گزری نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنا احوال بیان کیا حضرت فرمائے یہ سچا ہے میرے  
نزدیک پھر میں نزدیک ہوا میرا منہ کھو لکر اپنا لعاب شریف دے اور میرے سینے پر مار کر فرمائے ای عدو اللہ نکلیجا  
تین بار یہ کہہ کر مجھے فرمائے اتنے اپنے کام پر جا پھر کھنچے وہ نہ ہو روایت کئے ہیں احمد اور طبری نے ذراع  
رضی اللہ عنہ سے کہ میں ایک جماعت کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور ہمراہ ہمارا ایک شخص تھا اسکو

شیطان لگا تھا سو میں کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم باپن یا حضرت اپنی چادر کا پلوٹھا کر اس شخص کے پیٹ پر رکھ دیا اور فرمایا  
ای عبد اللہ نکل چھڑا سیر شیطان تر گیا روایت کے خطبے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے  
ہمراہ سفر میں ایک بے بین تھے وہاں کے لوگ ایک کے لئے نہایت حسین گھوڑا بادل میں چاند اور عرض کئے یا رسول اللہ اس پر  
اسی جلد واسطے اسکو دعا کرو حضرت اس کی کوٹا کر فرمایا یا رسول اللہ ہو تو اسکو چھوڑ دو شیطان اس وقت رفع ہو کر کی  
نہم سے منہ پر چادروری روایت کے ابو یعلیٰ و بیہقی نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ  
وسلم کے ہمراہ حج کو نکلے جب حاکو پہنچے دیکھے ایک عورت حضرت پاس آتی ہی حضرت اس کے لئے اپنی سواری کھڑے  
کئے وہ اگر عرض کئی یا رسول اللہ میرا لڑکا پیدا ہو سو روز سے آج تک ہوشیار نہیں ہوا حضرت لڑکے کو اس کے پاس  
سے لیکر اپنی سواری پر رکھے اور اپنا لباس شریف اس کے منہ میں ڈالے اور فرمائے ای عبد اللہ نکل میں رسول اللہ ہو  
لڑکے کو اس عورت کے حوالے کر دیا لے اب اسکو کچھ اندیشہ نہیں پھر وہ لڑکا درست ہوا روایت کے میں کہم نے  
ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے کہ ایک فرد میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس تھا کوئی اعرابی اگر عرض کیا یا رسول اللہ  
میرا بھائی بیمار ہے حضرت پوچھے کیا بیماری عرض کیا اسکو شیطان لگا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بھائی کو  
بلو کر اپنے روبرو بٹھلائے اور چہرے تیار اس پر رہے معاوہ درست ہو گیا کچھ شکایت تھی آئندہ کی خیروں کی  
خبر دے متوجہ۔ روایت کے میں بخاری و مسلم خذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہ ایک فرد نبی صلی اللہ علیہ  
وسلم خطبہ پڑھتے سو قیامت ہو جو کام ہونے والے تھے بیان کئے کوئی یاد رکھا اور کوئی بھول گیا روایت  
کے میں بیہقی و ابو نعیم نے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے خیرہ کا شہر میرے  
مثال لیکر آیا اور تم عنقریب فتح کرو گے ایک شخص کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ اگر حیرہ فتح ہو تو نفل  
کی جتنی چھ دینا حضرت فرماتے میں کو تجھے دیا عرض جب فتح ہوا اس شخص کو نفل کی جتنی دے بعد اس لڑکی کا باپ  
ہزار درم دیکر اپنی لڑکی خرید گیا طرانی وغیرہ کی روایت میں ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک سے الٹے بعد و ماجہ سفید  
مجھے دستے میں اور شہبائے ثقیلہ کی سفید چھری پٹھیا کر اور سیاہ دامنی اور کر جاتی ہی پھر خرم بن اوس بن حارث

رضی اللہ عنہ عرض کئے یا رسول اللہ ہم اگر حیرہ میں داخل ہوئے اور حضرت فرمائے کہ بموجب میں دیکھو تو وہ  
 عورت مجھے عنایت فرمانا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ بہتر خیرم کہ میں ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں مسئلہ کے  
 جنگ سے ہم فراغت پائے بعد حیرہ کو تسخیر کرنے واسطے متوجہ ہوئے ہم جاتے ہی اول شہر بایستی تفسیدہ کی حضرت کے  
 فرمائے مطابق ہو کو ملی پھر میں اسکو پکڑ لیا اور بولا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکو مجھے دے میں لشکر کے سردار  
 خالد بن ولید رضی اللہ عنہ میرے شاہد بنانگے پھر محمد بن مسلمہ اور محمد بن بشر کی پیشانی پر گدازا سو مجھے دے پھر اسکا  
 بھائی اگر اسکو مانگا میں لا دوں وہم سے کہ کوئی بیچو گا پھر مجھے ہزار درہم دیا اور بولا اگر لاکھ درہم کہتا تو میں دیتا  
 خیرم کہتے ہیں دس سو سے بڑھ کر کوئی عدد نہ ہوگا سمجھ کر میں اتنا ہی بولا روایت کئے ہیں حاکم اور بیہقی نے عبد بن حوالہ  
 سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے عنقریب تمھارا پاس جان جمع ہو ایک فوج شام میں اور ایک فوج عراق میں اور  
 ایک فوج یمن میں سو اسی بموجب جان جمع ہوئے روایت کئے ہیں مسلم ابی ذر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی  
 علیہ وسلم فرمائے ایک ملک عنقریب فتح کر دے جو دمان قریط کی چلاؤ گی ایک روایت میں یا یہی ملک کا نام مصر ہے تو وہاں لوگوں کو  
 ساتھ درپیش آو کیونکہ انکو وہاں در قرابت بھیجے اسمعیل علیہ السلام کی والدہ ہاجرہ بنی قوم سے تھے سو اسلئے قرابت کر کے فرمائے یہاں  
 کئے میں بخاری اور مسلم نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم حرام کھانے کا آرام کئے سنتے ہو یا  
 ہوئے ام حرام ہو چھے یا رسول اللہ کیا واسطے آپ تبسم کرتے ہیں مجھے دکھائے ایک جماعت میری امت سے جو دریا پر جہاد واسطے  
 سوار ہو با دشمنوں کے ساتھ پر ام حرام عرض کئے یا رسول اللہ دعا کرو کہ میں بھی انھوں میں رہوں حضرت فرمادے ہاں میں  
 بعد ہی ام فرما کر سنتے تھے وہ فرمایا ام سے چند لوگ دریا پر سوار ہو جائیں تاکہ سخت پر ام حرام عرض کئے یا رسول اللہ دعا کرو میں بھی ان میں  
 رہوں حضرت فرمائے تو اول کے لوگوں میں عرض ام حرام اپنے شو عیارہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے ساتھ جہاز پر سوار ہو کر جاتو  
 رضی اللہ عنہ کے ہمراہ جنگ کئے جنگ سے جب پھر ام حرام کی سوری اسلئے جانور کا وہابی سر گر کر وفات پا رہا ہے میں نے  
 ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے قیامت ہوگی بیان تک تم خور و کرمان میں  
 عجم کی ایک قوم سے جنگ کئے جنگ رنگ سرخ میں اور چستی ناگھ اور چھوٹی انگھ موٹے منہ کو یاد دھالی تھی تو

اور قیامت ہوگی جنگ تم جنگ کرو گے ایک قوم کے ساتھ جو چیل بالون کی پسنگی دیکھتے یہ معجزہ وقوع میں اور  
خوز و کرمان میں کون مسلمانوں نے جہاد اور بابک خرمی کر کر ایک زندیق تھا بری شوکت بہم پہنچا پاتھا اور اس کے  
لوگ بالون کی چیل پہناتے تھے اس سے جنگ کرے اور معتصم باللہ خلیفہ کے وقت مار گیا روایت ہے  
بیہقی اور ابو نعیم عبد اللہ بن ہبیر سے کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے قسم ہی سکی کہ جی محمد کا دست قدرت  
میں ہی تم فارس اور روم کو فتح کرو گے دیکھئے فارس اور روم کا فتح ہوا اور سلاطین فارس کا نام نشان باقی رہا اور روم کا  
پائے تخت قسطنطنیہ مسلمانوں کے ہاتھ آیا اور بہت سی مملکت ان کے اختیار سے نکل گئی روایت ہے بنی نجاریہ مسلم نے  
ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہے کہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ کسی ملک ہو بعد ہی کسی اور قیصر ملک ہو بعد ہی  
نہیں ہم ہی سکی کہ جی میرا اسکی دست قدرت میں ہی ہوں خزانوں کو خدا کی راہ میں تم خرچ کرو گے سنئے فارس بادشاہ  
کو کسی کہتے ہیں پھر وہ کسی ملک ہو بعد ہی بادشاہ نہوا اور دمشق اور قسطنطنیہ کے اختیار میں ہوا اسکو قیصر  
کہتے تھے پھر یہ مملکت مسلمانوں کے ہاتھ آئی بعد کوئی اسے یہ دونوں مملکت ہوا روایت ہے بنی ہبیری کہ رسول  
صلی اللہ علیہ وسلم سراقہ بن مالک کو فرمائے تو کیسا دسیگا جب کسی کرتے ہینگا سو جب کسی کا ملک فتح ہو  
کسی کے کرتے عمر رضی اللہ عنہ پاس پھر سراقہ کو بلوا کر وہ کرتے پہنچائے اور ابی محمد کسی بن ہریرہ کے کرتے سراقہ  
بن مالک اعرجی ہاتھ میں ہیں اور ایک روایت میں آیا ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ کسی کے کرتے اور جمیل اور ناج انکو پہناتے  
روایت ہے بنی ہبیری اور ابو نعیم عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے کہے کہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تم ہار سے  
بارہ خلیفے ہو گے اور ابو بکر صدیق میرے بعد تھورے دن بیگے اور عربستان کی چلی کا صاحب خوبی سے جنگا اور  
مرگیا کسی پوچھا یا رسول اللہ وہ کون ہی تو فرمائے عمر بن الخطاب طرف دیکھ کر فرمائے اللہ تعالیٰ چاہا یا سو  
پیر میں کو لوگ چاہیے نکالنا قسم ہی اسکی جو مجھے بھیجا برحق اگر تم اسکو نکالو تو بہشت میں جاؤ جنگ کا وقت ہو  
کے ناک سے نکلے روایت ہے بنی ابو یعلیٰ اور حارث بن اسامہ اور ابن حبان اور حاکم اور بیہقی اور ابو نعیم سفینہ رضی اللہ  
عنہ کہے کہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم مسیح بن نضر کے توالو بکر رضی اللہ عنہ ایک تھلا کر رکھے انکے بعد عمر رضی اللہ عنہ کے بعد

عثمان رضی اللہ عنہ رکھے سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے میرے بعد کام کو الیہ ہی لوگ میں ایک روایت میں آیا ہے  
 پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم رکھے بعد ابو بکر بعد عمر بعد عثمان سو حضرت فرماتے میرے خلیفے یہی لوگ ہیں ہوتا  
 کہ میں محمد نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم معاویہ کو فرماتے تو لوگوں کا کام کا والی ہو گا  
 تو اللہ تعالیٰ سے در اور عدل کر سو معاویہ کے اس فرسے جیسے خیال تھا کہ میں الی ہو گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ  
 مجھے اس کام میں مبتلا کیا روایت ہے میں جا کہ نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں  
 جب چالیس گئے تو اللہ تعالیٰ کے بندوں کو اپنے غلام سمجھے گے اور کتاب اللہ کو دغا روایت ہے میں تیزی  
 اور حاکم اور بیہقی نے امام حسن رضی اللہ عنہ سے کہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خواب دیکھے کہ بنی امیہ نے منبر خطبہ  
 پر بیٹے میں ایک بعد ایک سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو برالکاتب یہ آیت نازل ہوئی اَنَا اَعْطَيْتُكَ  
 الْكَوْثَرَ اَوْ رَجَعِي سَيِّئَاتِي اَنَا اَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَمَا اَدْرَاكَ مَا الْوَيْلَةُ  
 الْقَدْرِ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِنْ اَلْفِ شَهْرٍ یعنی ہم اس کو اتارے شب رمین تجھ کو کیا معلوم  
 کہ شب قدر کیا ہے شب بہتری ہزار مہینوں سے حضرت فرماتے ہزار مہینے تک بنی امیہ مالک دیکھے سو قسم میں  
 کہتے ہیں ہم بنی امیہ کے سلطنت کے ایام کا حساب کئے تو ہزار مہینے ہوئے نہ ایک مہینا زاید نہ کم روایت  
 کئے ہیں حاکم اور بیہقی اور ابو نعیم نے عباس رضی اللہ عنہ سے کہے کہ ایک شب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس  
 تھا سو فرماتے آسمان پر کوئی ستارہ دستے میں تو میں کہا تھا تر یا دستا ہی حضرت فرماتے اس کے ستاروں کے موقوف  
 تمھاری اولاد میں ہو گے روایت ہے بنی بو نعیم نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہے کہ میرے تین بھائی  
 صلی اللہ علیہ وسلم ابو خلفا کہے اور فرما رہیں ہیں جناح ہو گا روایت کئے ہیں بخاری و مسلم ابو موسیٰ  
 اشعری رضی اللہ عنہ سے کہے ایک بار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی مقام میں تشریف رکھے تھے سو عثمان رضی اللہ عنہ  
 ان کا اذن چاہا سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے اذن دو اور بشارت دو بشارت کا بلوے رجو انیس سو روایت  
 کئے ہیں جا کہ نے علی رضی اللہ عنہ سے کہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دونوں کنیتی طرف اشارہ کر فرماتے تم آدم

ایک خم اور ادھر ایک خم کھاؤ گے اور تمھاری داری خون میں تر ہوگی۔ روایت کے میں ستم ابی ہریرہ  
 رضی اللہ عنہ سے کہ ایک بنی صلی اللہ علیہ وسلم ہر پہاڑ پر پورا ہوئے حضرت کے ہمراہ ابو بکر اور عمر اور عثمان اور  
 علی اور طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہم تھیں تھیں حرکت کرنے لگا حضرت اسکو فرمائے ثابت رہ تیری پر نبی ہی یا قصد  
 شہید روایت کے میں حکم اور بیہقی اور ابو نعیم ثابت بن قیس شمس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ  
 علیہ وسلم مجھے فرمائے ثابت تم اسکی خوشی نہیں خوشی سے زندگان کرے اور شہید ہو اور بہشت میں جاؤ میں  
 عرض کیا ہو البتہ ثابت خوشی سے زندگان کے اور مسلمہ کذاب کے جنگ میں شہید ہو روایت کے میں حکم اور  
 بیہقی نے ام الفضل بنت الحارث رضی اللہ عنہا کے میں حسین بنی صلی اللہ علیہ وسلم پائ لائی اور حضرت کے  
 گودھ میں تھلائی دیکھی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ سے اشک جاری ہوئے فرمائے جبریل خیر ہے کہ میری امت  
 اسکو قتل کرے گی اور قتل گاہ کی سرخ مٹی میرے تئیں بکھائے بعضی روایتوں میں آیا کہ فرمائے اس زمین کا نام کر ملا  
 روایت کے میں سلم نے جابر بن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے قیامت کے قیل میں  
 شخص جو گھوٹے دعا باز ہر ایک عوی کرے گا کہ میں نبی ہوں اور اس حدیث کو بخاری بھی ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ  
 روایت کے اور اس حدیث کا مصداق ظاہر ہوا چند شخص ثبوت کا دعویٰ کئے اور انکو شوکت قوت ہوئی اور  
 اللہ تعالیٰ انکو ملاک کیا چنانچہ اسود عسی عین میں دعویٰ کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قتل کر گیا اور نبی صلی  
 رضی اللہ عنہ کی خلافت میں مسند کذاب میں نکلا اور مارے گیا اور طلحہ بن خویلد بنی اسد میں نکلا پھر بعد  
 کیا اور بنی تمیم میں ایک عورت سحاح نام مکلی پھر بعد توبہ کئی ادب الزبیر کی خلافت میں مختار بن ابی عبیدہ ثقفی  
 نکلا اور عبد الملک بن مروان کی خلافت میں حارث کذاب نکلا اور بنی العباس کی خلافت میں بھی چند شخص  
 نکلا اور سب کفر میں الجال کئے گا اور عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر اتر کر اسکو قتل کریں گے روایت کے میں سلم نے اسباب  
 ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انھوں نے حجاج بن یوسف کو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ہیں تعقیف میں شخص  
 ہو گے ایک کذاب میرے میرے لوگوں کو قتل کر نیو لا کذاب تو دیکھ بعد مختار بن ابی عبیدہ اور میں سمجھتی ہوں

روایت بنی بخاری نے ابی بکر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم امام حسن رضی اللہ عنہ کشتیں لیکر فرمائے میرا  
 پیہ لڑکا سید ہی امید ہی کہ اللہ تعالیٰ اسکے سب ہمانوں کی دو بری جماعتوں میں مصالحت کروا دے گا اس  
 فرمودے کے بموجب حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے باعث مسلمانان میں صلح ہو اور خلافت معاویہ کے لئے چھوڑ دے اور  
 لئے بنی بخاری اور مسلم خذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہ ایک روز ہم عمر رضی اللہ عنہ پاس تھے سو پوچھے فتنے کے مقدمے میں نبی  
 صلی اللہ علیہ وسلم خود فرمائے میں کس کو یاد ہی میں بولا مجھے یاد ہی کہے بیان کرو میں بولا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے  
 فتنہ آدمی کا اسکے اہل اور مال اور اولاد اور ہمسائے میں ہی اسکا کفارہ نماز اور صدقہ ہی عمر کے بہت نہیں چھٹا میں  
 اس فتنے کو پوچھتا ہوں جو مندر کی سی موج مارے گا میں بولا یا امیر المؤمنین اس فتنے آگے کو کچھ اندیشہ نہیں اچھے اور اچھے  
 درمیان کا دروازہ بند ہی عمر پوچھے وہ دروازہ کھل جائیگا یا ٹوٹ جائیگا میں بولا ٹوٹ جائیگا عمر کے پس اس صورت  
 میں وہ کبھی بند نہ ہو گا خذیفہ بولے ہاں بعد خذیفہ سے پوچھے دروازے سے مراد کون ہی کہے عمر پوچھے کیا اسکو عمر  
 رضی اللہ عنہ جانتے تھے تو کہے البتہ جیسا سب ان کے ورے رات آنا یقین ہی کہیو کہ میں اسکو غلط حدت بولا روایت  
 میں ہزار اور طبرانی اور ابو نعیم نے عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عمر کو فرمائے قفل  
 ہی فتنے پر جب تک وہ زندہ رہے گا فتنے کا دروازہ بند رہے گا روایت کئے میں ہزار اور ابو نعیم نے ابن عباس  
 رضی اللہ عنہما سے کہ ایک روز امیہ المؤمنین سب جمع تھیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تمھارے میں کونسی ہو گی جو سرخ  
 پریشکھ نکلیگی اسکو دیکھ کر تو آج کے گتے بھونکنے اور اسکے گرد پیش بہت لوگ مار پر گئے مرتی جیگی حاکم اور پی  
 کی روایت میں آیا ہی کہ بی بی عایشہ سپہ سر کرنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ای مجیر دیکھ کہ میں تو ہی بہت بعد  
 علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ طرف دیکھ کر حضرت فرمائے ای علی اگر تم اس امر کے والی ہو تو عایشہ کے ساتھ نرمی کرو احمد اور ابو علی  
 اور ہزار اور حاکم اور بیہقی اور ابو نعیم روایت کئے ہیں کہ جب عثمان شہید ہو بی بی عایشہ انکے قاتلوں کا بدلہ لینے نکلی تو بی  
 کے گھروں پاس گئے انکو بھونکنے لگے بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا پوچھے اس بانی کا نام کیا ہی لوگ بوجہ اب عایشہ  
 اپنے ساتھ انکو کہے یہاں پھر جانا بہتری زیر رضی اللہ عنہ کہے اور تھوڑا بہت کہیو کہ تم آئے سو دیکھ لوگ صلح کر گئے

ابی ہاشم کہے پھر کر جانا بہتر ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے میں خواب کے کئے بھونکنے سو وقت کیا ہوگا  
 روایت کے میں کہ نے کہ جل کے جنگ میں علی رضی اللہ عنہ زبیر رضی اللہ عنہ کو کہے لیا تم کو یاد نہیں کہ روزِ یومین تم  
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس تھے سو تم کو فرمائے اے ابی ہاشم علی کو دوست رکھتے ہو تو تم کہے علی کی دوستی سے مجھے کیا مانع  
 پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اے ابی ہاشم کہ تم ناحق علی زبیر کے اور اس سے جنگ کرو گے پھر زبیر زبیر کے  
 اور جنگ سے باز آئے روایت کے میں بخاری اور مسلم نے ابی ہاشم رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائی  
 امت کا ہلاک فرمیں گے چھو کروں گا تم پر جو گا یہ سن کر مروان بولا اے اللہ کی لعنت چھو کرے میں ابی ہاشم کو  
 اگر تو چاہتا ہے تو میں ایک ایک نام لیکر بیان کرتا ہوں فلانے کی اولاد اور فلانی کی اولاد روایت کے میں احمد  
 اور ہزار نے ابی ہاشم رضی اللہ عنہ سے کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے میں پناہ مانگو اللہ کی سات سال  
 کے شروع سے اور چھو کروں کی امارت یہی روایت کے میں کہ ابی ہاشم دعائے مانگا کرتے کہ یا اللہ سات سال  
 سرے پر مجھے مت رکھ دیکھئے سات ہی شروع ہو بعد از خلیفہ ہوا اور قسام کے فساد شروع ہوا اور اللہ تعالیٰ  
 ابی ہاشم رضی اللہ عنہ کی دعا قبول کیا سو انکا وفات ۸۵۸ھ اٹھا وں یا انت ہی جری میں ہو روایت کے میں  
 بخاری اور مسلم نے ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمار کو فرمائے تجھے  
 باغیوں کی جماعت قتل کر لی سو عمار رضی اللہ عنہ علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے صفین کے جنگ میں مخالفوں  
 کے ہاتھ سے شہید ہو روایت کے میں بخاری اور مسلم نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 اپنے وفات کے ایام میں ایک شب عشا کی نماز پڑھ کر فرمائے اے ابی ہاشم جو لوگ میں پر ہیں ان سے سو برس کے سرے پر  
 کوئی باقی نہ رہے گا دیکھئے اس وقت کے لوگوں سے سو برس بعد کوئی پردہ زمین پر نہ رہے حضرت غیب کے  
 چیزوں سے خبر دے سو معجزہ روایت کے میں بخاری نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہے کہ حضرت  
 بعد ایکبار سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے عمر کے ارادے کے کہے کہ سعد بن امیہ بن خلف میں نہایت دوستی  
 امیہ کے بیان آئے اور کعبے کے طواف کا ارادہ کئے تو امیہ بولا تھوڑا انتظار کرو دو پہر کے وقت

لوگ غافل ہو تو میرے تہ چکر طواف کرو غرض سعد طواف کرتے تھے کہ ابو جہل آیا اور بولا تم محمد اور اس کے ساتھ  
کو پیغام دینا اور طواف کعبے کا پھر صبح کرتے ہو سن سعد کا اور ابو جہل کا قصیدہ اُمیہ نے سعد کو بولا ابو جہل اس  
بیابان کی داری اس سے مت رو سعد بولا اگر تم کعبے کے طواف سے ہم کو منع کرو گے ہم تم کو شام طرف تجارت سٹے  
جائے منع کر گئے اُمیہ سعد کو روکنے لگا سعد کو بولا تو کیا کہتا ہی محمد فرمائے میں تجھے تم قتل کر گئے اُمیہ بولا  
کیا تجھے قتل کر گئے تھان تجھے قتل کر گئے کر فرمائے میں اُمیہ بولا مجھ جھوٹ نہیں کہتے پھر میرا کر اپنی عورت بولا کی  
عورت بھی بولی اُمیہ مجھ جھوٹ نہیں کہتے قصہ کفار بدر کے جنگ کو جانے کا تہیہ کئے اُمیہ کی عورت بولی تو کیا  
سعد بولا سو با بھول گیا اُمیہ نے جواب دیا میں جانتا نہیں ابو جہل اگر کہا ہی اُمیہ تو اس بیابان کی داری بھی نہ نکلیگا  
تو لوگ کوئی آگے ہمارے ساتھ ایک و منزل آ پھر سکو بھونکے لگیا اور جنگ میں مار پرار وایت میں مسلم  
اور ابو داؤد اور بیہقی نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بدر کا جنگ ہونیکے قبل شب کو فرمائے  
اللہ چاہے تو صبح فلانا کا فراس کا مقام پر اور فلانا اس مقام پر مر گیا اور زمین پر پاتہ رکھ رکھ کر اشارہ  
و اللہ جن جس کا جو جو مقام بتلائے تھے اُسی مقام پر گئے روایت میں بن سخی اور بیہقی وغیرہ کہ بدر کے  
جنگ میں عباس سرسوتے سوچو رنیکے وقت ان سے فدیہ مانگے عباس کہ میرا پس کچھ نہیں نبی صلی اللہ علیہ  
و سلم فرمائے جنگ کو نکلے وقت تم مال کا دکر ام الفضل کو کہے اگر میں جنگ میں مارے جاؤں تو یہ مال میرا بچوں کو  
دیو پھر وہ مال کیا ہو عباس کہ وہ مال کا داسو سوائے میرا اور ام الفضل کسی کو اطلاع نہیں میں گواہی دیتا ہوں تم  
بیشک اللہ کے رسول ہیں روایت کئے ہیں بن سعد اور بیہقی نے کہ نوفل بن حارث بدر جنگ میں میرا چھوڑنے  
واسطے اس سے فدیہ مانگے بولا میرے پاس کچھ مال نہیں حضرت فرمائے جد میں مال تھا سنو کیا ہو اور وہ مال  
وہاں تھا سو پکو اطلاع نہیں تھی پھر نوفل بولا میں گواہی دیتا ہوں تم بیشک اللہ کے رسول ہو اور اسی مال سے فدیہ دیا  
روایت کئے ہیں بیہقی نے کہ قبائیل بن شیم کینانی بدر جنگ میں کافروں کے ساتھ تھا اسکے نظروں میں مسلمان  
بہت کم دسے تھے اور کافروں کے سو رو پیادہ بہت جب فوج بنی تمیم شعی اور کافران چاروں طرف منتشر ہوئے

اور قبات بھی بھاگا اور سوقت اپنے دل میں بولا ایسا میں نہ دیکھا کہ یوں نہیں بھاگتے مگر عورتان غرض خندق کا  
 جنگ ہو بعد قبات اسلام لائیکے ارادے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا حضرت اسکو دیکھ کر فرمائی قبات بدر  
 کے روز تو نبی کہا تھا ایسا میں نہ دیکھا کہ یوں نہیں بھاگتے مگر عورتان قبات بولا میں ہی دنیا ہوں تم بیشک خدا  
 کے رسول ہو یہ بتا اس وقت میرے دل میں گزری پر میں اسکو کسی سے نہ کہا تھا اگر تم نبی نہ ہوتے تو اللہ تعالیٰ آپکو اس پر مطلع  
 نہ کرتا روایت ہے میں بھی نبی اور طبرانی اور ابو نعیم نے کہ کافران بدر میں ہر میت پاکر کے کو گئے سو کر و صفوان  
 بن امیہ نے حجر میں بیٹھا تھا وہاں عیین و سب بھی بھی کر بیٹھا صفوان بولا بدر میں اتنے لوگ مارے گئے بعد ننگی میں  
 کچھ خولی نہیں عمریر لایا میرے پر و صداری ہی اسکو ادا کرنے کی طاقت نہیں اور عیال و اطفال کی پروری ضروری  
 نہیں میں جا کر محمد کو قتل کرنا اور میرا لڑکا انکے بیان سیری ہو اسکو چھڑانے کا بہانہ مجھے مان جانے بس تھا صفوان  
 ہو کھولا تیرا قرض میرے ذمے پڑی اور تیرے عیال و اطفال میرے عیال و اطفال برابر میں میں انکو پرورش کروں گا تو  
 جا کر سب بدل لے پھر صفوان نے اسکے لئے سفر کا اسباب مہیا کر دیا اور عمریر کی تلوار کو بار پیکر اسکو زین لایا  
 تاکہ کیا کہ یہ کیفیت کسی سے ظاہر نہ کرنا پھر عمریر روانہ ہوا اور مدینہ میں پہنچا اور مسجد کے دروازے پر اپنا اونٹ باندھا  
 اور تلوار لیکر حضرت کا قصد کیا عمر رضی اللہ عنہ اسکو دیکھ کر تلوار پکڑ لئے اور حنفیوں میں فرمے نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 فرمائے اسکو چھوڑ دو یو اسکو بوجھے ای عمریر تو کیا واسطے آیا بولا میرا لڑکا تمہارے بیان قیدی ہو اسکو چھڑانے آیا ہو  
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیے یہ بول کہا تھا اسی واسطے آیا ہو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیے میں تمھیں تو صفوان سے کیا نظر کیا  
 تھا عمریر کو بولا میں کیا نظر کیا تھا حضرت فرمائیے تو یہ بولا نہیں مجھ کو قتل کرنا تو اور خیر قرض کا اور عیال و اطفال کی پروری کا  
 صفوان پر ہی ای عمریر سے اور تیرے ارادے کے درمیان اللہ تعالیٰ حایل ہی عمریر بولا میں کو ایسا ہوں تم بیشک  
 ہو خدا کے یہ شرط جو ہو سو میرا اور صفوان کے سوا کسی معلوم نہیں یقیناً اللہ تعالیٰ آپکو اس پر مطلع کیا پھر عمریر  
 لایا اور گئے کو جا کر لوگوں کو اسلام کی دعوت کیا لوگ انکی دعوت سے مسلمان ہو روایت ہے بنی بخاری نے سلیمان  
 بن عمرو رضی اللہ عنہ سے اور ابو نعیم نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہے کہ خراک جنگ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فرمائے اب سے ہم قریش پر جنگ کو جائے وہ ہم پر نہ آگے سو دوسرا ہی قریش جنگ کو نہ گئے روایت میں یہ بھی ہے کہ  
 بنی قریظہ کے بندی وانوں میں ریحانہ کشتین نبی صلی اللہ علیہ وسلم پسند کئے اور اسکو اسلام لانے پر رغبت  
 دئے وہ اسلام نہ لائے حضرت اسکو نکال دئے اور ان اسلام نہ لانے سے حضرت کے دل کو برا لگا عرض حضرت صحابہ  
 میں تشریف رکھے تھے پیچھے سے نعلین کا آواز آیا حضرت فرمائے یہ آواز بنی نضیر کے نعلین کا ہے ریحانہ ایمان لائی کرے  
 بشارت دے آیا ہی ہوا ان کو وہی بشارت دیار وایت میں مسلم نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 سفر جا کرتے تھے سو بد کے قریش پہنچے کہ اندھنی اسکی چلی کہ سوار گد جائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ایک منافق ہو سو کے  
 واسطے یہ اندھنی چلی جب بد کے کو پہنچے تو معلوم ہوا اسی روز ایک منافق برا موٹھا روایت میں یہ بھی ہے اور ابو نعیم نے کہ  
 بنی المصطلق کے جنگ سے پھر آئے وقت اونٹ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا گرم ہوا لوگ اسکی تلاش میں مکے اسوقت ایک  
 منافق اپنی مجلس میں لوگوں سے بولا محمد تبے سے خبر ان دیکر نہ سو کیا اپنا اونٹ کہاں ہے سوائے خبر نہ دیا پھر  
 لہکر حضرت کیا فرماتے سونے آیا اللہ تعالیٰ اسکے سختی حضرت مطلع کیا اسکو دیکھ کر حضرت فرمائے اونٹ میرا  
 گرم لیا سو ایک منافق خوش ہوا اور بولا کیا اونٹ کہاں ہے سوائے تعالیٰ مطلع نہیں کرتا سونے غیب کی بات  
 سوائے تعالیٰ کے کسی کو معلوم نہیں اب اللہ تعالیٰ مجھے مطلع کیا کہ وہ اونٹ فلاں مقام میں ہے کی ہمار دخت  
 میں آئی ہے لوگ وہاں جا کر اسکو لائے اور وہ منافق حضرت پاس چلے اپنی مجلس آیا دیکھا سب بیٹھے ہیں سو  
 قسم دیکر بوجھ میں بولا سو با کوئی یہاں سے جا کر کسی بولا کہ اللہ ہنوز کوئی یہاں سے گیا نہیں منافق بولا میں یہاں  
 بولا سو با کی اطلاع محمد درجے اور مجھے انکے احوال میں اب تک شک تھا اب میں گواہی دیتا ہوں محمد بیشک اللہ کے رسول ہیں  
 کئے ہیں ان جسا کرنے عبد اللہ بن ابی مرثدہ کے جنگ میں جو یہ نیت حارث بند میں آئی حارث انکا باپ بنی کو چھڑانے  
 واسطے اوشان لایا اور عقین کو چنچا سو دو اونٹ بہر دیکھ کر ہار کے درے میں چھپا دیا باقی اونٹ لاکر حضرت عرض کیا ای  
 محمد یہ اونٹ لیکر اپنی لڑکی کو دیو حضرت فرمائے دو اونٹ جو تو فلاں مقام میں چھپا یا سو کہاں میں تیر حارث  
 بولا میں دونوں اونٹ جو چھپا یا تھا اللہ تعالیٰ کے سوائے کسی کو معلوم نہ تھا میں گواہی دیتا ہوں تم بیشک

اللہ تعالیٰ کے رسولؐ کو پھر اسلام لایا روایت میں پہنچنے سے پہلے کہ خیر کے بیٹوں کی جگہ عیینہ بن  
حصن نے اپنی قوم کے تین لکھ نکلا اثناء راہ میں اسکا مخالف اپنے مکانوں پر آیا پھر بھاگ کر اپنے بھائی پر گیا وہاں  
دیکھا مخالف نہیں پھر لوگوں کو جمع کر آیا اور خیر کے نزدیک پہنچا ایک شب اُسے عیینہ بولا اب میں سو ذوالرقبہ ہمارے  
تھے خواتین دے دیں اللہ میں محمد کے رقبہ یعنی گردن مالک ہو غرض ہم خیر کو عیینہ کے ساتھ پہنچے سو دیکھ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خیر کے  
فتح کے ہیں عیینہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کیا اور بولا تمہارا حاضر میں اپنے دوستوں کی جگہ کیا مجھے غنیمت حصہ نبی صلی اللہ  
علیہ وسلم فرمائے تو جھوٹ بولتا ہی میں از غنیم کا اپنے ملک طرف منکر تو بھاگا تھا بولا کچھ سخاوت کرو حضرت  
فرمائے تجھے ذوالرقبہ دیا عیینہ بولا وہ کیا ہی حضرت فرمائے پیار جو تو خواب میں دیکھا تھا تجھے دے دے تھے  
عیینہ نا امید ہو کر اپنے شہر کو گیا وہاں جارت بن عوف اسکے نزدیک آیا اور بولا میں اول ہی تجھے کہہ دیتا تھا تیرا چا  
بیابا محمد مشرق سے مغرب تک جو کوئی سی انہر غالب آوے گا بکھو یہ ہو ہمیشہ کہا کرتے تھے واللہ ابورافع سلام بن  
ابی خنیس میں پہون کہتا تھا مارون علیہ السلام کی اولاد نبوت جا کر محمد کو آئی سو ان سے حسد کرتے ہیں اللہ مقرر  
محمد اللہ کے رسولؐ میں سو میری طاعت نہیں کرتے اور ہمارا فرج انکے ہاتھوں پر دو بار ہوگا ایک تیرا میں دوسرا  
میں جارت کہتا ہی پھر میں سلام سے پوچھا کیا محمد تمام زمین مالک ہو تو بولا تو نبی کی قسم ہو یہاں سے میں ہی رہیں  
سے کہ ایک شخص صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خیر میں ہو پھر اسکا خازنہ حافر کے نبی صلی اللہ  
علیہ وسلم لوگوں کو کہتے تم اس پر نماز پڑھو حضرت نماز نہیں پڑھنے سے لوگوں کے چہرے متغیر ہو رہے تھے اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم فرمائے اس غنیمت سے کچھ داب کھا تھا اسلئے میں نماز نہیں پڑھتا پھر اسکا اسباب کھول کر دیکھے تو ایک  
فلادہ نکلا اور اسکی قیمت دو درم کی ہوگی روایت کے میں ابن سعد اور بیہقی اور ابن عساکر نے کہ فتح مکہ کے بعد  
ایک من زبوا سفیان بن عکرمہ کے ہاتھ سے جگہ کے واسطے بھی لوگ کو جمع کرا سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
اسکی پیچھے پڑا تھا مار کر فرمائے ایسا ارادہ کریگا تو اللہ تعالیٰ تجھے رسولؐ کی جگہ ابوسفیان بولا میری بات آپ  
فرمائے اب مجھے یقین ہوگا کہ آپ تحقیق نبی ہیں روایت کے میں زبیر اور بیہقی اور ابو نعیم نے دخیہ کلبی رضی اللہ عنہ سے

کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا خط کسری کو پہنچے بعد کسری نے صنعا کے حاکم کو لکھا کہ تیری زمین طرف ایک شخص  
 لکھ کر مجھے اپنے دین طرف بلاتا ہے اسکو تنبیہ کر نہیں میں تجھے سزا دیوں گا صنعا کا حاکم یہ کیفیت نبی صلی اللہ  
 علیہ وسلم کو لکھ بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم قاصد دن کو پندرہ روز رکھ کر بعد فرمائے تمہارا صاحب  
 کو جا کر بولو میرا رب تمہارا رب کو آجکی شب قتل کیا پھر وہ لوگ گئے بعد معلوم ہوا کہ اسی شب کسری  
 مارے گیا ابن سعد کے روایت میں آیا ہے کہ کسری کا نائب جو صنعا میں تھا اسکا نام باذان  
 اسی روایت میں آیا ہے کہ حضرت فرمائے آجکی شب کو سات گنتھے گزرے بعد کسری پر اس کے  
 فرزند شیردیز کو مسلط کیا سو اسکو قتل کیا پھر باذان اسلام لایا اور کسری نے ابو یعلیٰ اور یحییٰ نے کہ ایک فرزند نبی صلی اللہ  
 علیہ وسلم کو گول سے سختی کرتے کرتے فرمائے اب تھوڑے عرصے میں اس طرف سے ایک جماعت آگئی کہ وہ بہترین اہل  
 مشرق میں پھر عمر رضی اللہ عنہ اٹھ کر اس جانب میں گئے دیکھے کہ عبدالقدیس وفد آتی ہے روایت کے میں کم نے اس  
 رضی اللہ عنہ سے کہ عبدالقدیس وفد پھر سے آئی سو حضرت پانچ تھی حضرت انسے اٹلی بستی کا احوال بیان فرمائے  
 اور کہے تمہارے ملک میں ایک قسم کا ضربا ہی اسکا بیہ نام اور ایک قسم کا ضربا ہی اسکا بیہ نام مغرض ان کے ملک میں  
 جتنے قسم ضربے کے تھے سب کے نام بیان کیے ان قوم سے ایک شخص عرض کیا یا رسول اللہ ما باپ میرا آپ پر سے  
 واللہ آپ ہجر میں پیدا ہوئے ہوتے تو بھی اس سے زیادہ نہ جانتے میں گواہی دیتا ہوں بیشک آپ اللہ کے  
 رسول ہو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تم میرے پانچ بیٹھے ہی تمہاری زمین مجھے نمود ہوئی میں اہل سے  
 آخر تک اسکو دیکھا اور ضربے کے اقسام میں تمہارے یہاں بنی ہتھیری اسکو کھانے میں فتنہ ہوا ہے اس میں  
 کہ حضرت نہیں روایت میں بیٹھے نے جریر بن جحلی رضی اللہ عنہ سے کہ پہلے بار میں دینے کو آیا سو باہر مکر لیا  
 دہا ہرینا پھر سجدی میں داخل ہوتے ہی لوگ مجھے دیکھنے لگے میری بازو سے ایک شخص تھا اسکو پوچھا لوگ مجھے  
 دیکھ رہے ہیں کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا کچھ نہ کہو فرمائے اُسے بولانی صلی اللہ علیہ وسلم تمہارا  
 ذکر بخوبی کے خطبہ پڑھتے تھے کہ اس میں وحی کے آثار ظاہر ہوئے بعد فرمایا ایک شخص اس دوازے سے اٹا ہنسی والو

میں پہنچی اور اسکے منہ پر شہدائے ہمدردی وایت کے ہستی اور بخاری اپنی تاریخ میں دلیل بن حجر رضی اللہ عنہ سے  
 کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہو سونکر میں حاضر ہونے سے آئیکے قبل تین روز کے حضرت اپنے نزدیک وانکو فرما  
 کہ فلانا آتا ہے وایت کے میں پہنچی اور ابو نعیم نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم یاسین خف میں تھا  
 دو شخص ایک انصاری اور ایک ثقیفی حضرت پاس آئے حضرت انکو فرمائے تم کس واسطے آئے سو میں کہوں یا تم کہتے ہو  
 دونوں عرض کئے یا رسول اللہ آپ ہی فرماتا ہوں یقیناً یہ ہو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ثقیفی کو فرمائے تم آئے ہو  
 اپنی شب کی نماز اور نیا رکوع اور سجدہ اور روزہ غسل جنابت پہنچنے اور انصاری کو فرمائے تم آئے ہو پوچھنے اپنا  
 کھانا گھر سے حج کے ارادہ اور اسکا کیا ثواب ہے اور عرفات میں کھڑے ہونا اور سرخونہ بنا اور بیت اللہ کا  
 طواف کرنا اور حجرون پر گنہگارنا یہ سنکر وہ دونوں شخص کہے قسم ہے اسکی جو آپ کو برحق رسول کہہ بھیجا ہم سی جزا کا  
 سوال کرنے آئے تھے وایت کے میں احمد اور بیہقی نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معاذ کو عین طرف روانہ کئے  
 سو وصیت کرتے انکے ساتھ چلے وصیت تمام ہوئی بعد فرمائے اے معاذ شاید تم مجھے سال آئندہ نہ دیکھو میری قبر  
 اور جد پر گزرو گے یہ سنکر معاذ روئے اور حضرت وفات کے بعد میں آئے وایت کے میں بیہقی نے اہم کلمہ کہ نبی  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے بی بی ام سلمہ کو نکاح کئے بعد فرمائے میں مشک اور لباس نجاشی کو بھیجا تھا اسنے مرگیا  
 وہ یہ بلب پھر کر ایسا سو گیا ہی پھر کر آیا وایت کے میں کہم اور طبرانی نے سلمہ بن الکوازع رضی اللہ عنہ کے ایک روز میں  
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم پائیں تھا کسی نے اگر پوچھا تم کو کون حضرت فرمائے میں نبی ہوں پوچھا نبی کون اللہ تعالیٰ کے  
 طرف سے پیغام لایا لا پوچھا قیامت کب آوے گی نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے غیب بات اللہ کے سوا کوئی نہیں  
 جانتا بولا تمہاری تلوار مجھے دکھاؤ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی تلوار اسکے ہاتھ میں سے اسنے تلوار کھینچ کر بھی نبی  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تو جو مادہ کیا ہے نہ ہو سکیگا بعد فرمائے یہ شخص  
 اتنے وقت مادہ کیا تھا اور میرے ہاتھ کی لیکر مجھے قتل کرنا وایت کے میں احمد و زبیر اور ابو یعلیٰ اور بیہقی اور ابو نعیم  
 نے وایت اللہ رضی اللہ عنہ سے کہ میں بر اور تم کا معنی پوچھنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یاسین میں سوال کرنے کے

قبل فرمائے اسی اہمہ تم کیا واسطے آئے سو میں کہوں میں عرض کیا فرمانا کیے براور تم کا معنی پوچھنے آئے  
 میں عرض کیا قسم ہی اسکی جواب کو رسول برحق کر کر بھیجا میں اسی کا معنی پوچھنے آیا بعد فرمائے بدوہ  
 کہ اسکے کرنے پر دل کھلے اور تم وہ کہ دل میں خلش کرے روایت کئے میں بہت ہی نے عقبتہ بن غلام جہنی سے  
 کہچہ شخص اہل کتاب کے اپنی کتاباں لیکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے میں اگر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اطلاع  
 کیا حضرت فرمائے کیا واسطے مجھ سے پوچھا کرتے ہیں میں بھی ایک بندہ ہوں کچھ جانتا نہیں مگر وہ جو اللہ تعالیٰ  
 مطلع کیا پھر ضرور مسجید میں تشریف لائے اور دو رکعت نماز ادا کئے اور پھر توجہ مبارک پر خوشی کے علامت طاق  
 ہوئے اور مجھے فرمائے انکو بلو پھر وہ آئے حضرت فرمائے تم چاہتے ہو میں بتاؤ کہ تم کیا واسطے آئے کہ فرمانا حضرت  
 فرمائے تم ذوالقرنین کا قصہ پوچھنے آئے میں انکا احوال یہ ہے پھر وہ لوگ حضرت کی تصدیق کئے روایت کئے بہت ہی اہم  
 رضی اللہ عنہما کہے ابراہیم کا ایک آیا سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اس پر فرشتہ جو مکمل ہی میرا اس سلام کیا  
 کہا اس کو میں نے ایک بیابان میں جسکا نام صریح ہی سنانے لیجا تا ہوں بعد میں سے سواران آئے سو ان سے دریافت  
 کئے تو معلوم ہوا کہ اسی وراس بیابان میں رہتا ہوئی روایت کئے میں نے سجد اور حاکم اور بہت ہی نے ابی شہم کے میں مدینے  
 راستے میں چلتا تھا ایک باندی کیسی گندری میں اسکی کمر پر تھنہ لگا کر کھینچا غرض اسکے دوسرے روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 یا لوگ بیعت کرنے آئے اور میں بھی آجایا بیعت واسطے تھنہ دراز کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرما تو ہی  
 تین کھل اسکو کھینچا سو میں عرض کیا یا رسول اللہ میرے بیعت لینا ہے ایسی کت نہ کرو گنا فرمائے پھر اور  
 بیعت لے روایت کئے میں بہت ہی نے کہ ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوت کی حضرت اس کے بیان تشریف  
 لگئے اور ایک ختمہ منہ میں ڈال کر فرمائے یہ گوشت ناحق لئے سو مری کا ہی بعد دریافت کئے تو معلوم ہوا کہ وہ  
 کو اسنے اپنے ہمسا کی عورت کے یہاں سے رازن کے شوہر کے لئے نفی خالقون سے سو معجزہ روا کئے میں  
 تہذیب نے بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابتدا میں خالقون اپنے نہیں جفا کرتے  
 اور اپنی نگاہانی واسطے لوگوں کو ٹھلانے جت یہ آیت نازل ہوئی واللہ یعصمک من الناس یعنی

اللہ تعالیٰ جھکو چالیس لوگوں سے سو لوگوں کو جو محافظت اسطے تھے کہ نہ تم جاؤ اللہ تعالیٰ لوگوں کے لئے  
 مجھے نگاہ رکھے روایت ہے میں نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ ایک روز ابو جہل بن ابی سفیان تمام کے رو برو کر  
 اپنا منہ ہنسی پر رکھتا ہوا تھا و غری کی قسم کیا کرتا میں نے اسے دیکھا تو اس کی گردن کھنڈ لون غرض نبی صلی اللہ  
 علیہ وسلم نماز پڑھتے وقت کھنڈ لگا کر چلا پھر یکایک باتوں سے اپنے تئیں چاتا ہوا تو کچھ باہون لٹوا لوگ اس کو  
 یہ کیا ہے بولامیرے اور محمد کے درمیان آتش کی خندق ہے اور کچھ تو دستے میں بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرما اگر وہ  
 میرے نزدیک تو مافرت ہے اس کی ایک ایک پری جدا کرتے روایت ہے میں نے اسے اور یہ بھی کہ ایک شخص  
 کے میں اگر اپنے اوشان ابو جہل یا میں یا ابو جہل اس کو قہر دیکر ستانے لگا وہ سچا رہ ایک مجلس میں کہ جہاں  
 قریش جمع تھے اگر بولا ابو الحکم میری نہیں دینا اور میں غریب ہوں اس کے پاس سے کوئی دلوں کا قریش نے اشارہ نبی صلی اللہ  
 وسلم طرف کر کے ان پاچاں وہ تیرا حق دلوں کے پھر وہ شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس آگیا کیا حضرت اس کے ساتھ جا کر ابو جہل کو  
 پر مارے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابو جہل کے نکلا اور رنگ اس کا متغیر ہوا حضرت فرما اس کا بولے بولا میں نے گھر میں جا کر  
 اس کا حق لادیا لوگ کہے ای ابو الحکم تیرے بہت تعجب کی تھی درگھ دیا بولا میں کیا کروں رو کر پر مار رہی ہوں  
 میں اس کا رعب ہوا اور باہر نکلا دیکھا تو ان کے پاس ایک اونٹ براہ راست رہے دانوں کا کھرا ہوا اتنا براؤٹ  
 میں کہ کچھ دیکھتا تھا اگر میں کا حق نہ دیتا تو وہ مجھے کھا جاتا روایت ہے میں نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ  
 سے کہ ابو جہل آمد ولید بن مغیرہ وغیرہ چند شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مارنے کی تہذیب کر کے لے کر یہ نبی صلی  
 علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے ولید کو مارنے بھی حضرت نماز پڑھتے تھے ولید آیا دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 نظر نہیں آئے جا کر دوسروں کو اطلاع کیا سب جمع ہو کر آئے اور حضرت جس جگہ نماز پڑھتے تھے وہاں آئے تو  
 آواز دوسری جانب سے آنے لگا پھر وہاں گئے تو دوسری جہت سے آیا آخر لاچار ہو کر چلے گئے روایت ہے میں نے ابی ہریرہ  
 ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسجد حرم میں بکا کر قرآن پڑھا کرتے قریش کو اس سے ایذا  
 ایک زچا بہ حضرت کو پکڑا سونہا ان کے انکر گئے اور کھانا ان سے ہو پھر حضرت پاس آکر خدا کی

اور رحم کی گوند دینے کے حضرت دعا کے سب سے پہلے روایت ہیں قادی اور ابو نعیم کہ نضر بن حارث نے اکثر  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا دیا اور متعصب ہو کر تاکہ ایک روز دوسرے کا وقت تھا حضرت قضا حجت  
واسطے تشریف لگے عاد شریف تھی قضاء حاجت سے دور جا شریفہ الحجون پائش پہنچے کہ نضر بن حارث حضرت کو  
دیکھا دل میں بولا اتنی فرصت کا وقت نہ ملے گا کسی سے محمد کو آج مارنا اس ہی ارادے سے حضرت کے نزدیک ہو پھر  
یکایک دیکر بھاگا راہ میں سکو ابو جہل ملکر بوجھا کہاں گیا تھا بولائیں محمد کو داؤ سے مارنے ان کے ساتھ ملو دیکھا تو  
باگاہ منہ کھول کر میرے پر حملہ کرنے لگے میں دیکر بھاگا ابو جہل بولا محمد کا یہ سحر ہی روایت کے ہیں قادی اور بیہقی کہ جب  
جبکہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم حج میں تھے چاروں طرف سے تیرا آئے تھے اور اللہ تعالیٰ اسکو بھیڑ دیتا تھا اور  
عبداللہ بن شہاب پکارا نکلا محمد کہاں ہی مجھے تباؤ اگر وہ مجھے تو میں نہیں پہچانتا بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے بازو  
کھڑے تھے پروہ ملعون حضرت کو نہ دیکھا صفوان اسکو ملامت کرنے لگا کہ محمد میرے بازو سے کیوں نہیں ہارتو بولا  
واللہ میں انکو نہیں دیکھا میں کی قسم کھا کر بولتا ہوں محمد سے محفوظ ہیں ہم چار شخص قسم کھا کر انکو مارنے نکلے پر کوئی ان  
تک پہنچ نہ سکا وحی کے وقت علامہ طاہر مروتے تھے سو حجرہ روایت کے ہیں ابی الدینانی ابی جعفر  
کہے جبریل نے باتان ہو بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے کرتے سو آواز ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو تیار انکو نہ دیکھتے  
روایت کے ہیں احمد اور زبیدی وغیرہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے کہے جب بنی صلی اللہ علیہ وسلم پر اتڑتی تو  
چہرہ شریف پائش شہد بھیجی کی آواز کی سی تار روایت کے ہیں بخاری اور مسلم نے بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہے  
میں بھی مومن نہایت سر کے ایام میں جب بنی صلی اللہ علیہ وسلم پر اتڑتی تبت شریف سے عرق جاری ہوتا  
روایت کے ہیں ابن سعد ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہے میں دیکھا بنی صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ پر سوار  
رہتے اور وحی اتڑتی اونٹ کے منہ سے نکلتے لگتا اور پر خرم جاتے ایسا معلوم ہوتا کہ اب یا انون تبت جاؤ  
اکثر اونٹ بٹھ جاتا رہا کہ بنی امیہ اور بخاری اور طبری نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے کہے تین  
آیت لا یستوی القاصدون المؤمنین والمجاهدون فی سبیل اللہ لکھنے صلی اللہ

علیہ السلام فرماتے ہیں کہ تم اندھے تھے سو اگر عرض کئے یا رسول اللہ مجھے طاقت ہو تو اللہ جہاد کرنا چھوڑنا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 پر وحی آئی سو تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مادی ہری مادی تھی اس قدر میرے روزن ہو کہ مجھے میرا پاؤں ٹوٹ جانے  
 کا اندیشہ ہو چھوڑا فاقہ ہوا اور غیر اوی الضر زنازل ہوا متفرق مجھ کوں کا بیان روت  
 کئے میں بخاری اور مسلم ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ میں ایک دن بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ  
 آپ سے احادیث بہت سننا ہوں پھر بھول جاتا ہوں بنی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھاری چار درجہ او سو میں چار  
 پچھایا بنی صلی اللہ علیہ وسلم تہ سے کچھ ڈالے ساکے اور فرمائے اسکو اپنے سے لگا سو میں اسکو اپنے سے لگا لیا  
 پھر بعد میں کوئی حدیث نہیں بھولا روایت میں کلم اور بیہقی اور طبرانی نے عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما  
 سے کہ حکم بن عاص بنی صلی اللہ علیہ وسلم پاس میں تھیا اور حضرت باتان کے تھے چڑھانا ایک با بنی صلی اللہ علیہ وسلم  
 فرمائے تو ویسا ہی ہو سو اسکا منہ تیرا ہوا اور مرے دو نہیں تھیا روایت کئے میں کہ کہ عبد اللہ بن عامر بن  
 کرز کو بنی صلی اللہ علیہ وسلم پاس لائے حضرت اسیر لعاب شریف ڈالے اور دعا  
 یہ کہ وہ لڑکا لعاب شریف چاتنے لگا بنی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ مستحق یعنی میرے بیوا لاہو کا عبد اللہ  
 جہاں کہیں زمین کھودے تو وہاں سے پانی نکلتا روایت کئے میں ابن عباس کہنے عایشہ رضی اللہ عنہا سے  
 کہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو بلوا کر فرمائے اس گھوٹھی میں محمد بن عبد اللہ کا نقش کندہ  
 کرواؤ وہ انکو گھوٹھی روپے کی تھی مہر کندہ پاس سے اس نے نقش محمد رسول اللہ کا کھود کر لایا علی مرتضیٰ  
 فرمائے میں نے تجھے یہ کھود کا حکم کیا تھا مہر کندہ بلا میں ہی نقش کھودنا تھا لیکن اللہ تعالیٰ میرا تہ پھیر دیا  
 اور مجھے اسیر طلاع ہوئی بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تبسم کر فرمائے میں رسول اللہ ہوں روایت  
 کئے میں بخاری اپنی تاریخ میں اور بیہقی اور ابو نعیم اور ابن مردودہ انس رضی اللہ عنہ سے کہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم  
 و سلم کے ہمراہ شریف میں آیا وہاں چند شخص تان اٹھا کر دعا مانگتے تھے بنی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ ان لوگوں  
 میں تو دیکھتا ہوں سو تم دیکھتے ہو تو میں عرض کیا آپ کیا دیکھتے ہیں فرمائے انکے ماتوں میں نور ہی میں عرض

کیا یا رسول اللہ آپ عا مانگو تا وہ نور مجھے بھی سے سودعا کئے اور وہ نور مجھے دے لگا رویت کے میں  
 امام محمد اور نسائی اور حاکم نے عبد اللہ بن مسعود سے کہ حدیث میں صلح نامہ لکھتے تھے کہ تین جوان ہنسنا رہا تھا  
 ہو دعا کے ارادے سے وہ چلے گئے انکو دیکھ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا کئے اللہ تعالیٰ انکی آنکھ لے لیا  
 ہم اٹھ کر انکو پکڑے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے پوچھے تم کو کون ان دیا ایسی کسکے مان میں آئے  
 میں کہے کوئی نہیں پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کو چھوڑ دئے سی پر یہ آیت نازل ہوئی ھُوَ  
 الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ لِيَأْخُذُوا بِحَدِيثِ اللَّهِ أَنْ يَقُولُوا سُبْحَانَ اللَّهِ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللَّهِ الْفَاسِقِينَ  
 ابو نعیم کہ بدر جنگ کے روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک شہت بالو لیکر مشرکوں پر چلے کافروں کوئی باقی نہ رہا  
 مگر اسکی آنکھ میں بالو پڑی مشرکان آنکھ میں لگے اور کہہ رہا تھا نہ سدا روایت میں یہی ہے حدیث میں البیان  
 رضی اللہ عنہ کے کہ اصرار کے جنگ میں ایک شب اللہ تعالیٰ چلا تھند نہایت ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 فرمائے کون جا کر کافروں کی خبر لایگا تو وہ قیامت میں میرا ہمراہ رہیگا کوئی جواب دیا دوسرے بار بھی فرمائے  
 کوئی جواب دیا بعد حضرت نے حدیث کا نام لیکر پکارے حدیث جواب دے حضرت فرمائے کیا واسطے اولی  
 جواب دے حدیث عرض کئے یا رسول اللہ تھند کے لئے جواب دے یا فرمائے تم جا کر کافروں کی خبر لاؤ اور وہاں  
 جا کر آئے تنگ ہو کو تھند نہ ہوگی پھر حدیث جا کر خبر لائے انکو ایسا معلوم ہوتا تھا گویا حمام میں میں چکر کر آئے بعد  
 تھند ہونے لگی بعض روایتوں میں آیا یہ حدیث جاتے وقت عرض کئے یا رسول اللہ مجھے مار پرنے کا اندیشہ ہے  
 مگر اسیر ہو گیا اندیشہ ہی حضرت فرمائے تو اسیر ہو گا روایت میں ابو نعیم نے عمر بن عبد العزیز سے کہ حدیث  
 کی صلح میں تم نینہ لکھنے پائے تھے وہاں کی راہ نہایت تنگ تھی گویا نعل کی دواں کیسا گذرنا مجھے وہاں سے  
 دشوار معلوم ہوتا تھا پھر وہ راہ سقد کشادہ ہوئی کہ لوگ شہت کو صفان باندھ کر گذرے اور اللہ تعالیٰ اس  
 کو ایسا روشن کیا گویا چاندنی پرتی ہی جب صبح ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اجا شہت ہمارے نہ تھے تو  
 تھیں بھون کو اللہ تعالیٰ بخشا مگر سرخ اونٹ کے سوار کو پھر وہ کوئی سوچا بدیہ کرنے لگے تو

معلوم ہوا کہ وہ ایک شخص بنی ضمہ کا ہی سیف البحر میں رہنے والوں سے لوگ اسکو کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس چل کرے لئے مغفرت مانگینگے بولامیرا و نث گم گیا سو ملنا میرے پاس ایہم ہی مغفرت مانگنے سے غرض وہ اوتھ دھونڈنے گیا اور پہاڑ پر سے پھسل کر گر مرا اور جانور اسکو کھائے روایت کئے ہیں احمد ابن سعد اور بیہقی اور ابو نعیم نے سفینہ سے مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کچے میرے تئیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سفینہ بچے کشتی کر کر نام رکھے اسکا سبب یہ ہے کہ ایک بار نبی صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے ساتھ نکلے سامان کا ان پر بوجا ہوا سو حضرت مجھے فرمائے تیری چادر بچھا میں چادر بچھا یا سامان تمام لوگوں کا اس میں ڈال کر میرے سر پر ڈھرے اور فرمائے تو سفینہ ہی اسکو اٹھا سو اس وزرے میں اگر سات اونٹ کا بوجا اٹھاؤں تو مجھے گران نہیں دستار وایت کئے ہیں ابن ابی شیبہ نے جعفر بن عمرو بن امیہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم چار شخص کو چار جہت سے ایک کسری طرف اور ایک کو قیصر طرف اور ایک کو مقتویس طرف اور عمرو بن امیہ کو بخاشی طرف یہ لوگ سو کر ہوشیار ہوئے تو جو شخص جس طرف جانے مقرر ہوا تھا سو اس ملک کی بولی اُسے بولنے لگا روایت کئے ہیں بیہقی اور ابن عساکر نے معقیب عامی سے کہے جتنا لوداع میں حج سے فراغت پا کر میں ایک گھر میں گیا وہاں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے تھے اور عامی کے لوگوں سے ایک شخص کو بچا اُسی وزر پیدا ہوا تھا سو حضور میں لایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کے سے پوچھے ای لڑکے میں کون ہوں بولا آپ اللہ کے رسول ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے باریک تو سمجھ بولا بعد وہ لڑکا بات نہ کیا یہاں تک کہ جو ان ہوا اس کے کو ہم مبارک الیامہ کہا کرتے تھے

باب چوتھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آداب اور حقوق وغیرہ میں جو امت پر لازم ہیں اس باب میں چار فصل ہیں فصل پہلا آداب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و توقیر کرنا اور آداب کی رعایت کرنا امت پر فرض ہے جو شخص آداب میں قصور کرے اور اس جناب شریف میں کلمے ادبی کا کہے تو کافر ہوتا ہے جملہ آداب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ ہے کہ حضرت کے حضور میں سخن بکا کر یا گھر

نہ کرنا اللہ تعالیٰ فرماتا ہی یا ایہا الذین امنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی  
 ولا تجہروا له بالقول کجہر بعضکم لبعض ان تحبط اعمالکم وانتم لا تعلمون  
 ان الذین یغضون اصواتہم عند رسول اللہ اولئک الذین امتحن اللہ  
 قلوبہم للتقویٰ لهم مغفرۃ واجر عظیم ای ایمان والو اونچی نکرو اپنی آوازیں نبی کے  
 آواز سے اوپر اور اس سے نہ بولو گھگ کر جیسے گھگتے ہو ایک دوسرے پر کہیں کارت نہو جاوین تمہارے  
 اور تم کو خبر نہو مقرر جو لوگ نبی آواز بولتے ہیں رسول اللہ کے پاس ہی ہیں جنکے دل جانچے ہیں اللہ نے اذ  
 کے واسطے انکو معافی ہی اور نیک دیکھے اللہ تعالیٰ کس تاکید سے فرماتا ہی پھر اگر کوئی ایمان کے رویے پر وائی  
 سے اس کا خلاف کرے تو کافر ہوگا اور یہ آیت نازل ہوئی بعد صحابہ رضی اللہ عنہم بات بہت دیکر  
 کرتے تھے ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سخن اتنا آہستہ کرتے تھے گو یا خلوت کرتے ہیں اور عمر رضی اللہ عنہ اس  
 آہستہ کہتے تھے بدو نہ ہر ائے کے معلوم نہیں ہوتا تھا اور ثابت بن قیس انصاری ہمیشہ بات پکار کر کرتے  
 تھے سو یہ آیت نازل ہوئی بعد اپنا عمل کارت گیا اگر گھر میں بیٹھ گئے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 انھوں نہیں آنے کا سبب دریافت فرمائے تو معلوم ہوا اس آیت کے نازل ہونے سے وہ گھبرائے ہیں رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم انکو بلو کر فرمائے تمہارا عمل کارت نہ ہوا اور تم بہشت میں جاؤ گے سو ثابت یمامہ کے  
 جنگ میں شہید ہوئے اور یہ ادب جیسا حضور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کرتے تھے ویسا ہی اب  
 بھی قبر شریف پاس امجد مسجد نبوی میں اور احادیث پر ہتھے وقت بات پکار کر نہ کرنا صریحت اور عزت  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جیسی حالت زندگی میں تھی وفات کے بعد بھی ویسی ہی ایسی کلمہ کلمات میں  
 امر یا نہی یا اجازت یا تصرف حضرت کے روبرو سبقت نہ کرنا تاکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم امر فرما دیا نہی  
 کرے یا اذن دے اللہ سبحانہ فرماتا ہی یا ایہا الذین امنوا لا تقفوا بین یدی  
 اللہ ورسولہ واتقوا اللہ ان اللہ سميع عليم ای ایمان والو اگر نہ ہو اللہ سے اور اس کے

رسول سے اور دے رہے ہو اللہ سے اللہ سنتا ہی اور جانتا یہ حکم جیسا حیات میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تھا بعد وفات کے بھی وہ حکم قیامت تک قی ہی منسوخ نہیں ہوا احکام و سنن جو اس جناب سے ہی اس پر بھکر اپنی عقل سے نہ کہنا یہاں معلوم ہوا کہ اگر کوئی حکم خلاف عقل ہی کر کر ظاہر میں معلوم اس پر اسکا ل نہ کرنا اور قیاس سے حضرت کے قول پر اعتراض نہ کرنا اور عقل کے مطابق اسکو کرنے کی تاویل نہ کرنا از انجملہ حضرت محل نہر میں تشریف رکھے تو باہر سے نہ پکارنا اے تک صبر کرنا اللہ تعالیٰ فرماتا ہی اِنَّ الدِّينَ يُبَادُّونَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحِجَابِ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوا حَتَّى تَخْرُجَ اِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَهُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ جو لو پکارتے ہیں تبھکو حجر کے باہر سے وہ اکثر عقل نہیں رکھتے اور اگر صبر کرتے جب تک تو نکلتا انکی طرف تو انکو بتہر تھا اور اللہ بخشتا ہی مہربان از انجملہ حضرت کا نام شریف لیکر جیسا آپسین پکارتے ہیں پکارنا بلکہ یا رسول اللہ یا نبی اللہ ادب کے ساتھ کہنا اللہ تعالیٰ فرماتا ہی لَا تَجْعَلُوْا دُعَاءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا تم تھہر اور رسول کو پکارنا اپنے اندر اس کے برابر جو پکارتے ہیں تم میں ایک کو ایک از انجملہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی پکارے تو جواب دینا فرضی اگرچہ نماز میں رہیں اور حضرت کو جواب دینے سے نماز باطل نہیں ہوتی اللہ تعالیٰ فرماتا ہی يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ اٰی ایمان والو مانو حکم اللہ کا اور رسول کا جسوقت بلاوے تم کو ایک کام پر جس میں تمھاری زندگی ہی از انجملہ کسی محکم کام پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہو تو بدون اجازت لئے کے حضرت سے نہ جانا اللہ تعالیٰ فرماتا ہی اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ وَاِذَا كَانُوْا مَعَهُ عَلٰی اَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ يَذْهَبُوْا حَتّٰی يَسْتَاْذِنُوْهُ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ اُولَئِكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ يَعْنٰی ایمان والو میں جو یقین لائے ہیں اللہ پر اور اس کے رسول پر اور جب ہوتے ہیں

اسکے ساتھ کسی جمع ہو نیکی کام میں تو چلے نہیں جاتے جب تک اس سے نہ ملین مقرر جو لوگ تجھ سے پروا نہ لے لیتے ہیں وہی ہیں جو مانتے ہیں اللہ کو اور اسکے رسول کو از انجملہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم را غنا نہ کہنا انظرنا بولنا اللہ تعالیٰ فرماتا ہی یا ایہا الذین امنوا لا تقولوا را غنا و قولوا انظرنا واسمعوا وللكافرین عذاب الیم ای ایمان والو تم نہ کہو را غنا اور کہو انظرنا اور سنتے رہو اور کافروں کو دکھ کی مار ہی قصہ اسکا یہ ہے کہ صحابہ مجلس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹھتے اور حضرت کا سخن سنتے جہاں کہیں ہو مطلب معلوم نہ ہوتا کہتے یا رسول اللہ را غنا یعنی ہمارے طرف متوجہ ہو اور مطلب سمجھاؤ یہود اس لفظ کو سکر حضرت کو کسی بات پر را غنا زبان دبا کر کہتے اور وہ لفظ عبرانی زبان میں کالی تھی سو اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ادب کھایا کہ را غنا مت کہو اگر کہنا ہو تو انظرنا کہو کہ اسکا معنی بھی وہی ہے از انجملہ حضرت کے گھر میں بدولت ہوائے کے کھانے نہ جاوین اور کھائے بعد باتان کرتے نہ بیٹھیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہی یا ایہا الذین امنوا لا تدخلوا بیوت النبی الا ان یؤذن لکم الی طعام غیر ناظرین اناہ و لکن اذا دعیتم فادخلوا فاذا اطعمتم فانشرروا ولا مستانسیف حدیث ان ذلکم کان یؤذی النبی فلیستحبی منکم واللہ لا یتحبی من الحق یعنی ای ایمان والو مت جاؤ گھر میں نہ بیٹھو جو تم کو حکم ہو کھانے کے واسطے نہ راہ دیکھنی اسکے پکے کی لیکن جب بلا وقت جاؤ تو نہ آپس میں جی لگانا باتوں میں تمہاری اس حرکت سے تکلیف تھی پیغمبر کو پھر شرم کرتا تھا تم سے اللہ شرم نہیں کرتا تھا ایک بات بتانے میں آیت کا نشان نزول یہ ہے کہ چند لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھانے کا وقت ٹانگ کر حضرت کے محل میں آئے آفت زماں چھینے کا حکم نہ تھا اور کھانا تیار نہ ہو کیا انتظار کرنے سے اللہ صاحب نے مسلمانوں کو ادب کھانے کا وقت ٹانگ کر جو جایا کرتے ہیں جانا تا کہ تم کو ملے تو جاؤ اور کھانا پکے تک انتظار کرتے نہ رہو بخاری کی روایت میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بی بی زینب کا ولیمہ کرے سو لوگوں کو دعوت کئے لوگ اگر کھانے لگے تمام لوگ کھا کر چلے گئے مگر

شخص باتان بیگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جا کر تشریف لائے تو بھی وہیں بیٹھے تھے حضرت کی فرمائش پر  
 شرم و ملا خطہ بہت تھا انکو کچھ نہ فرما کر بھی گئے پھر وہ بیٹوں شخص چلے گئے حضرت کو معلوم ہوئے تو تشریف لائے منور دلیز  
 میں پاؤں نہیں رکھے تھے کہ پرہیزگاری کی آیت عورتوں کو چھپانے کے حکم میں تری از اجماع حدیث کی روایت بغیر سے کرنا  
 عبد الرحمن بن ہمدی جو بڑے عالم محدث تھے حدیث روایت کرتے وقت لوگوں کو تاکید کرتے خاموش  
 رہو اور کہتے جیسا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بات سنتے وقت آواز بلند کرنا روا تھا ویسا ہی حضرت کی  
 حدیث کہتے وقت پکار کر بات کرنا روا نہیں اور ایک بار سعید بن المسیب تھے کوئی اگر ان سے  
 حدیث پوچھا انھوں نے ٹھیک جواب دے اسنے بولا تم کا ہی کو اُٹھے کہ تم کو مشقت ہوئی تو کوئی نہیں دے  
 علیہ وسلم کی حدیث کو لیکھ کر بولنا میں مکروہ جانتا ہوں اور محمد بن سیرین منہ سے سنتے اسوقت ذکر  
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اجماع و تو نہایت خشوع اور فروتنی کرتے اور سلف کے علماء سے منقول ہی کہ بے وضو  
 حدیث کو روایت کرنا مکروہ ہی اور ابو مصعب کہتے ہیں امام مالک حدیث کی روایت کرنا چاہتے تو کیرے پاک  
 پہنتے اور با وضو رہنے کوئی مالک سے اسکا سبب پوچھا تو کہے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سنہی  
 اسکو آسان سمجھنا اور مطرف سے روایت ہی امام مالک کے یہاں لوگ آوے تو باندی کو بھیجی دریافت  
 کروا تے کہ تم مسئلہ پوچھنے آئے ہو یا حدیث سننے اگر مسئلہ پوچھنے آئے رہے تو جلد نکلا آتے اور ان کے  
 مسئلہ کا جواب دے اگر کہتے ہم حدیث سننے آئے ہیں تو غسل کرتے خوشبوئی لگاتے پاک کیرے پہنتے  
 سبز دستار باندھتے طلیس سبز یا سیاہ اور کر نکلتے اور سخت تھا اس پر بیٹھتے اور بہت خشوع و خضوع سے  
 حدیث بولتے اور فراغت پائے تک بخور جلا یا کرتے اور عبد اللہ بن المبارک سے روایت ہی کہ ایک روز  
 امام مالک حدیث روایت کرتے تھے کچھ آنکو سولھ بار کا تا چہر متغیر ہوا اور رنگ زرد پراپ حدیث کو  
 قطع مکے میں بولا آج آپ کی حالت دیکھ کر میں بہت تعجب کیا تو کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و  
 اجلال واسطے میں صبر کیا اور امام مالک حدیث کی روایت چلتے وقت یا کھڑے ہو کر کرنا مکروہ جانتے

ایکبار شہام بن عمار نے مالک سے ایک حدیث کھڑے کھڑے پوچھے مالک انکو میرے دے مار پھر ہر بار  
 انکو میری حدیث کو شہام کے بدترین سے زیادہ مارتو بہتر تھا تا میں اس سے زیادہ حدیثیں سننا فصل دوم  
 حضرت کے حقوق میں حقوق اس حضرت کے امت پر بہت ہیں برحق یہی ہے کہ حضرت پر ایمان لانا اور نبوت کا  
 اقرار کرنا کہ یہ ایمان کا جزو ہے بدوں اس کے ایمان صحیح نہیں جب ایمان لانا فرض ہو تو حضرت کی اطاعت اور  
 پیروی کرنا بھی فرض ہو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اطِيعُوا اللَّهَ وَاطِيعُوا الرَّسُولَ**  
**لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ** یعنی اے ایمان الو حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا شاید تم پر رحم ہو اور اطاعت  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عین اطاعت اللہ تعالیٰ کی قرآن میں فرماتا ہے **مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ**  
**فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ** یعنی جو نے حکم مانا رسول کا اُس نے حکم مانا اللہ کا غرض اس بیان میں بہت سی آیتیں  
 آئے ہیں بجا ذکر کرنا تطویل ہے فصل تیسرے حضرت سے محبت رکھنے کے بیان میں محبت رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کی فرض ہے صحیح حدیث میں آیا ہے ایمان لایگا کوئی جب تک کہ رسولوں میں اس کے پاس دوست  
 اسکے باوجود ہے روایت کئے بخاری وغیرہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے کہے میں  
 میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عرض کیا یا رسول اللہ آپ میرے پاس سے زیادہ دوست ہیں مگر  
 میرے جی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ایمان لایگا کوئی جب تک کہ اس کے پاس زیادہ دوست  
 محبوب رسولوں اسکے جی سے نبی عمر رضی اللہ عنہ کہے قسم ہی اس خدا کی جو آپ پر کتاب نازل کیا اب آپ  
 میرے پاس زیادہ محبوب ہیں میری جی سے حضرت فرمائے کالان یا عمر یعنی اب تو پہچانا حقیقت حال  
 کو معلوم کریں کہ انسان اپنے جی کو محبت رکھنا جلی ہی سو اس لئے عمر رضی اللہ عنہ فرمائے مگر میری جی حب  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمائے میری محبت چاہئے کہ اپنے جی سے بھی زیادہ ہو تو انکی  
 جلی بغیر یا نہیں اور محبت حضرت کی انکے پاس اپنے جی سے زیادہ ہوئی اور بعضی روایتوں میں آیا ہے کہ  
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکو یہ ارشاد فرماتے وقت اپنا دست مبارک عمر کے سینے پر مارا اس مار کی برکت

سے انکے دل میں محبت بڑھ گئی معلوم کریں کہ محبت کا نتیجہ یہ ہے کہ محبوب کے ساتھ روحانی اتصال ہو  
 اگرچہ جسم کے دیکھتے جدا ہی رہے پھر جو کوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دوستی رکھیں گا تو حضرت کے  
 ساتھ ہوگا جیسا کہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص حضور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کے اگر عرض کیا یا رسول اللہ قیامت کب ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تو قیامت کے لئے کیا تیاری کیا  
 اُس نے بولا میں کچھ بہت ہی نمازاں اور روزہ اور صدقہ دیا کیا نہیں مگر میں اللہ کو اور اس کے رسول کو  
 دوست رکھتا ہوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمے تو جس کو دوست رکھتا ہے اس کے ساتھ ہو رہے گا رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے بہت علامتیں ہیں منہا حضرت کی اقتدا کرنا ہی بہت محبت کی بڑی علامت ہے  
 جن نے حضرت کی اقتدا کر لیا اور حضرت کی سنت پر قائم رہا اور حضرت کے طریقے پر چلے گا اور ہدی اور سیرت  
 پر مضبوط ہوگا اور شریعت کے حدود پر توقف کرے گا اور ملک حکام سے قدم باہر نہ دے لے گا تو اس شخص کی  
 محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کامل ہے اور جس قدر ان چیزوں میں نقصان ہوگا تو قدر  
 محبت کم رہے گی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ حُبِّبْکُمْ لِّلّٰهِ یَعْنِ  
 اِیُّ حُبِّکُمْ اِگر ہو گے تم دوست رکھنے والے اللہ کے تو پیروی کرو میری دوست رکھیں گے تم کو اللہ دیکھے  
 اللہ تعالیٰ اپنی محبت کی دلیل اور علامت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت کو اور اللہ تعالیٰ  
 کی محبت اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دونوں ایک ہی ہیں اور ایک دوسری کو لازم پری ہے  
 منہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر بہت کرنا علامت محبت کی ہے کہ جو کہ جس نے کسی چیز کو دوست  
 رکھتا ہے تو اس کا یاد بہت کرتا ہے تعجب محبت کا معنی یہی لکھتے ہیں کہ محبوب کا یاد بہت کرنا  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت ذکر کرنا سبکی سعادت علم حدیث کی خدمت اور سیر کے کتب کو  
 مطالعہ کرنے والوں کو حاصل ہے اور علم حدیث والوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک  
 نسبت خاص اور مخصوص ایک انسان ہی ہے کہ دوسروں کو نہیں اس لئے کہ احوال و صفات شریف حضرت کے

ہمیشہ انکے ذکر زبان اور مد جان ہی اور حوال متبرکہ کی دریافت اور صفات مقدسہ کی شناخت انکو  
 خوب حاصل ہی اور حال با کمال کی مثال گویا انکے آنکھوں کے رو برو کھری ہی جب لوگ نام شریف لیتے ہیں  
 انکے باطن میں ایک لذت حاصل ہوتی ہی اور اس جناب کی عظمت انکے دلوں میں مشاہدہ ہوتی ہی الحاصل  
 صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ ایک طور کی مشارکت ہی اگرچہ ظاہر کی محبت محرم رہیں مہاجب ذکر  
 شریف آوے تو تعظیم توقیر کرنا اور خشوع و خضوع ظاہر کرنا محبت کی علامت ہی صحابہ رضی اللہ عنہم پاس  
 جب کہ شریف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آتا تو روتے اور خشوع خضوع الئے ظاہر ہوتا اور حضرت  
 بیت و تعظیم سے انکے بدن پر بال کھڑے ہوتے تابعین سے اور انکے بعد کے علما سے بھی ایسا ہی ہوتا  
 آیا ہی ابو ابراہیم نجیبی کہے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر آوے تو مومن پر واجب ہی خشوع خضوع کرنا  
 اور حرکات سے باز رہنا اور حضور مقدس میں ہوتے تو جیسا ادب و رعیت اور احوال کرتے ویسا ہی ادب  
 اور حلال کرنا اور ابو یوسف بخاری نے پاس جب ذکر شریف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آتا تو اتنا روئے  
 کہ لوگ انہیں رحم کھاتے اور جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی مزاج میں ہنسی بہت تھی پھر جب ذکر نبی صلی  
 علیہ وسلم کا آتا تو رنگ انکا زرد ہوتا اور عبد الرحمن بن قاسم کے پاس جب ذکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 کا آتا تو انکا رنگ بدل جاتا اور پیت خم ہوتی لوگ اُسے پوچھے تمہاری یہ حالت کیا واسطے ہوتی ہی تو بولے  
 میں دیکھا ہوں سو تم دیکھتے تو انکار نہ کرتے پوچھے وہ کیا تو کہے میں محمد بن المنکدر کو دیکھا ہوں وہ  
 قاریوں کے پیشو تھے اُسے ہم جب حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پوچھتے تو انکو رونے آتا اور جب  
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر انکے پاس آتا تو رعیت سے انکے منہ پر خون کی ایک چھٹک رہتی اور زبان  
 خشک ہوتی اس قبیل کے بہت سی حوال تابعین اور انکے بعد کے علما سے منقول ہی منہما حضرت کی الفا کا  
 شوق کرنا بھی محبت کی علامتوں سے ہی کیونکہ محب کو سوائے اپنے حبیب کے دیکھنے کے چین نہیں رہتی خالد  
 بن معدان رضی اللہ عنہ جب اپنے بچھونے پر جاتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا شوق بیان کرتے

اور انصار و مہاجرین ایک ایک نام لیکر یاد کرتے اور کہتے میرا دل انکے یاد میں ہے اور شوق بہت ہو آیا تو حبلہ  
 مجھے انکی طرف کھینچ اور زندہ آئی بکت بھی پھری انکو رشتی اور ہلال رضی اللہ عنہ کو موٹکا وقت پہنچا انکی بی بی  
 و احسن نافعہ کر کے رونے لگی ہلال کہے و اطرباہ صبح بلکی ہم دوستوں سے محمد اور انکے اصحاب منہا اہل  
 بیت کی محبت بنی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی علامت بھی صلی اللہ علیہ وسلم کے آل کو اور قرابت والوں کو  
 اور عزت کو اور ازواج مطہرات کو دوست رکھنا فرض ہی انکی محبت میں احادیث بہت وارد ہیں حضرت  
 فرماہیں عنقریب مجھے خدا تعالیٰ کے پاس بلاوا اوگیا تو میں جاو گیا اور میں کھجور باس دو کھجور چھوڑا  
 ہوا ایک تو اللہ تعالیٰ کی کتاب تھی ہی دراز آسمان سے زمین تک یعنی نہایت وسیع و اوہ نوری آسمان سے زمین  
 تک پھیلا ہوا **سری** میری غیرت میرا اہل بیت اور اللہ لطیف جس نے میری خبر دیا کہ وہ دونوں حضرات جدا  
 نہ ہونگے سو دیکھئے میرا کئی ساتھ کیا سلوک کرو گے اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماہیں لوگو! کو تم محمد صلی  
 اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کی محافظت کرو انکو اذیت دیو مراد اہل بیت وہ لوگ ہیں جن پر صدقہ  
 پنا حرام ہے انکے اناموں کی تفصیل سری کتابوں میں بیان تفصیل ازواج مطہرات کی اور حضرت کی اولاد  
 کی دو حصین لکھا ہوا جس میں ہلال ازواج مطہرات کے بیان میں اللہ تعالیٰ فرمایا اے نبی  
 اُولٰٓئِکَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِکُمْ وَاَنْزَلَ اَحَدَہُمْ اَقْرَبَہُمْ یعنی نبی سے لگا وہی ایمان والوں  
 کو زیادہ اپنی جان سے اور اسکی عورتیں انکی ماہن ہیں اور یہ حکم ماہو نکاح حرم میں انکے نکاح کرنے اور انکی تعظیم  
 و توقیر کرنے میں انکو دیکھنا اور خلوت کرنا میں یہ حکم نہیں حضرت کے لیا ابی ہان میں اختلاف نہیں ہم  
 اول جو متفق ہیں انکا ذکر کرتے ہیں خدیجہ بنت خویلد بن عبد العزی بن قصى بن کلاب بن مرہ  
 بن کعب لوی ابن ابی بنی کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نک کے ساتھ قرضی ملتا  
 انہو اول نکاح میں ابی ہانہ بن نیش تمی کے تھے اسکے بعد انکو عتیق بن عاید مخزومی نکاح کیا اس کے  
 بعد انکو بنی صلی اللہ علیہ وسلم شرف ازبوت کے نکاح کے وقت خدیجہ کی عمر چالیس کی تھی اور بنی

اللہ علیہ وسلم کو چھ سو سال بی بی سبت عقلمند پوشیا تھے عالی نسبت تو مگر ان کے شوہر کا وفات  
 ہو تو قبر میں کے اکثر اشرف پیام کے وہ قبول نہ کئے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نبوت کے نشانیوں  
 دیکھ کر حضرت کے نکاح کے راعب ہو چکے ان کے باب تولید وراثت کے مہر حضرت کے نکاح میں دئے  
 مروی ہے کہ بی بی خدیجہ پیش ان حضرت کے نکاح کے خواب دیکھے تھے کہ آفتاب سمان پر ان کے گھر میں آیا  
 اس نور و تابان شہر ہوا اور مکی کے گھر تمام اس سے روشن ہو چکے یہ خواب درود بن نوفل سے کہے درود اس کی  
 تعبیر کے کہ پیغمبر آخر الزمان تجھے نکاح کرے سو ویسا ہی ہوا پھر عتبت کے بعد تمام کے اہل حضرت کی تصدیق  
 کئے اور اپنے اموال حضرت کی رضا جوئی میں صرف کئے ان کی زندگی بھری صلی اللہ علیہ وسلم دوسری بی بی  
 کو سپاہ نہ کئے اور حضرت کی اولاد تمام انہیں ہوئی مگر ابراہیم کہ مار قیطر کے بطن سے ہو بخاری نے بی بی ہریرہ  
 رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں کہ ایک جبریل علیہ السلام اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہے خدیجہ آب کے رکھنا  
 لاتے ہیں ان کو اللہ تعالیٰ اپنا سلام کہاہی اور بشارت دیاہی ایک گھر کی سبت میں موسیٰ کا کہ جس  
 ربح و ثقب نہیں اور امام احمد روایت کئے ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے  
 بہشت کے عورتوں میں افضل خدیجہ بی خولید کی بیٹی اور فاطمہ محمد کی بیٹی اور مریم عمران کی بیٹی اور آفریون  
 کی عورت اس کے سوا بہت احادیث فضائل میں ہیں اور بی بی صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیوں میں  
 افضل سے انہیں میں بہشت کے دسویں سال رمضان میں وفات ہوا جو بی بیوں میں دھن کئے ہیں  
 برسی عمر بی بی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چھ سال رہے سو وہ بہشت زمیں میں ہیں بن  
 عبد بن عبد و بن نصر بن مالک بن جشل بن عامر بن ابوی بن غالب قریش عامر یہ ان کا نسب  
 بی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ابوی بن ملہای اول نکاح میں سکران بن عمر بن عبد شمس کے تھے امتداد  
 بہشت میں ایمان لاکر اپنے شوہر کے ساتھ جنت کی دوسری ہجرت گئی ہر ملے کو آئے بعد ان کے شوہر کا  
 وفات ہوا بعد چند روز وہ نہیں ہو رہی بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا کے وفات کے بعد بہشت کے دسویں

سید بنی صلی اللہ علیہ وسلم چار سو درم کے مہر سے نکاح کئے مروی ہے کہ سودہ رضی اللہ عنہا جس سے  
آئے بعد خواب کیجئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اگر کوئی بیواؤں کے لئے خواب کیجئے تو  
لئے اس نے بولا اگر تو راست کہتی ہو تو میں مرد نکا اور خیر تجھے چاہیے بھی اگر تو خواب کیجئے کہ آپ کی لگا کر بھی  
ہی اور آسمان چاند اس پر گرا ہی یہ خواب بھی شوہر کو کہی انھوں نے کہے عنقریب میں مرد نکا اور رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم تجھے نکاح کر لیں گے انہیں چند دنوں میں سکران بیمار ہو کر انتقال پائے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نکاح کئے بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے کو ہجرت کے بعد حضرت سودہ وغیرہ اپنے متعلقان کو واپس بلا اور ان کی  
عمر زیادہ ہونے سے ہجرت کے انھوں سال حضرت چاہے طلاق دینا سو بی بی سودہ یہ سن کر ایک شب بی بی  
عائشہ کے گھر کو جانے لے راہ میں بیٹھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اب اس سے سے گزر کر عرض کیے یا رسول اللہ  
مجھے اب آپ کے چھوٹے بیٹے اور مرد کی خواہش اب باقی نہ رہی کہ میری جاتی ہوں کہ قیامت کے دن آپ کی بی بی  
میں میرا حق سونا میرا دن ہی میں عالت کو بخش دیں بنی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے طلاق سے درگدرا اور  
روز بی بی عالت کو دے سوال میں سنہ جو بن مجری انکافات ہو اقیع میں دفن کئے عالت صدیقہ  
بت ابی کہ صدیق عبد اللہ بن عثمان بن عامر بن عمرو بن جب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لؤی بن  
تیمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرہ میں سب ان کا بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ملنا ہی سوال میں بعثت  
دسویں سال نکاح کئے بی بی کی عمر اس وقت چھ سال کی تھی ہجرت کے دس سال میں بی بی عالت زنا  
ہو ابی صلی اللہ علیہ وسلم کے وفات کے وقت ان کی عمر اٹھارہ برس کی تھی ان کے سوا کسی کو ناری عورت کو بنی صلی  
علیہ وسلم نکاح نہ کئے بخاری وغیرہ روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھے آپ کون آدمی  
بہت دوست ہے تو فرمایا عائشہ وہ پوچھا مردوں کے کون تو فرمایا اس کا باپ بخاری وغیرہ روایت کئے  
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا عائشہ کی فضیلت بی بی بنو نضر تیری فضیلت کی ہے کہا تو میرا سوا  
بہت سی احادیث ان کی فضیلت میں آئے ہیں اور ان کی ہجرت میں دس سال میں بر فقیہ عالم فاضل

۱۲ ترمذی نے اپنی کوئی حدیث بتوڑ دی ہے میں ترک کر دیتا ہوں کہ وہ کہتے ہیں ۱۲

تھے اور قرآن کی معانی اور حلال و حرام کے احکام اور عرب کے اشعار سے خوب ماہر تھے اور اپنے  
 وقت میں فتویٰ دیتے تھے زکات و فہم کے سخن کرنے پر حضور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑی  
 جرات تھی اور حضور مقدس میں انکو ناز و نیاز تھا جیسا محبان اور محبوبان میں رہائی حسن و کھیاون ہجری  
 میں وفات ہو اقیعین دفن کئے جھامست برس کی عمر ہوئی حفصہ بنت عمر بن الخطاب بن نفیل بن عبد  
 العزی بن رباح بن عبد اللہ بن قرط بن زراح بن عدی بن کعب بن لوی بن غالب قریشی مدنیہ بن  
 کے قبل پانچ سال کے پیدا ہوا اور خنیس بن خذافہ بھی کے نکاح میں آئی اور اسلام لاکر انہیں کے ساتھ منکوی  
 ہجرت کئی برس کے جنگ کے بعد کفار وفات ہوا پھر حفصہ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکاح کئے بی بی کی کچھ بدی  
 سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خفا ہو کر ایک طلاق رجعی دے کر رضی اللہ عنہ کو اس سے نہایت رخ ہوا کہ سہین جبریل وحی  
 لائے کہ اللہ تعالیٰ حکم کیا ہے حفصہ سے رجوع کرنا کیونکہ وہ بہت روزہ رتی ہی اور شکو نماز بہت پر تھتی ہے اور  
 تمہاری عورت ہے بہت میں پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان سے رجعت کئے یہاں تک کہ ہجری میں وفات ہوا عمر  
 برس کی تھی زینب بنت خرم بن حارث بن عبد اللہ بن عمر بن عبد مناف بن عامر بن صعصعہ بن معاویہ بن  
 بن ہوازن بن منصور بن عکرمہ بن قیس غیلان ہلالی عامریہ انہوں فقرا کو بہت کھلا با کرنے تھے انکو ام  
 کہتے ہیں طفیل بن حارث کے نکاح میں تھے اس نے طلاق دیا بعد اس کا بہای عجمہ بن حارث نے نکاح کیا  
 بد کے جنگ میں شہید ہوا پھر اس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں تیس سال ہجری نکاح کئے بقولہ وہ بی بی  
 عبد اللہ بن جحش کے نکاح میں تھی حدیث عبد اللہ شہید ہوئے حضرت نکاح کئے چند مہینوں کے بعد وہ بی بی کا  
 وفات ہو اقیعین میں ازواج مطہرات کے انکو دفن کئے اکی عمر تیس کے تھی ام سلمہ انکا نام نہ بنت ابی  
 بن المخرمہ بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم بن قحطام بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب قریشی مخزومیہ نکاح  
 میں ابو سلمہ بن عبد اللہ کے تھی جحش کے دونوں ہجرت اپنے شوہر کے ساتھ گئی بعد میں کو ہجرت کئے ابو  
 احد جنگ میں زخم کھانے تھے سو زخم درست ہو کر حجاز الاخر کی آیتوں پسند چار ہجری میں تانے کے

تو کوفات پائے پھر عدی کے ایام تمام ہو بعد انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پام کئے بی بی عرض کئے یا رسول  
 اللہ میری عمر بڑی ہوئی ہے اور سابق کے شوہر کے بچے پیغمبر کا پس ہیں اور میری فراخ من شک و غیرت بہت  
 اور ایک عورتان بہت ہیں بھوکھا صورت بھلاؤ ہو سیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم جواب دے میری عمر تمھاری عمر سے  
 بڑی اور تمھارے بچے سو میرے بچے ہیں انکی پرورش کرونگا اور شک بہت جو کہے سو میں اللہ تعالیٰ کے پاس  
 دعا کرتا ہوں تا اللہ تعالیٰ اس شک کو تمھارے دل سے نکال دے کامود و عامل کے حد انکی دلیسے جاتا رہا اور سوال سنہ جارحی  
 میں حضرت انکو نکاح کئے مہر میں درم کا سہا بے گنت یا با ست پھر میں انکا وفات ہوا بقیع میں دفن کئے  
 عمر چوراسی برس کی تھی امہات المؤمنین میں سب کے بعد مومنہ زینب بنت جحش بن ابی عامر بن  
 صہ بن مرہ بن کعب بن عوف بن اسد بن خزیمہ بن حلیقان قریش کے انکی والدہ اُمّیہ مجھ بھی نبی صلی  
 علیہ وسلم کی حضرت نے انکو اپنے متنی زید کے لئے خواستگاری کئے تو زینب اور انکے بھائی عبداللہ قبول کئے  
 اور بولے آزادی غلام کو ہم نکاح نہ کر دیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے البتہ قبول کرنا پھر انھوں نے استاد کی  
 کئے تب یہ آیت اتری وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُمْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ  
 أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ  
 ضَلَالًا مُبِينًا یعنی کام نہیں کسی ایماندار مرد کا نہ عورت کا جب تمھارے اللہ اور اس کے رسول کے کام کہ  
 انکو اختیار اپنے کام کا اور جو کوئی بے حکم خدا کے اور اس کے رسول کے سوا راہ بھولا صریح چوک کر پھر  
 اور انکے بھائی بولے کو کیا مجال کہ خدا کے اور رسول کے حکم کو نہ مانیں اور گنہگار بنیں غرض زید کے ساتھ انکا  
 نکاح کر دئے لکن نکاح میں ایک سال سے زائد رہا بعد فقہ تعالیٰ انبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تین مطلق کیا کہ عمار  
 علم قدیم میں ایسا مقرر ہو چکا ہے کہ زینب تیری عورتوں میں داخل ہونا بھولا یا ہو اگر زید میں اور زینب میں ناموقت  
 ہوئی زینب سے اعتدالیان ظاہر ہو گئے زید تنگ ہو کر حضور میں عرض کئے کہ میں اسکو طلاق دیتا ہوں نبی صلی  
 اللہ علیہ وسلم فرمائے طلاق مت دے اور خدا سے زید چند روز صبر کئے اخیر میں ار ہو کر حضور میں عرض کئے یا رسول

اللہ میں زینب کو طلاق دے چکا ہے جب انکا عہدہ تمام ہوا تو حکم الہی ہوا کہ زینب کو نکاح کرنا نبی  
صلی اللہ علیہ وسلم زید کے ہی زبانی انکو پیام دے زینب کہے جناب یہی جنگ میں اسکی مشورت نہ کروں  
جواب دو گئی پھر نماز پڑھ کر مسجد میں گئے اور مناجات کئے کہ اے اللہ تیرا رسول مجھے خواستگار کی مکتوبی الگ  
اجنباب کے لایق ہوں تو مجھے نکاح میں سے الحال الکی دعا مستجاب ہو ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی اتری کہ  
فَلَمَّا قَضَى زَيْدٌ مِنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنَاكَهَا لِكَيْ لَا يَكُونَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ حَرَجٌ فِي أَزْوَاجِ  
أَدْعِيَائِهِمْ إِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ مَفْعُولًا یعنی پھر جب زید تمام  
کر چکا اور عورت سے اپنی عرض غرض نے نکاح کر دیا تھے اسکو تازہ مومنوں کو گناہ نکاح کر لینا جو روئے اپنے لیا  
لکون کے جب تمام کریں انہی اپنی عرض اور ہی الکا حکم کرنا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم زینب کے گھر تشریف  
لیگے زینب سر رکھوا لے بیٹھے تھے سو عرض کئے یا رسول اللہ بدو نکاح کا عقد ہو اور گواہ کے آپ کیا نصف  
لائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اللہ تعالیٰ نکاح باندھا گواہ جبریل یہ نکاح بھرت کے چوتھے سال ہوا ہی  
کی عمر اوقاف پندرہ سنی کی امتھی بی بی عاتقہ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عورتوں میں میر مرتبہ کی برائی  
نبی تو زینب کو ہی اپنی انکا وفات سب سے پہلے ہو باقیع میں دفن کئے اور ستر پر جھکی تھی  
صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ازواج مطہرات سے اول وفات اپنی کا ہوا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے  
کہ ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم ازواج مطہرات کو فرمائے تمہارے میں جس کے ہاتھ دراز ہیں وہ میرے اولیٰ  
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وفات ہوے بعد سب بی بیان اپنے ہاتھ مانپ کر دیکھے تو بی بی سودہ  
رضی اللہ عنہا کے ہاتھ سب سے دراز تھے جب زینب کا وفات ہوا تو مجھے ہاتھ دراز رہنے سے مراد  
سخاوت تھی کہ زینب بہت بڑے ہاتھ کی بی بی تھی صدقہ بہت دیا کرتی تھی جو پیر میرت  
الحادث بن ابی ظرار بن حبیب بن عابد بن مالک بن جندبہ المصطلق بن سعد بن کعب بن  
عمر بن رعبہ بن حارثہ بن عمر بن مدعیان بن عامر بن عامر المصطلق سابق نکاح میں مسافروں

مطلق کے تھے سپہ سالار ہجری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مطلق سے جنگ کے جویریہ مذہبیوں  
 میں ابی سوہنے میں ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کے لئے انھوں نے لکھا کہ تو نوں اوقہ دی تو ازاد ہئی ہے  
 کو جمال بغایت اور نہ ہر بھانک نہایت تہابی صلی اللہ علیہ وسلم کچھ لکے ابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 غنیمت کرانے کے تھے رات کے تھے اور پی پی عاتہ اس شرف رکھے تھے سو پی پی عاتہ کو اس کے دیکھنے  
 نہایت شگ ہو گئی صلی اللہ علیہ وسلم اس کو نکاح کہاں کرتے ہیں عرض جویریہ اگر عرض کی یا رسول اللہ  
 میں لائی اور میں بی بی ہوں حارث بن ابی ضرار کی جو پیشوا ہے اپنے قبیلے کا اور میں ہر بھانک میں  
 ثابت بن قیس کے پڑی اس نے آزادی واسطے انسا مال مقرر کیا کہ اس کو ادا کرنا میری غدور نہیں آپ کچھ عاتہ  
 فرماؤ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں یہ ساتھ اس سے ہر سلوک کرنا ہو کہی کیا فرماتے تیری کتابت کا  
 مال میں ادا کر دیا ہوں اور میں تجھے نکاح کرنا ہو چھو ثابت کامل دیکر ازاد ہوئی حضرت اس کو نکاح کئے اور  
 فہر چار سو درم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکاح کئے سو سکران بی بی کی قوم کے تمام اس کو لوگوں نے ادا کئے  
 مری کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے قبیلے پر تاخت لانے کے قبل جویریہ خواب کیجھے تھے چاند نیر سے کرتا ایک گوہر  
 آیا ہی چھ خواب کسی ظاہر نہ کر امیدوار تھی کہ یہ غیب سے اس کی تعمیر کیا ظاہر ہوتی ہے سو ان کو اللہ تعالیٰ یہ دولت  
 نصیب کیا نکاح کے وقت الکی عمر سال کی تھی یمن زہد و تقویٰ براتہا عبادت بہت کرتے تھے ان کا وفا  
 نہایت ہجری میں ہوا بیست سال کی تھی تعجب میں ہون کے ام حبیبہ بنت ابی سفیان بن حارث  
 امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف قصی نسب ان کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عبد مناف میں ملتا ہی بعت کے قبل  
 برس کے پیدا ہوا اور نکاح میں عبد اللہ بن حشر کے تھے دو نو سلام الکریم کی دوسری ہجرت گئے وہاں جاکر عبد  
 اللہ مرتد ہوا اور میں بھڑائی قبول کیا اور شراب پینا اختیار کیا چند روز میں وہ نہیں مر گیا بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 و سلم نے عمر بن خطاب کو بخاشی میں بھیجے تا ام حبیبہ کو اپنے لئے نکاح کرے ام حبیبہ رضی ہو کر اپنی طرف سے خالد بن  
 العاص کو وکیل کر کے بخاشی تمام مسلمانوں کو جمع کر کے چار سو دینار کے مہر سے نکاح کر دیا اور یہ بھی اسی وقت اپنے

یہاں سے گئے دیا اور لوگوں کو کہا نا کھلا یا اور شہر ہبل بن حسہ کے ساتھ مدینہ کو روانہ کیا سات ہجری میں  
 نکاح ہوا ابی بنی بہت پاکیزہ ذات اور نیک صفات عالی بہت بری سخاوت والی تھی سنہ چوالیس ہجری میں  
 وفات ہوا ابی عمر جو پتر برس کی تھی اور قبیعہ میں دفن کے صفیہ بنت حبیب بن اخطب بن سخمہ بن ثعلبہ  
 بن عسید بن گوٹ الخرج بن ابی حسیب بن النضیر بن النحام بن نجوم اسرائیلیہ بنی نضیر بن علیہ السلام کی  
 اولاد میں تھی بنی النضیر قبیلہ کے سردار کی بیٹی سابق نکاح میں سلام بن مشکم کے تھی اس کے بعد حامین کنانہ بن  
 ابی الحنفیہ کے تھی ان حنیہ کے جگہ میں مار پر اور صفیہ بن مذہن امی سودجہ کلبی الرحمت سے ایک باندی مانگے  
 حضرت ایک باندی لینے کا حکم کئے انھوں نے جا کر صفیہ کو لئے کسی اگر عرفین کیا یا رسول اللہ صغیرہ داری بنی قریظہ اور  
 بنی النضیر کی آپ کے سو اور سو کو دنیا مناسب نہیں پھرتی صلی اللہ علیہ وسلم صفیہ کو بلا کر دیکھے اور وجہ کو دروغ  
 اس کے دوسری باندی دینی اور صفیہ کو خیمہ میں بھیجے بعد آپ تشریف لائے صفیہ حضرت کو دیکھے کہ تھی اور چھوٹا  
 جو اس پر تھی تھی حضرت کے واسطے چھپائی اور آپ زمین پر بھی بنی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اے صفیہ تیرا باب  
 ہمارے ہر وقت عداوت کرتا تھا سو کو اللہ تعالیٰ ہلاک کیا صفیہ بولی اللہ تعالیٰ ایک بند کو دوسری گناہ  
 دے گئے پھر ماہانہ فیروائے میں تجھے اختیار دیا ہوا اگر جاتی ہی تو اپنی قوم پاس جا صفیہ بولی میں اسلام لانا کی آرزو  
 رکھتی ہوں اور آپ دعوت کرنے کی قبل انکی تصدیق کری ہوں اب میں آپ کے بیان آئے بعد پھر کیا کو میں جا بیجا  
 مجھے اختیار دیتے ہیں واللہ آزاد ہو کر میری قوم میں جانے سے میرا جس اور رسول دوست زیادہ ہیں پھر  
 صلی اللہ علیہ وسلم انکو صفر میں ہجرت کے ساتویں سال نکاح کئے اور وہر کے عوض آزادی مقرر کئے اس وقت بنی النضیر کا  
 شہر ہبرس کم تھی ابن عمر سے مروی ہے کہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم دیکھے انکو ناموں نملگون ہوا ہی بوجھے یہ کیا ہی  
 بین کنانہ بن ابی الحنفیہ کی باندی پر سر رکھ کر سوتی تھی خواب دیکھے کہ چاند میر گود میں آیا ہی میں اٹھی سو  
 کنانہ سے بولی غصے سے مجھے طبا بخمارا اور لا کیا تو شرب کے حاکم کی عورت بنا آرزو کرتی ہی حیدر روز گئے نہیں کہ  
 تشریف لے گئے صلی اللہ علیہ وسلم صفیہ رضی اللہ عنہا کو اور مرتبہ بھاؤت پر وار کرتے وقت اپنی باندی رکھے تو صفیہ  
 حضرت ابی صلی اللہ علیہ وسلم پاس

پانوں رکھ کر سوار ہو مقول ہے کہ جب صفینے کو پہنچے انکے حوالے کا آواز سن کر انصار کے عورتوں نے دیکھنے  
 آئیں بی بی عائشہ بھی اپنے تین کوئی پہچانے سا چادر اور کر اور نہ پر نقاب الکرانے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی  
 عایشہ کو پہچان کر جاتے وقت انکے چچے ہوا چادر پکڑ کر چچے اسی شقیہ اصفیہ کی عایشہ کہے کیا ایک یہودیہ یہود  
 میں بھی یہ حضرت فرماتے ایسا تو اسلام لائی ہی اور اسلام نیک ہوا مروی ہے کہ ایک بار  
 عایشہ بھوئی کی نیت کے آخر وہ گدی ہو نایت کو سب نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے اسی عایشہ تو ایسا ہی کہ اگر دیا  
 میں والی کا نام ہے بدو ہو گامروی کہ مسافت میں ایک بار صفیہ کے سوار کا اونٹ مانڈا ہوا بی بی زینب کے  
 پانوں کا اونٹ اٹھاتا سو زینب بولے اس یہودیہ کو اسطے میرا اونٹ میں ڈونگی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 بہت خفا ہو دو تین مہینے ان کے پاس میں گئے مروی ہے کہ ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم صفیہ یا شرف لا تو صفیہ رو  
 میں بوجھے کیا واسطے روتے ہیں بی بی عائشہ اور حفصہ کے چچے ایذا دیتے ہیں اور کہتے ہیں ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 کی قوم والیا ہم شرف ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تو کیونہیں کہتی میرے تم شرف زیادہ کہاں ہو میرا باب  
 علیہ السلام اور میرا چچا موسیٰ علیہ السلام وفات کا سنہ چاس ہجری میں ہوا بقیع میں دفن کئے میمونہ بنت  
 الحارث بن حزن بن کثیر بن البرم بن روث بن عبد اللہ بن بلال بن عامر بن صعصعہ عامر بن بلال اول  
 مسعود بن عمر ثقفی کے نکاح میں اس کے بعد اور ہم کو نکاح کئے اس کے بعد حیرت کے ساتھ میں ساذی القعدہ میں  
 اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکاح کئے انھوں نے آخر بی بی بن حزن کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکاح کئے اور نکاح ہجری  
 کے سے دس سال میں صرف بین نکاحات ہو انکا نکاح اور وفات بھی وہیں ہوا تھا اور عمر انکی اسی برس کی  
 ہوئی ان گیارہ بی بیوں میں بی بی خدیجہ اور زینب بنت خریم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حیات میں وفات  
 پا باقی نو بی بی ہاں حضرت کے وفات کے وقت زندہ تھیں انکے سوا چند عورتیں تھیں کہ انسے بعضہ کو نکاح  
 کئے لیکن انسے وفات کے انسے فرقت ہو گئی اور بعضہ کو خطبہ غنیہ منگنا کر کر چھوڑ دی انکے نامان بھی نہج کے نبی  
 پران اختصار کے ساتھ لکھنا ہوا اسماء بنت الحارث بن شراحیل کنذیہ سبیر کے علما کا اتفاق

ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کو نکاح کے بعد طلاق دے پر طلب کیا بعضے کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کو اپنے  
 دولت سرا میں طلب کیے تو بولی تم میرے گھر اور حضرت خفا ہو کر طلاق دے بعضے کہتے ہیں کہ وہ حضرت پیام گامی میں  
 لئے طلاق دے پھر اس کو زکوٰۃ نہ دیا تو ہوی بولا کرتی تھی میں شقیہ ہوں بعضے کہتے ہیں نہایت حسین  
 تھی سو دوسری عورتان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے غنک سے اس کو تعلیم کئے کہ وہ آوے تو ان سے چلے تجھے باریست کریں  
 اُمّ سلمہ بنت النعمان بن شریحہ جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکاح کئے پھر اس کو بیان جا کر سخن کئے  
 تو باتان سخت تنگ نہ لگی دست شریف اس پر رکھنا چاہے تا اس کو تسکین ہو تو بولی اللہ کی نیاہ تمھارے رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تو نیاہ لی نیاہ کی جگہ اب اپنے لوگوں یا سن جا پھر اس کو طلاق دے بعضے اس کو اور اسما  
 جو سابق مذکور ہوئی ایک ہی سمجھتے ہیں بر صابنت زیدہ کلابیہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کو اس کے باب سے  
 خواستگاری کئے تو بولا اس کو کوری حالانکہ اس کو کوری تھا جا کر دیکھا تو کوری ہو گیا ہی اور بعضے اس کو نکاح نام بدلتے  
 ہیں خولہ بنت المذکر بن سبیرہ بن ثعلبہ اس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکاح کئے تو شام میں تھی لے آئے وقت راہ  
 میں مر گئی اور اس کے باب کا نام بعضی بدل کے ہیں اور اس کے مان کا نام خروین بنت خلیفہ ہیں جس میں خلیفہ کلبی کی  
 سنا بنت سہم بن جہل بنت سبیرہ کہتے ہیں کہ اس کو بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکاح کئے پیش از زفاف کے اس کا انتقال  
 ہوا اور بعضے کہتے ہیں حضرت نکاح کئے سو سن کر خوشی سے شادی مرک ہوئی اور اس کے نام کو بعضے وسنا اور بعضے  
 سبا کہتے ہیں سنا بنت سفیان کلابیہ کہتے ہیں کہ اس کو بھی حضرت نکاح کئے تھے لیکن پیش از زفاف کے  
 موی شش آف بنت خلیفہ کلبیہ شہرہ و جیہ کلبی کی کہتے ہیں کہ خولہ جو اس کے بے کی ستم تھی اور حضرت  
 نکاح کئے بعد ازاں وفات پائی پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم شراف کو نکاح کئے وہ بھی راہ میں پیش از زفاف کے  
 وفات پائی صفیہ بنت بشامہ تمیمیہ کہتے ہیں کہ عورت بدین امی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اگر تیر  
 مرضی ہو تو تجھے میں نکاح کرنا ہو سہن تو اپنے لوگوں یا سن جا اس نے اپنے شوہر یا سن جانا اختیار کی حضرت اس کو  
 چھوڑ دیا ان جب اپنی قوم میں گئی تو تمام لوگ اس کے اعتراف کئے ضرباً عار میں قوط اس کو نبی

صلی اللہ علیہ وسلم خواستگاری کئے اس کا لڑکا سلم بن ماشم پیام لے گیا ان نے راضی ہوئی سو اگر حضرت سے  
 عرض کیا حضرت سکوت کئے کہتے ہیں کہ اس کا لڑکا گئے بعد حضرت کو معلوم ہوا کہ ضاع ہو چکا ہے مگر حضرت نے  
 پرہیز اور دانت گر گئے ہیں حضرت اس لئے اس کا خیال چھوڑ دئے عا لیشہ بنت ظبیان بن عمرو کلابیہ کہتے  
 ہیں کہ اس کو حضرت نکاح کئے حضرت کے پاس حذیفہ بن یمان بھی بعد طلاق دئے عمرہ بنت معاویہ الکندیہ کہتے  
 ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کو نکاح کئے پر زفاف نہ ہوا اور بعض کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا وفات ہو بعد  
 وہ یہ کہ سنی عمرہ بنت زید کلابیہ کہتے ہیں کہ اس کو فضل بن العباس رضی اللہ عنہما نکاح کر کے طلاق دئے بعد نبی  
 صلی اللہ علیہ وسلم نکاح کر کے زفاف کے طلاق دئے عمرہ بنت زید بن الجون کہتے ہیں کہ اس کو نبی  
 صلی اللہ علیہ وسلم نکاح کئے بعد معلوم ہوا کہ اس کو زہرا بھی بچھڑاؤ طلاق دئے اور بعض کہتے ہیں ان بیاہ مانگے سے اس کو  
 طلاق دئے فاطمہ بنت شریح کلابیہ اس کو بعضوں نے ازواج مطہرات میں شمار کرتے ہیں فاطمہ بنت الضحا  
 بن غیان کلابیہ کہتے ہیں کہ اس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکاح کئے جب تخییر کی اتری وہ دنیا اختیار کی پھر حضرت  
 اسے فراق کئے بعد عورت جانوروں کی منگیان چپا کرتی تھی اور کہتی تھی میں بخت ہو جو دنیا کو اختیار  
 کئی اور بعض کہتے ہیں بیاہ مانگی سو اپنی بخت لے کر تھی میں بعد بکری شہرہ اشعث بن قیس کہتے ہیں کہ وہ  
 یمن میں تھی حضرت اس کو نکاح کئے پس اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وفات ہوا بعض کہتے ہیں حضرت  
 مرض الموت میں اس کو نکاح کئے اور فرمائے وہ امی بعد اس کی مرضی دریافت کرو اگر چاہی تو امہات المؤمنین میں  
 ہو وادیرہ شہنی اختیار کرے نہیں تو مختار ہے جس کو چاہا اس کو نکاح کرے سوانہ بعد عکرمہ کو نکاح کئی ابی بکر  
 صدیق رضی اللہ عنہ منکر اس کو سیا کرنا چاہا تو عمر رضی اللہ عنہ فرما وہ امہات المؤمنین میں داخل نہیں اس کو سیاست  
 کیا واپس کرنا ملک کہتے ہیں کہ اس شہرہ اشعث تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکاح کئے  
 پھر بے عایت رضی اللہ عنہا اس کے بیاہ کر کے بکری بکری نکاح کر کے بکری نکاح کر کے بکری نکاح کر کے بکری نکاح کر کے  
 صلی اللہ علیہ وسلم بیاہ مانگے حضرت اس کو طلاق دئے اس کے قریب ان سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے کہ وہ کم عقل تھی لوگو کی

تعلیم فریب کہا ہی آپ اسکو قبول کرنا حضرت قبول نہ کئے ام شہر نلیٹ کہتے ہیں کہ یہ عورت اپنے تین  
 نکاح کرنا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کئے حضرت قبول نہ کئے اور وہ مری نکاح کو نکاح نہیں کئی اور  
 کہتے ہیں کہ وہ پھر دو سو کو بیہ کئی اس ام شہر کے بابکا نام کوئی جابر کر لکھا، اور اسکی نسبت میں کوئی غفاریہ  
 اور کوئی انصاریہ اور کوئی دوسری کوئی قریشی عامر کہتے ہیں حضرت کے حرموں کا ذکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 کو دو حرم تھے اور بعضے چار کہتے ہیں صابر بن سبت شمعون قبطیہ مصر کا بادشاہ نفوس حضرت کو دیکھ  
 تھا اس کے پیت ابراہیم پیداموسہ سو لکھ حرمیں نکاح انتقال ہوا بقیع میں دفن کئے رنجی اند فرطیہ بنی  
 کے سببی میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم چاہے آزاد کر اسکو نکاح کرنا وہ عرض کی مجھے ایک باندی ہے میں نہا بہری سو  
 ویسا ہی رکھے بعضے کہتے ہیں آزاد کر نکاح کئے دسویں سال حرمی حجتہ الوداع تشریف لائے بعد نکاح انتقال ہوا  
 ابو بقیع میں دفن کئے انکے سوا دوسرے دو حرم جو کہے ہیں انکا نام معلوم نہیں ایک کو بے زینب بنت جحش دی  
 تھی اور دوسری کہ جسک میں بنیو الوان میں آئی تھی حمیر بن مسر حضرت کی اولاد کی پان میں قاسم بن  
 کے بڑے فرزند ہیں انہیں کے نام سے حضرت کی کنیت ابو القاسم ہوئی بعثت کے قبل انکا انتقال ہوا عمر دوسرے  
 فریب تھی ابو اھیم ذی الحجہ میں سنہ ۱۱ھ ہجری انکا تولد ہوا اور ربيع الاول کی دسویں سنہ دس برس میں  
 انتقال پائے اور بعضے کہتے ہیں عمر سو لکھ سو پینچ تھی انکے انتقال کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف  
 لیکن حضرت کے گودھ میں لا کر انکو دالے انکو دیکھ حضرت کی انکو سے اشک جاری ہوئی اور فرماتے انکو اسک  
 بہانی ہے اور دل درد کرتا ہی اور ہم ایسی نہیں کرتے جو ناخوش ہو رہے اور تیر فراق میں ابراہیم عم غلین میں  
 زینب انہوں حضرت کی بری لڑکی میں اس کے خلاف نہیں لکھن قاسم کے برتھے یازینب اختلا سے زینب  
 کی ولادت بعثت کے قبل دس برس پہلے نبی نبی خدیجہ کا بیٹا ابو العاص بن الربیع کو ان نکاح کر دینے بعد  
 بعثت کے اسلام لا کر ہجر کئے اور ابو العاص کو شرک کا باعث نہ کر کے ابو العاص اسلام لائے زینب کے حوالے سنہ  
 ۱۱ھ ہجری میں انکا انتقال ہوا انکو ایک لڑکا تھا اسکا نام علی کے روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ساند پر سوار تھا

اور حیات میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال یا بلوغت کے قریب پہنچا تھا اور ایک لڑکی تھی امانہ نام  
 ہے بے فاطمہ رضی اللہ عنہا کے وفات کے بعد امانہ کے بعد علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ بیاہ کئے علی مرتضیٰ کے وفات کے  
 بعد امانہ نے میسر بن نوفل بن حارث کو نکاح کئے انھیں کے پاس بے کے انتقال ہوا اور انکو میسر بنے ایک  
 فرزند ہوا اس کا نام کبھی اور بعضے کہتے ہیں دونوں انکو اولاد نہ ہوئی رقیہ بنت عتبہ کے قبل ساتھ  
 تولد ہوا عتبہ بن ابی لہب کے نکاح میں اور ام کلثوم کو عتبہ بن ابی لہب سے نکاح کر دئے تبث کا سوہ  
 نازل ہوا بعد ازاں لڑکوں کو بچہ ہوا کہ انھوں کو طلاق دین پیش از دخول کے وہ دونوں طلاق  
 دئے پھر رقیہ کو عتبہ بن عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ نکاح کر دئے عثمان کے ساتھ انھوں ہجرت حبشہ  
 اور مدینہ کی گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بدر کے جنگ کو گئے سو ایام میں انکا وفات ہوا بقیع میں دفن کئے انکو  
 عثمان سے ایک لڑکا حبشہ میں پیدا ہوا عبد اللہ نام اپنی والدہ کے قبل ایک سال کے وفات پایا ام کلثوم  
 بعثت کے قبل انکی ولادت ہوئی ابی لہب کے بیٹے سے نکاح کر دئے تھے ان طلاق دیا بعد سنہ تین ہجری میں  
 رقیہ کے وفات کے بعد عثمان سے بیاہ کر دئے سنہ نوں ہجری میں وفات ہوا انکو اولاد نہیں ہوئی فاطمہ  
 زہرا قبول بعثت کے قبل پانچ سال کے تولد ہوا قریش اس ایام میں کعبہ کی مرمت کرتے تھے اور بعضے  
 کہتے ہیں بعثت کے قبل ایک سال کے ولادت ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پیارا منہر بہت تھا منہر حضرت  
 فرما فاطمہ میر گوشت میں کی ٹکرائی اسکو جو ایدو تو وہ مجھے ایدو ایا اور کبھی فرما فاطمہ تو جس سے خوش رہی  
 تو اللہ بھی اس سے خوش رہتا ہی اور تو جس سے ناخوش ہوتی تو اللہ بھی ناخوش ہوتا ہی اور فرمائے فاطمہ بہت عورتوں  
 کی سزا ہی ہجرت کے دو سال ابی کو حکم الہی سے علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیاہ کر دئے تھے ابی کی عمر  
 اس وقت پندرہ برس کی تھی اور علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو ایک برس تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وفات کے چھ مہینوں  
 کے بعد خاتون کا وفات ہوا سنہ تین کی شب رضا کی تسیری سنہ کیا ہجری میں ابی کی وصیت تھی کہ  
 اپنے خزانے پر کسی کی نگاہ نہ پڑے نہ دیو نہ شیب ہی کسی اطلاع نہ کر کر دفن کئے انکو تین لڑکے دولہا لڑکی

ہو حسین محسن ام کلثوم زینب سب سے بڑے فرزند حسن رضی اللہ عنہ سنہ تین ہجری میں مضاف  
 میں تولد ہوا بعد شہادت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے اہل عراق حضرت بیعت کئے اور معاویہ کی تنہا کو روانہ ہو  
 معاویہ بھی شام کی فوج لیکر آئے امام حسن دیکھے کہ جنگ میں مسلمانوں کی تباہی صلح کئے اور معاویہ سے بیعت کئے  
 امام کا وفات سنہ انچاس ہجری میں ہوا اور فرمائے مجھے زہر دے ہیں سو میرا جگر توٹ کر گر پائی پر زہر کون  
 دیا سو اس کا نام نہ بولتے ہیں کہ زینب حضرت کی عورت جعدہ کو و غلان کر زہر دایا اور حسین رضی اللہ  
 عنہ کا تولد سنہ چار ہجری میں تھا زینب خلیفہ ہوا حضرت اس کی بیعت نہ کر کر کے کو تشرف لیکے کو فیکے  
 لوگ حضرت کو خطوط لکھ کر طلب کئے حضرت اپنے چہرے بھائی مسلم بن عقیل کو روانہ کئے کو فیان پچاس  
 ہزار ادنیٰ گانے بیعت کئے زینب نے کوفے کا احوال سن کر عبد اللہ بن زیاد کو کوفے کی مذہبت واسطے روانہ کیا  
 مسلم بیعت کئے سو لوگ تنہا ہی نہ گئے وہ شقی نے مسلم کو شہید کیا اس عرصے میں امام حسین رضی اللہ عنہ بھی کوفہ  
 روانہ ہوا اور کربلا میں جب پہنچے وہ بد بخت نے فوج بھیجا پانی بند کئے اور عاصور کے روز جو کافران سنہ  
 ہجری حضرت کو اور حضرت کے ہمراہوں کو شہید کئے ان میں اہل بیت اٹھارہ آدمی تھے اور محسن امام طفلی میں  
 وفات پائے اور ام کلثوم کو عمر رضی اللہ عنہ چالیس ہزار درم کے مہر سے نکاح کئے ان کے پیت سے ایک لڑکا زید  
 ایک لڑکی رقیہ پیدا ہوئی پر دو بیٹوں کی نسل باقی نہ رہی عمر کے وفات کے بعد ام کلثوم نے عون بن جعفر بن ابی  
 طالب کو نکاح کئے ان کے بعد ان کے بھائی محمد بن جعفر کو نکاح کئے ان سے ایک لڑکی ہو کر وفات پائی پھر محمد کے وفات  
 کے بعد عبد اللہ بن جعفر کو نکاح کئے انہیں کے پاس بی بی کا انتقال ہوا اور یہ جو مورخان لکھتے ہیں کہ عبد اللہ بن جعفر  
 کو نکاح کئے اس میں شک ہے کیونکہ جعفر کے نکاح میں تو ان کی بہن زینب تھیں پھر ام کلثوم کو کیا نکاح میں  
 لاتے اور زینب کو علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے عبد اللہ بن جعفر سے نکاح کئے ان سے اولاد ہوئی اور نسل باقی ہے  
 القصصہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد جو لکھتے ان چھیون میں اتفاق ہے مگر بعضے قاسم اور ابراہیم کے سوا ابھی دو  
 فرزند ذکر کئے ہیں طیب طاہر اسو تین حضرت کو چار فرزند ہوئے اور بعضی کہے ہیں طیب طاہر لقب ایک فرزند کا

ہی اور انکا نام عبد اللہ تھا اس تقدیر میں تین فرزند ہوئے اور بعض کہتے ہیں عبد اللہ کے سوا دو فرزند  
 طیب اور طاہر اس وقت پانچ فرزند ہوتے ہیں اور بعض انکے سوا بھی دو فرزند ذکر کرتے ہیں مطیب اور مطہر  
 امین سب ساتھ فرزند ہوئے اور فاضل کہتے ہیں پیش از مبعث کے بھی ایک فرزند ہوا انکا نام عبد مناف ہے ابھی فرزند  
 ہوئے اصح قول یہی ہے کہ فرزند تین ہوئے قاسم عبد اللہ ابراہیم اور عبد اللہ کا لقب طیب طاہر تھا اور لڑکیاں چار تھیں  
 امین سب اتفاق ہی مگر کسی نے حافظ عبد الغنی کی کتاب عمدۃ الاحکام کی آسامی رجال جمع کیا ہے  
 اس نے لکھا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور ایک لڑکی تھی اسکا نام برکہ حافظ ابن حجر عسقلانی اپنی کتاب  
 اصحاب فی احوال الصحابہ میں لکھے ہیں کہ یہ جو بوا اسو غلط ہی غلطی کا سبب ہے کہ برکہ باندی تھی بی بی خدیجہ کے  
 بچوں کو کھلایا کرتی قاسم پیدا ہوئے سو انکی خدمت کرنے لگی کاتب نے غلطی سے باندی کو بن لکھ دیا اسکو دیکھ کر  
 وہ اسماء الرجال والا غلطی کیا منہا محبت کی علامتوں سے ہی صحابہ رضی اللہ عنہم کی محبت  
 رکھنا اور ان سے عداوت رکھنے والوں سے آپ بھی دشمنی رکھنا اور انکی دوستی رکھنا کر سب خدشوں  
 میں حکم آیا ہی سلف و خلف کے اکثر علما کا اتفاق ہی کہ انبیا اور ملائکہ مقبرین کے بعد افضل صحابہ  
 ہیں اور تمام صحابہ میں افضل ابو بکر ہیں اور انکے بعد عمر اس بات پر سنت جماعت کے تمام علم کا  
 اتفاق ہی انکے بعد عثمان اور انکے بعد علی اور بعض علی کو عثمان پر مقدم رکھتے ہیں انکے بعد طلحہ اور زبیر اور سعد  
 اور سعید اور عبد الرحمن بن عوف اور ابو عبیدہ بن الجراح غرض محبت اہل بیت کی اور صحابہ کی دلچسپات  
 ہی انکی محبت یہی ہے کہ انکی تعظیم و توقیر کرنا اور انکے حقوق ادا کرنا اور انکی اقتدا کرنا اور انکے آداب  
 اخلاق اختیار کرنا اور انکے کلمے پر عمل کرنا اور انکا ذکر خوبی کے ساتھ کرنا اور انکو اوصاف جمیلہ سے یاد  
 کرنا اور انکی درمیان جو جنگ ہو سو اسکی تاویل کرنا مذہب اہل سنت و جماعت کا یہی ہے چنانچہ امام نووی  
 شرح مسلم میں لکھے ہیں کہ اہل حق اور سنت جماعت کا مذہب یہ ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے حق میں نیکمان  
 رکھنا اور انکے درمیان جھگڑے جو ہوئے اس سے باز رہنا اور انکے درمیان جو جنگ ہو سو اسکی تاویل کرنا

کیونکہ وہ لوگ مجتہد تھے اور جنگ تاویل سے کرتے تھے اس جنگ سے انکو معصیت کا قصہ  
 نہ تھا اور محض دنیا منظور نہ تھی بلکہ ہر فرقے کو گمان تھا کہ میں حق پر ہوں اور مخالف باغی اس  
 جنگ کرنا واجب ہی تا خدا کے امر طرف رجوع لاوین لیکن ان میں بعضی ثواب پر تھے اور بعضی  
 خطا پر مگر وہ خطا اجتہاد کے باعث تھی اس خطا میں وہ معذور ہی اور مجتہد کو اجتہاد میں خطا  
 ہو تو اس پر گناہ نہیں اور ان جنگوں میں یعنی جنگِ نخل اور جنگِ صفین میں علی مرتضیٰ رضی  
 اللہ عنہ حق پر تھے اور ہم کہے سو یہ مذہب اہل سنت کا ہی تمام ہوا ترجمہ امام نووی کا اور دوسرے  
 علما مثل حافظ ابن حجر عسقلانی اور شیخ حلال الدین سیوطی اور قسطلانی اور شیخ ابن حجر  
 ہیشم بھی اجماع اہل سنت کا اہل سنت پر نقل کئے ہیں بعضی بزرگان اپنی ہندی کتاب میں اسکا خلاصہ  
 لکھے ہیں انکی عبارت نظم تھی سوانح کلام کا حاصل یہ ہے کہ معاویہ سے جو لغزشان صادر ہوئے  
 سو اس میں اہل سنت و جماعت کو دو قول ہیں اکثر لوگ صحابہ کے وقت سے اپنے زمانے تک  
 یہ کہے ہیں کہ معاویہ جو علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ جنگ کئے سو باغی تھے بری خطا پر اور  
 اس خطا میں اس کو کوئی صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین مجتہد نہ کہے یہی کہتے تھے کہ وہ صحابی تھا اس کے  
 زبان کو نگاہ رکھنا میرا مذہب بھی یہی ہے تبع تابعین کے بعد علما جو ہوئے  
 کہنے لگے کہ وہ خطا معاویہ کی اجتہادی تھی اور مجھے اس قول سے بہت حیرت ہوتی ہے  
 کیونکہ کہ تین قسم کے لوگ یعنی صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین اسکو  
 مجتہد تھا کر نہ بولے جب قسم و ثلاثہ والے اسکو مجتہد کر کر نہ بولے ہوں تو  
 لوگ بعد کے اسکو مجتہد بولنا کہاں سے آیا اور معاویہ کے حق میں سلف جو کہے  
 سو میں کہا ہوں کہ ایک روز کسی معاویہ کو بد بولا و مان ابو سعید خدری  
 رضی اللہ عنہ یگا لگا کر تھے سو یہ سیدھے کہے اور ہاں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ایک گئے وہاں چند لوگ

برصے تھے اور انہیں ایک عورت حاملہ تھی اور ہمارے ساتھ ایک بدوی تھا سو جا کر اور عورت سے بولا میں تجھے خوشی کی  
 بات سناتا تو تجھے بیٹا ہوگا اور ایک بکرالاکر دیتا میں تیرے پرہ بکرالادنی غرض ان کچھ منتر اور بکرا دیکر  
 ہلکے پھلے یا کہم نے بعد بدوی اپنا قصہ لایا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اس نے غصہ اور تمام کھائے سو فی کر کے کھا بعد ایک  
 کے اس بدوی کو عمر رضی اللہ عنہ پاس لائے اور کہے کہ انہ انصار کی جو کیا ہے عمر رضی اللہ عنہ فرما اس بدوی اگر نبی  
 صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت نہ ہوتی تو میں اسکو تفریخت کرتا دیکھئے ابو سعید اس محدث پر فقط انکاف کے اور  
 مجتہد تھا کر نہ بولا اور کسی امام حدیث سے پوچھا کہ آپ علی اور معاویہ حق میں کیا کہتے ہیں تو امام احمد علی مرتضی  
 کہ دشمنان بہت حضرت کا کوئی عیب نکالنا چاہے تو کچھ عیب بلاجھڑی سے شخص با جمع ہو کر اس نے حضرت جنگ  
 کیا تھا اور علی مرتضیٰ کی عداوت سے اسکو بہت سزا اور امام ابو زر عہ کو کہنے کہا میں یہ بغض رکھتا ہوں پوچھے کیا  
 سبب بولا انہ علی مرتضیٰ سے جنگ کیا ابو زر عہ کہے معاویہ کا کریم ہی اور اسکی خصم حلیم جی تو انکے مہار کیا واسطے  
 آتا ہی اس وقت کے اقوال بہت ہیں سبکو ذکر کرنا موجب الت کا ہی سو کوئی نہ بولا کہ معاویہ مجتہد تھا اور اسکو  
 کیا نسبت جو علی مرتضیٰ کے ساتھ اجتہاد میں برابری کرے کیا یقین اولین میں تہا یا مہاجرین میں یا بدریوں  
 میں یا بیعت الرضون والون میں وہ تو طلیق ابن الطلیق تھا یعنی فتح مکہ میں اسلام لاسو لوگ کیا وہ کہتا تھا جو  
 عمر فاروق لوگوں کے مجمع میں فرماتے خلا مہاجرین اولین میں عطلقا کو اس میں کچھ حق نہیں دیکھو طلحہ اور زبیر اور  
 ام المومنین عائشہ مجتہد تھیں سو اپنے اجتہاد میں خطا ہوئی سو اس پر تنبیہ ہو کر اس سے پہر گئے معاویہ مجتہد تھا تو اسکا  
 اجتہاد مسلسل کیا یا قطع نظر اس کے اس اجتہاد شرط کہاں ہے سو مجتہد بولیں بھلا وہ مجتہد تھا ہلکو  
 قول بھلا و اجتہاد کی صورت کیا ہے مجتہد تھا تو طلحہ اور زبیر پہر گئے ان کیوں نہ پہرا اور اس وقت تو اسکا اجتہاد  
 عثمان کے قاتلوں کے لئے تھا پہر وہ حاکم پر وہاں ہو تو عثمان کے قاتلوں کے قصاص کیوں نہ لیا اور حبش میں آیا  
 اور عثمان کی رکی عائشہ اس سے قصاص چاہی تو اسکو پہلا دیا اور شام کی راہ لیا اسکے سو اس کے لغزش  
 بہت ہوئے ہیں اب اسکو بھی اجتہاد ہی بولنا پر کوئی نہ بولا کہ انہیں وہ مجتہد تھا کیا اسکا اجتہاد علی مرتضیٰ کی ذات

ہی کے ساتھ خاص تھا اس تحقیق پر اسکو مجتہد کہنا غدر لگتا ہے چنانچہ نہیں مجتہد کی بات چھین نہ لاکر اسکو صحابی کہا  
 معذرت کرنا پس علماء بہت خوب جانتے تھے لیکن عوام کی زبان بند کرنے واسطے مصلحتاً اسکو مجتہد تھا اب  
 مصلحت نظر نہیں آتی اہل سنت کی یہ بات سکر بردافض اعتراض کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اہل سنت عام باتیں ایسے  
 ہی بنی خلاصہ کے نظم کا تمام ہوا۔ اس عاصی کو اس قول سے نہایت تعجب معلوم ہوا کیونکہ ہم سابق امام نووی سے نقل کر چکے  
 کہ معاویہ کے اجتہاد پر اہل سنت کا اتفاق ہوا وہ اہل حق کا عقیدہ ہے اب امام نووی شخص کہ جسکے قول پر امام شافعی کے  
 مذہب کا ہر عاقل اور انکا منصب تمام علماء بائیں اتفاق اہل سنت کا نقل کرے اور دوسرے بے علم مثل جابر بن  
 حجر عسقلانی اور شیخ جمال الدین سیوطی وغیرہ کہ انما تمام ذکر کرنا تطویل اس بات کو قبول کر کر اجماع اہل سنت کا نقل کریں  
 تو اس میں تو ان میں کر کر بولنا غلط اور خلاف عقیدہ ہے اگر بعضی معاویہ رضی اللہ عنہ کے اجتہاد کا انکار کریں ہو تو  
 انکا قول اجماع مخالف ہونے کے باعث قابل اعتماد نہیں اور یہ اتفاق نقل کر نیسے معلوم ہوا کہ عقیدہ سلف کا یہی تھا کیونکہ  
 نیا قول برخلاف سلف کے احداث کرنا جائز نہیں پہلے خلف ایسے خلاف کے تین کا ہیکر وادار کہتے اگر فرض کریں  
 کہ سلف کو قبول ہے پہلے خلف ایک ان اجماع کریں تو وہ اجماع حجت اور دلیل قطعی ہوا انکو کب وای کہ اجماع کے  
 خلاف اپنا ایک عقیدہ مقرر کر کر عوام کو فریب دین علاوہ یہ کہ صحابہ اور تبع تابعین کوئی انکو مجتہد بولے  
 نہیں کر کر کہنا دعویٰ بلا دلیل مقبول نہیں اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ اور امام احمد اور امام ابو حنیفہ رحمہم اللہ سے  
 جو نقل کیے ہیں دعویٰ سند نہیں ہوئی کیسے کلام میں تصریح نہیں معاویہ رضی اللہ عنہ مجتہد نہ بلکہ ہر شخص سائل سوال دیکھنے  
 مناجات دیا اگر انکے پاس ایسا مقرر ہوتی تو ایک ہی طرح کا جواب دے اور امام احمد کے جواب معلوم ہوتا ہی کہ ان مذاکرہ  
 معاویہ فضائل کا تھا سو امام احمد اس پر کہے معاویہ کو لوگوں نے بہت سرا اور اس اشارہ کہ معاویہ رضی اللہ عنہ کی  
 شان میں لوگ احادیث بہت وضع کیے ہیں اور تامل کر خواہ خوب دشمن ہی معاویہ رضی اللہ عنہ کا عدم اجتہاد انکے  
 اقوال کا منطوق ہے مفہوم پہلے اقوال کو سند دعویٰ کی بنانا اور اسکو مجتہد کوئی نہیں بولا کر اسناد لایا کرنا بجا اور مناظر  
 اور اسکا خلاصہ ہے معاویہ کو علی رضی اللہ عنہ برابر ہی سوجھ لیکن اس وجہ اجتہاد سے انہیں اور کہنے خطا ہی تو اس پر متنبہ کیا

واسطے ہوا اور اس کے کون نہیں پھر اسوہ بہت بھی مقبول نہیں اجتہاد کے شروط میں کوئی لکھا کہ مجتہد اپنی  
 خطا پر متنبہ ہو کر اس پر ہر اور وہ جو لکھے کہ اس میں اجتہاد کے شروط کہاں تھے سو کون سی شرط نہیں تھی سو بیان  
 ضرور تھا اصول فقہ کے کتب مجتہد کے شروط جو لکھے ہیں سو یہ ہے کہ قرآن کی آیات جو احکام میں آئے ہیں انکی معانی  
 و احکام کے ساتھ اور یہ احکام کے احادیث اور حدیث مشہورہ و یا متواتر یا احاد اور اس کے روایت کا احوال اور  
 مواقع اجماع اور قواعد علم اصول کے اور صرف نحو لغت و معانی بیان جانا اور یہ تمام شروط قرون ثلاثہ کے بعد مجتہدوں  
 کے لئے ضروری اور سلف کے مجتہدوں کو صرف نحو لغت و معانی بیان جاننے کی حاجت نہ تھی انکو اپنی زبان وانی  
 کا کمال سقیم تھا علی الخصوص معاویہ کہ جسکو کمال معرفت تھی اس ہی لیاقت کے نظر کرتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 کے پیغمبری گری کرتے تھے اگر انکو علوم ادبیہ میں مہارت نہ ہوتی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکو یہ  
 خدمت نہ فرماتے اور احادیث کے اقسام اور سند کے حال کا احوال بھی جانا اسوقت احتیاج نہیں رکھتا تھا  
 کہ وہ لوگ حدیثوں زبان وحی بیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سننے تھے انکے پاس وہ احادیث  
 نص قطعی تھے اور عصر ہر فقہ نہیں ہوتا تھا اور فتویٰ نہیں دیتا مگر مجتہد معاویہ کی فقہ دانی اور فتویٰ دینی  
 سب پر بیان ہے بخاری روایت کے ہیں ابن عباس کے کہ معاویہ و ترک کی ایک ہی کعبت پر ہتھے  
 ہیں تو ابن عباس کہے کہ دَعَا فَاذْنُ فَقِيْرٍ یعنی اسکو چور دادرانکار مگر کیونکہ وہ فقہ جانتا ہے سو بدو  
 دلیل کے ایسا نہ کر گیا۔ ابن خزم لکھا ہے کہ صحابہ میں تھے شخص بہت فتویٰ دیا کرتے تھے عمر علی ابن مسعود  
 ابن عمر ابن عباس زید بن ثابت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم اگر انہوں سے ایک ایک شخص کے فتوے جمع  
 کریں تو ہر ایک کے فتووں کی بڑی کتاب ہوگی انکے سوا کسی شخص میں وہ ہی فتویٰ دیا کرتے تھے انہوں سے  
 ہر ایک کے فتوے علاحدہ جمع کریں تو ہر ایک کا ایک جہ ہوگا وہ لوگ یہ ہیں ابو بکر صدیق عثمان ذی النورین  
 ابو موسیٰ اشعری معاذ بن جبل سعد بن ابی وقاص ابو ہریرہ انس عبداللہ بن عمرو بن العاص جابر  
 ابوسعید خدری طلحہ زبیر عبدالرحمن بن عوف عمران بن حصین ابوبکر عبادہ بن الصامت معاویہ بن ابی

ابن الزبیر ام سلمہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہم دیکھئے ابن عباس حبس کو فقیہ ہی کہے اور صحابہ میں انکا فتویٰ دینی  
مقرر رہے اور سوقت مجتہد کے سوا دوسرا کوئی فتویٰ نہیں دیتا تھا سو محض کو مجتہد نہ کہنا باطلی اور ان لوگوں  
کے فتوے کم رہنا بسبب عدم اجتہاد کے نہیں ہیں بلکہ بعضوں کافات جلد موافقتی کی احتیاج نہیں تھی اور بعض  
کے بندوبست اور جہاد میں مشغول تھے فتویٰ دینے کی فرصت ہوتی تھی اور بعضی عبادت میں مشغول تھے دوسرے لوگ جو  
میں کر کے اس کام طرف متوجہ نہ تھے طرہ یہ کہ وہ بزرگ اپنی کتاب میں ان مفتون کا نام لکھے ہیں مگر میں کو انیس لکھ  
معاویہ کا نام نکالنے اپنی کتاب سے نکالے تو کیا دوسرے کتابوں سے اپنی کتاب میں نکال جاتا ہے خیر وہ جو لکھے معاویہ رضی اللہ  
عنه عثمان کے قاتلوں کے قصاص کے وقت کیوں نہیں لکھے اسکا جواب یہ ہے کہ اس کام کو بانی تھے انھیں اکثر لوگوں کو قتل کئے چنانچہ  
محمد بن ابی بکر وغیرہ کو قتل کئے سو تواریخ کے کتب میں مرقوم ہے جب باقی نہ ہیں تو قصاص کس سے لین اور وہ جو لکھے معاویہ  
اور ابی لہنشان بہت ہوئے کیا وہ اجتہاد تھے اسکا جواب یہ ہے انہیں کو دوسرا کوئی معصوم نہیں لغزش ہو یا بعید  
لیکن تاریخ کے بہت صحابہ و تابعین لکھا کرتے ہیں اس توں کو قابل حجت کہ نہ جانتا اور وہ جو لکھے علماء اس بات کا گاہ  
پر صحت و اجتہاد کو سو بہ ظنی ہے علماء ربانی پر کو نہ وہ لوگ برے دیندار اور خدا ترس تھے سلف خلاف پر رگرتفاق  
نکرتے اور روافض اغراض کرنے سے اجماع خلاف عقیدہ کرنا گئے ہوتے کر کہ شہر بھاگنا ہی کیا آخر تک و افض تھے  
اور ان ہی بزرگ کے وقت روافض نکلے بہتر مذہب والے اور اہل ایمان والے سنت عت کے قولوں پر اعتراض کیا کرتے ہیں  
اور اسکا جواب دندان شکن پائیں کیا انکے اعتراض کے اندیشے سے دین و امن چور گئے ضرورت در پیش ہوئی  
باعث ہمنے مطلب کے گور یہاں بہت گدائے بہر اصل مطلب کے بیان کے درپے ہوئے مہربا محبت کے علامتوں سے  
**نبی صلی اللہ علیہ وسلم** کی امت پر شفقت کہنا اور انکو نفع پہنچانے واسطے سعی کرنا اور انکا ضرر دفع کرنے کوشش  
کرنا مہربا محبت کے علامتوں کے علماء اور صلحا اور سنت پر چلنے والو کو دور کہنا اور چال اور فساد اور بدعتوں  
بغض کہنا مہربا محبت کی علامتوں کے قرآن کی محبت کہنا اور تلاوت اسکی ہدینہ کرنا فی الحقیقت خدا کی اور رسول اللہ  
**صلی اللہ علیہ وسلم** کی محبت کی کوئی قرآن و حدیث محبوب کلام ہی محبوب تھا جسکو محبت راگ اور امیر مودت وہ

نہانِ حِطّٰن کی خرابی پر اور دل کے فساد پر مہمہا محبت کی علامتوں سے دنیا کو ترک کرنا اور فقر اختیار کرنا  
**رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم** فرماتے ہیں جن مجھے دوست رکھتا ہے تو اُس سے فقر بہت نزدیک ہو سکتا ہے زیادہ  
 جو اوپر گرتی ہے اور ایک شخص اگر عرض کیا یا رسول اللہ میں اپکو دوست رکھتا ہوں حضرت فرماتے فقر کا لباس تیار کر دو  
 کہہ یا رسول اللہ میں اللہ کو دوست رکھتا ہوں تو فرمایا بلا کا لباس تیار کر مہمہا محبت کی علامتوں سے حدیث کا علم  
 شوق پر رہنا جسکے دل میں ایمان کی حلاوت ہوتی ہے کوئی حدیث سنے تو اسکا دل قبول کر لیتا ہے اور اسکی لذت  
 اسکو حاصل ہوتی ہے یا اللہ العالین ہمکو تیرے رسول کی محبت سے اور ہمارے ایمان کی حلاوت چمکا اور سنت پر رسول اللہ

### فصل چہم تھا درود کے بیان میں

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا صَلُّوا عَلَیْهِ  
 وَسَلِّمُوا تَسْلِیْمًا یعنی اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں رسولِ برائی ایمان والوں پر صلوات بھیجنا اور سلام بھیجنا  
 سلام کہہ کر اللہ تعالیٰ درود بھیجنے سے مراد اللہ تعالیٰ حضرت کی شاکر تباری اور رحم کر تباری اور بخشا اور اعلیٰ تعظیم  
 کر تباری اس سے حاصل تشریف اور مرتبہ میں حضرت کی زیادتی ہے اور فرشتے درود بھیجنے سے مراد حضرت کی تعظیم کی  
 برکتی مانگنا اور دعا کرنا اور مغفرت مانگنا اور مومنوں کو درود بھیج کر اگر امر کیا سو اس سے عرض ہماری قرب ہے حبیب  
 باری میں اور اسکی منفعت ہمارے طرف سے جمع کرتی ہے وگرنہ ہمکو لیاقت جو حضور میں رب العزت نبی صلی اللہ  
 علیہ وسلم کے لئے سفارش کرین الغرض آیت میں درود بھیجنے کا امر ہے اور امر کا صیغہ وجوب کی حالت کرتا ہے  
 کر کر اکثر علماء کہتے ہیں کہ درود بھیجا فرض ہے اور ابن جریر طبری اور بعضی فقہاء کہتے ہیں کہ درود بھیجا مستحب ہے  
 اور جو لوگ کہتے ہیں فرض ہے تو ان میں سے پہلا ہے غیب نام شافعی کا یہ ہے کہ ہر نماز کے شہدائے اخیر میں درود بھیجنا  
 فرض ہے درود بھیجنے تو نماز صحیح نہیں اور سیطرہ جازی کی نماز میں اور جمعہ وغیرہ کے خطبوں میں  
 درود بھیجا فرض ہے امام احمد بن حنبل کا یہ ہے کہ یہ بھی فرض ہے اور شافعی کا یہ ہے کہ یہ بھی فرض ہے

دوسرا وقت میں سنت یا سب سے اور حلیم اور ایک جماعت شافعیہ کی اور طحاوی اور ایک جماعت حنفیہ کی اور سنی اور ایک جماعت مالکیہ کی اور بعضی خنابلہ کہتے ہیں کہ جب نام مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لکھو تو درود کہنا واجب ابن عربی مالکی کہتے ہیں کہ اس قول میں احتیاط خوب ہے اور ابو بکر بن بکر مالکی اور رضی عنہ مالکی کہتے ہیں کہ درود پہنچانا واجب ہے ایک کچھ تعداد نہیں اور بعضی کہتے ہیں کہ ہر مجلس ایک بار درود پہنچانا واجب ہے درود فضائل بہت ہیں روایت کئے ہیں مسلم نے عبد بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہے **رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم** فرما جن نے درود پہنچا میرا بیکار تو درود پہنچا اللہ تعالیٰ اس پر دس بار روایت کئے ہیں نسائی نے انس رضی اللہ عنہ سے کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما جن نے درود پہنچا میرا بیکار تو اللہ تعالیٰ درود پہنچا اس پر دس بار درود کرے گا اسکے دس گناہ اور بلند کرے گا اسکے دس درجے روایت کئے ہیں ترمذی و دیگر عبد بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہے کہ **رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم** فرما جن نے درود جس قدر زیادہ پہنچا تو قیامت کے دن اتنا ہی میرے نزدیک ہوگا روایت کئے ہیں ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ دس بار اور رضی اللہ عنہ سے کہے کہ **رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم** فرما تمہارا افضل روز وہی ہے جس کا روزی سو اور روز ذرود پہنچو کیونکہ تمہارا درود کو میرے عرض کرتے ہیں اس کے سوا کبھی بہت سے حدیث درود فضائل میں آئے ہیں میں تمہارے بطور نمونے کے لکھا اور درود نوائیدہ خواص ہی بہت ہیں جمل بیان کرنا ہوا ۱۔ اللہ تعالیٰ کے حکم کا امتثال ۲۔ اللہ تعالیٰ کی مولا درود پہنچنے میں کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی درود پہنچائی ۳۔ فرشتوں کی موافقت ۴۔ ایک بار درود پہنچنے والے کو اللہ تعالیٰ دس اتنا ثواب دیتا ہے اور دس درجے بلند کرتا ہے اور دس نیکیاں اسکے لئے لکھتا ہے اور اسکے دس گناہ مٹھ کر دیتا ہے ۵۔ کوئی عیب بعد درود پہنچے تو دعا مقبول ہوگی امید ہے ۶۔ سبب بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے شفاعت کا قیامت کے دن ۷۔ سبب گناہوں کے بخشش کا ۸۔ سبب مہمات آسانی کا ۹۔ سبب قرب بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے قیامت کے دن ۱۰۔ قیام مقام ہوتا صد کا محتاج کو ۱۱۔ سبب مراد ان پر آئینا ۱۲۔ سبب اللہ تعالیٰ اور فرشتے اس پر درود پہنچنے کا

۱۳۔ سبب سے ایسے حق میں وہ پاکی اور برہنہ ہوتی ہے + ۱۴۔ سبب سے جنت کی بشارت ملنے کا پیش از موت کے  
 ۱۵۔ سبب سے نجات کا قیامت کے سختیوں سے + ۱۶۔ سبب سے بنی صلی اللہ علیہ وسلم اس درود سے سبب سے گناہ سے  
 سبب سے مجلس کے پاکی کا اور حشر نہ ہونے کا قیامت کے دن + ۱۸۔ کچھ بھول گئے تو درود سے سبب سے وہ یاد آسکا  
 ۱۹۔ سبب سے فقیری دفع ہونا اور فقیری نہ آسکا + ۲۰۔ درود سے جنت کی راہ بتا رہی اور نہ بھیجا راہ  
 بھولا رہی + ۲۱۔ سبب سے پطراط پر گزرنے کا + ۲۲۔ سبب سے برکت کا عمر میں اور ذات میں + ۲۳۔ سبب سے  
 اللہ تعالیٰ کی رحمت ملنے کا + ۲۴۔ سبب سے بنی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا + ۲۵۔ سبب سے اسکو نبی صلی  
 علیہ وسلم مبارک کر سکا + ۲۶۔ سبب سے دلی حیات کا + ۲۷۔ سبب سے بنی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواہ میں دیکھنے کا  
 ۲۸۔ سبب سے اللہ تعالیٰ کو پہچنے کا اگر سیر ملے + ۲۹۔ سبب سے بلا دفع ہو سکا اور بدین دور ہو سکا اور  
 دنیا و آخرت کی تمام سختیاں آسان ہو سکا + ۳۰۔ سبب سے توبہ کی توفیق کا اور توبہ پر ثابت رہ سکا  
 ۳۱۔ سبب سے خوف سے امان کا + ۳۲۔ سبب سے اللہ تعالیٰ سایہ کر سکا قیامت کے دن جو اس کے سایے کے  
 سوا کسی کا سایہ نہیں + ۳۳۔ سبب سے مستجاب الدعوات ہو سکا + ۳۴۔ سبب سے درجہ ہو سکا اسکی قبر اور  
 بنی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر میں + ۳۵۔ سبب سے بنی صلی اللہ علیہ وسلم اس سے مصافحہ کر سکا یہ بیان ادن  
 مواضع کا کہ درود سے جنت و ثواب شروع ہوجاے مواضع کہ درود سے جنت و ثواب فرض تھا ہم سبق ذکر کر کے باقی مواضع  
 جو درود سے مستحب ہے اسکو یہاں لکھتے ہیں + آوضا و غسل اور تحم سے فراغت پانچ بعد + ۳ نماز میں آیت  
 پر ہم بعد کہ جس میں نام مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آیا ہے قاری ہو یا سامع اس کو شافعی فقہ کی کتاب  
 انوار میں لکھا ہے لیکن امام نووی کہتے ہیں اس موقع میں درود سے جنت و ثواب نہیں + ۳ پہلے شہید میں شافعی کے  
 پاس + ۴ دعا و قنوت کے بعد + ۵ نماز سے فراغت پانچ بعد + ۶ اذان کے بعد + ۷ اقامت کے بعد + ۸ تہجد  
 کی نماز کے قبل + ۹ تہجد کی نماز کے بعد + ۱۰ مسجد میں گزرتے وقت + ۱۱ مسجد میں داخل ہوتے وقت اور نکلتے  
 ۱۲ جمعہ کی شب کو اور دن کو + ۱۳ عید کی نماز کے تکبیر کے درمیان + ۱۴ حج میں تکبیر کے بعد اور صفاء و پر

اور حجر اسود کے استلام کے وقت اور طواف میں اور وقف میں اور طواف و دایح کے بعد + ۱۵ آریہ سنوہ  
 کی ۱۰۰۰ اور قبر شریف میں اور حضرت علیؑ کے وقت کے نشانیوں کو اور آثار کو دیکھنے کے لیے علیؑ کی حضور  
 کے گہروں کو دیکھیں + ۱۶ - پنج کیوت امام فنی پیر یون کے بسم اللہ و صلی اللہ علیہ وسلم لیکن  
 ابو حنیفہ نے فرمایا کہ امام مالک اور امام احمد کے اصحاب بھی اس طرف گئے ہیں + ۱۷ آخرید و فروخت کیوت + ۱۸ اوست  
 نامہ لکھتے وقت + ۱۹ صبح و شام اور سو وقت اور شب کو بخوابی ہو تو + ۲۰ سفر جانے وقت + ۲۱ جانور پر سوار ہوتے  
 وقت + ۲۲ بازار طرف جانے وقت + ۲۳ دعوت کو گئے تو + ۲۴ گھر میں جانے وقت + ۲۵ خطوں کے شروع میں  
 ۲۶ شدت اور کراہی غم کیوت + ۲۷ طاعون ہونی سوایام میں + ۲۸ غرق کے اندیشے کیوت + ۲۹  
 دعا شروع اور وسط اور آخر میں + ۳۰ مراد ان برائے واسطے + ۳۱ کان میں طہین ہونی سو وقت + ۳۲  
 باؤں میں چونبیاں پیریں تو سوایسا کہے یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم + ۳۳ چہینکے بعد سو یون کے  
 الحمد للہ علی کل حال ما کان من حال و صلی اللہ علی محمد و علی اہل بیتہ + ۳۴ کچھ ہوئے  
 سو چیز کو یاد آنے واسطے + ۳۵ گناہ کے بعد اسکا کفارہ ہونے + ۳۶ اپنے دوست سے ملے سو وقت + ۳۷ لوگ  
 جمع تھے سو متفرق ہو وقت + ۳۸ قرآن کو ختم کرتے وقت + ۳۹ کوئی کتاب یا سخن شان والا شروع کرتے وقت  
 ۴۰ نام مبارک جب زبان پر گزرے یا لکھے + ۴۱ فتویٰ دینے کیوت اور فتویٰ لکھنے وقت اور سبق پڑھانے والے  
 اور غلط شروع کر وقت اور حدیث کا درس شروع کرتے وقت اور آخر ہونے وقت + ۴۲ روو کی کیفیت احادیث میں اور صحابہ  
 تابعین اور ان کے بعد کو کون سے مختلف الفاظ وارد ہوئے ان تمام کو لکھنا موجب قبول کا تھا اس کے استور کیا  
 اور چند درود دیکھنے پر مرنے سے بہت برکت ہے اور ریت بنی صلی اللہ علیہ وسلم کی سر موی ہی سے اون کو یہاں لکھا  
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى رُوحِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْأَرْوَاحِ وَالْجَسَدِ وَ عَلَى قَبْرِهِ  
 فِي الْقُبُورِ وَ عَلَى آلِهِ وَ صَحْبِهِ وَ سَلِّمْ اس درود کو شب جمعہ تین سو تیرہ بار پڑھے تو رویت کے  
 رسول اللہ علیہ وسلم کے مشرف ہونے والے اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ كَمَا أَمَرْتَ أَنْ نَصَلِّيَ عَلَيْهِ اللَّهُمَّ صَلِّ

عَلَى مُحَمَّدٍ كَمَا هُوَ أَهْلُهُ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ كَمَا تَحِبُّ وَتَرْضَى لَهُ جَنَّةُ اسْمٍ وَدُكُوْبَتٌ تَرْتَبُ  
عَدَدُ لَحَاقٍ بِرُوحٍ شَرِيفٍ يُوَاهِي اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ كَمَا تَحِبُّ وَتَرْضَى لَهُ اسْمٌ وَدُكُوْبَتٌ

طاہریت کر تورویت سے مشرف ہو یا ہاں اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ سُبْحَانَ  
اسکو ہزار بار پڑھے تو رویت سے مشرف ہو یا ہاں اور اگر سب جمعہ دو رکعت پڑھے اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے

بعد آیت الکرسی گیارہ بار اور سورہ اخلاص گیارہ بار پڑھے اور نماز سے سلام پہر بعد یہ درود سو بار پڑھے

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ تُوْرُویت سے مشرف ہو یا ہاں اور  
بزرگان اسکو پڑھیں کہ تین جمعہ نہیں گذرے کہ یہ حاصل ہوتی ہے اسکو شیخ عبدالحق دہلوی اپنی کتاب

جذب القلوب میں لکھے ہیں اور حافظ سعد بن محمد سعید مکی انصاری محدث ہے ہمارے بزرگوں کو یوں  
روایت پہنچی ہے کہ سب جمعہ دو رکعت پڑھنا سوہین سورہ فاتحہ کے بعد آیت الکرسی گیارہ بار اور سورہ اخلاص

پندرہ بار پڑھنا بعد درود ہزار بار پڑھنا کوئی درود پڑھے اور بعضی بزرگوں سے مروی ہے کہ جو کوئی سب جمعہ دو رکعت  
پڑھے اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص پچاس بار پڑھے اور سلام پہر کریمہ درود صلی اللہ

عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ ہزار بار پڑھے تو رویت سے مشرف ہو یا ہاں اللَّهُمَّ اجْعَلْ أَفْضَلَ صَلَوَاتِكَ  
أَبَدًا وَأَوْغَى بَرَكَاتِكَ سَرْمَدًا وَأَزْكَى تَحِيَّاتِكَ فَضْلًا وَعَدَدًا عَلَى أَشْرَفِ الْخَلَائِفِ

الْإِنْسَانِيَةِ وَمَجْمَعِ الْحَقَائِقِ الْإِيمَانِيَةِ وَطُورِ التَّجَلِّيَاتِ الْإِحْسَانِيَةِ وَمَهَبِطِ الْأَسْرَارِ  
الرَّحْمَانِيَةِ وَمَرْوَسِ الْمُلْكَةِ الرَّبَّانِيَةِ وَامَامِ الْحَضْرَةِ الْقُدْسِيَةِ وَاسْطَةِ عَقْدِ النَّبِيِّينَ

وَمُقَدِّمِ جَدِّهِ الْمُرْسَلِينَ وَقَائِدِ رُكْبِ الْأَنْبِيَاءِ الْمَكْرَمِينَ وَأَفْضَلِ الْخَلْقِ لِجَمْعِهِمْ خَالِدًا  
لِوَاهِ الْعَزَّةِ عَلَى وَمَالِكِ أَرْمَةِ الْمَجْدِ الْأَسْنَى شَاهِدِ اسرار الازل و ترجمان لسان القلام

وَمَجِّعِ الْعِلْمِ وَالْحِلْمِ وَالْحُكْمِ وَظَهْرِ سِرِّ الْبُحُورِ الْخَزِينِ وَالْكَلْبِ الْوَسِيلِ عَيْنِ الْوُجُودِ الْعُلْوِيِّ  
وَالسُّفْلِيِّ مَدْحِ جَدِّ الْكَوْنَيْنِ وَعَيْنِ حَيَاةِ الدَّارَيْنِ الْمُتَحَقِّقِ بِالْعُلَى رَتَبِ الْعُبُودِيَّةِ الْمُتَعَلِّقِ

بأخلاق المقامات الاصل طفاية الخليل الاعظم والنجيب الاكرم سيدنا محمد  
بن عبد الله بن عبد المطلب وعلى الله وصحبه اجمعين عدد معلوماتك ومداد

كلما بك كلما ذكرك وذكره الذاكرون وكلما غفل عن ذكرك وذكره الغافلون

یہ درود قطب بانی محبوب جانی سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ سے ہے اور حافظ محمد سعد علی سے

اجازت پہنچی ہے کہ اس درود کو سو وقت ساتھ بار بار پڑھے تو رویت جمال مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم کے

مشفق ہونا ہی شرط ہے اس روز روزہ رکھنا اور غسل کرنا اور کپڑے پاک پنا اور خوشبو کی استعمال کرنا

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ بِعَدَدِ كُلِّ مَعَادٍ لَكَ يَهْدِيهِ درود رویت اور برآمد حاجات

و مقاصد و اہم بہت مجرب ہے ظہر کی نماز کے بعد ایک ایک سو تینتیس بار پڑھنا اور تصور یہ کرنا کہ

حجرہ شریف پاس کھڑا ہوں اور پڑھتا ہوں وقت اگر کی لکڑی جلانا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً تَجْنِبُ بِهِمَا مِنْ جَمِيعِ الْأَهْوَالِ وَالْآفَاتِ وَتَقْضِي لَنَا

بِهَاجِمِيعِ الْحَاجَاتِ وَتُظَهِّرُنَا بِهِمَا مِنْ جَمِيعِ السَّيِّئَاتِ وَتَنْفَعُنَا بِهَاجِمِيعِ عِنْدَكَ أَعْلَى

الدَّرَجَاتِ وَتَبْلُغُنَا بِهَاجِمِيعِ الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيعِ الْخَيْرَاتِ فِي الْحَيَاةِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ

یہ درود پڑھنے سے مراد ان دنیا اور آخرت کے برائے ہیں اور شستی اور دریا کی آفت اور طوفان وغیرہ

بلا سے نجات و اس کو پڑھنا بہت مجرب ہے اقل تین سو بار پڑھنا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

وَالسَّابِقِ لِلْخَلْقِ نُوْرَهُ الرَّحْمَةُ لِلْعَالَمِينَ ظُھورہ عدد ماضی من خلقك وما بقی من

سعد منهم ومن شقی صلوة تستغرق العد ونحیط بالحد صلاة لا غاية لها ولا

انتہاء ولا امد لها ولا انقضاء صلاة دائمة بدوامك وعلى الله وصحبه

كذلك والحمد لله على ذلك اس کتاب کے مسودہ سے ہکوشینے کے روز پانچویں

رجب ۱۲۵۵ ہجری میں فراغت ہوئی اور بیضے سے پانچویں کو شعبان کے ۲۵۵ھ مذکورہ سے

براخت علی جناب باری سے التجا پہنچے کہ اس کتاب کے پڑھنے والے کو خوبی دارین کی نصیب کرے

اور بارگاہ رب الغفر کا مقبول کرے

اور اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم کے دین پر قائم

رکھے آمین

آمین

۱

## خاتمہ

الحمد لله الذی کتابت کتابت کتابت الفوائد والصلوة العابد ملو بہ سیر الخیر المسمی فوائد بدریہ از تالیفات

افضل العلماء اکمل الفضلاء حامی شرع متین دارش دین جامع معقول و منقول حاوی فروع و اصول کشف و قایق

سیرتانی حلال غوامض موزنہ فی جامع الحرمین جناب مولوی محمد صبغتہ اللہ قاضی الاسلام امام العلماء قاضی

الملک سید درتقی اللہ ترازہ و جل الخبتہ شواہدہ و فروعہ اہل شایعین و طالبین و برای فادہ عوام و نفع اہل عام

نخط محمد جمال الدین مخلص اعجاز تصحیح تمام بحسن اہتمام تاریخ نوزدہم شہر رمضان المبارک ۱۲۹۲ھ

ایکھزار و صد و نو و دو و چوبیس ہجری بمطابق ہجری ۱۲۹۲ھ عیوبہ در مطبع جدیدہ واقع

بئی رود ترل کبری مدراس نمبر یکصد و نو و دو سہ از زیور طبع نرین گردید